بسم اللہ الرحمن الرحیم

دلائل توحید و خلاصۃ القرآن

تفسیر الفاروق

طالب دعا (مولانا) محمد فاروق صاحب مکۃ المکرمہ

سورة الفاتحة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ:سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں جن میں سے " اُمُّ الْقُرْاٰنْ " سب سے زیادہ جامع اور مشہور ہے۔

اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ امّ کے معنی یہاں مغز اور **خلاصہ** کے ہیں یہ سورت چونکہ ان تمام مضامین کا **خلاصہ** ہے جو سارے قرآن میں بالتفصیل مذکور ہیں اس لیے یہ سورۃ مبارکہ ام القرآن کے نام سے موسوم کی گئی۔اس کی دو تقریریں ہیں۔

پہلی تقریر:مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے اس کی تقریر یہ فرمائی کہ قرآن مجید میں چھ مضامین بیان کیے گئے ہیں۔

1 ۔توحید2۔رسالت 3۔احکام4۔ قیامت 5۔ماننے والوں کے احوال 6۔نہ ماننے والوں کے احوال۔

اور سورۃ فاتحہ میں یہ تمام مضامین بالاجمال موجود ہیں۔

یہاں سے الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (2) الرَّحْمـنِ الرَّحِيمِ (3) تک توحید۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (4) میں قیامت۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (5) اور اهْدِنَا الصِّرَاطَ المُسْتَقِيمَ (6) میں احکام کا بیان ہے کیونکہ نعبد میں عبادت کے تمام طریق اور احکام کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح الصِّرَاطَ المُسْتَقِيمَ سے شریعت کے تمام احکام مراد ہیں

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ میں ایک طرف رسالت کا بیان ہے کیوں کہ منعم علیہم چار جماعتیں ہیں جن میں انبیاء(علیہم السلام) سرفہرست ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادھے أُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ والصِّدِّيقِينَ والشُّهَدَاءِ والصَّالِحِينَ وحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقاً (69) (سورۂ نساء) اور دوسری طرف ماننے والوں کے احوال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ماننے والوں کو ہر قسم کے انعام واکرام سے نوازا جائے گا۔

اور غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ (7) میں نہ ماننے والوں کا ذکر ہے۔

اسی طرح یہ سورت قرآن مجید کے تمام مضامین کا **خلاصہ** ہے اور اسی بنا پر اس کا نام ام القراٰن ہے۔

دوسری تقریر: دوسری تقریر ہمارے شیخ حضرت مولانا حسین علی (رح) کی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام ربانیؒ نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے۔ نیز تفسیر مواہب الرحمان جلد 1 ص 3 میں ہے کہ سارے آسمانی علوم اور قرآن مجید کا **خلاصہ** سورۃ فاتحہ میں موجود ہے کیوں کہ مضامین کے اعتبار سے قرآن مجید کے چار حصے ہیں ہر حصہ الحمد للہ سے شروع ہوتا ہے۔

پہلا حصہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ کے آخر تک ہے اس حصہ میں زیادہ تر خالقیت کا بیان ہے یعنی ساری کائنات کا پیدا کرنے والا صرف اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

دوسرا حصہ سورۃ انعام سے سورۃ بنی اسرائیل کے آخر تک ہے اس حصہ کا مرکزی مضمون ربوبیت ہے یعنی اس میں زیادہ تر اس میں زیادہ تر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر چیز کو پیدا کرنے کے بعد اس کو حد کمال تک پہنچانے والا اور ہر چیز کی دیکھ بھال کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

تیسرا حصہ سورۃ کہف سے سورۃ احزاب کے آخر تک ہے اس میں زیادہ تر یہ مضمون بیان کیا گیاہے کہ تخت بادشاہی پر وہ خود متمکن ہے وہی مالک و متصرف اور مختار و کارساز ہے اور وہی برکات دہندہ ہے اور وہ اپنی بادشاہی میں اپنے تصرفات اور اختیارات میں کسی کو شریک نہیں بناتا۔

چوتھا حصہ۔ سورۃ سبا سے قرآن مجید کے آخر تک ہے اس حصے کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ قیامت کے دن مالک و مختار صرف اللہ ہی ہو گا۔ اور اس کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں ہو گا۔

یہ چاروں مضامین جو پورے قرآن میں تفصیل سے مذکور ہیں ان کا **خلاصہ** اور اجمالی خاکہ سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ چناچہ الحمد للہ میں حصہ اول کی طرف اشارہ ہے کیونکہ لفظ اللہ سے وصف مشہور مراد ہے یعنی خالق بمطابق قاعدہ مشہورہ "لکل فرعون موسیٰ ای لکل مبطل محق" مشرکین عرب بھی اللہ کی صفت خالقیت کا اقرار کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ۔ زخرف ع 7؛ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ (ان کو) اللہ تعالیٰ نے (پیدا کیا ہے)

دوسری جگہ ارشاد ہے وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ (لقمان ع 3) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔

دوسرا حصہ رَبِّ العَالَمِينَ میں مذکور ہے اور **تیسرے حصہ** کی طرف الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ میں اشارہ یعنی مالک و مختار اور تخت حکومت پر وہی متمکن ہے کیونکہ انتہائی رحمت اور غایت شفقت بادشاہوں ہی کی صفتیں ہیں۔

اور چوتھا حصہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے "لکل شئی لباب و لباب القرآن الحوامیم" (خازن ص73ج6) یعنی ہر چیز کا ایک **خلاصہ** ہوتا ہے۔ اور قرآن کا **خلاصہ** حوامیم ہیں۔ اور تمام حوامیم کا مبدا سورۃ زمر ہے اور سورۃ زمر کا دعویٰ یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ ہی کی کرو اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

چناچہ ارشاد ہے۔" فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ (2) أَلا لِلَّهِ الدِّينُ الخَالِصُ۔ (زمر رکوع 1)۔ سو آپ خالص اعتقاد کر کے اللہ کی بندگی کرتے رہیے۔ یاد رکھو عبادت جو کہ (شرک سے) خالص ہو اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے اس آیت میں بقرینہ فاعبدو، الدین کے معنی عبادت کے ہیں اور عبادت سے مراد ہے دعا و پکار ہے جیسا کہ حم مومن اس اس کی وضاحت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (حم مومن رکوع 7)۔ سو تم سب خالص اعتقاد کر کے اس کو پکارا کرو۔

یہاں اعبدوا کے بجائے ادعوا فرما کر اس طرف اشارہ فرمادیا کہ عبادت سے مراد دعا و پکار ہے اور پکار عبادت کا جزو اعظم ہے جیسا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارشاد ہے۔الدعاء ھو العبادۃ اور الدعاء مخ العبادۃ۔اسی طرح حم مومن رکوع 6 میں ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (حم مومن رکوع 60)۔اور تمہارے پروردگار نے فرمادیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ صرف میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب (مرتے ہی) ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ آں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ آپ نے فرمایاعن عبادتی قال عن دعائی (ابن جریر ص34،47)۔یعنی عن عبادتی میں عبادت سے مراد دعا اور پکار ہے۔اور حوامیم سبعہ کا دعوی یہی ہے کہ حاجات و مشکلات میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو اور صرف اسی سے استمداد اور استعانت کرو۔

سورۃ زمر کا **خلاصہ** سورۃ فاتحہ میں ایک نعبد میں آگیا اور حوامیم سبعہ کا **خلاصہ** سورۃ فاتحہ کے ایاک نستعین میں آگیا۔

اس طرح سارے قرآن کا **خلاصہ** سورۃ فاتحہ میں آگیا۔ سورۃ فاتحہ کے **خلاصہ** اور دعوی کو سورۃ جن رکوع 2 میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي ولا أُشْرِكُ بِهِ أَحَداً (20)۔ کہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار ہی کو (غائبانہ حاجات) میں پکارتا ہوں اور اس کی پکار میں کسی کو اس کے ساتھ شریک نہیں کرتا ہوں۔ بعینہ اس مفہوم کو علامہ ابن کثیر نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ الفاتحة سر القران وسرها هذه الكلمة (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ)۔ یعنی سورۃ فاتحہ کا مغز إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ہے۔

سوال: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا چوتھا حصہ جو سورۃ سبا سے شروع ہوتا ہے اس کی ابتدا الْحَمْدُ لِلَّهِ سے ہوتی ہے۔ اور اس حصہ کی دوسری سورت یعنی سورۃ فاطر وہ بھی الْحَمْدُ لِلَّهِ سے شروع کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: تو اس کا جواب یہ ہے کہ چوتھے حصہ میں دو مضامین بیان کیے گئے ہیں ایک یہ کہ قیامت کے دن کوئی شفیع قہری نہیں ہوگا اور دوسرا یہ کہ عبادت اور پکار صرف اللہ ہی کی چاہئے اور کسی کی نہیں۔ اس طرح یہ دونوں سورتیں آپس میں بھی مرتبط ہو گئیں۔ یعنی جب خدا کے یہاں کوئی شفیع

قہری نہیں تو عبادت اور پکار بھی اس کے سوا کسی کی نہیں ہونی چاہیئے۔ چناچہ سورۃ سبا میں شفاعت قہری کی نفی کی گئی ہے اور پھر سورۃ یاسین، صافات اور سورۃ ص تینوں اس پر متفرع ہیں۔

سورۃ یس میں فرمایا کہ ہم نے بد کردار قوموں کو پکڑا مگر کسی نے ان کو نہ چھڑایا۔ صافات میں بیان فرمایا کہ چھڑانا تو در کنار جن کے بارے میں چھڑانے کا زعم ہے یعنی انبیاء (علیہم السلام) وہ تو خود خدا کے سامنے زاری اور عجز و نیاز کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ص میں بیان کیا نہ صرف زاری کر رہے ہیں بلکہ اللہ کی طرف سے بعض جسمانی مصائب میں خود گرفتار ہیں۔ اس طرح سورۃ فاطر میں عبادت اور پکار کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور پھر زمر اور حوامیم سبعہ میں اس کی توضیح کی گئی ہے اور شبہات کا جواب دیا گیا ہے۔ سورۃ سبا چونکہ یس، صافات اور ص کا مبدا تھی اور سورۃ فاطر، زمر اور حوامیم سبعہ کا مبدا تھی اس لیے دونوں سورتوں کو الْحَمْدُ لِلَّهِ سے شروع کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا نظام ربوبیت

تمام انسانوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ نطفہ سے لے کر طفل تک اور طفل سے لے کر بڑھاپے تک تمام منازل سے انسان کو وہی گزارتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ نہایت اختصار سے اس حقیقت کو بیان فرمایا۔

اللہ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ (54)(روم رکوع 6) اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو ناتوانی کی حالت میں پھر ناتوانی کی حالت کے بعد توانائی عطا کی پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا کیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ جاننے والا قوت رکھنے والا ہے۔ زمین و آسمان کا خالق اور کائنات کے ذرے ذرے کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (تغابن رکوع 1) اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا اور عمدہ نقشہ بنایا۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً (فرقان رکوع 1) اس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر سب کو الگ الگ اندازہ پر رکھا۔ اور ایک جگہ ارشاد ہے۔ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وكِيلٌ (62)(زمر ع 6)(اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے) ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ عالم کے ذرے ذرے کا خالق اللہ ہی کو ہے اور اللہ کے سوا کوئی اور خالق نہیں اسی طرح اللہ کی ربوبیت بھی عام ہے اور ساری کائنات اس کے نظام ربوبیت کے تحت داخل ہے چناچہ اللہ نے اپنی ربوبیت عامہ کا اس طرح اعلان فرمایا۔ رَبُّ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا (شعراء رکوع 2)(وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوقات) ان کے درمیان ہے اس کا)۔ اور ایک جگہ فرمایا قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَباً وهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ (انعام رکوع 20)(کہ دیجئے کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لیے تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے)۔ انسان اور دیگر حیوانات کے لیے اللہ کس طرح روزی بہم پہنچاتا ہے۔ اس کا ذکر اس طرح فرمایا۔ فَلْيَنظُرِ الإنسَانُ إِلَى طَعَامِهِ (24) أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَباً (25) ثُمَّ شَقَقْنَا الأَرْضَ شَقاً

(26) فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَباً (27) وعِنَباً وقَضْباً (28) وزَيْتُوناً ونَخْلاً (29) وحَدَائِقَ غُلْباً (30) وفَاكِهَةً وأَباً (31) مَتَاعاً لَّكُمْ ولأَنْعَامِكُمْ (32) (عبس رکوع 1)(سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے کہ ہم نے عجیب طور پر پانی)اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا اور تمہارے مواشی کے فائدہ کے لیے)

مندرجہ بالا آیات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا نظام ربوبیت ساری کائنات پر حاوی ہے۔ اور انسان سے لے کر تمام حیوانات، نباتا، جمادات، خدا کی ساری نوری وناری اور خدا کی مخلوق، علویات اور سفلیات سب کا خالق ومربی ومحافظ اور پروردگار وہی ہے۔

الرَّحْمـــَنِ الرَّحِيمِ (3)

ترجمہ:

بیحد مہربان نہایت رحم والا ف5

تفسیر:

ف5: الرَّحْمـــَنِ الرَّحِيمِ یہ دونوں صفت مشبہ کے صیغے ہیں اور دونوں میں مبالغہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور دونوں رحم سے مشتق ہیں مفسرین کرام نے دونوں لفظوں کے مفہوم میں مختلف طریقوں سے فرق بیان فرمایا ہے۔

بعض نے لکھا ہے کہ کہ رحمان دنیا کے اعتبار سے ہے اور رحیم آخرت کے اعتبار سے یعنی دنیا میں اس کی رحمت مومنوں اور کافروں کے لیے عام ہے۔ دنیا میں دنیوی فوائد سے مومن اور کافر یکساں طور پر

فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ اس کی صفت رحمان کا اثر ہے اور آخرت میں اس کی رحمت مومنوں کے ساتھ مخصوص ہو گی اور کافر اس سے محروم رہیں گے۔ یہ اس کی صفت رحیم کا اثر ہو گا۔ جاء فی الدعاء یا رحمن الدنیا لانه یعم المؤمن والکافر ورحیم الاخرة لانه یخص المؤمن (مدارک ص5 ج 1)۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دونوں صفتوں میں ایک نہایت لطیف فرق بیان فرمایا کہ رحمان اس موصوف کو کہتے ہیں جو بالفعل رحمت کر رہا ہو اور جس کی رحمت کائنات کے ذرہ ذرہ کو شامل ہو۔ اور رحیم (صیغہ صفت مشبہ) اس ذات کو کہتے ہیں رحم جس کی صفت لازمہ اور خصوصیت ذاتیہ ہو صفت عارضہ نہ ہو تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو بالفعل ہر آن میں اپنی ساری مخلوق پر رحم فرما رہا ہے۔ یہ رحم اس کی ذات پاک کو لازم ہے اور اس کی صفت ذاتیہ ہے۔ اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے رحمان کے بعد رحیم کو بھی ذکر کیا گیا۔

رَبِّ العَالَمِينَ کے بعد الرَّحْمـــَنِ الرَّحِيمِ کا ذکر کر کے اس طرف اشارہ فرمایا کہ نظام ربوبیت کے بعد تمام نظام عالم اللہ تعالیٰ کی صفت رحم کا ظہور ہے گویا یہ تمام کارگاہ عالم اور اور یہ ساری کائنات صرف اس لیے بنی ہے تاکہ اس سے ہمیں فائدہ پہنچے اور ہماری ضرورتیں پوری ہوں اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے ایک جگہ ارشاد ہے۔ وسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مِّنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتفَكَّرُونَ (جاثیہ رکوع 2) (اور تابع کیا اس نے تمہارے (فائدے) کے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سارا اپنے حکم سے یقیناً اس میں سوچنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں)

نہ صرف زمین و آسمان کے درمیانی خلاء میں بلکہ زمین کے پیٹ میں بھی اس نے اپنی رحمت و نعمت کے بیشمار خزانے اپنی مخلوق کے لیے مخفی کر رکھے ہیں۔ جو محض اس کی شفقت سے اور مہربانی سے زمین کی سطح پر نمودار ہوتے ہیں۔ اور اس کی ساری مخلوق ان سے فائدہ اٹھاتی ہے زمین کی سطح پھلوں، پھولوں، غلہ، ترکاریوں اور میووں سے مالامال ہے اور پانی کے شفاف اور شیریں دشمے اس کے پیٹ سے ابل کر اس کی سطح پر بہ رہے ہیں۔ اور زمین کی گہرائیاں سونے چاندی اور دیگر قیمتی معدنیات سے پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَاراً وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (3) وَفِي الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (4) (سورۃ رعد رکوع 1) (اور وہ ایسا ہے کہ اس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو قسم کے پیدا کیے، شب کو دن سے چھپا دیتا ہے، بیشک ان (مذکورہ بالا امور) میں سوچنے والوں کے لیے (توحید کے) دلائل موجود ہیں اور زمین میں پاس پاس مختلف خطے اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں جن میں سے بعضی تو اوپر جا کر دو تنے ہو جاتی ہیں۔ اور بعضی میں دو تنے نہیں ہوتے۔ سب کو ایک طرح کا پانی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں فوقیت دیتے ہیں ان امور میں (بھی) سمجھداروں کے لیے (توحید) کے دلائل ہیں)

خشکی کے علاوہ تری میں بھی اس کی رحمت عامہ کے آثار نمایاں اور ہویدا ہیں مثال کے طور پر

سمندروں کی سطح جہازوں اور کشتیوں کے ذریعے نقل و حرکت اور آمدورفت کے لیے ایک اعلی شاہراہ کا کام دیتی ہے۔ اور اس کی گہرائی موتیوں اور دیگر مفید اور قیمتی اشیاء سے مالا مال ہے۔ نیز دریاؤں اور سمندروں سے مچھلی کا تازہ بتازہ گوشت حاصل ہوتا ہے۔ جو انسان کے لیے بہترین غذا ہے۔ وهُوَ الَذِي سَخَّرَ البَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحماً طَرِياً وتَسْتَخرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وتَرَى الفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ ولِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ولَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (14) (نحل رکوع 2) (اور وہ ایسا ہے کہ اس نے دریا کو بھی مسخر بنایا کہ اس میں سے بھی تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے (موتیوں کا) گہنا نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلی جارہی ہیں۔ اور تاکہ تم خدا کی (پیدا کی ہوئی) روزی تلاش کرو اور شکر کرو)۔ ان آیتوں کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس جہان کا ذرہ ذرہ پیدا کر کے پورے نظام عالم کو اپنے نظام ربوبیت کے تحت رکھا ہوا ہے اور اس کا نظام ربوبیت اس کے رحم و کرم اور اس کی رحمت و شفقت کے تحت چل رہا ہے۔ پورے نظام عالم کا ایک ذرہ بھی ایک لمحہ کے لیے بھی اس کی رحمت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح یہ خشکی اور تری کی ساری نعمتیں عالم جسمانی کی تربیت اور پرورش کے لیے پیدا فرمائی ہیں۔ اسی طرح اس کی رحمت بے پایاں نے عالم روحانی کی ترقی اور نشوونما کے لیے بھی انتظام فرمایا ہے اور دنیا میں انبیاء (علیہم السلام) اور آسمانی کتابوں کے ذریعے عالم روحانی کی غذا کا بندوبست کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت اور اپنے آخری پیغام قرآن مجید کی تعلیم کو خصوصیت سے اپنی رحمت کے ساتھ متعلق فرمایا چانچہ ارشاد ہے۔ ومَا أَرْسَلْنَاكَ إلاَّ رَحْمَةً

لِّلْعَالَمِينَ(انبیاء:107) رَحْمَةً ۔أَرْسَلْنَاكَ کا مفعول لہ ہے یعنی ہم نے آپ کو اس لیے بھیجا ہے تا کہ سارے عالم پر رحم کریں۔یا رَحْمَةً مصدر بمعنی صیغہ صفت اَرْسَلْنَا کے فاعل یا کَ ضمیر مفعول یا دونوں سے حال ہے۔ مطلب ظاہر ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔الرَّحْمَنُ (1) عَلَّمَ القُرْآنَ (2) خَلَقَ الإنسَانَ (3) عَلَّمَهُ البَيَانَ (4)(الرحمن:1-4)(رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا (پھر)اس کو بولنا سکھایا۔ اس کی ربوبیت اور رحمت کس قدر عام اور حاوی ہے۔ کہ ایک طرف روح اور جسد کا تعلق باقی رکھنے کے لیے بیشمار مادی غذائیں مہیا کیں۔ اور دوسری طرف روح کی نشو ونما کے لیے اعلی درجہ کی روحانی غذائیں مہیا فرمائی۔فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (4)

ترجمہ: مالک روز جزا کا

تفسیر: : مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۔ لفظ دین قرآن مجید میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ چناچہ بعض مقامات میں پوری شریعت کو دین کہا گیا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے ومَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلامِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِينَ (85)(آل عمران 85)(یعنی جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کو پسند کر لیا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اکثر جگہوں میں الدین اللہ کی توحید، اس کی خالص عبادت اور پکار کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ سورۃ یوسف (علیہ السلام) نے قیدیوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا۔ إِنِ

الحُكْمُ إلاَّ لِلّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ ولَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (40) ۔ نہیں حکم مگر اللہ کے لیے اس نے حکم دیا ہے کہ مت عبادت کرو اس کے سوا کسی کی یہی ہے دین محکم سورۃ زمر رکوع 1 میں فرمایا۔ أَلا لِلّهِ الدِّينُ الخَالِصُ خبر دار اللہ ہی کے لیے خالص عبادت اور پکار۔ اور سورۃ حم مومن رکوع 2 میں فرمایا فَادْعُوا اللّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ولَوْ كَرِهَ الكَافِرُونَ (14) (سو اللہ کو پکارو خالص کر کے اس کے لیے عبادت کو گو کافروں کے لیے ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ مگر جہاں لفظ الدین یوم کا مضاف ہو وہاں اس کے معنی جزاء کے ہوتے ہیں جیسا کہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (4) میں ہے۔ یعنی روز جزاء کا مالک اور اس دن میں تمام تصرفات اور اختیارات کا واحد مختار اور اعمال کی جزا و سزا مقرر کرنے والا اور اعمال پر نیک و بد نتائج مرتب کرنے والا اور اختیار رکھنے والا یہ مذکورہ دعویٰ یعنی الْحَمْدُ لِلّهِ کی تیسری دلیل ہے۔

عبادت کا مفہوم۔ عبادت کے مفہوم میں دو چیزیں داخل ہیں ایک غایت تذلل یعنی انتہائی عاجزی اور ذلت۔ دوم غایت تعظیم۔ لیکن اس اعتقاد اور شعور کے ساتھ کہ معبود کو غائبانہ تصرف اور قدرت حاصل ہے جس سے وہ نفع نقصان پر قادر ہے کیونکہ معبود صرف وہی ہو سکتا ہے جس میں دو صفتیں موجود ہوں (1) یہ کہ وہ عالم الغیب ہو۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس پر منکشف ہو اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے ظاہر و باطن سر و علانیہ کو وہ اچھی طرح جانتا ہو (2) یہ کہ وہ مالک و مختار، متصرف فی الامور اور اقتدار اعلیٰ کا مالک ہو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں اپنے لیے استحقاق عبادت و پکار کا ذکر

فرمایاہے وہاں اپنی انہی دونوں صفتوں کو اس کی علت قرار دیاہے اور جہاں کہیں غیر اللہ سے عبادت و پکار کی نفی ہے وہاں غیر سے دونوں صفتوں کی نفی فرمائی ہے کہیں دونوں صفتوں کی نفی ہے اور کہیں صرف ایک کی چناچہ ایک جگہ ارشاد ہے۔ وربُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ويَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (68) وربُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ ومَا يُعْلِنُونَ (69) وهُوَ اللَّهُ لا إلَهَ إلاَّ هُوَ لَهُ الحَمْدُ فِي الأُولَى والآخِرَةِ ولَهُ الحُكْمُ وإلَيْهِ تُرْجَعُونَ (70) (سورۃ القصص:68 تا70) اور تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے ان لوگوں کو کوئی اختیار (حاصل) نہیں۔ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے اور برتر ہے اور تیرا رب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود بننے کے لائق نہیں۔ دنیاوآخرت میں تمام صفات کارسازی کا مستحق وہی ہے اور اسی کی حکومت ہوگی اور اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ دوسری جگہ فرمایا لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا ومَا تَحْتَ الثَّرَى (6) وإن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وأَخْفَى (7) اللَّهُ لا إلَهَ إلاَّ هُوَ لَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى (8) (سورۃ طٰہٰ:8) اسی کی ملک میں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔ اور جو چیزیں تحت الثری میں ہیں اور اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے، اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہے۔ وللّٰہِ غَيْبُ

السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وإلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ومَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (123) (ھود:123) اور آسمانوں اور زمین میں جتنی بھی غیب کی باتیں ہیں۔ ان سب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اور سب امور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں پس تم اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ کرو اور تمہارا رب ان باتوں سے بیخبر نہیں جو تم کرتے ہو۔ ان کے علاوہ آیۃ الکرسی اور دوسری کئی آیتوں میں بھی یہ مضمون وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

ان تمام آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی ان دونوں سفتوں کا ذکر فرمایا کہ وہ متصرف و مختار ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کے قبضہ میں ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے تمام معاملات اور سارے کارخانۂ عالم کی تدبیر اور پورا نظام عالم اسی کے زیر اقتدار ہے۔ اور زمین و آسمان کے تمام غیوب کو جاننے والا بھی وہی ہے اور تینوں جگہوں میں دونوں صفتیں بیان کرنے کے بعد یہ اعلان فرمایا کہ جب عالم الغیب اور متصرف و مختار اللہ ہے تو معبود بننے اور پکارے جانے کے لائق بھی صرف اللہ ہی ہے، تمام صفات کارسازی بھی اسی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ لہذا تم اسی کی عبادت کرو۔ اسی کو پکارو۔ اسی کے آگے جھکو اور اسی سے مانگو جو کچھ بھی مانگو۔ ایک مقام پر تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو خطاب کرکے صاف صاف ان کے رویہ پر انکار فرمایا کہ تم ایسے بے بس اور بے چارے معبودوں کو پکارتے ہو جو تمہارے نفع اور نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھے اور نہ تمہارے حالات کو جانتے اور نہ

تمہاری پکار کو سنتے ہیں اور اس خداوند قادر وعلام کو چھوڑتے ہو جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے اور تمہارے نفع اور نقصان کا بھی پوراپورا اختیار رکھتا ہے۔قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَراً و لا نَفْعاً واللّهُ هُو السَّمِيعُ العَلِيمُ (76) (المائدہ:76) کہہ دیجئے کیا تم خدا کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہو ایسوں کو پکارتے ہو جو نہ تمہیں نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نفع پہنچانے کا حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے سننے والا ہے۔

اس بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہر قول اور فعل، دعا اور پکار، ثنا اور تعظیم، رکوع اور سجود، قیام اور قعود وغیرہ جو اس اعتقاد اور شعور کے ساتھ ہو کہ معبود کو مافوق الاسباب ہمارے تمام معاملات پر غیبی قبضہ اور تسلط حاصل ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے وہ عبادت ہے۔ چناچہ علامہ ابن القیم نے عبادت کی تعریف کو ایک جامع تعبیر سے حسب ذیل عبارت میں بیان فرمایا ہے۔"**العبادة عبارة عن الاعتقاد والشعور بان للمعبود سلطة غيبية يقدر بها على النفع والضرر فكل ثناء ودعاء وتعظيم يصاحبيه هذا الاعتقاد والشعور فهي عبادة** (مدارج السالکین ص40ج1) **یعنی عبادت**

اس اعتقاد اور شعور کا نام ہے کہ معبود کو ایک غیبی تسلط حاصل ہے جس کی وجہ سے نفع و نقصان پر قادر ہے۔اس لیے ہر تعریف ہر پکار اور ہر تعظیم جو اس مذکورہ اعتقاد و شعور کے ساتھ ہو وہ عبادت ہے۔

سورۃ البقرۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ مضامین: توحید، رسالت، جہاد فی سبیل اللہ، انفاق فی سبیل اللہ، امور انتظامیہ، امور مصلحہ سورۃ بقرۃ کا مرکزی مضمون یہی دعوت **توحید** ہے۔

سورۃ بقرہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ مدینہ اور اس کے قرب وجوار میں یہودی کافی تعداد میں آباد تھے۔ اس لئے اس سورت میں یہود کی اصلاح کا پہلو بہت نمایاں ہے کیونکہ یہودیوں میں بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑے بڑے عالم اور پیر موجود تھے ان کی اصلاح سے پوری قوم کی ہو سکتی تھی۔

تمام انبیائے سابقین (علیہم السلام) اور تمام کتب سابقہ کی تعلیم و تبلیغ کا ماحصل اور ان کی دعوت کا مرکزی نکتہ توحید باری تعالیٰ تھا۔ یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معبود و مستعان، مالک و مختار، نافع وضار نذر ومنت کا مستحق اور حاکم کارساز سمجھنا۔ **سورۃ بقرہ کا مرکزی مضمون یہی**

دعوت توحید ہے۔ باقی تمام مضامین اسی کے گرد گھومتے ہیں۔ اور اسی کے متممات اور لوازمات ہیں۔ اس سورت میں **چار جگہ دعویٰ توحید کو عقلی دلائل اور عالمگیر حقائق و مسلمات سے مدلل اور واضح کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے تیسرے رکوع کی ابتداء میں یَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ سے تمام بنی آدم کو توحید کی عام دعوت دی گئی**

اس کے بعد الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُم لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (21) الخ سے تسلیم شدہ حقائق اور روزمرہ کے مشاہدات کے ذریعے اس کی وضاحت کر دی گئی۔ اس کے بعد انیسویں رکوع کے آخر میں وإِلَهُكُمْ إِلَهٌ واحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ سے **دعوت توحید کا اعادہ کیا گیا** اور ساتھ ہی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واخْتِلاَفِ اللَّيْلِ والنَّهَارِ والْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ ومَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ والسَّحَابِ الْمُسَخِّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ والأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (164) میں **اسے آفاقی مشاہدات اور عقلی مشاہدات اور عقلی دلائل سے مدلل کیا گیا۔**

آگے چل کر چونتیسویں رکوع میں اللّٰہُ لا إلَہَ إلاَّ ھُوَ میں پھر **دعوی توحید کا اعادہ کیا گیا** اور اس کے ساتھ الحَيُّ القَيُّومُ سے العَلِيُّ العَظِيمُ تک **عقلی دلیل** بیان کر دی گئی۔

ان تینوں جگہوں میں دعویٰ توحید اور دلیل عقلی دونوں ساتھ ساتھ مذکور ہیں۔

چوتھی جگہ یعنی سورت کے آخری رکوع میں لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وإن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّٰہُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ويُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ واللّٰہُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (284) میں **دعوئے توحید پر دلیل عقلی** پیش کر کے اسے اور زیادہ واضح اور مدلل کیا گیا ہے۔ دعوائے **توحید** کے بار بار ذکر سے **توحید** کا ہر پہلو سے اثبات اور شرک کی ہر پہلو سے نفی مقصود تھی۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکینِ عرب تین قسم کے شرک میں مبتلا تھے۔

(1) وہ انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء اللہ کو عالم الغیب اور بااختیار سمجھ کر پکارتے اور حاجات و مشکلات میں ان سے استعانت کرتے تھے

(2) وہ اپنے مفروضوں معبودوں کو راضی رکھنے کے لیے ان کے نام کی نذرین منتیں، نیازیں اور چڑھاوے دے دیا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے معبودوں کی یادگاریں قائم کی ہوئی تھیں اور ان کے

نام کے استھان بنائے ہوئے تھے اور وہاں بصورت غلہ، نقدی یا جانور وغیرہ ان کے نام کے چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ اس طرح ہمارے معبود ہم سے خوش ہو جائیں گے اور ہمارے مال اور اولاد میں برکت دیں گے۔ یا اللہ سے برکت دلائیں گے

(3) وہ اپنے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی بنا کر پیش کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ بزرگان دین جن کی ہم عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب اور پیارے ہیں کہ اللہ ان کی بات رد نہیں کرتا اور وہ جو مطالبہ کریں اللہ کو ماننا پڑتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں دعوائے توحید کا تین دفعہ ذکر فرما کر شرک کی تینوں اقسام کی نفی فرمادی**

پہلے موقعے پر شرک فی الدعاء یعنی پکار اور دعاء میں شرک کی نفی کی، **دوسرے موقع** پر نذرونیاز میں شرک کی۔ **اور تیسرے موقع** پر شفاعت قہری کی نفی فرمائی۔

مرکزی مضمون اور باقی ذیلی مضامین کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ ابتدائے سورت سے شروع ہو کر بائیسویں رکوع میں وأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ پر ختم ہوتا ہے۔

اور دوسرا حصہ اسی رکوع میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى سے لے کر سورت کے آخر تک چلا گیا ہے۔ **پہلے حصے میں دو اعتقادی مسئلے بیان کئے گئے** یعنی **توحید** اور رسالت **اور دوسرے حصہ میں دو ہی مسئلوں کا بیان ہے** مگر ان کا تعلق عمل سے ہے یعنی جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور ساتھ ساتھ امور انتظامیہ اور امور مصلحہ کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

حصہ اول میں ابتدائے سورت سے لے کر پندرھویں رکوع میں وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ تک **توحید** کا مضمون بیان ہوا ہے۔ شروع کے دو رکوعوں میں بطور تمہید تین جماعتوں کا تذکرہ ہے جو دعوائے **توحید** کو ماننے اور نہ ماننے سے پیدا ہوئیں۔

پھر يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ سے دعوئے **توحید** اور الَّذِیْ خَلَقَکُمْ تا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ **دلیل عقلی** اور كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ تا اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ **دلیل عقلی** کا تتمہ بیان کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ نظام عالم کا مالک و مدبر کارساز اور ہر شئ جاننے والا صرف اللہ ہی ہے اس لیے اپنی حاجات میں صرف اسے ہی پکارو۔

اس کے بعد **توحید** سے متعلق مشرکین کے **دو شبہے** ذکر کے ان کا جواب دیا ہے۔

مشرکین کا پہلا شبہ یہ تھا کہ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) ہم کو انبیاء اور اولیائے کرام کی پوجا اور پرستش اور انہیں پکارنے سے روکتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ مجھے اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کی پرستش سے منع کرے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا محمد جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے کہتا ہے اور (عیاذاً باللہ) خدا پر افتراء کرتا ہے جیسا کہ سورۃ یونس رکوع 4 میں ہے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ تو اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ كُنْتُم فِي رَيْبٍ الخ سے **اس کا جواب دیا**

مشرکین کا دوسرا شبہ یہ تھا کہ ہم کس طرح محمد کا **دعویٰ** مان لیں اور اس کلام کو کس طرح خدا کلام سمجھ لیں حالانکہ اس میں اللہ کے نیک بندوں کے پکارنے کو بالکل حقیر چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ سورۃ عنکبوت رکوع نمبر 4 میں مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ العَنكَبُوتِ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ **دعویٰ** اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ کلام اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ کلام اللہ کا کلام ہے تو اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ لا يَسْتَحْيِي الخ سے **اس کا جواب دیا** کہ مثال ممثل

لہٗ کی وضاحت کے لیے ہوتی ہے اور مکڑی کی مثال سے مسئلہ **توحید** کو واضح کیا گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ ان کے اعتراضات کی وجہ سے مثالیں بیان کرنا چھوڑ نہیں دیگا۔

مشرکین انبیاء واولیاء کے علاوہ فرشتوں اور جنوں کو بھی پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ (40) قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ (41) (سورۃ سبا:41) اس لیے اس کے بعد چوتھے رکوع میں وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ سے نوریوں،ناریوں اور خاکیوں کا ایک مسلم اصل واقعہ بیان کر کے ثابت کیا کہ فرشتوں کو تو آدم خاکی کی فطری خوبیوں کا پتہ بھی نہ چل سکا اس لیے نہ وہ عالم الغیب ہیں اور نہ حاضر وناظر لہذا وہ حاجات میں پکارے جانے کے لائق نہیں اور ابلیس اور اس کی ذریت کو بنی آدم کے ساتھ شروع ہی سے عداوت ودشمنی ہے اس لیے وہ کس طرح تمہارے حمایتی اور پکارے جانے کے لائق تو ہوسکتے ہیں جیسا کہ سورۃ کہف رکوع 7 میں ہے أَفَتَتَّخِذُونَهُ وذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ۔

اسی طرح حضرت آدم (علیہ السلام) کے بارے میں فرمایافَنَسِيَ ولَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماًیعنی بھول گئے تھے اور معبود اس سے پاک ہوتا ہے اس لیے وہ بھی دعاء وپکار کے لائق نہیں ہیں۔

مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح میں یہودی قوم آباد تھی۔ان میں بڑے بڑے عالم،پیر اور نواب

موجود تھے یَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ ۔ میں دعوئ **توحید** کو عمومی طور پر بیان کرنے کے بعد پانچویں رکوع سے روئے سخن یہود کی طرف موڑ دیا ہے کہ اے عالمو، پیر و اور نوابو مسئلہ **توحید** کو مان لو اگر تم نے نہ مانا تو تمہاری وجہ سے تمہارے معتقدین اور تمہاری رعایا بھی نہیں مانے گی اور ان کا وبال بھی تم پر پڑے گا۔ اس مسئلے کو ماننے سے اگر تمہیں دنیوی ریاست اور نذر و نیاز کی آمدنی چھوڑنی پڑیں تو صبر کرو اگر مان لوگے اللہ تعالیٰ تمہیں پہلے کی طرح اپنی نعمتوں سے نوازے گا اور اگر نہ مانا تو عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے اس کو اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ تا وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ سے بیان فرمایا۔

پھر چھٹے رکوع سے گیارھویں رکوع کے آخر تک قوم یہود کی تذکیر و تفہیم کے لیے ان کے مختلف حالات و معاملات بیان کیے ہیں جن کی پانچ انواع ہیں۔

نوع اول میں وہ نعمتیں اور نقمتیں بیان کی گئی ہیں جو ان کے آباء و اجداد پر ہوئیں تاکہ موجودہ بنی اسرائیل میں امید و خوف کا جذبہ پیدا ہوا اور وہ **دعوی توحید** کو مان لیں۔

نوع ثانی میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کے آباء و اجداد خدا کی نافرمانی کیا کرتے تھے اور اس کے حکموں میں حجت بازی کرتے تھے۔

نوع ثالث میں بیان کیا گیا کہ موجودہ بنی اسرائیل بھی اپنے باپ دادا کی طرح خدا کے احکام کو ٹھکرا رہے ہیں اور اس کی نافرمانی کر رہے ہیں۔

نوع رابع میں کہا گیا کہ موجودہ بنی اسرائیل کے آباء واجداد نے صرف انبیاء (علیہم السلام) کی تکذیب پر ہی اکتفاء نہیں کی بلکہ جب انہوں نے مسئلہ **توحید** بیان کیا تو یہ لوگ انہیں قتل کرنے سے بھی نہ چوکے۔

نوع خامس میں بیان کیا گیا ہے کہ گذشتہ بنی اسرائیل نے سابقہ انبیاء کی تکذیب کی اور انہیں قتل کیا لیکن وجود بنی اسرائیل آخری نبی کی تکذیب کر رہے ہیں اور اس کے لائے ہوئے **دعوی توحید** کو ٹھکرا رہے ہیں۔

اس کے بعد یہود کے ایک قول ﴿نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ﴾ کی پانچ طرح سے تردید کی گئی ہے اور آخر میں ﴿قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ﴾ سے پیغمبر خدا (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کو حکم دیا گیا کہ اس تفصیلی وعظ و تذکیر سے بھی اگر یہودی ہدایت پر نہ آئیں اور مسئلہ **توحید** کو نہ مانیں اور اس ضد پر اڑے رہیں کہ جنت میں وہی جائیں گے اور کوئی نہیں جائیگا تو انہیں مباہلہ کا

چیلنج دیا جائے کہ اگر وہ اپنے اس **دعویٰ** میں سچے ہیں تو میدان مباہلہ میں نکلیں۔ جب یہودی مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے تب انہوں نے **توحید** پر **شبہات** وارد کرنے شروع کر دیئے اور غیر اللہ کی پکار کو جائز ثابت کرنے کی کوشش میں لگ گئے

پہلا شبہ ان کا یہ تھا کہ دعوائے **توحید** جو ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ﴾ میں مذکور ہے اس کا لانے والا جبرائیل فرشتہ ہے اور وہ اور میکائیل دونوں قدیم سے ہمارے دشمن ہیں اور ہمیشہ ہماری مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ دعوئے **توحید** بھی محض ہماری مخالفت کے لیے اس لیے ہم اسے کبھی نہیں مانیں گے۔

دوسرا شبہ ان کا یہ تھا کہ ہمارے ورد وظیفے جو حضرت سلیمان (علیہ السلام) سے منقول ہو کر ہم تک پہنچے ہیں ان میں غیر اللہ کی پکار موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی غیر اللہ کو پکارا کرتے تھے اور اسی پر ان کی حکومت کا مدار تھا۔

ان کا تیسرا شبہ یہ تھا کہ ہاروت وماروت دو فرشتے تھے جن کو اللہ نے جادو سکھانے کے لیے دنیا میں بھیجا تھا اور جادو میں غیر اللہ ہی کو پکارا جاتا ہے۔ تو جب خود اللہ نے غیر اللہ کی پکار کی تعلیم کے لیے

فرشتوں کو بھیجاتو پھر یہ کیوں ناجائز ہے تو اللہ تعالیٰ رکوع 12 میں مَن كَانَ عَدُواًلِّلَّهِ الخ سے **شبہ اولی** **کاجواب** اور لَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ تا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا سے **شبہ ثانیہ کاجواب** اور وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ سے **شبہ ثالثہ کاجواب دیا**۔

جب یہود کے **شبہات** کا **تسلی** بخش رد کر دیا گیا اور اب انہیں انکار **دعوی** کی کوئی وجہ نظر نہ آئی

(یہودی آکر آپ کی مجلس میں بیٹھتے اور حضرت کی باتیں سنتے۔بعضی بات جو اچھی طرح نہ سنتے اس کو مکرر تحقیق کرناچاہتے تو کہتے رَاعِنَا (یعنی ہماری طرف متوجہ ہو اور ہماری رعایت کرو) یہ کلمہ ان سے سن کر کبھی مسلمان بھی کہہ دیتے۔اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ یہ لفظ نہ کہو اگر کہنا ہو تو اُنْظُرْنَا کہو (اس کے معنٰی بھی یہی ہیں)اور ابتداء ہی سے متوجہ ہو کر سنتے رہو تو مکرر پوچھنا ہی نہ پڑے۔یہود اس لفظ کو بدنیتی اور فریب سے کہتے تھے اس لفظ کو زبان دبا کر کہتے تو "رَاعِيْنَا" ہو جاتا (یعنی ہمارا چرواہا)اور یہود کی زبان میں

راعنا احمق کو بھی کہتے ہیں۔(العیاذ باللہ)

اس کے بعد یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کی پانچ معاندانہ باتوں کا شکوہ کر کے ان کا جواب دیا ہے۔(تفسیر عثمانی))

پہلا شکوہ۔یہود و نصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ ان کے سوا جنت میں کوئی نہیں جائیگا تو اللہ تعالیٰ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (111) سے اس کا جواب دیا۔

دوسرا شکوہ۔یہودی کہتے تھے عیسائیوں کا دین باطل ہے اور عیسائی کہتے یہودیوں کا دین باطل ہے۔ وقَالَتِ الیَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ اليَهُودُ عَلَى شَيءٍ وهُمْ يَتْلُونَ الكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَذِينَ لا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (113) سے اس کا جواب دیا۔

تیسرا شکوہ: مشرکین اللہ کے گھر میں خدا کی توحید بیان کرنے اور خالص اسے ہی پکارنے سے منع کرتے تھے جیسا کہ مقام حدیبیہ میں مشرکین مکہ نے آنحضرت (صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ کرام کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے روکا۔ ومَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ولَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (114) سے اس کا جواب دیا ہے۔

چوتھا شکوہ۔ حضرت عزیر خدا کا بیٹا اور اس کا نائب ہے، عیسائی حضرت عیسیٰ کو اور مشرکین فرشتوں کو خدا کی اولاد بتاتے اور انہیں کارسازی میں اللہ کے نائب سمجھتے تھے۔ وقَالُوا اتَّخَذَ اللّهُ ولَداً سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ (116) الخ سے اس کا جواب دیا۔

پانچواں شکوہ: مشرکین کہتے تھے کہ اللہ ہم سے کیوں ہمکلام نہیں ہوتا۔ اگر وہ براہ راست ہم سے باتیں کرے تو ہم مان لیں گے۔ وقَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ لَوْلاَ يُكَلِّمُنَا اللّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ (118) سے اس کا جواب دیا۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہر وقت یہ فکر رہتی تھی کہ مشرکین اور اہل کتاب ایمان لے آئیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ آپ کا

فرض صرف یہ ہے کہ آپ ان تک دعوت توحید پہنچادیں باقی منوانا آپ کا کام نہیں اور اگر آپ یہ چاہیں کہ یہود ونصاریٰ آپ سے خوش ہو جائیں تو وہ صرف اس شرط پر آپ سے خوش ہوں گے کہ آپ ان کا دین قبول کرلیں اور ان کی خواہشات کی پیروی کریں۔اس کے بعد وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (120) **میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے علم اور وحی آجانے کے بعد اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کرلی تو پھر آپ کو بھی خدا سے بچانے والا کوئی نہیں۔**

(یعنی یہود اور نصاریٰ کو امر حق سے سروکار نہیں۔اپنی ضد پر اڑرہے ہیں وہ کبھی تمہارا دین قبول نہ کریں گے۔بالفرض اگر تم ہی ان کے تابع ہو جاؤ تو خوش ہو جاویں گے اور یہ ممکن نہیں تو اب ان سے موافقت کی امید نہ رکھنی چاہیے۔

یعنی ہر زمانہ میں معتبر وہی ہدایت ہے جو اس زمانہ کا نبی لائے سو اب وہ طریقہ اسلام ہے نہ طریقہ یہود ونصاریٰ۔

یہ بات بطریق فرض ہے۔یعنی بالفرض اگر آپ ایسا کریں تو قہر الٰہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔یا منظور تنبیہ ہے امت کو کہ اگر کوئی مسلمان ہو کر قرآن کو سمجھ کر دین سے پھرے

گا تو اس کو عذاب سے کوئی نہ چھڑا سکے گا۔(تفسیر عثمانی))

ابتداء سورت میں **دعویٰ توحید** کو يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُم لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (21) سے **عقلی** دلیل لا کر ثابت کیا گیا تھا۔

اب یہود کے حالات بیان کرنے کے بعد الَذِينَ آتَيْنَاهُمُ الكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلاوَتِهِ أُوْلَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الخَاسِرُونَ (121) سے **دعویٰ توحید** پر نقلی دلیل پیش کی گئی ہے کہ یہود میں جو علماء ربانیین ہیں وہ اس **دعویٰ** کو مانتے ہیں۔اس کے بعد يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى العَالَمِينَ (122) سے بنی اسرائیل کو دوبارہ یاد دہانی کرا کر **توحید** کی بحث کو ختم کر دیا ہے، آگے رسالت کی بحث ہے۔

اس کے بعد پندرھویں رکوع میں وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (124)

بائیسویں رکوع میں لَّيْسَ البِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ المَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ البِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى المَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي القُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي البَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ البَأْسِ

أُوْلَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (177) تک رسالت کا بیان ہے پہلے بطور تمہید حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیا ہے جنہیں مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ اپنا روحانی و جسمانی باپ سمجھتے تھے یعنی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جو بڑے پایہ کے پیغمبر تھے، جو ہر آزمائش میں پورے اترے اور جنہوں نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا۔ انہوں نے ہی اللہ سے دعاء مانگی تھی کہ اے اللہ مکہ میں ایک رسول بھیجنا اب وہ رسول آگیا ہے اور اس رسول نے کوئی نیا **دعویٰ** نہیں کیا بلکہ اس حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے لے کر حضرت (علیہ السلام) تک جو تمام پیغمبر کہتے چلے آئے ہیں اس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ ہم صرف خدا ہی کی عبادت کرینگے اور صرف اسے ہی پکارینگے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہود و نصاریٰ کے تین غلط پروپیگنڈوں کا جواب بھی دیا ہے۔ پہلا پروپیگنڈہ وہ یہ کرتے تھے۔ یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے لے کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تک تمام پیغمبر یہودی تھے اور عیسائی کہتے تھے کہ وہ عیسائی تھے اس لیے ان کا **دعویٰ** تھا کہ ہدایت صرف یہودیت اور نصرانیت ہی میں منحصر ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (135) اور قُلْ أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللّهِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (140) سے **اس کا جواب دیا**۔

تیسرا **پروپیگنڈہ** ان کا یہ تھا ہم انبیاء (علیہم السلام) کی اولاد ہیں اس لیے ہم پر کچھ مواخذہ نہیں ہو گا اور ہم ان کے طفیل جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (141) سے تاکید اور دو دفعہ ان کے اس نظریئے کی تردید فرمائی۔

اس کے بعد مشرکین عرب اور یہود کی طرف سے حضرت خاتم النبیین (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی رسالت پر دو **شبہات** وارد کئے جاتے تھے ان کا جواب دیا ہے۔

پہلا شبہ یہ تھا کہ تمام انبیاء (علیہم السلام) بنی اسرائیل کا قبلہ صدیوں سے بیت المقدس چلا آرہا ہے اور یہ پیغمبر 16، 17 ماہ اس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتا رہا لیکن اب اس نے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ انبیاء بنی اسرائیل کا مخالف ہے یا اس پر اصل قبلہ مشتبہ ہو گیا ہے اور وہ حیران و سرگردان ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس **شبہ کے جواب میں تحویل قبلہ کی چار علتیں بیان فرمائی ہیں**۔

دو اجمالی اور دو تفصیلی۔ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (142) سے پہلی اجمالی علت بیان کی کہ تمام سمتیں اللہ کی ہیں وہ جس طرف چاہے منہ کرنے کا حکم دے۔

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ومَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (144)

میں دوسری اجمالی علت بیان فرمائی کہ علماء یہود اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ آخری پیغمبر کا قبلہ خانہ کعبہ ہوگا اگرچہ اب کتمان حق کر رہے ہیں۔

ور وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلاَّ لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلاَّ عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ومَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (143) سے پہلی تفصیلی علت بیان فرمائی کہ تحویل قبلہ سے مخلص اور غیر مخلص کا امتحان مقصود ہے۔

ومِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلاَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلاَ تَخْشَوْهُمْ واخْشَوْنِي ولأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ ولَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (150)

میں دوسری تفصیلی علت بیان فرمائی کہ تحویل قبلہ کا حکم تو تورات وانجیل میں مذکور ہے۔ اگر تحویل کا حکم نہ آتا تو اہل کتاب کو ایک عذر ہاتھ آجاتا اس کے بعد مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کا شکر بجا لائیں جس نے ان کو آخری اور ذو قبلتین (دو قبلوں والے) پیغمبر کی امت ہونے کا شرف بخشا ہے۔

دوسرا شبہ ان کا یہ تھا (بلکہ بعض نو مسلموں کے دل میں بھی یہ خیال گذرا) کہ صفاو مروہ پر تو آج تک بتوں کی پوجا ہوتی رہی ہے اب یہاں حج کے موقع پر اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ یہ جگہ اس قابل نہیں ہے تو إِنَّ الصَّفَا والْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ

بِهِمَا ومَن تَطَوَّعَ خَيْراً فَإِنَّ اللّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (158) سے اس کا جواب دیا کہ صفاومروہ تو اللہ کے دین کی یادگاروں میں سے ہیں اور اب بتوں سے پاک ہوچکی ہیں اس لیے اب وہاں بے کھٹکے اللہ کی عبادت کرو۔

دونوں **شبہات** کے درمیان يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ والصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (153) (البقرہ:153) سے مسلمانوں کو صبر واستقلال کی تلقین فرمائی۔ ممکن ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد اہل کتاب ومشرکین سے مخالفت بڑھ جائے اور تمہیں ان کی طرف سے مالی وجانی نقصان برداشت کرنا پڑے اس لیے تم صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا۔

ازالہ **شبہات** کے بعد إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ والْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُوْلَئِكَ يَلعَنُهُمُ اللّهُ ويَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ (159) إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وأَصْلَحُواْ وبَيَّنُواْ فَأُوْلَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (160) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ ومَاتُواْ وهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّهِ والْمَلآئِكَةِ والنَّاسِ أَجْمَعِينَ (161) خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ولاَ هُمْ يُنظَرُونَ (162) تک علمائے اہل کتاب کو **زجر** فرمایا جو حق کو چھپاتے تھے یا اس کا انکار کرتے تھے۔

آگے وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (163) سے اس **دعویٰ توحید** کا ذکر فرمایا جس کے کتمان وانکار پر اہل کتاب کو **زجر** کیا گیا پھر **دعویٰ** کو **دلیل عقلی** سے ثابت کرنے کے بعد وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ (167) تک ان لوگوں کے لیے **تخویف اخروی** ہے جو **دعویٰ توحید** کو نہیں مانتے اور محبت وبندگی کا جو تعلق انہیں خدا سے رکھنا چاہئے وہ ایسا تعلق غیر اللہ سے قائم کیے ہوئے ہیں اس کے بعد تمثیلاً اس تعلق کا مختصر بیان ہے جس میں دو چیزیں مذکور ہیں۔

اول تحریمات عباد یا تحریمات غیر اللہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلالاً طَيِّباً وَلا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (168) إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لا تَعْلَمُونَ (169) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لا يَعْقِلُونَ شَيْئاً وَلا يَهْتَدُونَ (170) وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لا يَسْمَعُ إِلاَّ دُعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لا يَعْقِلُونَ (171) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (172) تک اس کا بیان کہ یہ بحیرے اور سائبے وغیرہ جو تم نے اپنی طرف سے حرام کر رکھے ہیں، یہ حرام نہیں ہیں بلکہ حلال وطیب ہیں، انہیں کھاؤ اور اپنی طرف سے کسی حلال چیز کو حرام مت ٹھہراؤ، دوئم نذور غیر اللہ

اس کا ذکر إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (173) سے کیا کہ جو چیزیں غیر اللہ کی خوشنودی کے لیے ان کے ربطور نذر ونیاز دیتے ہو یہ حرام ہیں اور اس کے ساتھ تین اور محرمات کا ذکر بھی فرمایا۔

آگے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (174) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (175) ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ (176) تک ان لوگوں کے لیے **زجر اور تخویف اخروی ہے** جو حق بات بیان نہیں کرتے۔ اور غیر اللہ کی نذر و منت اور دیگر باطل طریقوں سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔

تحویل قبلہ کے بعد یہود و نصاری نے پیغمبر خدا (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈہ تیز تر کر دیا اور ہر ایک نے نیکی اور عمل صالح کو اپنے ہی قبلے کی پیروی میں منحصر کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (177) تک **اس کا جواب دیا** کہ اصل نیکی

مخصوص سمتوں کی پابندی نہیں ہے بلکہ اصل نیکی تو خالص ایمان اور عمل صالح ہے، جو شخص ایمان لائے، شرک سے بچے اور نیک اعمال بجالائے اصل میں نیک اور متقی تو وہ ہے یہاں تک حصہ اول ختم ہوا۔

آگے حصہ دوم شروع ہوتا ہے جس میں جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کا بیان ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ صرف وہی قوم کر سکتی ہے جو آپس میں منظم ہو اور جس کا اندرونی نظم و نسق درست ہو۔ اس لیے جہاد کے ساتھ ساتھ امور انتظامیہ کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں اسلامی طرز عمل کی وضاحت کی گئی ہے اور امور انتظامیہ کے بارے میں اسلامی احکام کی پابندی صحیح طور پر صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ انسان کے باطن کی اصلاح ہو جائے اور اس کی طبیعت میں صلاح و تقویٰ کی خوبیاں پیدا ہو جائیں اس لیے امور انتظامیہ کے دوش بدوش امور مصلحہ کا ذکر کیا گیا ہے اور امور انتظامیہ کا ذکر تین جگہ آیا ہے۔

پہلے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (178) سے حکم قصاص اور كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ (180) سے حکم وصیت

اور پھر رکوع 33 میں وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقاً مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (188) سے ناحق مال غیر کھانے، رشوت اور ناجائز مقدمہ بازی سے ممانعت فرمائی۔

اس کے بعد آگے چل کر ھر امور انتظامیہ کا بیان فرمایا۔ وَلاَ تَجْعَلُواْ اللّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّواْ وَتَتَّقُواْ وَتُصْلِحُواْ بَيْنَ النَّاسِ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (224) سے قسم کے احکام اور لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآؤُوا فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (226) سے ایلاء کے اور وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوَءٍ وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُواْ إِصْلاَحاً وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكُيمٌ (228) الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَلاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُواْ مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئاً إِلاَّ أَن يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (229) فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىَ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (230) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاء فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَاراً لَّتَعْتَدُواْ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلاَ تَتَّخِذُوَاْ آيَاتِ اللّهِ هُزُواً وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (231) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاء فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْاْ بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى

لَكُمْ وأَطْهَرُ واللَّهُ يَعْلَمُ وأَنتُمْ لا تَعْلَمُونَ (232) والْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وسْعَهَا لا تُضَارَّ والِدَةٌ بِوَلَدِهَا ولا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وتَشَاوُرٍ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلادَكُمْ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ واتَّقُوا اللَّهَ واعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (233) والَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ ويَذَرُونَ أَزْوَاجاً يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وعَشْراً فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ واللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (234) ولا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ ولَكِن لاَّ تُوَاعِدُوهُنَّ سِراً إِلاَّ أَن تَقُولُوا قَوْلاً مَّعْرُوفاً ولا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ واعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ واعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ (235) لا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ومَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعاً بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُحْسِنِينَ (236) وإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلاَّ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ولا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (237) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاةِ الْوُسْطَى وقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (238) فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَاناً فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (239) والَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ ويَذَرُونَ أَزْوَاجاً وصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ واللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (240) ولِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ (241) كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (242) **تک نکاح وطلاق، عدت ورجعت، رضاعت اور بیوی سے حسن معاشرت کے احکام بیان فرمائے ہیں**

اور پھر رکوع 39 میں يَا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَذِي عَلَيْهِ الحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً فَإِن كَانَ الَذِي عَلَيْهِ الحَقُّ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلاَ تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيراً أَوْ كَبِيراً إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُوا إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

(282) سے ادھار پر خرید و فروخت، باہمی لین دین اور **شبہات** وغیرہ کے احکام بیان فرمائے ہیں۔

ان امور انتظامیہ کے درمیان تین امور مصلحہ بیان کئے گئے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (183) سے روزہ، وَأَتِمُّوا الحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الهَدْيِ وَلاَ تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ العِقَابِ (196) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ (197) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ المَشْعَرِ الحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ (198) سے حج اور حَافِظُوا عَلَى

الصَّلَوَاتِ والصَّلاةِ الْوُسْطَى وقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (238) سے **نماز** کا حکم دیا ہے۔

تین امور انتظامیہ اور ایک امر مصلح کے بعد وقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ واعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (244) (رکوع 34) سے **جہاد کا حکم نازل فرمایا** اور ساتھ ہی وأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ولا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (195) **سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ انفاق** کے بغیر بھی جہاد نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد ومِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ويُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ (رکوع 35) سے أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ ولَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ والضَّرَّاءُ وزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ والَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (رکوع 26) **تک مختلف طریقوں سے** جہاد کی **ترغیب** دی ہے۔

اس کے بعد يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ والأَقْرَبِينَ والْيَتَامَى والْمَسَاكِينِ وابْنِ السَّبِيلِ ومَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ **سے انفاق کا بیان دہرایا ہے اور پھر** كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئاً وهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وعَسَى أَن تُحِبُّوا شَيْئاً وهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ واللَّهُ يَعْلَمُ وأَنتُمْ لا تَعْلَمُونَ **سے جہاد کا** حکم دیا ہے

اس کے بعد رکوع 37 میں اشہر الحرم میں قتال کے بارے میں **ایک سوال کا جواب دیا ہے** کہ ان عزت والے مہینوں میں قتال واقعی بڑا گناہ ہے لیکن لوگوں کو **توحید** سے اور مسجد حرام میں اللہ کی عبادت سے روکنا اور کفر و شرک پھیلانا اس سے بھی بڑا گناہ ہے اس لیے بڑے گناہ اور فساد کو روکنے کے لیے ان مہینوں میں قتال جائز ہے چونکہ اشہر الحرم میں قتال کی دو جہتیں تھیں۔ ایک جواز کی اور ایک عدم جواز کی۔ اس لیے اسی مناسبت سے پانچ ذو جہتین مسائل اس کے بعد اور بیان فرمائے ہیں۔ 1۔ شراب اور جوا، 2۔ انفاق۔ 3۔ یتیم کا خرچ اپنے ساتھ رکھنا۔ 4۔ نکاح اہل شرک۔ 5۔ حائضہ بیوی سے مجامعت۔

پھر أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ میں اسرائیلیوں کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو موت سے بھاگے تھے لیکن پھر بھی موت سے نہ بچ سکے اس کے بعد وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ سے سہ بارہ جہاد کا حکم دیا اور مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ سے انفاق کی **ترغیب** دی۔ اس کے أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَى إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكاً نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي

سَبِيلِ اللّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْاْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ سے فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الأَرْضُ وَلَكِنَّ اللّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ تک بھی جہاد کی **ترغیب** ہے۔

اس میں بیان کیاہے کہ اللہ پر بھروسہ رکھنے والی اور اس کی **توحید** قائم کرنے والی چھوٹی سی جماعت بھی بڑی جماعت پر غالب آسکتی ہے

اس کے بعد يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ سے انفاق کا حکم ہے

اور پھر اللّهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ تک **دعوی توحید** سے **دلیل عقلی** کو دہرایاہے جس کی خاطر جہاد اور انفاق مشروع کئے گئے ہیں، اس کے بعد دو قاعدے بیان فرمائے ہیں۔

پہلا قاعدہ: ایمان والوں کے دل میں اگر **شبہات** پیدا ہو جائیں تو اللہ ان کے **شبہات** دور کر

کے **توحید** کا راستہ ان کے لیے واضح کر دیتا ہے اس کا بیان اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (257) (رکوع 34) میں ہے۔

دوسرا قاعدہ: جو لوگ عناداً حق چھپائیں۔ شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے اور انہیں اس حد تک گمراہ کر دیتا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ جاتی ہے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک اس کا ذکر ہے۔

اس کے بعد ان دو قاعدوں پر لف ونشر غیر متب کے طور پر تین قصے متفرع فرمائے ہیں۔ نمرود کی سرکشی اور حضرت ابراہیم سے اس کا مناظرہ۔ یہ دوسرے قاعدہ پر متفرع ہے اور اس کے بعد حضرت عزیر اور حضرت ابراہیم (علیہما السلام) کے دونوں واقعے پہلے قاعدہ پر متفرع ہیں۔ یہاں تک تو جہاد کا بیان زیادہ تھا۔ اور انفاق کا کم۔ اب آگے انفاق کے اکثر پہلوؤں کا تفصیلی بیان ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (رکوع 36) سے وَاتَّقُوا يَوْماً تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (رکوع 38) تک انفاق کا ذکر ہے۔ اس سلسلے میں مختلف طریقوں سے فی سبیل اللہ خرچ کرنے

کی ترغیب دی گئی ہے۔ خرچ کرنے میں ریاکاری اور دکھلاوے سے بچنے اور محض خدا کی رضاجوئی کے لیے خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ صدقات و خیرات کے مستحق کون لوگ ہیں، خیرات کس طرح دینی چاہیئے، اللہ کی راہ میں کیسا مال خرچ کرنا چاہیئے، اور اس کے علاوہ بہت سے احکام متعلقہ انفاق بیان کیے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی سود کی حرمت اور سود خواروں کے لیے دنیوی واخروی تخویفیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کے بعد رکوع 40 کی ابتداء میں لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سے دعویٰ توحید کے اثبات میں چوتھی عقلی دلیل بیان فرمائی ہے جب پوری سورت میں دعویٰ توحید کو مختلف عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کر دیا گیا اور یہ واضح ہو گیا کہ اللہ کے سوا کوئی پکارے جانے کے لائق نہیں اور اللہ کے سوا کوئی نذرونیاز اور منت کا مستحق نہیں اور نہ ہی اس کے مقابلہ میں کوئی شفیع غالب ہے تو آخر میں آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن

رُّسُلِهِ وقَالُوا سَمِعْنَا وأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وإِلَيْكَ الْمَصِيرُ سے اعلان کر دیا کہ خدا کا رسول اور تمام

مومنین نظریہ **توحید** کو کما حقہ مان چکے ہیں۔

لہذا اب انہیں صرف اللہ ہی کو پکارنا چاہئے۔ اسی ہی کے سامنے آہ وزاری کرنی چاہئے اور اسی ہی سے اپنی امیدیں وابستہ کر کے دعاء والتجا کرنی چاہئے۔ اس لیے سورت کے اختتام پر اللہ سے دعا مانگنے اور اسے پکارنے کا طریقہ تعلیم کیا گیا ہے۔

مختصر خلاصہ:: سورۃ بقرہ کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ اس کے دو حصے ہیں

حصہ اول ابتداء سورت سے وأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (رکوع 23) تک ہے **اور دوسرا حصہ** وہاں سے سورت کے آخر تک۔ حصہ اول میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں۔

توحید اور رسالت۔ ابتدائے سورت سے ولا هُمْ يُنصَرُونَ تک **توحید** اور وإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ سے حصہ اول کے آخر تک رسالت کا بیان ہے۔ گویا کہ پہلا حصہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تشریح ہے۔

دوسرے حصہ میں مسلمانوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے طریقے اور اندرونی نظام کو درست کرنے کے لیے امور انتظامیہ بیان فرما کر مشرکین کے مقابلہ میں انہیں جہاد اور انفاق کا حکم دیا گیا ہے گویا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی خاطر مشرکین سے جہاد کا حکم فرمایا گیا ہے۔

سورت کی روح: دینی اور دنیوی لحاظ سے منظر ہو کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی خاطر مشرکین سے جہاد کرو۔

سورۃ بقرہ میں آیات توحید

1 - يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُم لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (21)الَّذِي
جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ
فَلاَ تَجْعَلُوا لِلّهِ أَندَاداً وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (22) **دعویٰ توحید مع دلیل عقلی**

2 - كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (28)
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (29) **متعلق بدلیل عقلی**

3 - أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (106) أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ
ومَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ ولا نَصِيرٍ (107) **متعلق بدعویٰ توحید**

4 - وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّهُ وَلَداً سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ (116) بَدِيعُ
السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وإِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (117)

5 - أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ
وإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وإِسْمَاعِيلَ وإِسْحَاقَ إِلَهاً وَاحِداً ونَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (133)

6 - صِبْغَةَ اللّهِ ومَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ صِبْغَةً ونَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ (138) قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّهِ وهُوَ رَبُّنَا ورَبُّكُمْ ولَنَا أَعْمَالُنَا ولَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ونَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ (139)

7 - وإِلَهُكُمْ إِلَهٌ واحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (163) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واخْتِلاَفِ اللَّيْلِ والنَّهَارِ والْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي البَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وما أَنزَلَ اللّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ والسَّحَابِ المُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ والأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (164) **نفی شرک فعلی**

8 - اللّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ ولا نَوْمٌ لَّهُ ما فِي السَّمَوَاتِ وما فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وما خَلْفَهُمْ ولا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ ولا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وهُوَ العَلِيُّ العَظِيمُ (255) لا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ ويُؤْمِنْ بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الوُثْقَى لا انفِصَامَ لَهَا واللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (256) **نفی شفاعت قھری اور تمام اقسام شرک کی نفی**

9 لِلّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وما فِي الأَرْضِ وإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ويُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ واللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (284) **دلیل عقلی چوتھی۔**

سورۃ آل عمران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۂ مضامین۔اس سورت کے خلاصہ مضامین کی دو تقریریں ہیں۔

تقریر اول: اس سورت میں مشرکین نصاریٰ کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ انہیں کچھ شبہات توحید کے بارے میں تھے اور کچھ رسالت کے بارے میں توحید کے متعلق ان کے دلوں میں پانچ شبہات تھے۔

شبہات متعلقہ توحید

پہلا شبہ۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے حق میں روح اللہ، کلمۃ اللہ اور ابن اللہ (کما فی الانجیل قالہ الخازن) وغیرہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق ہے اور وہ اللہ کے نائب ہیں۔ اللہ نے ان کو تصرف کا اختیار دے رکھا ہے۔ اس لیے ان کو پکارنا چاہیے۔

دوسرا شبہ۔ حضرت مسیح (علیہ السلام) مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست اور چنگا بھلا

کر دیتے تھے۔ مردوں کو زندہ کر دیتے۔ مٹی کے بے جان پتلے میں پھونک مار کر اسے جاندار بنا دیتے اور گھر میں رکھی ہوئی چیزیں بتا دیتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ متصرف و مختار، کارساز اور غیب دان تھے۔

تیسرا شبہ: ہمیں اپنے بڑوں کی کچھ ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی عبادت اور پکار کا حکم دیا تھا اور اسی وجہ سے ہمارے اکابر ان کو پکارتے تھے۔

چوتھا شبہ۔ حضرت مریم کے پاس ہر وقت بے موسم کے پھل موجود رہتے تھے حالانکہ ان کو کوئی لا کر نہیں دیتا تھا۔ تو اس سے معلوم ہوا وہ خود صاحب اختیار و تصرف تھیں اور جب چاہتیں بے موسم کے میوے حاصل کر لیتی تھیں اس لیے حاجتوں اور مشکلوں میں انہیں مدد کے لیے پکارنا چاہیئے۔

پانچواں شبہ۔ حضرت زکریا (علیہ السلام) کے گھر میں ان کے انتہائی بڑھاپے کے زمانے میں بیٹا پیدا ہوا جب کہ ان کی بیوی صاحبہ بھی ولادت کے قابل نہ تھیں تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کو اختیار اور تصرف حاصل تھا اور وہ کارساز تھے جبھی تو بے موسم بیٹا پیدا کر لیا۔

شبہات کے جوابات

پہلے شبہ کا جواب۔ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ الایۃ میں اس شبہ کا جواب دیا ہے کہ یہ الفاظ متشابہات میں سے ہے اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان کی تاویل محکمات کے مطابق کی جائے گی۔ اگر ان کی تاویل سمجھ میں نہ آئے تو ان میں زیادہ بحث و کرید کرنے کی اجازت نہیں بلکہ ان پر اس قدر اجمالی ایمان کافی ہے کہ ان سے اللہ کی جو مراد ہے وہ برحق ہے۔ لہذا ایسے موہم شرک الفاظ سے استدلال کرنا جائز نہیں۔ جس طرح بنی اسرائیل سامری کے بچھڑے کی آواز سے دھوکہ کھا کر اسے الہ سمجھنے لگے تھے۔ مگر اللہ نے ان کو اسمیں معذور قرار نہیں دیا تھا۔ چناچہ ارشاد فرمایا۔ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا (طه رکوع 4)

دوسرے شبہ کا جواب۔ رکوع 5 میں أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ سے اس شبہ کا جواب دیا کہ مٹی سے پرندہ پیدا کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا اور بعض غائب چیزوں کی اطلاع دے دینا یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے معجزہ کے طور پر تھا۔ اس میں حضرت مسیح (علیہ السلام) کی قدرت اور طاقت کو کوئی دخل نہیں تھا کیونکہ معجزات محض اللہ کے حکم سے اور اس کی قدرت سے انبیاء (علیہم السلام) کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتے ہیں ان کا ظاہر کرنا ان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ یہاں پہلے چار

کاموں کے ساتھ باذن اللہ کی قید لگائی اور پانچویں کے بعد فرمایا۔ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ مطلب یہ کہ سارے کام محض اللہ کے حکم سے بطور معجزہ ظہور پذیر ہوئے ان میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی قدرت کو دخل نہیں تھا۔

نیز حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے خود اپنی قوم سے فرمایا۔ إِنَّ اللّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ (رکوع 5) یعنی میرا اور تمہارا رب اور کارساز اللہ ہے لہذا اسی کی عبادت کرو اور اسی ہی کو پکارو۔ اس کے بجائے انہوں نے اپنی قوم سے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میں تمہارا رب اور کارساز ہوں لہذا جو شخص خود اللہ کو اپنا کارساز مانتا ہو وہ اوروں کا کارساز کس طرح بن سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح (علیہ السلام) نے جب محسوس کیا کہ یہود ان کا دین قبول نہیں کرینگے۔ بلکہ وہ شرارت اور دشمنی پر آمادہ ہو چکے ہیں تو اعلان فرمایا کہ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللّهِ یعنی اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے اگر وہ خود کارساز اور مالک و مختار ہوتے تو اس طرح اپنے عجز کا اظہار نہ فرماتے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ان کو یہودیوں کے شر سے بچانے کے لیے فرمایا۔ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ (رکوع 6) تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ ان کے شر سے محفوظ رہنا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے اختیار اور قبضہ میں نہ تھا۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ مالک و مختار اور متصرف و کارساز نہیں تھے اور نہ ہی ان کو پکارنا جائز ہے۔

تیسرے شبہ کا جواب۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ (79) وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَاباً أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (80) (رکوع 8)اس میں تیسرے شبہ کا جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان اور بشر کو نبوت و رسالت سے سرفراز فرما کر اسے کتاب و حکمت عطا کرتا اور اسے دعوت توحید کو عام کرنے کا حکم دیتا ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ پیغمبر اپنی رسالت و نبوت کے تقاضوں اور اللہ کے احکام کے خلاف توحید کی اشاعت و تدریس کی بجائے شرک کی تلقین و تبلیغ فرمانے لگے اور اللہ کی عبادت اور پکار کی بجائے اپنی عبادت اور پکار کی تعلیم دینے لگے اس لیے جو شرکیہ کلمات اللہ کے سچے رسول حضرت مسیح (علیہ السلام) کی طرف منسوب کیے گئے ہیں وہ سب غلط ہیں اور عیسائیوں کے گذشتہ علماء اور ان کے بڑے بڑوں کا افتراء ہیں۔ حضرت مسیح (علیہ السلام) ان سے بری ہیں۔

چوتھے شبہ کا جواب۔ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ (رکوع 4)حضرت مریم صدیقہ کے پاس بے موسم کے میووں کا موجود ہونا ان کے قبضہ و اختیار میں نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے حضرت مریم کے لیے اظہار کرامت کے طور پر بھیج دیتا تھا۔

پانچویں شبہ کا جواب : هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تا قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلاَّ رَمْزاً وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيراً وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ (رکوع 4) حضرت زکریا (علیہ السلام) نے تو بیٹے کیلئے اللہ سے دعا اور التجا کی تھی اور اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو بیٹا عطا کیا اس میں ان کو کوئی اختیار اور تصرف حاصل نہیں تھا۔

ان پانچوں **شبہات** کے دو مشترک جواب بھی دیئے ہیں۔

اول۔ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (33) ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ (رکوع 4) یہ تمام حضرات بلاشبہ اللہ کے برگزیدہ بندے تھے۔ لیکن معبود بننے کے لائق نہیں تھے کیونکہ ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور مخلوق تھے لہذا جو خود اپنے وجود میں دوسروں کا محتاج ہو دوسرے کا حاجت روا اور کارساز کس طرح بن سکتا ہے۔

دوم۔ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (رکوع 4) سمیع لکل شیئ (سب کچھ سننے والا) اور علیم بکل شیئ (سب کچھ جاننے والا) صرف اللہ ہی ہے یہ حضرات ان صفات سے متصف نہیں ہیں لہذا وہ الہ اور معبود بننے کے لائق بھی نہیں ہیں کیونکہ معبود کے لیے ان دونوں صفتوں سے متصف ہونا ضروری ہے۔

بیانِ بالا سے معلوم ہوا کہ نصاریٰ زیادہ زور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی الوہیت پر دیتے تھے اس

لیے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی الوہیت کی نفی پر زیادہ دلائل قائم فرمائے ہیں۔

شبہات متعلقہ رسالت

مشرکین عرب کی طرح مشرکین نصاریٰ کو اصل ضد تو مسئلہ **توحید** سے تھی اس لیے اس کے انکار کیلئے حضرت رسول اکرم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی رسالت پر طعن کرتے اور اس میں **شبہات** پیدا کرتے تھے چناچہ نصاری اور **مشرکین نے آپ کی رسالت میں تین شبہات کا اظہار کیا**۔

پہلا شبہ: پہلے انبیاؑ (علیہم السلام) پر اونٹ کا گوشت حرام تھا۔ مگر اس نبی نے اسے حلال کر دیا ہے یہ تو پہلے نبیوں کی مخالفت کرتا ہے اس لیے سچا نبی نہیں ہے۔

دوسرا شبہ:۔ قدیم سے بیت المقدس تمام انبیاء (علیہم السلام) کا قبلہ چلا آرہا ہے مگر اس نبی نے تمام انبیاء کا قبلہ چھوڑ کر ایک نیا قبلہ بنالیا ہے۔

تیسرا شبہ: جنگ احد میں مسلمانوں کو کفار کے ہاتھوں شکست ہوئی اور انہیں شدید جانی اور مالی نقصان ہوا اگر یہ پیغمبر ہوتا اور یہ مسلمان سچے دین پر ہوتے تو کیوں شکست کھاتے اور مارے جاتے۔

شبہات کے جوابات

پہلے شبہ کا جواب : كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلاًّ لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلاَّ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (93) فَمَنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (94) قُلْ صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (95) (رکوع 1) نصاریٰ کا یہ **دعویٰ** غلط ہے کہ پہلے انبیاء پر اونٹ کا گوشت حرام تھا۔ بنی اسرائیل کے لیے کھانے کی سب چیزیں جن میں اونٹ کا گوشت بھی شامل ہے حلال تھیں۔ البتہ حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے اطباء کے مشورے کی بناء پر اونٹ کے گوشت سے پرہیز کر رکھی تھی۔

دوسرے شبہ کا جواب۔ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (96) فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِناً وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (97) (رکوع 10) دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ خانہ کعبہ ہے اور حضرت آدم (علیہ السلام) سے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) تک تمام انبیاء (علیہم السلام) کا قبلہ رہا ہے۔

تیسرے شبہ کا جواب۔ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (جنگ احد میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو حسب وعدہ فتح دی جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ الایۃ (رکوع 6) لیکن

ان ایک غلطی سرزد ہوگئی جس کی وجہ سے فتح شکست میں تبدیل کردی گئی۔اس لیے یہ وقتی شکست محض ابتلاء اور امتحان کے لیے تھی ورنہ جنگ بدر میں باوجود اس کے کہ مسلمان کافروں کی نسبت تعداد میں بہت تھوڑے تھے اللہ نے ان کی مدد فرمائی اور ان کو کافروں پر فتح دی۔

خلاصۂ مضامین کی دوسری تقریر

سورۃ آل عمران میں چار مضامین بیان کیے گئے ہیں

(1) توحید (2)رسالت (3)جہاد اور (4)انفاق۔

ابتداء سورت سے أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (رکوع8) تک توحید کا بیان ہے

اور وإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ(رکوع9)سے فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ(رکوع10)تک رسالت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ ولا تَمُوتُنَّ إِلاَّ وأَنتُم مُّسْلِمُونَ (رکوع11)سے ولَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (رکوع19)تک جہاد فی سبیل اللہ کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔شروع میں ترغیب الی الجہاد ہے اور جہاد کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا بھی ذکر ہے۔

چاروں مضامین کا اعادہ

پھر وِلِلّٰہِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ میں مضمون **توحید** کا بالاجمال اعادہ کیا گیا ہے۔ اور رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا و كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ (رکوع20) میں مضمون رسالت اور فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وأُوذُوا فِي سَبِيلِي وقَاتَلُوا وقُتِلُوا لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ولأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ثَوَاباً مِّنْ عِندِ اللّٰهِ واللّٰهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ (195) میں جہاد اور انفاق کا اجمالی ذکر دہرایا گیا ہے۔

مضامین اربعہ کا اجمالی اعادہ

پھر آخری آیت میں چاروں مضمونوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا میں **توحید** کی طرف صراحۃً اور رسالت کی طرف تبعاً

اور اصْبِرُوا وصَابِرُوا ورَابِطُوا میں جہاد کی طرف صراحۃً اور انفاق کی طرف اجمالاً اشارہ کیا گیا ہے۔

توحید

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس سورت میں نصاریٰ کے شرکیہ عقائد کی تردید کے ساتھ ساتھ چھ بار

توحید کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

پہلی بار: پہلے سورت کی ابتداء میں اللہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے دعوی توحید پیش کیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ یعنی پکارے جانے کے لائق نہیں پھر اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم (رکوع 1) تک جو آیات توحید ہیں۔ ان میں توحید کی تین دلیلیں بیان کی گئی ہیں۔

1۔ دلیل وحی، نَزَّلَ عَلَيْكَ الكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ سے۔

2۔ دلیل نقلی وأَنزَلَ التَّوْرَاةَ والإنجيلَ (3) مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ سے اور۔

۳۔ دلیل عقلی إنَّ اللّهَ لا يَخْفَى عَلَيهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّمَاءِ (5) الخ میں میں بیان کی گئی ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ میں تینوں دلیلوں کا نتیجہ اور ثمرہ بیان کیا گیا ہے۔

دوسری بار: پھر شَهِدَ اللّهُ أَنَّهُ لا إلَهَ إلاَّ هُوَ تا هُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (رکوع 2) میں مضمون توحید بیان کیا گیا ہے۔ اس جگہ توحید پر تین دلائل نقلیہ پیش کیے گئے ہیں۔

دلیل نقلی 1 کتب سابقہ سے شَهِدَ اللَّهُ سے اسی طرف اشارہ ہے۔ای شهد الله فی الکتب السابقة انه لا اله الا هو۔یعنی اللہ نے پہلی کتابوں میں گواہی دی ہے (بیان کیا ہے) کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔ **دلیل نقلی** 2 فرشتوں سے اور **دلیل نقلی** 3 انبیاء سابقین اور علماء ربانیین سے وَالْمَلائِكَةُ وَأُوْلُوا العِلْمِ میں اسی کا بیان ہے۔

تیسری بار: تیسری بار قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ المُلْكِ تُؤْتِي المُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ المُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (26) تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ وَتُخْرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (27) (رکوع 3) میں **توحید** کا مضمون بیان کیا گیا ہے یہ **توحید** کی پہلی تمام دلیلوں کا ثمرہ ہے یعنی جب **دلیل وحی**، دلیل نقل اور دلیل عقل سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کے سوا عبادت اور پکار کے لائق اور کوئی نہیں تو پھر اللہ سے اس طرح دعا کیا کرو کہ اے اللہ ہماری حاجتیں پوری فرما۔ یہاں مقصود بالنداء محذوف ہے ای اقض حاجتی۔

چوتھی بار: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى العَالَمِينَ (33) ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

واللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (34)(رکوع 4)تک میں چوتھی بار **توحید** کا مضمون بیان کیا گیاہے یعنی اگرچہ انبیاء (علیہم السلام)اور بزرگانِ دین اللہ کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں لیکن معبود یا حاجت روا بننے کے لائق نہیں ہیں کیونکہ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وہ مخلوق ہیں اور ایک دوسرے کی اولاد ہیں۔اس لیے وہ خود محتاج ہیں اور عبادت اور پکارے کے لائق نہیں۔نیز سمیع لکل شیٔ(سب کچھ سننے والا)اور علیم بکل شیٔ(سب کچھ جاننے والا) بھی اللہ ہی ہے وہ نہیں ہیں۔

پانچویں بار: وِللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (109) (رکوع 11)میں پانچویں بار **توحید** کا ذکر آیاہے یعنی زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور تمام اختیارات اور تصرفات اللہ کے قبضہ میں ہیں نہ کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)اور مائی مریم(علیہا السلام)کے قبضہ میں۔لہٰذا نہ ان کی عبادت کرو اور نہ ان کو پکارو۔

چھٹی بار: پھر آخر میں وِللَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (189)(رکوع 19)میں مضمون **توحید** کا ذکر کیا گیاہے۔

پہلی دفعہ مضمون توحید کا ذکر کرکے **دو شبہوں کا جواب** دیا گیاہے۔

پہلا شبہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں کلمۃ اللہ، روح اللہ اور ابن اللہ جیسے موہم شرک کلمات ملتے ہیں۔ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ الخ سے **اس کا جواب** دیا گیا کہ یہ متشابہات میں سے ہیں ان پر اجمالی ایمان لانا کافی ہے ان کا علم خدا کے حوالے کرنا ضروری ہے اور ان کے معانی کی درپے ہونا جائز نہیں۔ اس کے ضمن میں دنیوی اور اخروی تخویف بھی ہے۔

دوسرا شبہ یہ تھا کہ کافروں کے پاس مال بہت ہے اگر کافر اللہ کو ناپسند ہوتے تو ان کو اس قدر دولت کیوں دیتا۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ والْبَنِينَ الخ (رکوع 3) سے **اس کا جواب دیا** کہ یہ محض چند روزہ ٹھاٹھ اور عارضی زیب وزینت ہے۔ ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تو اللہ کے یہاں ہیں اور صرف انہیں لوگوں کو ملیں گی۔ جنھوں نے ایمان کے بعد شرک نہ کیا اور اعمال صالحہ بجالائے۔ اس کے ضمن میں دنیادار عالموں اور پیروں کے مسئلہ **توحید** کو نہ ماننے کی وجہ بھی فرمادی کہ وہ چند روزہ دولت سے فریب خوردہ ہوگئے ہیں اور **توحید** کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

دوسری بار ذکر توحید کے بعد فرمایا۔ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلامُ ومَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الخ۔

یعنی جب دلائل نقلیہ سے ثابت ہو گیا کہ مسئلہ **توحید** تمام پہلی کتابوں میں موجود تھا۔ تمام انبیاء

(علیہم السلام) اور سچے عالموں نے بھی مسئلہ **توحید** بیان کیا اور اللہ کو بھی یہی **توحید** والا دین اس کو پسند ہے پھر اس سے اہل کتاب کے عالموں نے محض ضد اور عناد کی وجہ سے اختلاف کیا اور اس کے خلاف لکھ گئے اور اب پچھلے ان کی عبارتیں دیکھ دیکھ کر دھوکے میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

تیسری بار ذکر توحید کے بعد فرمایا کہ جب مسئلہ **توحید** کی مخالفت صرف ضدی اور خدا کے باغی عالموں ہی نے کی ہے تو ان سے پورا پورا بائیکاٹ کیا جائے اور مسلمان ایسے باغیوں اور گمراہوں سے دوستی نہ کریں۔ چناچہ فرمایا لا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ الخ (رکوع 3)

چوتھی بار ذکر توحید کے بعد چند **شبہات** متعلقہ **توحید** کا ازالہ فرما کر واضح کیا کہ عمران کی بیوی، حضرت مریم صدیقہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت زکریا (علیہم السلام) عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔

شبہات کا ازالہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر اب بھی نہیں مانتے تو انہیں مباہلہ کا چیلنج دیجیے۔ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ العِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وأَبْنَاءَكُمْ الآية (رکوع 6) اور اگر وہ مباہلہ کے لیے بھی میدان میں نہ آئیں تو آئیں تو آپ ایک بار پھر **توحید** کا اعلان فرمادیں وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلاَّ اللّٰهُ۔ اس کے بعد قُلْ يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّٰهَ ولا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً الخ (رکوع 7)

سے اہل کتاب کو **توحید** کی دعوت دی۔ پھر اہل کتاب **پانچ شکوے** ہیں۔

پہلا شکوہ : يَا أَهْلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالإنجِيلُ إِلاَّ مِنْ بَعْدِهِ أَفَلا تَعْقِلُونَ (65) هَا أَنتُمْ هَؤُلاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لا تَعْلَمُونَ (66) مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيّاً وَلا نَصْرَانِيّاً وَلَكِن كَانَ حَنِيفاً مُّسْلِماً وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ (67) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ المُؤْمِنِينَ (68) وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلاَّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (69) (رکوع 7)۔

دوسرا شکوہ۔ يَا أَهْلَ الكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ (70) يَا أَهْلَ الكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (71) (رکوع 7)۔

تیسرا شکوہ۔ وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (72) تا يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيمِ (74) (رکوع 8)

چوتھا شکوہ۔ وَمَنْ اِنْ تَامَنْہُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّہٖ اِلَیْکَ تا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (رکوع 8)

پانچواں شکوہ:۔ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقاً يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (78) (رکوع 8)

اس کے بعد مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللّهُ الْكِتَابَ تا أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (رکوع 8) میں **توحید** سے متعلق **تیسرے شبہ کا جواب دیا ہے** شبہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے کچھ ایسے کلمات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو پکارنا چاہئے۔ **جواب دیا** کہ یہ ان پر بہتان ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا پیغمبر شرک کی تعلیم دے۔

رسالت: وإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ الخ (رکوع 9) سے رسالت کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ وہ رسول آگیا جو پہلے انبیاء کی دعوت **توحید** کی تصدیق کرتا ہے اور جس پر ایمان لانے کی تمام انبیاء (علیہم السلام) نے اپنی امتوں کو تلقین کی تھی۔ لہذا اس پر ایمان لاؤ اور اس کی دعوت یعنی **توحید** کو مانو۔ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتىّٰ تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبّوُنَ (رکوع 10) ایمان کے درجہ کمال کو تم اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم مسئلہ **توحید** کو نہ مان لو اور اس کی خاطر اپنی محبوب ترین دنیوی ریاست، شان و شوکت اور گدیاں نہ چھوڑ دو۔ اس کے بعد كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلاًّ لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ سے ومَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تک میں رسالت سے متعلق پہلے **شبہ کا جواب** ہے۔ اور إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ سے **دوسرے شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔**

جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ:۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ (رکوع 11)

سے آخر تک جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون مذکور ہے ابتدا میں

جہاد کی **ترغیب** ہے اس کے بعد چار دفعہ جہاد کا اور چار دفعہ انفاق کا ذکر ہے۔ رکوع 11 کی مذکورہ

بالا آیت سے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (رکوع 13) مضمون جہاد ہے اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا الرِّبَا

(رکوع 14 کی ابتداء) سے وهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (رکوع 14) تک مضمون انفاق کا ذکر ہے کہ اپنا

روپیہ سود میں نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ پھر ولا تَهِنُوا ولا تَحْزَنُوا وأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ (رکوع 14)

سے وإن تُؤْمِنُوا وتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ (رکوع 18) تک جہاد کا ذکر ہے

اور اس کے بعد ولا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا

بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (180) سے ج فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ

كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ والزُّبُرِ والْكِتَابِ المُنِيرِ (184) (رکوع 18) تک انفاق کا مضمون

مذکور ہے۔

اس کے بعد كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ المَوْتِ الایۃ اور لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وأَنفُسِكُمْ الایہ (رکوع 18) میں جہاد

اور انفاق کی طرف اشارہ ہے۔ مضمون جہاد کے سلسلے میں مشرکین اور نصاریٰ کے **ایک شبہ کا**

جواب دیا ہے۔ شبہ یہ تھا کہ اگر یہ پیغمبر سچا ہوتا اور مسلمانوں کا دین خدا کا پسندیدہ دین ہوتا تو جنگ احد میں ان کو شکست نہ ہوتی اس شبہ کا جواب اللہ تعالیٰ نے تدریجاً دیا ہے۔ وإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ الخ (رکوع 13) میں فرمایا کہ اللہ نے کب مسلمانوں کو چھوڑا ہے جنگ احد میں دو قبیلے ہمت ہارنے کا ارادہ کر رہے تھے تو اللہ نے ان کی امداد فرمائی اور ان کے دلوں سے وہ غلط ارادہ محو ہو گیا اور ان کے دلوں میں اخلاص اور ہمت پیدا ہو گئی اور پھر جنگ بدر کا واقعہ دیکھ لو اس میں قلت عدد اور قلت سامان کے باوجود اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی اور ان کو فتح دی۔

پھر فرمایا إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ (رکوع 14) جنگ احد میں اگر مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا ہے تو یہ کونسی بڑی بات ہے۔ کافر بھی تو جنگ بدر میں اتنا بڑا نقصان اٹھا چکے ہیں اس کے بعد اصل جواب دیا کہ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ (رکوع 16) یعنی اللہ نے تو مسلمانوں کو فتحیاب کرنے کا وعدہ پورا فرما دیا تھا۔ چنانچہ مسلمان کافروں کو کاٹ کاٹ کر پھینک رہے تھے۔ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ وعَصَيْتُم۔ یہاں تک کہ مسلمانوں سے ایک غلطی ہو گئی کہ انہوں نے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اجازت کے بغیر مورچہ چھوڑ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فتح شکست میں بدل گئی۔ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ اور یہ محض مسلمانوں کے امتحان اور ابتلاء کے لیے تھا نہ

اس لیے کہ ان کا دین سچا نہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی یہ غلطی معاف کر کے ولَقَدْ عَفَا عَنكُمْ کا سرٹیفیکیٹ عطا فرمادیا۔

و لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتاً (الخ رکوع 17) ان لوگوں کے فضائل اور درجات بیان فرمائے جو اس جہاد میں شہید ہوئے اور اس سے پہلے اور اس کے بعد ان **منافقین** کو **زجر** کیا گیا ہے جو مجاہدین کو طعن دیتے تھے۔

آخر میں لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ الخ اور وإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الخ (رکوع 19) میں مشرکین اہل کتاب پر **زجر** ہے جو اللہ پر افترا کرتے تھے اور جن سے مسئلہ **توحید** بیان کرنے کا عہد لیا گیا تھا مگر انہوں نے دولت دنیا کی خاطر اللہ کے عہد کو پس پشت ڈال دیا اور حق کو چھپایا۔ مضمون جہاد کی ابتداء میں لَيْسُوْا سَوَاءً الخ (رکوع 12) اور سورت کے اختتام پر وإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الخ (رکوع 20) میں فرمایا کہ اہل کتاب سب یکساں نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں اچھے لوگ بھی ہیں جو اپنی کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور حضرت خاتم النبیین (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) پر بھی ایمان لا چکے ہیں۔ ان کو آخرت میں نجات کی خوشخبری بھی دی ہے۔

سورۃ آل عمران کا مختصر خلاصہ:۔ آخری پیغمبر آچکا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا لایا ہوا پیغام **توحید** مان لو اور حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم (علیہما السلام) کی عبادت اور پکار چھوڑ دو۔ آخری پیغمبر کے ساتھ مل کر اشاعتِ **توحید** کی خاطر مشرکین سے جہاد کرو۔

سورۃ آل عمران میں آیات توحید مع مختصر خلاصہ

1 ۔الٓمٓ (1) اللَّہُ لا إِلَہَ إِلاَّ ھُوَ الحَيُّ القَيُّومُ (2) نفی شرک فی التصرف

2 ۔إِنَّ اللَّہَ لا یَخْفَی عَلَیہِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّمَاءِ (5) نفی شرک فی العلم

3 ۔ھُوَ الَذِي یُصَوِّرُکُمْ فِي الأَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لا إِلَہَ إِلاَّ ھُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ (6) نفی شرک فی التصرف

4 ۔شَھِدَ اللَّہُ أَنَّہُ لا إِلَہَ إِلاَّ ھُوَ والْمَلائِکَۃُ وأُوْلُوا العِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لا إِلَہَ إِلاَّ ھُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ (18) نفی شرک فی التصرف از ملائکہ وانبیاء علیہم السلام۔

5 ۔قُلِ اللَّھُمَّ مَالِکَ المُلْکِ تُؤْتِي المُلْکَ مَن تَشَاءُ وتَنزِعُ المُلْکَ مِمَّن تَشَاءُ وتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِیَدِکَ الخَیْرُ إِنَّکَ عَلَی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیرٌ (26) نفی شرک فی التصرف

6 ۔تُولِجُ اللَّیْلَ فِي النَّھَارِ وتُولِجُ النَّھَارَ فِي اللَّیْلِ وتُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَیِّتِ وتُخْرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَيِّ وتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (27) نفی شرک فی التصرف

7 ۔إِنَّ اللَّہَ اصْطَفَی آدَمَ ونُوحاً وآلَ إِبْرَاھِیمَ وآلَ عِمْرَانَ عَلَی العَالَمِینَ (33) نفی شرک فی التصرف والعلم

8 ۔ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (34) نفی شرک فی التصرف والعلم

9 ۔إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ (35) نفی نذر لغیر اللہ و نفی شرک فی العلم۔

10 قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ إنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (37) کراماتِ اولیاء کا ظہور خدا کے اختیار میں ہے۔

11 ۔هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (38) نفی شرک فی الدعاء

12 ۔ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ (44) نفی شرک فی العلم۔

13 ۔وَرَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْراً بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الأَكْمَهَ وَالأَبْرَصَ وَأُحْيِي المَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (49) معجزات انبیاء علیہم السلام ان کے اختیار میں نہیں ہوتے۔

14 ۔إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (51) نفی شرک فی العبادۃ

15 ۔فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللّهِ قَالَ الحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّهِ آمَنَّا بِاللّهِ واشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (52) نفی شرک فی التصرف

16 ۔إِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ الَذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَذِينَ كَفَرُواْ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (55) نفی شرک فی التصرف

17 ۔قُلْ يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (64) نفی شرک فی العبادۃ

18 ۔مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَاداً لِّي مِن دُونِ اللّهِ وَلَكِن كُونُواْ رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ (79) کسی پیغمبر نے غیر اللہ کو پکارنے کی تعلیم نھیں دی کیونکہ یہ چیز نبوت کے بالکل منافی ھے

19 ۔وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُواْ الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَاباً أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (80)

20 ۔وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (109) نفی شرک فی

التصرف۔

21۔ولَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّهُ بِبَدْرٍ وأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (123) نفی شرک فی التصرف

22۔ومَا جَعَلَهُ اللّهُ إِلاَّ بُشْرَى لَكُمْ ولِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ومَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ العَزِيزِ الحَكِيمِ (126) نفی شرک فی التصرف

23۔لِيَقْطَعَ طَرَفاً مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ (127) نفی شرک فی التصرف

24۔لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ (128) نفی شرک فی التصرف

25۔ولِلّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ويُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ واللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (129) نفی شرک فی التصرف

26۔ولِلّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (189) نفی شرک فی التصرف

27۔إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واخْتِلافِ اللَّيْلِ والنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الأَلْبَابِ (190) نفی شرک فی التصرف

28 ۔الَذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وقُعُوداً وعَلَى جُنُوبِهِمْ ويَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ و الأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (191) **نفی شرک فی التصرف ۔**

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ:۔ سورۃ نساء میں جو امور انتظامیہ مذکور ہیں وہ چونکہ دو قسم کے ہیں۔ کچھ امور ایسے ہیں جن کا تعلق پبلک اور عام لوگوں سے ہے اور کچھ امور احکام سے متعلق ہیں۔ اس اعتبار سے **یہ سورت دو حصوں میں منقسم ہے**۔

پہلا حصہ ابتداء سے لیکر وَنُدْخِلُهُمْ ظِلاًّ ظَلِيلاً تک ہے **اور دوسرا حصہ** إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا سے لے کر وكَانَ اللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطاً تک ہے۔ **پہلے حصہ** میں احکام رعیت اور **دوسرے حصہ** میں احکام سلطانیہ کا بیان ہے۔ اور ہر حصہ کے بعد اصل مسئلہ **توحید** بیان کیا گیا ہے۔ **حصہ اول** کے بعد اجمال کے ساتھ اور **حصہ دوم** کے بعد تفصیل کے ساتھ۔ احکام رعیت کا مقصد یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اور احکام

سلطانیہ کا **حاصل یہ ہے** کہ دوسروں کی حق تلفی اور ان پر ظلم نہ ہونے دو۔ سورت کی ابتداء میں **تخویف اخروی** ہے یعنی جو احکام آگے آرہے ہیں ان کو بجالاؤ۔ ورنہ آخرت میں تمہیں عذاب دیا جائے گا۔ اس کے بعد عذاب سے بچنے کے لیے تین امور بیان کیے گئے۔ یعنی ظلم نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ اور احسان کرو۔ احکام رعیت کا **خلاصہ یہ ہے** کہ ظلم نہ کرو اور اس کے بعد ہی باقی دونوں امور بھی مذکور ہیں۔

احکام رعیت:۔ اس کے بعد چودہ احکام رعیت جاری فرمائے۔

(1) وآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ ولا تَتَبَدَّلُوا الخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ولا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيراً (2)۔ یتیموں کا مال نہ کھاؤ وہ تمہارے لیے خبیث ہے۔

(2) وإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وثُلاثَ ورُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلاَّ تَعُولُوا (3)۔ اگر یتیم لڑکیوں سے نکاح کرو تو ان کا مہر اور ان کے دوسرے حقوق ادا کرو۔

(3) وآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَّرِيئاً (4)۔ یتیم لڑکیوں کے علاوہ دوسری عورتوں کے مہر بھی ادا کرو۔

(4) ولا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّهُ لَكُمْ قِيَاماً وارْزُقُوهُمْ فِيهَا واكْسُوهُمْ وقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (5) وابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْداً فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ولا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافاً وبِدَاراً أَن يَكْبَرُوا ومَن كَانَ غَنِياً فَلْيَسْتَعْفِفْ ومَن كَانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وكَفَى بِاللّهِ حَسِيباً (6)۔ یتیم بچے جب تک سن رشد کو نہ پہنچیں۔ اس وقت تک ان کے اموال ان کے حوالے نہ کرو اور جب حوالے کرو اس پر گواہ بنالو تاکہ معلوم ہو جائے کہ تم نے ان کا مال کھایا نہیں۔

(5) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ والأَقْرَبُونَ ولِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ والأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (7) تا إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً (10)۔ ترکہ میت میں تمام ورثاء کا حق ہے اور ان کے حصے مقرر کردیئے گئے ہیں۔ کسی وارث کی حق تلفی نہ کرو خواہ یتیم ہو یا غیر یتیم۔

(6) يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلادِكُمْ تا وَمَن يَعْصِ اللّهَ ورَسُولَهُ ويَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيهَا ولَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ (14) ورثاء کے مقرر حصے یہ ہیں۔ ان کے مطابق ترکہ تقسیم کرو۔

(7) واللاَّتِي يَأْتِينَ الفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي البُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ المَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً (15) تا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ المَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلا الَذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (18)۔ مردوں اور عورتوں کو وراثت میں سے حصہ بیشک دو لیکن اگر ان میں سے کوئی برا فعل کرے تو اسے شرعی قانون کے مطابق اس کی سزا دو۔

(8) يَا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا لا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهاً وَلا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئاً وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيراً (19) وَإِنْ أَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَاراً فَلا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئاً أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً (20) وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقاً غَلِيظاً (21)۔ ورثاء کو وراثت میں مال ملتا ہے عورتیں نہیں ملتیں۔ ہاں اگر خوشی سے نکاح کریں تو کر لو

(9) وَلا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتاً وَسَاءَ سَبِيلاً (22) تا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّهِ عَلَيْكُمْ ۔ عورتیں نکاح سے ملتی ہیں لیکن ان عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔ اگرچہ وہ بخوشی نکاح کریں۔

(10) وأُحِلَّ لَكُم مَّا وراءَ ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ولا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِنْ بَعْدِ الفَرِيضَةِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً (24) تا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفاً (28)۔ جن عورتوں سے نکاح جائز ہے بصورت نکاح ان کا مہر ادا کرنا ضروری ہے خواہ آزاد ہوں خواہ باندیاں۔ باندیوں سے نکاح کی اجازت اس لیے دی گئی تاکہ تم ظلم (زنا) سے بچ سکو۔

(11) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ولا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (29) تا إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ ونُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيماً (31)۔ مال یتیم، وراثت اور مہر کے علاوہ بھی کسی طرح کا مال حرام نہ کھاؤ۔

(12) ولا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ولِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ واسْأَلُوا اللّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً (32) ولِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الوَالِدَانِ والأَقْرَبُونَ والَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيداً (33) ۔ وارثوں کے جو کم و بیش حصے مقرر کیے گئے ہیں ان میں سے کسی کا حسد نہ کرو۔ ہر ایک کو اس کا پورا حصہ دو۔ اور اس میں کمی کر کے ظلم نہ کرو اور جس کا حصہ زائد ہے اس کی خواہش نہ کرو۔

(13) الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّهُ وَاللاَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُواْ عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيّاً كَبِيراً (34)۔ اگرچہ عورتوں کا وراثت میں حصہ ہے لیکن مردوں کو عورتوں پر بالادستی حاصل ہے۔ ان پر خاوندوں کی فرمانبرداری لازم ہے۔ **دووجہ سے**۔ **اول** اللہ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔ **دوم** مرد عورتوں پر مال خرچ کرتے ہیں۔ اگر عورت میں بدخوئی ہو تو اسے نصیحت کرو اور بقدر ضرورت اسے مار بھی سکتے ہو لیکن اس پر ظلم نہ کرو۔

(14) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلاَحاً يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً خَبِيراً (35)۔ اگر خاوند بیوی میں اختلاف واقع ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہاں تک چودہ احکام رعیت ختم ہوئے۔ ان کے خاتمہ پر وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (36) سے **دوچیزیں بیان کی گئیں**۔ **اول** صرف اللہ کو پکارو۔ اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو۔ **دوم** ماں باپ اور بھائی بندوں اور دوسرے حقداروں پر احسان کرو۔ احکام رعیت کے بعد اصل **دعویٰ توحید** کا اجمالاً ذکر فرمایا۔

اس کے بعد الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً (37) وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيناً فَسَاءَ قِرِيناً (38) وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُواْ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّهُ وَكَانَ اللّهُ بِهِم عَلِيماً (39) إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْراً عَظِيماً (40) فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاءِ شَهِيداً (41) يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَعَصَوُاْ الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الأَرْضُ وَلاَ يَكْتُمُونَ اللّهَ حَدِيثاً (42) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّىَ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلاَ جُنُباً إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىَ تَغْتَسِلُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّن الْغَائِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَاءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوّاً غَفُوراً (43) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيباً مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلاَلَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّواْ السَّبِيلَ (44) وَاللّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللّهِ وَلِيّاً وَكَفَى بِاللّهِ نَصِيراً (45) مِّنَ الَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيّاً بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْناً فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً (46) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ آمِنُواْ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهاً فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً (47) إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْماً عَظِيماً (48) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ بَلِ اللّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيلاً (49) انظُرْ كَيفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الكَذِبَ وَكَفَى بِهِ إِثْماً مُّبِيناً (50) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيباً مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ هَؤُلاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُواْ سَبِيلاً (51) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّهُ وَمَن يَلْعَنِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيراً (52) أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذاً لاَّ يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيراً (53) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكاً عَظِيماً (54) فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً (55)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزاً حَكِيماً (56) تک مشرکین اور اہل کتاب کے لیے متعدد **زجریں** اور **تخویفیں** ہیں۔

اور **زجروں** کے بعد مسئلہ **توحید** کی اہمیت کے پیش نظر پھر فرمایا إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْماً عَظِيماً (48) ۔یعنی یہ تمام احکام مانو لیکن شرک بہت بری چیز ہے اس سے بچو۔اور آخر میں وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلاًّ ظَلِيلاً (57) سے **مومنین** کے لیے **اخروی بشارت** ہے۔اس دوران میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلا جُنُباً إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوّاً غَفُوراً (43)سے امر مصلح یعنی نماز اور طہارت کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ طہارت بدن سے انسان نماز کے قابل ہو سکتا ہے اور نماز ظلم سے بچنے،احسان کرنے اور **توحید** پر قائم رہنے میں مدد و معاون ہے۔کیونکہ نماز میں سراسر **توحید** کی تعلیم ہے اور نماز سے مختلف دلوں میں الفت و محبت پیدا ہوتی ہے۔جیسا کہ

ارشاد نبوی ہے۔ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ اُلَيُخالِفَنَّ اللّٰهَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (مشکوۃ ص98) یعنی نماز میں صفیں سیدھی کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں باہمی عداوت پیدا کر دیگا۔

احکامِ سلطانیہ:۔ اب آگے نو احکامِ سلطانیہ کا بیان ہے۔ جو حکام اور صاحب اقتدار طبقہ سے متعلق ہیں جن کا **حاصل یہ ہے** کہ حاکمانِ وقت کو چاہیئے کہ وہ اللہ کے ان احکام کو قائم کریں اور کمزوروں اور ضعیفوں پر ظلم نہ ہونے دیں اور نہ ان کی حق تلفی ہونے پائے۔ احکام سلطانیہ کے درمیان جابجا مشرکین **منافقین** اور اہل کتاب کے لیے **زجریں، تخویفیں اور شکوے** بھی مذکور ہیں۔ **احکامِ سلطانیہ حسب ذیل ہیں۔**

(1) إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراً (58) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّهَ وأَطِيعُوا الرَّسُولَ وأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ والرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ والْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (59) ۔

حقداروں کو ان کے حقوق دلواؤ اور فیصلے انصاف سے کیا کرو۔

اس کے بعد أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ومَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ ويُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلالاً بَعِيداً (60) وإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ

اللَّهُ وإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُوداً (61) فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَاناً وتَوْفِيقاً (62) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وعِظْهُمْ وقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِيغاً (63) ومَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ولَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ واسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّاباً رَّحِيماً (64) فَلا ورَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ ويُسَلِّمُوا تَسْلِيماً (65) ولَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلاَّ قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ولَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وأَشَدَّ تَثْبِيتاً (66) وإِذاً لآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْراً عَظِيماً (67) ولَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً (68) **تک منافقین کے لیے زجر**

اور ومَن يُطِعِ اللَّهَ والرَّسُولَ فَأُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ والصِّدِّيقِينَ والشُّهَدَاءِ والصَّالِحِينَ وحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقاً (69) ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وكَفَى بِاللَّهِ عَلِيماً (70) **تک مؤمنین کے لیے اخروی بشارت** ہے۔

(2) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعاً (71) وإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيداً (72) ولَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً (73) فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

بِالآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً (74)۔ ایسے حکمرانوں کے حکم کے تحت ہتھیار پہن کر نکلو اور اللہ کی راہ میں مشرکین سے جہاد کرو۔

(3) وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِياً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيراً (75) الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً (76)۔ کمزور اور ضعیف مسلمانوں کو جو کہ مکہ مکرمہ میں تکلیف میں ہیں، ظالم مشرکوں کے پنجہ سے چھڑاؤ۔

اس کے بعد أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلاَ أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلاَ تُظْلَمُونَ فَتِيلاً (77) سے **منافقین** کو **زجر**،

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلاً (81) سے **منافقین** کے لیے **شکویٰ** ہے۔

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاً (84) سے **ترغیب** الی الجہاد۔

مَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتاً (85) وحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاً (84) سے متعلق ہے یعنی لوگوں کو جہاد کی **ترغیب** دینے کا اللہ تم کو اجر دیگا۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ سے جہاد کی غرض وغایت کا بیان ہے۔ اور آخر میں اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثاً (87) سے **تخویف اخروی** ہے۔

(4) فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً (88) وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَلا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِياً وَلا نَصِيراً (89) إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلاً (90) سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُوْلائِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً (91)۔ راستہ میں مدینہ منورہ سے باہر جو **منافقین** تمہیں ملیں انہیں بھی ختم کر ڈالو البتہ معاہدہ اور غیر جانبدار کافروں کو قتل کرنے سے گریز کرو۔

(5) ومَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلاَّ خَطَئاً ومَن قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَئاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ودِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلاَّ أَن يَصَّدَّقُوا فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً (92) ومَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ولَعَنَهُ وأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً (93)۔ اگر راستہ میں کسی مسلمان کے ہاتھوں غلطی سے کوئی مسلمان قتل ہو جائے تو اس سے متعلق احکام یہ ہیں۔

(6) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا ولا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلامَ لَسْتَ مُؤْمِناً تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (94)۔ اگر راستہ میں کوئی شخص تمہیں کہہ دے کہ میں مومن ہوں تو مال کے لالچ میں اسے قتل نہ کرو۔

اس کے بعد لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ والْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وكُلاًّ وعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً (95) دَرَجَاتٍ مِّنْهُ ومَغْفِرَةً ورَحْمَةً وكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (96) تک ترغیب الی الجہاد اور مجاہدین کے لئے بشارت اخروی ہے۔

(7) إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُوْلَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيراً (97) إِلاَّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلاَ يَهْتَدُونَ سَبِيلاً (98) فَأُوْلَئِكَ عَسَى اللّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّهُ عَفُوّاً غَفُوراً (99)۔ اے مکہ کے محصور مسلمانو! تمہاری مدد کے لیے مجاہدین کی جماعت تو بھیج رہا ہوں لیکن تم مکہ سے ہجرت کرنے کی کیوں کوشش نہیں کرتے۔

(8) وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوّاً مُّبِيناً (101) وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلاَةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَى أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً (102) فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَاذْكُرُوا اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً (103) وَلاَ تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (104)۔ جہاد کے لیے جارہے ہو تو نماز میں قصر کرو اور میدان کارزار میں نماز کا وقت آجائے اور دشمن کے حملہ کا ڈر بھی ہو تو نماز اس طریقہ سے ادا کرو۔

(9) إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّهُ وَلاَ تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيماً (105) وَاسْتَغْفِرِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (106) وَلاَ تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّاناً أَثِيماً (107) يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلاَ يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لاَ يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطاً (108) هَا أَنتُمْ هَؤُلاء جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلاً (109) وَمَن يَعْمَلْ سُوءاً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّهَ يَجِدِ اللّهَ غَفُوراً رَّحِيماً (110) وَمَن يَكْسِبْ إِثْماً فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (111) وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْماً ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئاً فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً (112) وَلَوْلاَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مُّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلاُّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ وَأَنزَلَ اللّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ عَظِيماً (113)۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی احکام کی تعلیم فرمادی ہے۔ جب آپ سفر جہاد پر نکلیں تو فیصلے حسن ظن سے نہ کریں بلکہ قواعدِ شرعیہ کے مطابق کریں تاکہ آپ دھوکہ نہ کھا کھا جائیں۔ جیسا کہ طعمہ کے قصہ میں آپ کو دھوکہ دیا گیا۔ اس کے بعد لاَّ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتَغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً (114) وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءتْ مَصِيراً (115) تک نویں حکم سلطانی سے متعلق ہے۔ یہاں تک نو احکام سلطانیہ ختم ہوئے۔

احکامِ سلطانیہ کے بعد اصلی **دعویٰ** یعنی مسئلہ **توحید** کا ذکر پہلے کی نسبت قدرے تفصیل سے کیا گیا۔

إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيداً (116) سے مشرکین کے لیے **تخویف اخروی** ہے۔

إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ إِنَاثاً وَإِن يَدْعُونَ إِلاَّ شَيْطَاناً مَّرِيداً (117) لَعَنَهُ اللّهُ وَقَالَ لأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (118) وَلأُضِلَّنَّهُمْ وَلأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الأَنْعَامِ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِياً مِّن دُونِ اللّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيناً (119) يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (120) تک شرک اعتقادی اور شرک فعلی ہر دو کی نفی ہے۔

پھر أُوْلَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلاَ يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصاً (121) سے **تخویف اخروی**۔

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَعْدَ اللّهِ حَقّاً وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ قِيلاً (122) سے **بشارت اخروی**۔

لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَن يَعْمَلْ سُوءاً يُجْزَ بِهِ وَلاَ يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللّهِ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيراً (123) سے **زجر**۔

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِكَ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيراً (124) سے پھر **بشارت اخروی** ہے۔

احکام رعیت اور احکامِ سلطانیہ کے اختتام پر **دو احکامِ رعیت** یعنی دوسرے اور چودھویں اور ایک حکم سلطانی یعنی نویں پر ان سے متعلق بعض **شبہات** دور کرنے کے لیے مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِهِ عَلِيماً (127) تک دوسرے حکم رعیت پر تنویر ہے۔ یعنی مقصد یہ نہیں کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح ناجائز ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ یتیموں اور ضعیفوں سے انصاف کرو۔

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزاً أَوْ إِعْرَاضاً فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحاً وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الأَنفُسُ الشُّحَّ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (128) وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيلُوا كُلَّ المَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (129) وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّهُ كُلاًّ مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللّهُ وَاسِعاً حَكِيماً (130) تک چودھویں حکم رعیت پر تنویر ہے۔

خاوند بیوی کے درمیان اختلاف ونزاع کو ختم کرکے بہر حال اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ خواہ

فریقین میں سے کسی ایک کو اپنے حق سے دستبر دار ہونا پڑے۔ اگر خاوند پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرے تو پہلی بیوی کے حقوق بھی بدستور ادا کرے اور اسے کالمعلقہ نہ بنائے۔ اور یہاں سے وِلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ ولَقَدْ وصَّيْنَا الَذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ وإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وكَانَ اللَّهُ غَنِياً حَمِيداً (131) ولِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وكَفَى بِاللَّهِ وكِيلاً (132) إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ ويَأْتِ بِآخَرِينَ وكَانَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيراً (133) مَن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا والآخِرَةِ وكَانَ اللَّهُ سَمِيعاً بَصِيراً (134) تک تخویف ہے۔ سب کچھ اللہ کے قبضہ اور تصرف میں ہے۔ اس سے ڈرو۔

اس کے بعد یہاں سے يَا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ ولَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الوَالِدَيْنِ والأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِياً أَوْ فَقِيراً فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلا تَتَّبِعُوا الهَوَى أَن تَعْدِلُوا وإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (135) تک نویں حکم سلطانی پر تنوی ہے۔ انصاف کا دامن کسی حال میں مت چھوڑ۔ ماں، باپ، دیگر رشتہ داروں کی رشتہ داری یا کسی غریب آدمی کی غربت کی وجہ سے سچی گواہی میں مت لحاظ کرو۔ اور ان کی خاطر گواہی میں کمی بیشی مت کرو۔

پھر یہاں سے يَا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ ورَسُولِهِ والْكِتَابِ الَذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ والْكِتَابِ الَذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ومَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ ومَلائِكَتِهِ وكُتُبِهِ ورُسُلِهِ والْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً بَعِيداً (136) إِنَّ الَذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ولا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلاً (137) بَشِّرِ المُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ

عَذَاباً أَلِيماً (138) الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً (139) وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّهِ يُكَفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعاً (140) الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّهِ قَالُواْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُواْ أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً (141) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُواْ إِلَى الصَّلاَةِ قَامُواْ كُسَالَى يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلاَ يَذْكُرُونَ اللّهَ إِلاَّ قَلِيلاً (142) مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ إِلَى هَـؤُلاء وَلاَ إِلَى هَـؤُلاء وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً (143) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً (144) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً (145) إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَاعْتَصَمُواْ بِاللّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلّهِ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْراً عَظِيماً (146) مَّا يَفْعَلُ اللّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ وَكَانَ اللّهُ شَاكِراً عَلِيماً (147) لاَّ يُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّهُ سَمِيعاً عَلِيماً (148) إِن تُبْدُواْ خَيْراً أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوَءٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوّاً قَدِيراً (149) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُواْ بَيْنَ اللّهِ وَرُسُلِهِ وَيقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً (150) أُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقّاً وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً (151) **تک** یہود اور **منافقین** کے لیے **زجر** و تخویف یعنی جو کتاب دفعۃً نازل ہوئی ہے مثلاً تورات اسے بھی مانو اور جو آہستہ آہستہ نازل ہوئی ہے، یعنی قرآن، اسے بھی مانو، دونوں اللہ کی وحی ہیں۔

اور وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ سے ماننے والوں کے لیے **بشارت** ہے۔

اس کے بعد يَسْئَلُكَ أَهْلُ الكِتَابِ سے یہود کے ایک سوال کا ذکر ہے کہ قرآن دوسری آسمانی کتابوں کی طرح بیک وقت اکٹھا کیوں نازل نہیں ہوا۔ آگے یہود کے لیے **زجر**وں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے جو رکوع 22 کے آخر تک چلا گیا ہے۔ درمیان میں لَكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي العِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلاَةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أُوْلَئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْراً عَظِيماً (162) سے فرمایا کہ یہود میں جو راسخ فی العلم ہیں وہ تو مان چکے ہیں۔

اب یہاں سے إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُوراً (163) وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيماً (164) رُسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (165) لَكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلائِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً (166) تک یہود کے **سوال کا جواب ہے** کہ باقی انبیاء (علیہم السلام) پر بھی تمام وحی دفعۃً نازل نہیں ہوئی بلکہ سب پر وحی آہستہ آہستہ آتی تھی۔ اگرچہ بعض انبیاء

(مثلاً موسیٰ علیہ السلام) پر کتابیں ایک دفعہ نازل ہوئیں لیکن باقی وحی ان پر بھی متفرق طور پر ہی آتی تھی۔

پھر یہاں سے إنَّ الَذِينَ كَفرُوا وصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلالاً بَعِيداً (167) إنَّ الَذِينَ كَفَرُوا وظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ولا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً (168) إلاَّ طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيراً (169) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْراً لَّكُمْ وإن تَكْفُرُوا فَإنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً (170) تک یہود کے لیے **تخویف اخروی** ہے۔

یہاں سے يَا أَهْلَ الكِتَابِ لا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ ولا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إلاَّ الحَقَّ إنَّمَا المَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إلَى مَرْيَمَ ورُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ ورُسُلِهِ ولا تَقُولُوا ثَلاثَةٌ انتَهُوا خَيْراً لَّكُمْ إنَّمَا اللَّهُ إلَهٌ واحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ ولَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وكَفَى بِاللَّهِ وكِيلاً (171) تک يَسْئَلُكَ أَهْلُ الكِتَابِ سے متعلق ہے۔یہود نبی کریم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) پر بھی طعن کرتے تھے کہ وہ نبی نہیں۔ اگر نبی ہوتے تو تورات کی طرح ان پر قرآن سارا ایک ہی دفعہ نازل ہوتا۔اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو بھی برا کہتے تھے کہ وہ عیاذاً باللہ ابن الزانیہ ہے۔اس لیے فرمایا۔نہ حضرت محمد (**صلی اللہ علیہ**

وآلہ وسلم) پر طعن کرو نہ حضرت عیسیٰ کو برا کہو۔ اگرچہ وہ الٰہ اور معبود نہیں لیکن ان کو برا بھی مت کہو۔

یہاں سے لَن يَسْتَنكِفَ المَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْداً لِّلّهِ وَلاَ المَلآئِكَةُ المُقَرَّبُونَ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيهِ جَمِيعاً (172) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُواْ وَاسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً أَلُيماً وَلاَ يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيراً (173) تک وَلاَ تَقُولُواْ ثَلاَثَةٌ سے متعلق ہے یعنی عیسیٰ (علیہ السلام) کو معبود بھی نہ بناؤ اور ان کو برا بھی نہ کہو۔ دیکھو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور فرشتے اللہ کے عابد اور پجاری ہونے سے نفرت نہیں کرتے بلکہ سب اللہ کی عبادت کرتے اور اسے ہی پکارتے ہیں پھر ان کو کیوں معبود بناتے اور پکارتے ہو۔

آگے یہاں سے يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوراً مُّبِيناً (174) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ بِاللّهِ وَاعْتَصَمُواْ بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً (175) تک آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) اور قرآن پر ایمان لانے کی **ترغیب** اور ایمان لانے والوں کے لیے **بشارت اخروی** ہے۔

پھر يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُواْ إِخْوَةً رِّجَالاً وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّواْ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (176) سورت کی آخری آیت احکام رعیت میں سے حکم وراثت پر تنویر ہے پہلے کلالہ کے اخیافی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا گیا تھا۔ یہاں کلالہ کے عینی بھائی بہنوں کا حصہ بیان ہوا ہے۔ کلالہ اسے کہتے ہیں جس کے اصول و فروع میں کوئی مذکر نہ ہو۔ لیکن اس میں یہ بھی شرط ہے کہ اس کی بیٹی بھی نہ ہو جیسا کہ وَلَهٗ اُخْتٌ اس پر قرینہ ہے۔ یعنی اس کے نہ ماں باپ ہوں نہ بیٹے اور بیٹی۔ نیز مسئلہ وراثت سے سورت کو ختم کر کے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ سورت کا مقصد احکام کا بیان ہے۔

تنبیہ:۔ سورۃ آل عمران میں شرک اعتقادی کی ایک قسم کی نفی کی گئی تھی کہ اللہ کے سوا کسی کو پکار اور عبادت کے لائق اعتقاد نہ کیا جائے۔ سورۃ نساء میں شرک اعتقادی کی دوسری قسم کا رد کیا گیا ہے یعنی غیر اللہ کے احکام کے متعلق واجب الاتباع ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے کیونکہ غیر خدا کے احکام کو واجب الاتباع سمجھنا شرک ہے۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں۔ان اللہ بین فی سورۃ النساء احکاما ثم قال اعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئا فعلم ان کون العبد بحیث یعتقد ان علی اتباع امور غیر ما امر به الشارع

شرک۔یعنی اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی یہ اعتقاد رکھے کہ جن امور کا شارع نے حکم فرمایا ہے ان کے علاوہ بھی کچھ احکام کا اتباع اس پر واجب ہے تو یہ شرک ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان احکام کی تعمیل نہ کرنے پر خلود فی النار (جہنم میں ہمیشہ رہنے) کی وعید سنائی گئی ہے۔

چناچہ چھٹے حکم رعیت کے بعد يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيهَا سے اور پانچویں حکم سلطانی کے بعد فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا سے خلود فی النار کی وعید مذکور ہے قرآن مجید میں ہمیشہ اطاعت اور عصیان کا درجہ کامل ہی بیان کیا جاتا ہے۔اسی لیے مومن کے ذکر کے بعد اس کی جزاء کامل یعنی جناتِ نعیم کا ذکر آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجانہ لانے کی سزا خلود فی النار بیان کی جاتی ہے۔یعنی جو اللہ کے احکام کو نہ مانے۔ان پر ایمان نہ لائے اور ان کے خلاف کو حلال جانے تو وہ خالد فی النار ہو گا کیونکہ یہ مرتبہ کفر کا ہے۔

تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ مضامین کے اعتبار سے **اس سورت کے تین حصے ہیں**۔

حصّہ اول۔احکام رعیت۔ **حصّہ دوم**۔احکام سلطانیہ اور **حصہ سوم** خاتمہ۔ جس میں پہلے دونوں حصوں کے بعض احکام کی تنویر ہے۔

حصّہ اول

پہلے حصہ میں رعایا اور عام پبلک کے لیے چودہ احکام بیان کیے گئے ہیں جن کا تعلق ان کے اندرونی نظم وضبط، اصلاح معاشرہ، باہمی معاملات میں عدل وانصاف۔ ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت اور ایک دوسرے پر فضل واحسان کا برتاؤ کرنے سے ہے۔ پہلا حصہ سورت کی ابتداء سے لے کر
والَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ونُدْخِلُهُمْ ظِلاًّ ظَلِيلاً (57) تک ہے۔

سورۃ نساء میں آیات توحید مع مختصر خلاصہ۔

1 ۔واعْبُدُوا اللّهَ ولا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وبِالْوَالِدَيْنِ إحْسَاناً وبِذِي القُرْبَى والْيَتَامَى والْمَسَاكِينِ والْجَارِ ذِي القُرْبَى
والْجَارِ الجُنُبِ والصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وابْنِ السَّبِيلِ وما مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إنَّ اللهَ لا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً
(36)(رکوع2) نفی شرک فی الدعاء

2 ۔إنَّ اللّهَ لا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ ويَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ ومَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْماً عَظِيماً (48)
(رکوع7) نفی شرک ہمہ اقسام۔

3 ۔اللّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ لا رَيْبَ فِيهِ ومَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ حَدِيثاً (87)(رکوع11) نفی
شرک ہمہ اقسام۔

4 ۔إنَّ اللّهَ لا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ ويَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ ومَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً بَعِيداً (116)
(رکوع18) نفی شرک ہمہ اقسام۔

5 ۔إن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ إِنَاثاً وإِن يَدْعُونَ إِلاَّ شَيْطَاناً مَّرِيداً (117) لَعَنَهُ اللّهُ وقَالَ لأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً
مَّفْرُوضاً (118) نفی شرک اعتقادی۔

6 ۔وقَالَ لأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (118) ولأُضِلَّنَّهُمْ ولأُمَنِّيَنَّهُمْ ولآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الأَنْعَامِ
ولآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّهِ ومَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِياً مِّن دُونِ اللّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيناً (119) يَعِدُهُمْ ويُمَنِّيهِمْ

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (120) **نفی شرک فعلی**

7 ۔ يَا أَهْلَ الكِتَابِ لا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ ولا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلاَّ الحَقَّ إِنَّمَا المَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ولا تَقُولُوا ثَلاثَةٌ انتَهُوا خَيْراً لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلاً (171) (رکوع 23) **نفی شرک اعتقادی و فعلی۔**

8 ۔ لَن يَسْتَنكِفَ المَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْداً لِّلَّهِ ولا المَلائِكَةُ المُقَرَّبُونَ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعاً (172) (رکوع 24) **نفی شرک اعتقادی و فعلی۔**

سورۃ المائدۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورۃ مائدہ کے دو حصے ہیں۔

حصہ اول ابتدائے سورت سے لیکر رکوع نمبر 6 میں وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تک ہے۔ اس حصے میں شرک کی مذکورہ بالا دونوں قسموں کا رد کیا گیا ہے۔ شروع سے لیکر رکوع 3 میں وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (14) تک شرک فعلی کی نفی کا بیان ہے اور اس کے متصل بعد يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيراً مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ (15) سے لے کر حصہ اول کے آخر تک میں شرک اعتقادی کی نفی کا ذکر ہے۔ شرک فعلی کے رد کے دوران يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ سے ایک امر مصلح یعنی نماز کا ذکر کیا ہے۔

حصہ اول کے بعد يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا وَمَن يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَمْ

يُرِدِ اللّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (41) سے لے کر رکوع 9 کے آخر وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ تک میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مشرکین اور **منافقین** یہود کے معاندانہ رویہ پر غم کرنے سے منع فرمایا اور آپ کو **تسلی** دی اور اس کے بعد یہود و نصاریٰ کے مولویوں اور پیروں پر **زجریں** فرمائیں جو اللہ کی کتاب میں ردو بدل کرتے اور خود بھی دونوں قسم کا شرک کرتے تھے۔ وہ غیر اللہ کو پکارتے تھے اور غیر اللہ کی نیازوں کو حلال سمجھ کر کھاتے بھی تھے۔ اور لوگوں کو بھی شرک سکھاتے اور ان کو بدراہ کرتے تھے۔

اس کے بعد يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ سے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنی خواہشات کی وجہ سے **توحید** کو نہیں مانتے اور شرک سے اور شرک کی اشاعت سے باز نہیں آتے تو انہیں ان سے بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ جو ان سے بائیکاٹ نہ کرے گا اور بدستور ان سے دوستی رکھے گا اسے انہی میں شمار کیا جائیگا

اس کے بعد يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (67) (رکوع 10) سے **سورت کا دوسرا حصہ** شروع ہوتا ہے جو سورت

کے آخر تک چلا گیا ہے۔ اس حصے میں بھی انہی دونوں مضمونوں کا لف و نشر غیر مرتب کے طور پر اعادہ کیا گیا ہے۔ حصّہ دوم کی ابتداء سے لیکر کوع 11 کے اختتام یعنی أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الجَحِيمِ تک شرک اعتقادی کی نفی مذکور ہے اور رکوع 12 کی ابتدا یعنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ ولا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ المُعْتَدِينَ (87) سے لیکر سورت کے آخر تک شرک فعلی کی نفی مذکور ہے۔

اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بیان فرمایا کہ اللہ کی تحریمات کو باقی رکھو اور غیر اللہ کی تحریمات کو ختم کر دو۔ نیز اللہ کی نذر و نیاز کو حلال سمجھو اور کھاؤ لیکن غیر اللہ کی نیازوں کو حرام جانو اور ان کو مت کھاؤ۔

آخر میں لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا فِيهِنَّ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (120) سے **پوری سورت کا مختصر خلاصہ بیان فرمادیا ہے۔** یعنی زمین و آسمان کی حکومت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے نہ کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) کے قبضے میں جیسا کہ نصاریٰ کا گمان ہے کہ حضرت مسیح بھی متصرف و مختار ہیں اس سے بالذات شرک فی التصرف کی نفی ہے اور بالتبع شرک فعلی کی۔ جب زمین و آسمان کی حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے تو اس کے سوا کوئی متصرف و مختار اور کوئی عبادت اور پکار کا مستحق بھی نہیں۔

خصوصیات سورۃ مائدہ

1۔ اس سورت میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں

نفی شرک فعلی

اور نفی شرک فی التصرف۔

نفی شرک فعلی کے سلسلے میں چار مسائل بیان ہوئے۔

تحریمات غیر اللہ تین عنوانوں سے

أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ (ع1)۔

لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ۔

اور مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ ولا سَائِبَةٍ ولا وصِيلَةٍ ولا حَامٍ ولَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الكَذِبَ وأَكْثَرُهُمْ لا يَعْقِلُونَ (103) ۔

تحریمات اللہ۔ اس کے دو عنوان ہیں۔

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وأَنتُمْ حُرُمٌ۔

اور لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ ورِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (94)۔

غیر اللہ کی نذر و نیاز، اس کے بھی دو عنوان ہیں۔

مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ ۔

اور وما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالأَزْلاَمِ۔

اللہ کی نذریں اس کے بھی دو عنوان ہیں۔

لا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللّهِ ولا الشَّهْرَ الحَرَامَ ولا الْهَدْيَ ولا القَلآئِدَ ولا آمِّينَ الْبَيْتَ الحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّن رَّبِّهِمْ ورِضْوَاناً وإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ولا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ المَسْجِدِ الحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا وتَعَاوَنُوا عَلَى البرِّ والتَّقْوَى ولا تَعَاوَنُوا عَلَى الإِثْمِ والْعُدْوَانِ واتَّقُوا اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ العِقَابِ (2)۔

اور جَعَلَ اللّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الحَرَامَ قِيَاماً لِّلنَّاسِ والشَّهْرَ الحَرَامَ والْهَدْيَ والْقَلاَئِدَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وأَنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (97) ۔

2 ۔ شرک فی التصرف میں زیادہ زور حضرت مسیح اور حضرت مریم (علیہما السلام) سے غیب دان اور

کارساز ہونے کی نفی پر دیا گیا ہے۔ اور دلائل کی بجائے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ ان کے غیب دان اور کارساز سمجھنے والے کافر ہیں۔

سورۃ مائدہ میں آیات توحید

1 ۔لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (17) دعوى التوحيد

2 ۔لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (72) نفى الشرك في التصرف

3 ۔لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلاَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (73) نفى الشرك في التصرف

4 ۔قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَراً وَلا نَفْعاً وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (76) نفى الشرك في التصرف

5 ۔ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (120)

سورۃ الانعام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے **اس سورت میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں** اس لحاظ سے اس سورت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتداء سورت سے لیکر رکوع 14 میں أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ تک ہے اس میں نفی شرک فی التصرف کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ اس کے متصل بعد فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے لے کر رکوع 19 میں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تک ہے جس میں نفی شرک فعلی کا مضمون ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَاماً سے دونوں مسئلوں پر **دلیل نقلی** اور وهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ سے دونوں پر **دلیل وحی** ذکر کی گئی ہے یعنی پہلے تورات میں بھی بیان کیا جاچکا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب دان اور کارساز نہیں اور اس کے سوا کوئی نذر و نیاز کے لائق نہیں۔ پھر تورات کے بعد قرآن میں بھی دونوں مسئلوں کی وضاحت کی گئی ہے اس لیے قرآن کی پیروی کرو۔ پھر سورت کے آخری رکوع میں قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ سے آخر سورت تک دونوں مضمونوں

کا اجمالی طور پر اعادہ کیا گیا ہے دونوں مضمونوں کو ہر قسم کے دلائل سے مدلل و مبرہن کیا ہے۔

پہلا حصہ:۔ پہلے حصے میں دلائل کے علاوہ مضامین کے تین اور سلسلے ضمناً بھی آ گئے (1) سلسلہ رد **شبہات** مشرکین۔(2) سلسلہ طریق تبلیغ اور (3) سلسلہ بیان وجوہ انکار مشرکین۔ ہر سلسلہ سات شقوں پر مشتمل ہے۔

نفی شرک فی التصرف پر دلائل:۔ پہلے حصے میں نفی شرک فی التصرف پر **عقلی** و نقلی اور وحی کے سولہ دلائل میں پیش کیے گئے ہیں۔ **گیارہ دلائل عقلیہ دو دلائل نقلیہ اور تین دلائل وحی سلسلہ دلائل کے درمیان چند دلائل کے بعد تین بار ان کا ثمرہ بھی بیان کیا گیا ہے۔**

پہلی عقلی دلیل "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ" تا "یَکْسِبُوْنَ" ۔اس دلیل کا مدعیٰ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کارساز اور غیب دان کوئی نہیں۔

دوسری عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم، قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ قُل لِّلّهِ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔یعنی جب تم زمین و آسمان کا مالک اللہ ہی کو مانتے ہو تو اس کے سوا کارساز بھی کوئی نہیں۔اس کے بعد **تخویف اخروی** ہے۔

تیسری عقلی دلیل : ولَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ والنَّهَارِ وهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ (13)۔

چوتھی عقلی دلیل : وإن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلا كَاشِفَ لَهُ إلاَّ هُوَ وإن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (17) وهُوَ القَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وهُوَ الحَكِيمُ الخَبِيرُ (18)۔یعنی نفع وضرر اللہ کے اختیار میں ہے لہذا اس کے سوا کوئی متصرف وکارساز نہیں۔اس کے متصل بعد یہاں سے قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادةً قُلِ اللّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وبَيْنَكُمْ وأُوحِيَ إلَيَّ هَذَا القُرْآنُ لأُنذِرَكُم بِهِ ومَن بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّهِ آلِهَةً أُخْرَى قُل لاَّ أَشْهَدُ قُلْ إنَّمَا هُوَ إلَهٌ واحِدٌ وإنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (19) تک مذکورہ چاروں **عقلی** دلائل کا نتیجہ بیان کیا گیا ہے۔مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی غیب دان اور کارساز نہیں۔اس کے بعد **زجریں اور تخویفیں** ہیں۔

پانچویں عقلی دلیل وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ (38) ۔ہر جاندار کا روزی رساں اور کارساز اللہ ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔اس کے بعد **زجر** ہے۔

چھٹی دلیل عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم: قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (40) بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ (41)۔اس کے بعد **تخویف اخروی** ہے۔

ساتویں عقلی دلیل: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللّهِ يَأْتِيكُم بِهِ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ (46)۔دلیل نمبر 6،7 سے معلوم ہوا کہ متصرف و مختار اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔اس کے بعد قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللّهِ سے چھٹی دلیل کا اعادہ کیا گیا ہے۔اس کے بعد **زجر** و تخویف اور **بشارت** وغیرہ کا ذکر ہے۔

آٹھویں عقلی دلیل وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي البَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الأَرْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (59) وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ

وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَى أَجَلٌ مُّسَمًّى۔ اس سے ثابت ہوا کہ اصول، ان کے تحت کلیات اور کلیات کے جزئیات سب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔

نویں عقلی دلیل علی سبیل اعتراف من الخصم : قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (63) قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ (64) ۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں اس کے بعد تخویفیں اور **زجریں** ہیں۔ پھر یہاں سے قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا وَلاَ يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (71) وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلاةَ وَاتَّقُوهُ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (72) تک مذکورہ پانچوں **عقلی** دلیلوں کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا کلی علم غیب صرف اللہ ہی کو ہے اور اس کے سوا کوئی غیب دان اور متصرف و کارساز نہیں۔

دسوی عقلی دلیل : وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (73)۔

گیارہویں عقلی دلیل : إِنَّ اللّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللّهُ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (95) فَالِقُ الإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَناً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَاناً ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (96) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُواْ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (97) وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ (98) وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِراً نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبّاً مُّتَرَاكِباً وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُواْ إِلِى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (99) **اس کے بعد** ذَلِكُمُ اللّهُ رَبُّكُمْ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (102) لاَّ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (103) **مذکورہ دونوں دلیلوں کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں دلیلوں سے واضح ہوتا ہے کہ کارساز اور متصرف صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے سوا کوئی متصرف و کارساز نہیں۔**

دلائل نقلیہ: نفی شرک فی التصرف پر دو نقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں۔

(1) دلیل نقلی تفصیلی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے علاوہ سترہ انبیاء (علیہم السلام) سے اور اجمالی تمام انبیاء (علیہم السلام) سے وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَاماً آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (74) وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (75) فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَباً قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لا أُحِبُّ الآفِلِينَ (76) فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغاً قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ

قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ (77) فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (78) إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (79) وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلاَ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلاَّ أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئاً وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً أَفَلاَ تَتَذَكَّرُونَ (80) وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلاَ تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالأَمْنِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (81) الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُوْلَئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ (82) وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (83) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلاًّ هَدَيْنَا وَنُوحاً هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (84) وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ (85) وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطاً وَكُلاًّ فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ (86) وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (87) ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (88) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْماً لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ (89) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ قُل لاَّ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرَى لِلْعَالَمِينَ (90)۔ اس میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے علاوہ سترہ انبیاء (علیہم السلام) کے نام گنوا کر اور باقیوں کا اجمالی ذکر کرکے سب کی طرف سے بیان فرمایا کہ وہ سب شرک سے بیزار اور توحید کے مبلغ تھے۔ وہ سب اللہ ہی کو غیب دان اور متصرف وکارساز مانتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے [2] دوسری نقلی دلیل امم سابقہ کے علماء سے بیان کی گئی ہے۔ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (114)۔ یعنی اہل کتاب

(یہود و نصاریٰ) کے علماء بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ مسئلہ **توحید** آپ پر اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے اور وہ حق ہے۔

دلائل وحی: نفی شرک فی التصرف پر تین دلائل وحی ذکر کیے گئے ہیں۔

پہلی دلیل وحی: وأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ۔ یعنی سب سے بڑی شہادت تو اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس نے قرآن میں مجھ پر یہ وحی کی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی متصرف و مختار اور نافع و ضار نہیں۔

دوسری دلیل وحی۔ وهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ولِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا والَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وهُمْ عَلَى صَلاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (92) یعنی پہلے تمام انبیاء (علیہم السلام) کی تعلیم یہ تھی کہ اللہ کے سوا کوئی غیب دان اور کارساز نہیں اور سب کے آخر میں ہم نے اپنے آخری رسول پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی جو پہلے تمام نبیوں کی تعلیم کی تصدیق کرتی ہے۔ **تیسری دلیل وحی:** اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (106)۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی وحی کا اتباع کروں کہ اللہ کے سوا کوئی متصرف و مختار اور کارساز نہیں۔

ردّ شبہات مشرکین

پہلے حصے میں مشرکین کے ساتھ شبہات یاسوالات کا جواب دیا گیا ہے ان میں سے بعض یہاں مذکور ہیں اور بعض یہاں مذکور نہیں بلکہ قرآن مجید میں کسی دوسری جگہ مذکور ہیں۔

پہلا سوال یہ تھا کہ خدا کی طرف سے ان کے نام پر لکھی ہوئی کتاب آئے جسے وہ خود پڑھ لیں۔ یہ سوال سورۃ بنی اسرائیل رکوع 10 میں وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَاباً نَّقْرَؤُهُ سے مذکور ہے۔ یہاں وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَاباً فِي قِرْطَاسٍ سے اس کا جواب دیا کہ اگر ہم لکھی لکھائی کتاب نازل کرتے تو اس میں بھی یہی مسئلہ **توحید** ہی مذکور ہوتا اور وہ اسے بھی جھٹلا دیتے۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ اس پیغمبر کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کی صداقت کا اعلان کرتا۔

یہ سوال یہاں وَقَالُوا لَوْلا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ میں مذکور ہے اور سورۃ الفرقان میں اس پر یہ اضافہ ہے۔ لِيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا اور وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكاً لَّقُضِيَ الأَمْرُ ثُمَّ لا يُنظَرُونَ (8) سے اس کا جواب دیا گیا کہ اگر پیغمبر (علیہ السلام) کے ساتھ فرشتہ نازل کیا جاتا تو انکار کرنے کی صورت میں انہیں فوراً ہلاک کر دیا جاتا اور لمحہ بھر مہلت نہ دی جاتی۔

تیسرا سوال یہ تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو پیغمبر بھیجنا منظور تھا تو کسی فرشتے کو پیغمبر بنا کر کیوں نہ بھیج دیا یہ سوال بھی یہاں مذکور نہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت قُل لَّوْ كَانَ فِي الأَرْضِ مَلائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكاً رَّسُولاً (95) سے معلوم ہوتا ہے۔

اس کا جواب وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكاً لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلاً وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ (9) میں دیا گیا کہ اگر فرشتہ رسول بنا کر بھیجا جاتا تو لامحالہ انسانی شکل ہی میں آتا اور ان کا اعتراض اسی طرح بحال رہتا ہے۔

چوتھا سوال یہ تھا کہ ان کا منہ مانگا معجزہ کیوں نہیں ان کو دیا جاتا

تو اس کا جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ معجزہ اتارنے پر تو قادر ہے لیکن اکثر لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے حالانکہ اصل مقصد تو یہ ہے لوگ ایمان لائیں یہ سوال وجواب وَقَالُوا لَوْلا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ قَادِرٌ عَلَى أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (37) ۔میں مذکور ہے۔

پانچواں سوال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی دولت مند آدمی کو رسول بنا کر کیوں نہ بھیجا یہ سوال سورۃ زخرف رکوع نمبر 3 میں وَقَالُوا لَوْلا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ (31) سے ذکر کیا گیا ہے۔

چھٹا سوال یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہوتا تو ہمیں غیب کی باتیں بتاتا اور ملک شام کی منڈیوں میں اشیاء کے نرخ بتادیتا یہ سوال حدیث میں مذکور ہے۔

ساتواں سوال یہ تھا کہ یہ پیغمبر خوب ہے کہ ہماری طرح بازار سے سودا سلف خرید تا اور کھاتا پیتا ہے۔ اگر پیغمبر ہوتا تو ایسا نہ کرتا یہ سوال سورۃ الفرقان ع 1 میں مذکور ہے وقَالُوا مَا لِهَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ ويَمْشِي فِي الأَسْوَاقِ۔

ان تینوں سوالوں کا جواب قُل لاَّ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللّهِ ولا أَعْلَمُ الغَيْبَ ولا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ سے دیا گیا۔

طریقہ تبلیغ تعلیم: نفی شرک فی التصرف کے بیان میں سات طریق تعلیم مذکور ہیں۔

طریق تعلیم اول: قُلْ أَغَيْرَ اللّهِ أَتَّخِذُ ولِياً فَاطِرِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ آپ اعلان کر دیجئے کہ جو اللہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو خود بے نیاز اور سب کا کارساز ہے کیا اسے چھوڑ کر میں غیر اللہ کو کارساز بنالو؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

طریق تعلیم دوم: قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (14)۔ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کروں اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اللہ کے ساتھ کسی شریک بناؤ۔

طریق تعلیم سوم: قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (15)۔ تمہیں نہ تو اللہ کا خوف ہے نہ اس کے عذاب کا ڈر لیکن میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں کہ اگر اس کی نافرمانی کروں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور اس کے سوا کسی کو غیب دان اور کارساز سمجھوں تو وہ مجھے عذاب میں مبتلا کردے۔

طریق تعلیم چہارم : قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ۔ آپ فرمادیجئے مجھے تو ان معبودان باطلہ کو پکارنے سے منع کردیا گیا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔

طریق تعلیم پنجم: قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (56)۔ میں تمہاری باطل خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتا اگر میں ایسا کروں تو گمراہی میں جا پڑوں اور ہدایت سے دور ہو جاؤں کیونکہ تمہاری خواہشات یہ ہیں کہ میں بھی غیر اللہ کو غیب دان اور کارساز سمجھوں حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے۔

طریق تعلیم ششم: قُلْ إِنِّي عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي و كَذَّبْتُم بِهِ ۔ میرے پاس تو اللہ کی توحید کے واضح دلائل موجود ہیں ان کی موجودگی میں میں توحید کی راہ کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں۔ تم نے تو کور باطنی کی وجہ سے اس کی تکذیب کر دی۔

طریق تعلیم ہفتم: قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الأَمْرُ بَيْنِي وبَيْنَكُمْ۔ جس چیز یعنی عذاب کا تم مطالبہ کر رہے ہو اگر وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی تو کب کا میرے اور تمہاری درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا لیکن یہ سب کچھ اللہ کے اختیار و تصرف میں ہے میرے بس میں نہیں ہے۔ ساتواں طریق تعلیم: نفی شرک فی التصرف پر دلیل بھی بن سکتا ہے کہ غائبانہ حکم اور تصرف صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

بیان، وجوہِ انکارِ مشرکین

سورۃ انعام میں مشرکین کے انکار کی سات وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ پانچ حصہ اول میں اور دو حصہ دوم میں۔ ہر وجہ لفظ کَذٰلِکَ سے بیان کی گئی ہے۔ ان جگہوں میں کاف تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ بیان کمال کے لیے۔

پہلی وجہ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ (53) یعنی وہ ماننے والوں کو حقیر سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جس دین کو ایسی معمولی پوزیشن کے لوگوں نے مانا ہے بھلا وہ بھی سچا ہو سکتا ہے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ مسئلہ **توحید** جس قدر زیادہ کھول کر بیان کیا جاتا اور مشرکین کے کرتوت جس قدر واضح کیے جاتے اسی قدر ان کا بغض و عناد زیادہ ہو جاتا اور وہ انکار کرنے لگتے۔ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ (55) میں دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

تیسری وجہ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ یعنی ہم آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں لیکن مشرکین پیغمبر (علیہ السلام) پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ کسی سے سیکھ کر آیا ہے۔

چوتھی وجہ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ (انعام:108) مشرکین کو مشرکانہ اعمال خوبصورت اور بھلے معلوم ہوتے ہیں اس لیے وہ مسئلہ **توحید** کو نہیں مانتے۔ آگے چل کر كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (122) (انعام:122) میں اس وجہ کا اعادہ کیا گیا ہے۔

پانچویں وجہ : وكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُواً شَيَاطِينَ الإِنسِ والْجِنِّ (انعام:112) یہ ما قبل سے علی سبیل الترقی ہے۔یعنی انس اور شیاطین جس نبی کے دشمن ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کے دلوں میں **شبہات** ڈالتے رہتے ہیں اور ان کو پیغمبر سے یہ کہہ کر بد ظن کرتے رہتے ہیں کہ یہ تو نبیوں اور ولیوں کا بے ادب ہے۔

چھٹی وجہ : وكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ومَا يَمْكُرُونَ إِلاَّ بِأَنفُسِهِمْ ومَا يَشْعُرُونَ (123)۔ہر بستی کے بڑے لوگ عموما مجرم ہوتے ہیں اور لوگوں کو مکر و فریب سے گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

ساتویں وجہ: وكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضاً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (129)(انعام:129)شرک کی وجہ سے تمام مشرکین ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں اور متحدہ طور پر مسئلہ **توحید** کا انکار کرنے لگتے ہیں۔یہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ آج کل کے مشرکین کے ردو انکار کی وجوہ بھی بعینہ یہی ہیں۔

دوسرا حصہ: دوسرے حصہ میں شرک فعلی کی صرف تین شقوں کا ذکر ہے۔(1)تحریمات غیر

اللہ۔(2) تحریمات اللہ اور (3) نذور غیر اللہ چوتھی شق یعنی اللہ کی نذر و نیاز کا ذکر اس سورت میں نہیں کیا گیا کیونکہ غیر اللہ کی نذر و نیاز کی نفی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نذریں منتیں صرف اللہ کے نام کی دینی چاہئیں۔

تحریمات غیر اللہ

سورۃ مائدہ میں تحریمات غیر اللہ کو تین عنوانوں سے ذکر کیا گیا جیسا کہ ابھی بیان ربط میں مذکور ہوا۔

سورۃ انعام میں اس مسئلہ کو چار مختلف عنوانات سے ذکر کیا گیا ہے۔جو تحریمات غیر اللہ کی تمام صورتوں پر حاوی ہیں۔

(1) فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ (118) وَمَا لَكُمْ أَلاَّ تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنی جن چوپایوں کو تم نے غیر اللہ کی خاطر نامزد کر رکھا ہے مثلاً سائبہ، بحیرہ وغیرہ جب ان کو خالص اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو انہیں کھاؤ۔ جن چوپایوں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ان کو تم کیوں نہیں کھاتے ہو۔ انہیں کھاؤ اور تحریمات کو اٹھاؤ۔

2۔ وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لاَّ يَطْعَمُهَا إِلاَّ مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (138) وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا

وَمُحَرَّمٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (139)۔ اس عنوان کے تحت تحریمات مشرکین کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اول کچھ چوپایوں اور کھیتیوں کو وہ اپنے معبودان باطلہ کے لیے نامزد کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کو کوئی نہیں کھا سکتا۔ دوم: کچھ چوپایوں پر سواری کرنے اور بوجھ لادنے کو حرام کر دیتے تھے۔ سوم: جن چوپایوں کو غیر اللہ کی خاطر نامزد کر دیتے تھے ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے تھے۔ چہارم بعض مادہ چوپایوں کے متعلق وہ فیصلہ کر دیتے تھے کہ ان کے پیٹ کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو ان کے مردوں کے لیے حلال ہے اور ان کی عورتوں کے لیے حرام ہے اور اگر مردہ پیدا ہو تو دونوں جنسوں کے لیے جائز ہے۔ فرمایا یہ تمام صورتیں باطل اور ان کی خود ساختہ ہیں اس پر ان کو سخت سزا ملے گی تم ان تحریمات کو اٹھاؤ اور ان چیزوں کو کھاؤ۔

(3) اس کے بعد وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ سے تحریمات غیر اللہ کا اعادہ کیا گیا ہے۔

(4) وَمِنَ الأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشاً كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلاَ تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (142) ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (143) وَمِنَ الإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَذَا ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے چوپایوں کی آٹھ انواع بیان

فرمائیں۔ ضان۔ نر و مادہ (دنبہ اور دنبی) یہاں بھیڑ اور مینڈھا بھی اس میں داخل ہیں۔ معز۔ نر و مادہ (بکری اور بکرا) نر و مادہ (اونٹ اور اونٹنی) بقر۔ نر و مادہ (گائے اور بیل) بھینس اور بھینسا بھی بقر میں داخل ہیں۔ اور پھر مشرکین سے ان اشیاء کی تحریم پر عقلی اور نقلی دلیل کا مطالبہ کیا۔ فرمایا گیا اللہ نے ان چوپایوں کے نروں کو حرام فرمایا ہے یا ان کی ماداؤں کو جو ان بچوں کو ماداؤں کے ارحام میں ہیں؟ کیا اس پر تمہارے پاس کوئی عقلی دلیل ہے؟ اگر نہیں تو نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (143) تو کوئی نقلی دلیل ہی پیش کر دو۔ یہ مشرکین کو ایک قسم کا چیلنج ہے۔ لیکن مشرکین کے پاس چونکہ کوئی دلیل نہیں تھی نہ عقلی نہ نقلی، اس لیے عاجز ہو کر کہنے لگے۔ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ۔ یعنی اللہ کو یہی منظور تھا کہ ہم شرک کریں اور اپنی طرف سے تحری میں کریں۔

تحریمات اللہ: سورۃ مائدہ میں تحریمات اللہ کی صرف ایک صورت بیان کی گئی۔ یعنی غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ لیکن سورۃ انعام میں تحریمات اللہ کی باقی ماندہ بہت سی صورتیں ذکر کی گئی ہیں۔

سورۃ انعام میں تحریمات اللہ کا ایک دفوہ ذکر کیا گیا ہے۔ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (151)۔۔ ان آیتوں میں

حسب ذیل تحریمات الٰہیہ مذکور ہیں۔ شرک کی ہر قسم۔ عقوق والدین اور ان کی حق تلفی۔ قتل اولاد۔ تمام فواحش و منکرات۔ قتل ناحق۔ اکل مال یتیم ناحق۔ ناپ تول میں کمی بیشی وغیرہ۔

غیر اللہ کی نذر و نیاز: سورۃ مائدہ میں نذر غیر اللہ کو مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سے ذکر کیا گیا۔ لیکن سورۃ انعام میں اس مسئلہ کو پانچ مختلف عنوانوں کے ساتھ چار دفعہ ذکر کیا گیا ہے جس میں نذر غیر اللہ کی تمام صورتیں آ گئی ہیں۔

(1) قَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔ یعنی جو چیزیں تم پر حرام ہیں ان کی تفصیل اللہ تعالیٰ تمہیں بتا رہا ہے۔ یہاں نذر غیر اللہ کا ذکر اجمالی ہے تفصیل آگے آ رہی ہے۔

2۔ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالأَنْعَامِ نَصِيباً فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلاَ يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (136) وَكَذَلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلاَدِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (137)۔

یہاں انعام (جانوروں) کے ساتھ حرث (غلہ اور پھل وغیرہ) کا ذکر بھی صراحت سے کیا گیا ہے جس طرح جانوروں سے غیر اللہ کی نذر حرام ہے اسی طرح غلوں، میووں اور پھلوں سے بھی حرام ہے۔

علیٰ ہذا وَكَذَلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلاَدِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (137) میں نذر غیر اللہ کی ایک اور صورت کا ذکر کیا۔ بعض مشرکین اپنے معبودان باطلہ کی خاطر اپنے بچوں کو ان کی بھینٹ چڑھا دیتے۔ اس آیت میں اس مشرکانہ فعل کی مذمت فرمائی

(3) قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلادَهُمْ سَفَهاً بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (140) سے نذر غیر اللہ کا تیسری بار ذکر کیا گیا۔

(4) وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (141)۔ یہاں مختلف قسم کی پیداوار پھلوں، میووں کی انواع واقسام کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان سے خالص اللہ کا حق ادا کرو اور ان میں سے غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز مت نکالو۔

(5) قُل لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (145)۔ یہاں نذر غیر اللہ کو فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ سے تعبیر کیا گیا۔

سورت کے دونوں حصوں کے اختتام پر ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَاماً عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلاً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (154)۔ سے دونوں مضمون (نفی شرک فی التصرف اور نفی

شرک فعلی) پر **دلیل نقلی**، اور وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (155) سے دونوں مضمونوں پر **دلیل وحی** پیش کی گئی ہے۔ یعنی پہلے تورات میں نفی شرک فی التصرف اور نفی شرک فعلی کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ پھر قرآن نے بھی تورات کے مطابق اعلان کیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب دان اور کارساز نہیں۔ نیز اس نے تحریمات مشرکین کو حلال اور غیر اللہ کی نذر و نیاز کو حرام قرار دیا ہے۔ **پھر خاتمہ سورت میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے تین اعلان کرائے گئے ہیں**

(1) قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِيناً قِيماً مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (161)۔ یعنی اللہ نے **عقلی** اور نقلی دلائل سے صراط مستقیم کی طرف میری رہنمائی فرمائی ہے کہ یہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے کہ وہ شرک سے سخت بیزار تھے۔

(2) قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (162) لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (163)۔ یعنی میں اللہ کے سوا کسی کو غیب دان اور کارساز نہیں سمجھتا ہوں اور میری تمام عبادتیں اور میرا مرنا جینا سب کچھ محض اللہ کے لیے ہے جو ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔

(3) قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ یعنی جو اللہ کائنات کے ذرے ذرے کا مالک اور رازق ہے کیا اسے چھوڑ کر میں کسی اور کو اپنا رب اور کارساز بنالوں؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا یہ تو عقل و نقل کے صریح خلاف ہے۔ سورت کے آخر میں إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ العِقَابِ سے مسئلہ **توحید** کا انکار کرنے والوں کے لیے **تخویف اخروی** اور وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ سے مسئلہ **توحید** کو ماننے والوں کے لیے **بشارت اخروی** کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

سورۃ انعام میں آیات توحید

1 ۔الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِم يَعْدِلُونَ (1) هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَى أَجَلاً وَأَجَلٌ مُّسمًّى عِندَهُ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ (2) وَهُوَ اللّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ (3) آیت 1 تا 3۔ نفی شرک اعتقادی صراحۃ وفعلی ضمناً۔

2 ۔وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (13) آیت 13۔ نفی شرک اعتقادی صراحۃً وفعلی ضمناً۔

3 ۔قُلْ أَغَيْرَ اللّهِ أَتَّخِذُ وَلِيّاً فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلاَ يُطْعَمُ قُلْ إِنِّيَ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (14) آیت 14۔ نفی شرک فعلی۔

4 ۔وَإِن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدُيرٌ (17) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (18) **نفی شرک اعتقادی**

5 ۔قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادةً قُلِ اللّهِ شَهِيدٌ بِيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّهِ آلِهَةً أُخْرَى قُل لاَّ أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (19) **آیت 19۔ نفی شرک اعتقادی صراحۃً اور فعلی ضمناً۔**

6 ۔وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقاً فِي الأَرْضِ أَوْ سُلَّماً فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ (35) **آیت 35۔ نفی شرک اعتقادی۔**

7 ۔قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (40) بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ (41) **آیت 41۔ نفی شرک فی التصرف**

8 ۔قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ (46) **آیت 46۔ نفی شرک فی التصرف**

9 ۔قُل لاَّ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلاَّ مَا يُوحَى إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَفَلا تَتَفَكَّرُونَ (50) **آیت 46۔ نفی شرک اعتقادی۔**

10 ۔قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ قُل لاَّ أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (56) **آیت 56۔ نفی شرک اعتقادی۔**

11 ۔وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لا يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الأَرْضِ وَلا رَطْبٍ وَلا يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (59) وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَى أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (60) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّى إِذَا جَاءَ

أَحَدَكُمُ المَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وهُمْ لا يُفرِّطُونَ (61) **آیت 59 تا 61۔ نفی شرک اعتقادی۔**

12 ۔قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ البَرِّ والْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعاً وخُفْيَةً لَّئِنْ أنجانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (63) قُلِ اللّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا ومِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ (64) **آیت 64۔ نفی شرک فی التصرف**

13 ۔قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللّهِ مَا لا يَنفَعُنَا ولا يَضُرُّنَا ونُرَدُّ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللّهِ هُوَ الهُدَى وأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ العَالَمِينَ (71) **آیت 71۔ نفی شرک اعتقادی**

14 ۔وهُوَ الَذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ بِالْحَقِّ ويَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ قَوْلُهُ الحَقُّ ولَهُ المُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ وهُوَ الحَكِيمُ الخَبِيرُ (73) **آیت 73۔ نفی شرک فی التصرف۔**

15 ۔ولَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ ورَاءَ ظُهُورِكُمْ ومَا نَرَى مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (94) **آیت 94۔ نفی شرک اعتقادی۔**

16 ۔إِنَّ اللّهَ فَالِقُ الحَبِّ والنَّوَى يُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ ومُخْرِجُ المَيِّتِ مِنَ الحَيِّ ذَلِكُمُ اللّهُ

فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (95) فَالِقُ الإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَناً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَاناً ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (96) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (97) وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ (98) وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِراً نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبّاً مُّتَرَاكِباً وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (99) وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَصِفُونَ (100) بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (101) ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (102) **آیت 102۔ نفی شرک اعتقادی صراحۃً و فعلی ضمناً۔**

17 ۔فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ (118) وَمَا لَكُمْ أَلاَّ تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيراً لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ (119) **آیت 118۔ نفی شرک فعلی، تحریمات غیر اللہ۔**

18 ۔وقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وإِنَّ كَثِيراً لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ (119) **آیت 119۔ نفی شرک فعلی، نیازات غیر اللہ۔**

19 ۔وجَعَلُوا لِلّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الحَرْثِ والأَنْعَامِ نَصِيباً فَقَالُوا هَذَا لِلّهِ بِزَعْمِهِمْ وهَذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلا يَصِلُ إِلَى اللّهِ ومَا كَانَ لِلّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (136) وكَذَلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ المُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ ولِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ولَوْ شَاءَ اللّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ ومَا يَفْتَرُونَ (137) **آیت 136،137۔ نفی شرک فعلی، نیازات غیر اللہ**

20 ۔وقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وحَرْثٌ حِجْرٌ لاَّ يَطْعَمُهَا إِلاَّ مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وأَنْعَامٌ لا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (138) وقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا ومُحَرَّمٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا وإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (139) **آیت 138،139۔ نفی شرک فعلی۔ تحریمات غیر اللہ۔**

21 ۔قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلادَهُمْ سَفَهاً بِغَيْرِ عِلْمٍ وحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللّهِ قَدْ ضَلُّوا ومَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (140) **آیت 140۔ نفی نیازات غیر اللہ و تحریمات غیر اللہ۔**

22 ۔وهُوَ الَذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ والنَّخْلَ والزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ والزَّيْتُونَ والرُّمَّانَ مُتَشَابِهاً وغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ولا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ المُسْرِفِينَ (141) ومِنَ الأَنْعَامِ حَمُولَةً وفَرْشاً كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ولا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (142) ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ ومِنَ المَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (143) ومِنَ الإِبِلِ اثْنَيْنِ ومِنَ البَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الأُنْثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَذَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي القَوْمَ الظَّالِمِينَ (144) **آیت 141 تا 144۔ نفی شرک فعلی، تحریمات غیر اللہ**

23 ۔قُل لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ ولا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (145) **آیت 145۔ نفی شرک فعلی، نیازات غیر اللہ۔**

سورۃ الاعراف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: اس سورت میں تین دعوے مذکور ہیں۔

پہلا دعوی۔ مسئلہ **توحید** (نفئ شرک فعلی اور نفئ شرک فی التصرف) کو جراءت واستقلال سے تبلیغ کرنا اور اس راہ میں جو تکلیفیں آئیں ان کی وجہ سے آزردہ خاطر نہ ہونا۔ یہ **دعویٰ** سورت کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔

دوسرا دعوی جو احکام اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ان کی پیروی کرو اور شیاطین کی پیروی میں اپنی طرف سے تحریمات اختراع نہ کرو۔ یہ **دعویٰ** "اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (3)" (رکوع 1) سے لے کر "ضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (53)" (رکوع 6) تک میں مذکور ہے۔ پہلی آیت یعنی "اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (3)"

میں **دوسرا دعوی** اجمالاً مذکور ہے۔ اس کے بعد "قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ" (رکوع 1) تک تخویف وتبشیر

اور **ترغیب وزجر** ہے۔ پھر "وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ" (رکوع 2) کے آخر "وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ" تک اصل

دعوی کی تمہید ہے۔ اس کے بعد رکوع 3 کی ابتداء " يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُوَارِي سَوْءَاتِكُمْ

وَرِيشاً وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (26) يَا بَنِي آدَمَ لاَ يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا

أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَاتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لاَ تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ (27) وَإِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً قَالُواْ وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَأْمُرُ

بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (28) قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُواْ وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ (29) فَرِيقاً هَدَى وَفَرِيقاً حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلاَلَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ

مِن دُونِ اللّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (30) يَا بَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ

إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (31) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّهِ الَّتِيَ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالْطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِي لِلَّذِينَ آمَنُواْ فِي

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (32) قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ

(33) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ (34) يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ

مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (35)" (رکوع 4) تک اصل

مقصود یعنی **دوسرے دعوی** کا ذکر ہے۔ ان آیتوں میں چار دفعہ "يَا بَنِي آدَمَ" کے خطاب سے

اصل مقصود ذکر فرمایا۔ اے بنی آدم! لباس تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانپنے اور تمہاری زینت کیلئے بنایا ہے۔ اے بنی آدم! شیطان کے اغواء اور وسوسے میں آکر اپنا لباس مت اتار پھینکو جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ یعنی آدم و حوا (علیہما السلام) کا لباس اتروادیا تھا۔ شیطان تمہارے دلوں میں وسوسے ڈال کر تم سے نئی نئی تحریمات کی اختراع کراتا ہے اور یہ بات شیطان ہی نے تمہارے دل میں بٹھائی ہے کہ ننگے ہو کر طواف کرنا عبادت اور رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ اے بنی آدم ہر عبادت کے وقت لباس زیب تن رکھا کرو اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو کھاؤ اور ان میں غیر اللہ کو شریک مت کرو۔ لباس اللہ نے تمہاری زینت کیلئے پیدا کیا ہے اسے پہنو اور اپنی طرف سے اس کے استعمال پر ناجائز پابندیاں مت لگاؤ اور بحالت عبادت (طواف، نماز وغیرہ) اس کے پہننے کو حرام مت سمجھو۔ اے بنی آدم! تمہارے پاس میرے رسول آئیں گے جو تم کو میرے احکام پہنچائیں گے اور تمہیں میری **توحید** سنائیں گے لہذا تم ان کی پیروی کرنا اور شرک سے بچے رہنا اس کے بعد پھر رکوع 6 کے اختتام تک **بشارتیں**، تخویفیں اور **زجر**یں مذکور ہیں۔

تیسرا دعوی غیب دان، کارساز اور متصرف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس نے کوئی اختیار کسی کے حوالے نہیں کرر کھا ہے۔ یہ **دعوی** "إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً والشَّمْسَ والْقَمَرَ والنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلا لَهُ الخَلْقُ والأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ العَالَمِينَ (54)" سے لے کرر کوع 7 کے آخر "والْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ والَّذِي خَبُثَ لا يَخْرُجُ إِلاَّ نَكِداً كَذَلِكَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ (58)"تک میں مذکور ہے۔ اصل **دعوی** ذکر کرنے کے بعد "وهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ" سے آخر رکوع تک مومن کے دل کیلئے زرخیز زمین اور کافر کیلئے بنجر زمین کی مثال بیان فرمائی جس طرح عمدہ زمین میں بارش کی وجہ سے سرسبز و شاداب کھیت اور باغات لہلہانے لگتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی آیتیں سن کر **مومنین** کے ایمان میں تازگی اور پختگی پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح ناقص اور بنجر زمین میں باوجود بارش کے کام کی کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی اسی طرح معاندین کے دلوں کی سیم و تھوہر زدہ، زمین پر آیات الٰہی کی بارش کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور ان سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ ان کے دلوں میں بغض و عناد اور ضد کی بیماری بدستور باقی رہتی ہے۔

تینوں دعوے ذکر کرنے کے بعد رکوع 8 کی ابتداء "لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ" سے لے کر " إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً عَمِينَ" تک ہے۔یعنی پورا رکوع 8۔

دوسرا قصہ حضرت ہود (علیہ السلام) کا ہے جو "وإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً" سے لے کر "وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ" (پورا رکوع 9) میں مذکور ہے۔

اور تیسرا قصہ "وإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً" سے لے کر رکوع 10 میں "ولَكِن لاَّ تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ" تک میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تینوں قصے تیسرے دعوی (یعنی غیب دان اور کارساز صرف اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں اور اس نے اپنا کوئی اختیار کسی کے حوالے نہیں کر رکھا) سے متعلق ہیں۔

ان تینوں قصوں سے معلوم ہوا کہ ان تینوں پیغمبروں نے **اپنی تبلیغ کا آغاز اسی دعوی** سے کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تینوں جگہوں میں ان کا حسب ذیل کلام نقل فرمایا "يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ" (رکوع 8، 9، 10) ہر ایک نے اپنی وم سے یہی کہا: اے میری قوم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، حاجات و مشکلات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو اس کے سوا کوئی تمہارا کارساز اور حاجت روا نہیں، نہ اس کے سوا کوئی عالم الغیب اور متصرف و مختار ہے۔

چوتھا قصہ حضرت لوط (علیہ السلام) کی قوم کا ہے۔"وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ" سے لے کر "فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ" آخر رکوع 10 تک میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ قصہ دوسرے **دعوی** سے متعلق ہے۔

دوسرا **دعویٰ** یہ تھا کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کی پیروی کرو۔ اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانو اور اپنی طرف سے تحریمات اختراع نہ کرو قوم لوط (علیہ السلام) فسق وفجور میں اس حد تک منہمک ہو چکی تھی کہ ان کے دلوں سے گناہ اور بدکاری کی برائی اور حرام کی حرمت کا احساس ہی ختم ہو چکا تھا اور وہ محرمات الٰہیہ کے ساتھ حرام کا سا معاملہ نہیں کرتے تھے۔

پانچواں قصہ حضرت شعیب (علیہ السلام) کا ہے جو "وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً" تا "فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ" (پورا رکوع 11) میں مذکور ہے۔

یہ قصہ دوسرے اور تیسرے دونوں دعووں سے متعلق ہے۔ حضرت شعیب (علیہ السلام) کا اعلان "يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ" یہ تیسرے دعوے سے متعلق ہے

اور "فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (85)" یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے کیونکہ قوم شعیب (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے

ان محرمات (ناپ تول میں کمی بیشی کر کے کسی کا حق مار لینا اور زمین میں شر وفساد بپا کرنا وغیرہ) کو حرام نہیں جانتی تھی۔

پانچوں قصوں کے بعد بطور **تخویف دنیوی** روئے سخن اہل مکہ کی طرف ہو گیا ہے یعنی رکوع 12 کی ابتداء "وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ" سے رکوع 13 میں "وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لا يَسْمَعُونَ (100)" تک۔

چھٹا قصہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا ہے جو "ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُّوسَى بِآيَاتِنَا" (رکوع 13) تا "فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ (162)" (رکوع 20) میں مذکور ہے۔

یہ قصہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ یعنی مسئلہ **توحید** کی تبلیغ میں مصائب و مشکلات کا سامنا ہو گا۔ ان کا دلیری سے مقابلہ کرنا جس طرح حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو راہ حق اور اشاعت **توحید** میں فرعون اور اس کی قوم کی طرف سے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے پوری ہمت و جراءت سے انکا مقابلہ کیا۔

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ آٹھ مسلسل واقعات کا ایک سلسلہ ہے جو انہیں اپنی زندگی میں پیش آئے جن میں سے ہر ایک ایک کٹھن اور مشکل منزل کی شان رکھتا ہے۔

پہلا واقعہ : حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا فرعون کے سامنے بھرے دربار میں اعلان **توحید** اور تبلیغ حق، فرعون کے مطالبہ پر اژدھا اور ید بیضاء کے معجزے دکھانا اور پھر فرعون کے لائے ہوئے یا جادوگروں (جن کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی) سے مقابلہ کرنا۔

یہ واقعہ "ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُّوسَى بِآيَاتِنَا" (رکوع 13) تا "وتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ" (رکوع 14) میں مذکور ہے۔

دوسرا واقعہ فرعون کا موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم پر ظلم و ستم فرعون کی طرف سے قوم موسیٰ (علیہ السلام) میں پیدا ہونے والے لڑکوں کے قتل کرنے اور لڑکیوں کو غلامی کے لیے زندہ رکھنے کا حکم۔ اور اس ظلم و ایذاء کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کا صبر و تحمل سے برداشت کرنا۔

یہ واقعہ " وقَالَ المَلأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَى " تا "فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ" (پورا رکوع 15) میں مذکور ہے۔

تیسرا واقعہ فرعون اور اس کی قوم پر مختلف صورتوں میں اللہ کے عذاب کا نازل ہونا۔ بحالت عذاب ان کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے رفع عذاب کی دعا کے لیے درخواست کرنا اور یہ عہد کرنا

کہ عذاب اٹھ جانے کے بعد وہ ایمان لے آئیں گے اور پھر رفع عذاب کے بعد عہد شکنی کرنا اور آخر کار فرعون کا لاؤ لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہونا۔ یہ واقعہ " ولَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ " تا "وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ "(رکوع 16 کا آخر) میں بیان کیا گیا ہے۔

پانچواں واقعہ: تورات دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کوہ طور پر بلانا،

موسیٰ (علیہ السلام) کا ہارون (علیہ السلام) کو اپنا جانشین بنانا، کوہ طور پر رویت باری تعالیٰ کی آرزو کرنا، تجلی الٰہی کی تاب نہ لا کر بیہوش ہو جانا، ان کی عدم موجودگی میں قوم کا بگڑ جانا، حضرت ہارون (علیہ السلام) کی تبلیغ **توحید** اور شرک سے روکنے کے باوجود گوسالہ سامری کی پرستش میں لگ جانا اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا تورات لے کر قوم میں واپس آنا۔ یہ واقعہ "وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاثِينَ لَيْلَةً "(ابتداء رکوع 17) تا "لَنَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ "(رکوع 18) میں مذکور ہے۔

چھٹا واقعہ: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قوم کی بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر غضبناک ہونا، حضرت ہارون (علیہ السلام) کو اداء فرائض میں کوتاہی کرنے کا الزام دینا، پھر ان کا معقول عذر سن کر اپنی لغزش پر اللہ سے دعا کرنا۔

اس کے بعد گوسالہ پرستوں کے لیے **تخویف دنیوی** کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ "وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ" (رکوع 18) تا "هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ" (رکوع 19) میں بیان کیا گیا ہے۔

ساتواں واقعہ: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قوم کے ستر آدمیوں کو کلام الٰہی سننے کے لیے کوہ طور پر لے جانا، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو علانیہ دیکھنے کا مطالبہ کرنا، اس محال اور گستاخانہ مطالبہ پر ان کا ہلاک ہو جانا اور پھر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی دعا سے ان کا دوبارہ جی اٹھنا۔ یہ واقعہ "وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ" (رکوع 19) تا "يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ" (رکوع 20) میں مذکور ہے۔

اس حصے میں ماننے والوں کے لیے **بشارت** کے سلسلے میں آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کا ذکر آ گیا تھا اس لیے اس کے بعد بطور جملہ معترضہ "قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (158)" سے حضور (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کو اپنی عالمگیر رسالت اور اللہ تعالیٰ کی **توحید** کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آٹھواں واقعہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزے سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کیلئے پتھر سے بارہ پانی کے چشموں کا ظاہر ہونا۔ بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ کرنا، ان پر من وسلوی کا اترنا اور ان کو سرزمین بیت المقدس میں اترنے کا حکم دیا جانا اور ان کا سرکشی سے حکم خداوندی کی مخالفت کرنا۔

یہ واقعہ "وقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطاً أُمَماً وأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الغَمَامَ وأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ المَنَّ والسَّلْوَى كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ومَا ظَلَمُونَا ولَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (160)" تا "فَبَدَّلَ الَذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلاً غَيْرَ الَذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ (162)" (رکوع 20) میں مذکور ہے۔

قصص کے اختتام پر واسْئَلْهُمْ عَنِ القَرْيَةِ الَتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ البَحْرِ (رکوع 21) تا "وقَطَّعْنَاهُمْ فِي الأَرْضِ أُمَماً مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ ومِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ والسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" (رکوع 21) میں تخویفات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد " فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ " سے ان برے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو نیک لوگوں کے جانشین ہوتے اور ان کا مسلک **توحید** چھوڑ کر شرک کرنے اور شرک پھیلانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور دین کو دنیائے دنی کمانے کا ذریعہ بنالیتے ہیں اور پھر کہتے کیا ہیں "سَيُغْفَرُ لَنَا" قیامت تو آنے دو ہماری ضرور بخشش ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے جھوٹے گدی نشینوں کے اس باطل دعوے کو چار وجوہ سے رد فرمایا ہے۔

وجہ اول: ”أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الكِتَابِ أَن لاَّ يَقُولُوا عَلَى اللّهِ إِلاَّ الحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ وَالدَّارُ الآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلا تَعْقِلُونَ (169) وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ إِنَّا لاَ نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ (170)“(رکوع 21)یعنی اگر بد عملی کے باوجود بخشش ہو سکتی ہوتی تو ہمیں کتاب کی پیروی کرنے اور عہد و پیمان لینے کی کیا ضرورت تھی۔

وجہ دوم: ”وَإِذْ نَتَقْنَا الجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (171)“ اگر ایسے ہی بخشش ممکن ہوتی تو اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کا عہد لینے کے لیے پہاڑ اٹھا کر ان کے سروں پر معلق نہ کیا جاتا۔

وجہ سوم: ”وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ القِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ (172) أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ المُبْطِلُونَ (173) وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (174)“ (رکوع 22)

اگر اعتقادات حقہ اور اعمال صالحہ کے بغیر نجات ممکن ہوتی تو ہر فرد بشر سے **توحید** باری تعالیٰ کا عہد نہ لیا جاتا۔

وجہ چہارم ”وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الغَاوِينَ (175) وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّلِكَ مَثَلُ

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (176) سَاءَ مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ (177)" (رکوع 23)۔ بلعم باعور کو ہم نے ہدایت عطا کی مگر اس کے بعد نافرمانی کی وجہ سے ہم نے اسے ذلیل وخوار کردیا۔ اگر بد عملی کے باوجود بخشش ہوسکتی ہوتی تو اسے ذلیل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس کے بعد " مَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (178) "(رکوع 22)تا" وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ (198) "(رکوع 24)

تمام آیتیں مذکورہ تینوں دعووں سے متعلق ہیں۔

"مَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (178)" یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ یعنی آپ جرات ودلیری سے مسئلہ پہنچادیں ہدایت دینا یانہ دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔ "وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لاَّ يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لاَّ يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لاَّ يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (179)" (رکوع 24) یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی مشرکین جانوروں کی طرح ننگا ہونے میں کوئی شرم اور عار محسوس نہیں کرتے۔

"وَلِلّهِ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (180) وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (181)" (آخر رکوع 22)۔ یہ تیسرے دعوے سے متعلق ہے تمام

اعلیٰ صفتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے وہی غیب دان اور کارساز ہے۔ اس لیے صرف اسی کو پکارو اور اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔

”والَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لا يَعْلَمُونَ (182)“ (رکوع 23) تا ”قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً ولا ضَراً إلاَّ مَا شَاءَ اللّهُ ولَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الغَيْبَ لاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الخَيْرِ ومَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إنْ أَنَا إلاَّ نَذِيرٌ وبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (188)“ (رکوع 23)۔ یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ یعنی آپ بے دھڑک مسئلہ **توحید** بیان کریں جو نہ مانیں اور تکذیب کریں ایسے لوگوں کو ہم ڈھیل دیدیں گے اور جب پکڑیں گے سخت پکڑیں گے۔

”هُوَ الَذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ واحِدَةٍ وجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيفاً فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحاً لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (189)“ (رکوع 24) تا ” وإن تَدْعُوهُمْ إلَى الهُدَى لا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ (193)“ دوسرے دعوے سے متعلق ہے۔ یعنی وہ اولاد حاصل کرنے کے لیے غیر اللہ کی نذریں نیازیں دیتے ہیں۔

” إنَّ الَذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إن كُنتُمْ صَادِقِينَ (194) أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلا تُنظِرُونِ (195) إنَّ ولِيِّيَ اللَّهُ الَذِي نَزَّلَ الكِتَابَ وهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (196) والَّذِينَ تَدْعُونَ مِن

دُونِهِ لا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ ولا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ (197) وإن تَدْعُوهُمْ إِلَى الهُدَى لا يَسْمَعُوا وتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وهُمْ لا يُبْصِرُونَ (198)" تیسرے دعوے سے **متعلق** ہے مشرکین اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ بالکل عاجز اور بے بس ہیں وہ نہ غیب دان ہیں نہ حاجت روائی کی قدرت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد" خُذِ العَفْوَ وأْمُرْ بِالْعُرْفِ وأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ (199)" میں آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے **تسلی** ہے۔

" وإخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الغَيِّ ثُمَّ لا يُقْصِرُونَ (202)" **زجر** ہے۔

اور" وإذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ مِن رَّبِّي هَذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وهُدًى ورَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (203)" **شکوی**

اور" قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ" **جواب شکوی** ہے۔

"هَذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وهُدًى ورَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (203) وإذَا قُرِئَ القُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (204)" **ترغیب الی القرآن**۔

"واذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وخِيفَةً ودُونَ الجَهْرِ مِنَ القَوْلِ بِالْغُدُوِّ والآصَالِ ولا تَكُن مِّنَ الغَافِلِينَ (205)"

یعنی ہر حال میں صرف اللہ ہی کو پکارو اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔

سورۃ اعراف کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (2)(رکوع

1)۔ مسئلہ توحید کھول کر پہنچائیں اور اس سے دل میں تنگی نہ آنی چاہیے۔

2 ۔يَا بَنِي آدَمَ لا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَاتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ (27)(رکوع 3)۔ گمراہ کرنیوالے شیاطین ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ صرف ایک ابلیس ہی ہر جگہ حاضر وناظر ہو کر سب کو گمراہ نہیں کر رہا۔

3 ۔فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُوْلَئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وشَهِدُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ (37) (رکوع 4)۔روحیں قبض کرنے پر ہزاروں لاکھوں فرشتے مقرر ہیں۔ صرف ایک ملک الموت ہی ہر جگہ حاضر وناضر ہو کر سب کی جانیں قبض نہیں کرتا۔

4 ۔قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ والإنسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ

أُخْتَهَا حَتَّى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعاً قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لأُولاهُمْ رَبَّنَا هَؤُلاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَاباً ضِعْفاً مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَكِن لاَّ تَعْلَمُونَ (38) (رکوع4) **مشرک پیروں اور مریدوں کے بارے میں۔**

5 ۔إِنَّ رَبَّكُمُ اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (54) ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (55) (رکوع7) **زمین و آسمان کو اسی نے پیدا کیا اور سارا نظام عالم اسی کے قبضے میں ہے اور اس نے کوئی اختیار کسی کے حوالے نہیں کیا۔**

6 ۔لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (59)(رکوع8)

7 ۔وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلاَ تَتَّقُونَ (65)(رکوع 9)

8 ۔وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ

أَلِيمٌ (73)(رکوع10)

9 ۔وإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلاَ تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلاَ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (85)(رکوع11)۔ حضرت نوح، ہود، صالح اور شعیب (علیہم السلام) نے اعلان کیا کہ اللہ کے سوا کوئی متصرف وکارساز نہیں اس لیے حاجات و مشکلات میں اسی کو پکارو۔

10 ۔۔قَالُوا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ (125) وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ (126) (رکوع14)۔ ہمارا قصور صرف یہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کی توحید کے واضح دلائل کو مان لیا۔

11 ۔واتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلاً جَسَداً لَّهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لاَ يُكَلِّمُهُمْ وَلاَ يَهْدِيهِمْ سَبِيلاً اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ (148) (رکوع18)۔ جو ایسا عاجز اور بے بس ہو وہ کسی طرح کارساز اور متصرف و مختار نہیں ہو سکتا۔

12 ۔قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ

هُو يُحْيِي ويُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ ورَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ و كَلِمَاتِهِ واتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (158) (رکوع20)۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اعلان توحید۔ میں اس اللہ کا رسول ہوں جو زمین و آسمان کا بادشاہ اور سارے عالم میں واحد متصرف و مختار ہے اور اس کے سوا کوئی کارساز نہیں۔

13 ۔واسْئَلْهُمْ عَنِ القَرْيَةِ الَتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ البَحْرِ إذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً ويَوْمَ لا يَسْبِتُونَ لا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (163) (رکوع 21)ناجائز حیلوں اور بہانوں سے خدا کے احکام کی بے حرمتی کا نتیجہ ہلاکت ہے۔

14 ۔فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ورِثُوا الكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الأَدْنَى ويَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وإن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الكِتَابِ أَن لاَّ يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إلاَّ الحَقَّ ودَرَسُوا مَا فِيهِ والدَّارُ الآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلا تَعْقِلُونَ (169) (رکوع21)۔اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ اور علماء سوء ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے دنیا کی حقیر دولت کے عوض اللہ کی کتاب میں تعریف کرنا شروع کر دی اور کہنے لگے ہمارے آباءواجداد ہمیں بخشوالیں گے۔

15 ۔واتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الغَاوِينَ (175) جو عالم دین مسئلہ حق کو سمجھنے کے بعد محض لالچ اور طمع دنیا کی وجہ سے حق چھوڑتا ہے اس کے لیے دنیا

و آخرت میں ذلت ہے۔

16 ۔يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إلاَ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ لا تَأْتِيكُمْ إلاَّ بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللهِ ولَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (187) (رکوع 23) **قیامت قائم ہونے کا مخصوص دن صرف اللہ ہی کو معلوم ہے اس کے سوا کسی اور کو اس کا علم نہیں۔**

17 ۔هُوَ الَذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ واحِدَةٍ وجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيفاً فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحاً لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (189) فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحاً جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (190) أَيُشْرِكُونَ مَا لا يَخْلُقُ شَيْئاً وهُمْ يُخْلَقُونَ (191) ولا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْراً ولا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ (192) (رکوع 24) **سب کو اللہ ہی نے پیدا کی اور نر کی تسکین لیے اس کی مادہ کو پیدا کیا اور وہی اولاد عطا کرتا ہے لیکن مشرک لوگ اللہ کی عاجز مخلوق کو اس کا شریک بناتے اور عطیہ اولاد کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔**

18 ۔إِنَّ الَذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إن كُنتُمْ صَادِقِينَ (194) (رکوع 24)۔ **جن بزرگوں کو تم متصرف وکارساز سمجھ کر پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح**

عاجز اور اللہ کے محتاج ہیں اور تم ان کو پکار کر دیکھ لو وہ تمہارا کچھ نہیں سنوار سکیں گے۔

19 ۔والَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ ولا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ (197) (رکوع 24) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو اپنا بھی کچھ نہیں سنوار سکتے تمہاری کیا مدد کرینگے۔

20 ۔وإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (200)(رکوع24)۔جب شیطان دل میں کوئی وسوسہ ڈالدے تو فوراًاس سے اللہ کی پناہ مانگیں کیونکہ سب کچھ سننے اور جاننے والا وہی ہے اور کوئی نہیں۔

سورۃ الانفال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورۃ انفال کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ سورت کی ابتداء سے لے کر رکوع 4 میں "وإن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (40)" تک ہے

اور دوسرا حصہ اس کے متصل بعد "واعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (41)" سے لے کر سورت کے آخر تک ہے۔

دونوں حصوں میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں، مضمون اول مال غنیمت کی تقسیم اللہ کے حکم کے مطابق کرو مضمون ثانی قوانین جہاد۔

حصّہ اوّل: "قُلِ الأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ" میں حصہ اول کا مضمون اول جو **دعوی** اولی ہے بالاجمال ذکر

کیا گیا ہے۔یعنی مال غنیمت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس کی تقسیم کا اختیار بھی اسی کو ہے وہ جس طرح چاہے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس کی تقسیم کا حکم دے اس کے بعد اس دعوے کی سات علل یا وجوہ بیان کی گئی ہیں۔

علت اولیٰ: ”كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وإِنَّ فَرِيقاً مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ (5)“ یہاں کاف تعلیلیہ ہے۔یعنی جنگ بدر میں آخر تک اللہ کی تائید و حمایت تمہارے ساتھ رہی اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو مدینہ سے نکال کر میدان بدر میں لے آیا جبکہ مسلمانوں کی ایک جماعت مشرکین سے روبرو مقابلہ کرنے پر راضی نہ تھی۔

علت ثانیہ : ” وإِذْ يَعِدُكُمُ اللّهُ“ تمہارا تو خیال تھا کہ تجارتی قافلہ پر حملہ کریں اور بغیر تکلیف اور نقصان کے بہت سامال ہاتھ آجائے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ تھی کہ وہ تمہاری چھوٹی سی بے سروسامان جمات کے ہاتھوں مشرکین کی بھاری اور ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں سے لیس فوج کو شکست دے کر کفر و شرک کی جڑ کاٹ ڈالے تو یہ سارا مال غنیمت تمہیں محض اللہ کی تائید اور نصرت سے حاصل ہوا ہے لہذا اس کی تقسیم بھی اس کی مرضی کے مطابق ہی ہو گی۔

علت ثالثہ: "إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ (9)" میدان بدر میں تم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہے تھے تو اللہ نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور تمہاری تائید کے لیے فرشتوں کی کمک بھیج دی اور اس طرح تمہاری فتح کا سامان کر دیا۔

علت رابعہ : "إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ" (رکوع 2)۔ مشرکین نے میدان بدر میں پانی والی جگہ پر پہلے ہی قبضہ کر لیا۔ جہاں مسلمان تھے وہاں ریت ہی ریت تھی جس پر چلنا بھی دشوار تھا اور پھر پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ شدید پیاس کی تکلیف بھی اٹھا رہے تھے۔ مشرکین کی کثرت اور ان کے ساز و سامان سے بھی قدرے ہراساں تھے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر نیند طاری کر دی جب کچھ دیر بعد ان کی آنکھیں کھلیں تو ان کا سارا خوف وہراس کافور ہو گیا اور ساتھ ہی اللہ نے بارش برسا دی جس سے مسلمانوں کو پانی میسر آ گیا اور ریت بھی بیٹھ گئی اور جس جگہ مشرکین قابض تھے وہاں کیچڑ ہو گیا۔

علت خامسہ : "إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ (12)" اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ مومنوں سے کہہ دیں کہ میں ان کے ساتھ ہوں اور میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا جس سے وہ ہمت ہار کر شکست کھا جائیں گے۔

"فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (17)" یہ مذکورہ پانچوں علتوں پر متفرع ہے۔

یعنی جب تمہیں معلوم ہو گیا کہ جنگ بدر میں اول سے آخر تک اللہ کی تائید وحمایت تمہارے شامل حال رہی اور تم نے اللہ کے حکم سے مشرکین کو شکست دی، ان کے ستر جوان تم نے قتل کیے اور ستر کو قید کر لیا تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ان مشرکین کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ نے قتل کیا جس کی تائید ونصرت سے تم کو فتح حاصل ہوئی۔ "وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى" خطاب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے۔یعنی آپ نے شدت جنگ کے موقع پر مٹھی بھر کنکریاں مشرکین کے لشکر پر پھینکیں تو ہم ہی نے اپنی قدرت کاملہ سے کنکریوں کے ریزے ہر کافر کی آنکھوں میں پہنچائے جس کی وجہ سے وہ آنکھیں ملنے لگے اور تم نے ان پر دھاوا بول دیا اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔

علت سادسہ : "وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (30)" (رکوع 4)۔ مشرکین آپ کے بارے میں مختلف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ

کو قید کر ڈالیں، قتل کریں یا جلاوطن کردیں لیکن اللہ نے ان کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے اور آپ کو بچالیا۔

علت سابعہ : ”وإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (32)“ جب مشرکین جنگ کیلئے آئے تھے اس وقت انہوں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دین سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا کر یا کوئی اور عذاب دے کر ہم کو تباہ کر دے اور آخری فیصلہ فرمادے چناچہ ہم نے جنگ بدر میں حق وباطل کا فیصلہ کر دیا۔ حق غالب ہوا اور باطل مغلوب و مقہور۔

مضمون ثانی (اصول جہاد)

پہلے حصّے میں مسلمانوں کے لیے پانچ اصول جہاد ذکر کئے گئے ہیں۔

اصل اول: ” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا واذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (45)“(رکوع 2)

یعنی جب میدان جنگ میں کافروں سے مڈبھیڑ ہو جائے تو ڈٹ کر اور ثابت قدمی سے ان کا مقابلہ کرو اور پیٹھ پھیر کر مت بھاگو۔

اصول جہاد دوم : "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ (20) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ (21)"(رکوع 3) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت سے تمہارے ایمانوں میں پختگی اور اعمال میں راستی پیدا ہو گی اور تمہارا عزم و استقلال نا قابل تسخیر ہو جائے گا۔

اصول جہاد سوم : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (24) (رکوع 3) اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی تعمیل میں پس و پیش مت کرو اور اپنے ایسے امیر جہاد کی اطاعت کو لازم سمجھو۔ یہی فتح و کامرانی کی کنجی ہے۔

اصول جہاد چہارم : "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (27)" (رکوع 3)۔ اللہ اور اس کے رسول کی چوری نہ کرو مراد یہ ہے کہ اپنے مال و اولاد کی خاطر دشمن سے خفیہ سازباز نہ کرو یا یہ کہ مال غنیمت میں سے کچھ مت چھپاؤ۔

اصول جہاد پنجم : "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (29)"(رکوع 4) یعنی اگر تم خدا سے ڈرو گے اور ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار کرو گے

تو اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا تمہیں عزت و سربلندی عطا فرمائے گا اور تمہارے دشمنوں کو ذلیل و خوار اور نگوں سار کرے گا۔

حصہ اول میں علل اور اصول جہاد کے بیان کے دوران میں تخویفیں، **بشارتیں**، **زجریں** اور شکوے مذکور ہیں۔

حصہ دوم

حصہ دوم دسویں پارے کی ابتداء "واعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (41)" سے لے کر سورت کے آخر تک ہے۔

اس میں بھی وہی دونوں مضمون لف و نشر مرتب کے طور پر مذکور ہیں جو پہلے حصے میں مذکور ہوئے یعنی مال غنیمت کی تقسیم اللہ کے حکم کے مطابق کرو اور اپنی رائے کو بیچ میں نہ لاؤ اور اصول جہاد۔

اس میں مذکورہ علل اور قوانین کی تعداد حصہ اول کی تعداد کی برعکست ہے یعنی علل پانچ اور اصول جہاد سات۔

مضمون اوّل : (تقسیم مال غنیمت مع علل خمسہ)

”واعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ ولِلرَّسُولِ ولِذِي الْقُرْبَى والْيَتَامَى والْمَسَاكِينِ وابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ ومَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الفُرْقَانِ يَوْمَ التَقَى الجَمْعَانِ واللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (41) “اس میں ”قُلِ الأَنفَالُ لِلَّهِ والرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وأَطِيعُوا اللَّهَ ورَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (1) “کے مضمون کا اعادہ اور اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ آگے اس کی علل مذکور ہیں۔

علت اولیٰ: ” إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وهُم بِالْعُدْوَةِ القُصْوَى والرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ولَوْ تَوَاعَدتُّمْ لاخْتَلَفْتُمْ فِي المِيعَادِ ولَكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ ويَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (42) “(رکوع 5)یعنی تم میدان جنگ کے اس کنارے پر تھے جو مدینہ سے قریب تھا اور دشمن کا تجارتی قافلہ دوسری جانب تھا دونوں کے درمیان قریش کی فوج حائل تھی۔ اتفاقاً مڈ بھیڑ ہو گئی اگر لڑائی کا وقت مقرر ہو تا تو ممکن تھا کہ وعدہ کے وقت پہنچنے میں اختلاف ہو جاتا مگر اللہ کو منظور یہ تھا کہ اس میدان میں حق وباطل کا فیصلہ ہو جائے۔

علت ثانیہ : ” إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلاً ولَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيراً لَّفَشِلْتُمْ ولَتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ ولَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (43) “ (رکوع 5)۔ دشمن کی فوج اگرچہ تعداد میں آپ کی فوج سے کہیں زیادہ تھی مگر ہم نے خواب میں آپ کو ان کی تعداد بہت کم دکھائی تاکہ دشمن کی کثرت کا رعب آپ کے

دل میں نہ رہے۔ علم الٰہی میں چونکہ مشرکین میں سے اکثر کا ایمان مقدر تھا اس لیے خواب میں آپ کو کفار کی تعداد کم دکھائی گئی۔

علت ثالثہ: "وإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ التَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلاً ويُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً وإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (44)" (رکوع 5)۔ جب دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو ہم نے ایسا کیا کہ دشمن کی فوج مسلمانوں کو بہت کم نظر آنے لگی اور مسلمانوں کی فوج کافروں کی نظروں میں کم دکھائی دینے لگی جس کا فیصلہ فرمادیا۔

علت رابعہ: "وإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وقَالَ لا غَالِبَ لَكُمُ اليَوْمَ مِنَ النَّاسِ وإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ واللَّهُ شَدِيدُ العِقَابِ (48)" (رکوع 6)۔ جنگ بدر کی اہمیت کو ابلیس نے بھی محسوس کرلیا اور وہ عرب کے ایک نہایت دانشمند اور تجربہ کار مشرک شیخ نجدی کی شکل میں آپہنچا اور مشرکین کو تسلی دی کہ فکر مت کرو۔ پوری جرات اور بہادری سے لڑو آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا میں بھی صرف تمہاری امداد اور اعانت کے لیے آیا ہوں۔ ایسے وقت میں جبکہ اس نے دشمن کی فوج میں جوش کی ایک نئی لہر دوڑادی ہم نے فرشتوں کا

لشکر اتار دیا جسے دیکھ کر شیطان بشکل شیخ نجدی میدان چھوڑ کر بھاگ گیا اور دشمن کی ہمتیں پست ہو گئیں۔

علت خامسہ: "إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ" (رکوع 6) یہ بھی یاد کرو جب تم جہاد کے لیے نکلے تھے میدان جنگ میں تو شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں مشرکین کی ہمت افزائی کی اور پیچھے **منافقین** چہ میگوئیاں کر رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ دیکھو یہ مٹھی بھر آدمی جان بوجھ کر اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ میں موت کو دعوت دینے جا رہے ہیں۔ **لیکن اللہ نے مسلمانوں کے دلوں کو ایمان، ثبات اور توکل علی اللہ کی دولت سے معمور کر دیا** اور **منافقین** کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔

مضمون ثانی (اصول جہاد)

اس حصے میں سات اصول جہاد مذکور ہیں۔

دو تمام **مومنین** کے لیے

اور پانچ خاص حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے۔

اصول جہاد اول برائے مومنین : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (45) (رکوع 6)۔یعنی جب میدان جنگ میں دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ سے مدد مانگو۔۔اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور آپس میں متحد رہو تا کہ تمہاری طاقت میں کمزوری نہ آجائے۔

اصول جہاد دوم : برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (57)"(رکوع 7)۔جن مشرکین نے آپ سے عہد کیا کہ وہ آپ کے خلاف دشمن کی مدد نہیں کریں گے اگر وہ عہد شکنی کر ڈالیں اور آپ ان کو دشمن کی فوج میں لڑتے ہوئے دیکھ لیں تو ان کو ایسی سخت سزا دیں کہ ان کے پچھلے بھی اس سے عبرت حاصل کریں۔

اصول جہاد سوم برائے مومنین :"وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (60)" (رکوع 7) دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری تیاری کرو اور جس قسم کا حالات زمانہ

کے مطابق جنگی سامان تم تیار کرسکتے ہو تیار رکھو اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کروگے ضائع نہیں جائے گا۔

قانون چہارم برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "وإن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا"(رکوع 8)۔ اگر مشرکین مسلمانوں کی قوت وشوکت اور ان کی مجاہدانہ سرفروشی کو دیکھ کر مرعوب ہو جائیں اور صلح کی پیش کش کردیں تو آپ بھی صلح کا ہاتھ بڑھادیں کیونکہ مقصود تو اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔ نہ کہ خونریزی اور قتل وغارت۔

قانون پنجم برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۔ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (64) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفاً مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَفْقَهُونَ (65)"(رکوع 8،9)۔ اے پیغمبر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اللہ کافی ہے آپ اس پر بھروسہ کریں اور مومنوں کو جہاد کی **ترغیب** دیں۔ میں تمہاری قلت کے باوجود تم کو مشرکین پر غلبہ عطا کروں گا۔

قانون ششم برائے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) : "مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (67)" (رکوع 9) چونکہ پہلے فدیہ

لینے کی ممانعت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لیے آپ نے فدیہ لے کر جنگ بدر کے قیدی رہا کر دیئے تھے اس پر فرمایا کہ پیغمبر کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کے ہاتھ میں ایسے دشمن قیدی ہوں اور وہ ان کو قتل کرنے کے بجائے ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دے۔

قانون ہفتم برائے پیغمبر خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) : "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الأَسْرَى "(رکوع 10)فدیہ وصول کرتے وقت جن قیدیوں نے اسلام کا اظہار کیا ہے آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر واقعی تم نے دل سے اسلام قبول کر لیا ہے تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو اس سے بہتر مال عطا کرے گا اور تمہارے سابقہ گناہ بھی معاف کر دیگا۔اس کے بعد "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وهَاجَرُوا وجَاهَدُوا"سے جہاد اور ہجرت کی **ترغیب** دی گئی

اور آگے چل کر "والَّذِينَ آمَنُوا وهَاجَرُوا وجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ والَّذِينَ آوَوْا ونَصَرُوا أُوْلَئِكَ هُمُ المُؤْمِنُونَ حَقاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ ورِزْقٌ كَرِيمٌ (74)"سے مجاہدین اور مہاجرین کو **بشارت اخروی** سنائی گئی۔

آخری رکوع میں **مومنین** کی دو قسمیں بیان کی گئیں **اول مومنین مہاجرین، دوم مومنین غیر مہاجرین اور مہاجرین کی بھی دو قسمیں ہوئیں۔ اولوا الارحام اور غیر اولی الارحام۔**

حصہ اول: پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ سورۃ انفال مضمون کے اعتبار سے دو حصوں میں منقسم ہے۔

پہلا حصہ ابتداء سورت سے لے کر رکوع 5 میں "نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ" تک ہے۔

اس حصے میں دو مضمون مذکور ہیں۔ **اول مال غنیمت کی تقسیم کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ مع علل سبعہ دوم اصول جہاد جن کی تعداد پانچ ہے۔**

سورۃ انفال کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وإنَّ فَرِيقاً مِّنَ المُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ (5)(رکوع 1)

نفی علم غیب از غیر اللہ۔

2 ۔وإذْ يَعِدُكُمُ اللّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ ويُرِيدُ اللّهُ أَن يُحِقَّ الحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ويَقْطَعَ دَابِرَ الكَافِرِينَ (7) **نفی علم غیب از غیر اللہ۔**

3 ۔إذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ المَلائِكَةِ مُرْدِفِينَ (9)(رکوع 1)۔ **اللہ ہی ناصر ومددگار اور کارساز ہے اور کوئی نہیں۔**

4 ۔فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ ولَكِنَّ اللّهَ قَتَلَهُمْ ومَا رَمَيْتَ إذْ رَمَيْتَ ولَكِنَّ اللّهَ رَمَى ولِيُبْلِيَ المُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلاءً حَسَناً إنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (17)(رکوع 2)۔

ولی کی کرامت اور نبی کا معجزہ درحقیقت اللہ کا فعل ہے جو ولی یا نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ کرامت اور معجزہ ولی اور نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

5 ۔ومَا كَانَ صَلاتُهُمْ عِندَ البَيْتِ إلاَّ مُكَاءً وتَصْدِيَةً فَذُوقُــوا العَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (35)(رکوع 4) **اس میں سے مزامیر کی ممانعت نکلتی ہے۔**

6 ۔إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وهُم بِالْعُدْوَةِ القُصْوَى والرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ولَوْ تَوَاعَدتُّمْ لاخْتَلَفْتُمْ فِي المِيعَادِ ولَكِن لِّيَقْضِيَ اللّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ ويَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وإِنَّ اللّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (42)(رکوع5) **نفی علم غیب از صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین**

7 ۔وإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وبِالْمُؤْمِنِينَ (62) (رکوع 8)۔ **نفی علم غیب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔**

8 ۔وإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وبِالْمُؤْمِنِينَ (62) وأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ولَكِنَّ اللّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (63)(رکوع8) **متصرف وکارساز اور مسبب الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔**

9 ۔يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّهُ ومَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ المُؤْمِنِينَ (64)(رکوع8)

ہر معاملہ اور ہر مہم میں اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرنیوالا ہے اور کوئی نہیں۔وہی سب کا کارساز ہے۔

سورۃ توبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :۔ سورۃ توبہ کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ ابتداء سے لے کر رکوع نمبر 5 کے آخر تک " لَا یَهْدِ الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ " تک ہے

اور دوسرا حصہ رکوع 6 کی ابتداء "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ (38)" سے لے کر " وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (122)" (رکوع 15) تک ہے۔

اور "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم" سے آخر سورت تک مضامین سورت کا اعادہ ہے۔

پہلے حصے میں بد عہدی کرنیوالے مشرکین سے اعلان براءت، مشرکین کے ساتھ اعلان جنگ، مشرکین سے جنگ کرنے کے بارے میں **شبہات** کا جواب جو ان کے ساتھ قتال کرنے کے موانع تھے اور مشرکین سے قتال کرنے کے اسباب ووجوہ مذکور ہیں۔

اور دوسرے حصے میں **منافقین** پر **زجر** یں، اور **مومنین** کے لیے **ترغیب** الی القتال ہے۔

دوسرے حصے کے آخر میں "مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُوْلِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (113)" سے فرمایا مشرکین سے جہاد جاری رکھو۔ اور تمہارے جو متعلقین حالت کفر میں مر چکے ہیں یا جن کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے ان کے لیے دعائے مغفرت بھی کرو اگرچہ وہ نہایت قریبی رشتہ دار ہوں۔

پہلا حصہ: پہلے حصے کی ابتداء میں " بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ (1)" میں بد عہدی کرنے والے مشرکین سے اعلانِ براءت ہے۔ یعنی جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا مگر انہوں نے معاہدہ توڑ دیا تم بھی معاہدے سے اعلان براءت کر دو اور سارے ملک میں اس اعلان کی چار ماہ تک خوب اشاعت کرو اور پھر حج کے موقع پر بھی اس اعلان کو دہراؤ۔ "إِلاَّ الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئاً وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَداً فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَى مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

(4)" سے ان مشرکین کو مستثنیٰ کر دیا گیا جنہوں نے اپنا عہد نہیں توڑا اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی ان سے اپنا عہد قائم رکھو اور میعاد معاہدہ کے اختتام تک ان سے تعرض مت کرو۔ جب اشہر حرم گذر جائیں تو عہد توڑنے والے مشرکین جہاں کہیں بھی مل جائیں انہیں قتل کر ڈالو۔

"وإنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ" سے پناہ مانگنے والے مشرکین کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

"كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وعِندَ رَسُولِهِ إلاَّ الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ المَسْجِدِ الحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُتَّقِينَ (7)" (رکوع 2) **یہ مانع اول کا جواب ہے**۔ مانع یہ تھا کہ ان مشرکین سے تو معاہدہ کیا گیا ہے ان سے جہاد کیونکر جائز ہے۔

جواب دیا گیا کہ جب انہوں نے عہد توڑ دیا تو اب مانع باقی نہ رہا۔ اب ان سے جہاد کرو۔

"مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ أُوْلَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ (17)" (رکوع 3) **یہ مانع دوم کا جواب ہے**۔

مانع دوم یہ تھا کہ مشرکین تو بڑے نیک کام کر رہے ہیں۔ بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں اور حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں فرمایا کفر و شرک کی حالت میں اعمال صالحہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ اعمال رائیگاں ہیں۔ اعمال کی قبولیت کا مدار ایمان پر ہے اور وہ ایمان سے خالی ہیں۔

اس کے بعد "الَّذِينَ آمَنُوا وهَاجَرُوا وجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ وأُوْلَئِكَ هُمُ الفَائِزُونَ (20)" میں مہاجرین اور مجاہدین کے لیے **بشارت اخروی** ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ ومَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (23)" (رکوع 3) **یہ تیسرے مانع کا جواب ہے** یعنی مشرکین سے تو قریبی رشتہ داریاں ہیں ان سے جنگ کرنے سے قطع رحمی ہوگی۔ فرمایا اگر اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں تمہیں رشتہ داریاں اور مالی منافع زیادہ عزیز ہیں تو پھر تم بھی اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔

اس کے بعد "لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ويَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئاً وضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ ولَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (25)" (رکوع 4) **بشارت دنیوی** ہے۔

"وإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ" **یہ چوتھے مانع کا جواب ہے**۔ یعنی اگر مشرکین سے جہاد کی صورت میں کاروبار تباہ ہونے اور مالی پریشانیوں کا اندیشہ ہو تو اس کی پرواہ نہ کرو۔ اللہ تمہیں فراخی سے دولت عطا فرمائے گا۔ "قَاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ولا بِالْيَوْمِ الآخِرِ ولا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ورَسُولُهُ ولا يَدِينُونَ دِينَ الحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الجِزْيَةَ عَن يَدٍ وهُمْ صَاغِرُونَ

(29) "یہاں سورۃ انفال کے دعوے کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کن لوگوں کے ساتھ قتال کرنا ہے اور ان لوگوں سے قتال کے اسباب ووجوہ کیا ہیں۔ یعنی جو لوگ اللہ کی توحید اور پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے اور غیر اللہ کو متصرف و کارساز سمجھ کر ان کے لیے تحری میں کرتے اور نذریں دیتے ہیں اور اللہ کی تحریمات کو باقی نہیں رکھتے ان سے جہاد کرو وہ خواہ مشرکین عرب ہوں یا یہود اور نصاریٰ

"لا یُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ولا بِالْيَوْمِ الآخِرِ" یہ قتال کی پہلی وجہ ہے۔ یعنی اللہ پر، اللہ کے سول پر اور قیامت پر ان کا ایمان نہیں۔

دوسری وجہ "ولا یُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ورَسُولُهُ" وہ محرمات الٰہیہ مثلاً غیر اللہ کی نذر و نیاز کو حرام نہیں سمجھتے۔

تیسری وجہ "وقَالَتِ اليَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وقَالَتِ النَّصَارَى المَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ" (رکوع 5)۔ یہود حضرت عزیر کو اور عیسائی حضرت مسیح (علیہ السلام) کو خدا کا بیٹا اور نائب متصرف سمجھتے ہیں۔

چوتھی وجہ "اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلَهاً وَاحِداً لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (31)" انہوں نے اپنے علماء سوء، پیروں اور حضرت مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا ہے۔

پانچویں وجہ قتال "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيراً مِّنَ الأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (34)" یہود و نصاریٰ کے بہت سے علماء اور پیر و فقیر لوگوں کو اللہ کی راہ (راہ توحید) سے روکنے اور ناجائز ہتھکنڈوں سے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں۔

چھٹی وجہ قتال "إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلاَ تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (36)" اللہ تعالیٰ نے روز اول سے مہینوں کی تعداد بارہ مقرر کی اور ان میں سے چار مہینوں کو قابل احترام ٹھہرایا مگر ان مشرکین نے ان میں اپنی طرف سے ردوبدل کر دیا وہ عزت والے مہینوں میں جنگ و قتال کر کے ان کی جگہ دوسرے مہینوں کو عزت والے قرار دے کر ان میں جنگ نہ کرتے۔ جن مشرکین نے اشہر حرم کا احترام باقی نہیں رکھا ان سے بھی قتال کرو۔

دوسرا حصہ: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ (38)“(رکوع 6)

بیان دعویٰ کے بعد مومنوں کے لیے **ترغیب** الی القتال،

منافقین اور ان مومنوں کے لیے جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے **زجر** وتوبیخ کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہاں سے ”ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ“ تک **ترغیب** الی القتال ہے۔

دوسرے حصے میں صحابہ کرام کی تین اور **منافقین** کی چار جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

صحابہ کی تین جماعتیں

(1) وہ مہاجرین وانصار جو جان ودل سے جنگ تبوک میں شریک ہوئے اور جہاد کیا۔

آیات ذیل میں ان کے فضائل اور ان کے لیے **بشارتیں** مذکور ہیں۔ ”وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ المُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (71)“ تا ”وَعَدَ اللَّهُ المُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الفَوْزُ العَظِيمُ (72)“

(رکوع9)،"لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُوْلَئِكَ لَهُمُ الخَيْرَاتُ وَأُوْلَئِكَ هُمُ المُفْلِحُونَ (88)" "تا" أَعَدَّ اللّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الفَوْزُ العَظِيمُ (89)"

(رکوع11)،" وَمِنَ الأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (99)"(رکوع12)تا" وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الفَوْزُ العَظِيمُ (100)"(رکوع13)،"إِنَّ اللّهَ اشْتَرَى مِنَ المُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الفَوْزُ العَظِيمُ (111) التَّائِبُونَ العَابِدُونَ الحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ المُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّهِ وَبَشِّرِ المُؤْمِنِينَ (112)" (رکوع14)،"لَقَد تَّابَ اللّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ العُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (117)"

(2) وہ پانچ صحابہ کرام جو مخلص مؤمن تھے مگر جہاد میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے کو ستونوں سے باندھ لیا اور گڑگڑا کر توبہ کی۔ اللہ نے ان کو توبہ قبول فرمالی۔

"وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (102) خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(103) أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (104)"

(رکوع 13) میں ان کا ذکر ہے۔

(3)۔ وہ تین صحابہ جو قدیم الایمان اور نہایت مخلص تھے اور سستی کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوئے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی واپسی پر کوئی عذر نہیں تراشا۔ بلکہ اپنا قصور صاف صاف بیان کر دیا ان کو بطور تادیب پچاس دن کی ڈھیل دی اور اس کے بعد ان کی توبہ قبول فرمائی۔

ان کا ذکر ان دو آیتوں میں ہے۔ "وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (106)" (رکوع 13) اور "وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (118)" (رکوع 14)

منافقین کی حسب ذیل چار جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(1)۔ وہ **منافقین** جو جہاد میں شریک نہ ہوئے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جہاد سے واپسی پر جھوٹے بہانے تراشا شروع کیے۔

حسب ذیل مقامات میں ان کے احوال وقبائح مذکور ہیں۔ "لَوْ كَانَ عَرَضاً قَرِيباً وسَفَراً قَاصِداً لاَّتَّبَعُوكَ ولَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وسَيَحْلِفُونَ بِاللّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ واللّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (42)" (رکوع 6) تا "يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوا إِنَّ اللّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ (64)" (رکوع 8)۔ "فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلافَ رَسُولِ اللّهِ وكَرِهُوا أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وقَالُوا لا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرّاً لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ (81)" (رکوع 11) تا "رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لا يَفْقَهُونَ (87)" (رکوع 11)، "وجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللّهَ ورَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (90)" (رکوع 13) تا "الأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْراً ونِفَاقاً وأَجْدَرُ أَلاَّ يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللّهُ عَلَى رَسُولِهِ واللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (97)" رکوع 12۔

(2)۔ وہ منافقین جو جہاد میں شریک نہ ہوئے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کے لیے مسجد ضرار تعمیر کی۔

ان کا ذکر "والَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِداً ضِرَاراً وكُفْراً وتَفْرِيقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وإِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللّهَ ورَسُولَهُ مِن قَبْلُ ولَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ الْحُسْنَى واللّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (107)" (رکوع 13) تا " لا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلاَّ أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ واللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (110)" (رکوع 13) میں ہے۔

(3)۔وہ منافقین جو ازراہِ نفاق جہاد میں شریک ہوئے مگر راستہ میں مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرتے رہے۔

ان کا ذکر ”ولَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ ونَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّهِ وآيَاتِهِ ورَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ (65) لا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ (66)“(رکوع 8) میں ہے۔

(4)۔وہ منافقین جنہوں نے حضور(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جنگ تبوک سے واپسی پر آپ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو ان کی ناپاک سازش کی اطلاع دے دی۔

ان کا ذکر ”يَحْلِفُونَ بِاللّهِ مَا قَالُوا ولَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ وهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ومَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّهُ ورَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ فَإِن يَتُوبُوا يَكُ خَيْراً لَّهُمْ وإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ عَذَاباً أَلِيماً فِي الدُّنْيَا والآخِرَةِ ومَا لَهُمْ فِي الأَرْضِ مِن ولِيٍّ ولا نَصِيرٍ (74)“(رکوع 10) میں کیا گیا ہے۔

اس حصے میں ثعلبہ منافق کا واقعہ بھی مذکور ہے جس نے حضور(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عہد کیا تھا مگر عہد پر قائم نہ رہا۔اس کا واقعہ ”ومِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن

فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ (75) "رکوع 10 میں مذکور ہے۔ (یہ تفسیر عثمانی میں بھی ملاحظہ فرمالیں)

سورت کے آخری رکوع میں سورت کے تمام مضامین کا بالاجمال اعادہ کیا گیا ہے۔" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (123) "میں حکم قتال کا اعادہ ہے۔" لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (128) "

میں **ترغیب** اتباع رسول کا اعادہ ہے

اور" لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ " میں مسئلہ توحید کا بیان ہے جس کی خاطر جہاد کا حکم دیا گیا۔

* ف 2: **حصہ اول:** سورۃ براءت کا پہلا حصہ جو ابتداء سے لے کر رکوع 5 کے آخر یعنی" وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ " تک ہے۔

اس میں تین امور مذکور ہیں۔

(1) اعلان براءت از مشرکین۔

(2) جہاد کے چار موانع کا جواب اور

(3) مشرکین سے جہاد کرنے کے وجوہ۔

سورۃ توبہ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ (1) (رکوع 1)۔ مشرکین سے بیزاری کا اعلان۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ أُوْلَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ (17) إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللَّهَ فَعَسَى أُوْلَئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (18)(رکوع 3)۔

تعمیر مسجد اور اس کے علاوہ کوئی نیک عمل مشرکین سے قبول نہیں

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاَ يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (19)(رکوع 3)۔

مشرکین کے نیک اعمال مومنوں کے نیک اعمال کے مقابلہ میں بالکل بے وقعت ہیں۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئاً وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (25)(رکوع 4)۔

مومنوں کو ہر وقت اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اور کثرت عدد پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

قَاتِلُوا الَذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ولا بِالْيَوْمِ الآخِرِ ولا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ورَسُولُهُ ولا يَدِينُونَ دِينَ الحَقِّ مِنَ الَذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الجِزْيَةَ عَن يَدٍ وهُمْ صَاغِرُونَ (29)۔

یعنی غیر اللہ کی نیازوں کا حرام نہیں سمجھتے۔

وقَالَتِ اليَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وقَالَتِ النَّصَارَى المَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (30) (رکوع5)۔

یہود و نصاریٰ پیغمبروں کو اللہ کے جزو سمجھتے اور ان کو حاضر وناظر سمجھ کر حاجات میں پکارتے تھے۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ ورُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللَّهِ والْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ومَا أُمِرُوا إلاَّ لِيَعْبُدُوا إلَهاً واحِداً لاَّ إلَهَ إلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (31)(رکوع5)۔

وہ پیغمبروں کے علاوہ اپنے علماء سوء اور پیروں کو بھی اللہ کے سوا حاجت روا سمجھتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا إنَّ كَثِيراً مِّنَ الأَحْبَارِ والرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ويَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ والَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ والْفِضَّةَ ولا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (34)۔

اکثر علماء سوء اور پیر غیر اللہ کی نیازیں کھاتے اور اللہ کی **توحید** سے روکتے ہیں۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَاماً ويُحَرِّمُونَهُ عَاماً لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ واللَّهُ لا يَهْدِي القَوْمَ الكَافِرِينَ (37) (رکوع 5)۔ اپنی طرف سے کئی قسم کی تحریمات مقرر کرر کھی تھیں۔

ولَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ ورَسُولُهُ وقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ورَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ (59) (رکوع 7)۔ یعنی جو ان کو اللہ کی عنایت اور پیغمبر (علیہ السلام) کے مال غنیمت وغیرہ کو تقسیم کرنے سے ملا اس پر وہ راضی ہو جاتے تو ان کے لیے بہتر تھا۔

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا ولَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الكُفْرِ و كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلامِهِمْ وهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ومَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ ورَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ فَإِن يَتُوبُوا يَكُ خَيْراً لَّهُمْ وإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَاباً أَلِيماً فِي الدُّنْيَا والآخِرَةِ ومَا لَهُمْ فِي الأَرْضِ مِن ولِيٍّ ولا نَصِيرٍ (74) (کوع 10)۔

یعنی اللہ نے اپنی عنایت سے اور پیغمبر نے مال غنیمت وغیرہ سے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُل لاَّ تَعْتَذِرُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وسَيَرَى اللّهُ عَمَلَكُمْ ورَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (94)۔

(رکوع12)۔ **منافقین جو اعمال پیغمبر (علیہ السلام) کے سامنے کرتے تھے، آپ ان کو دیکھتے تھے۔**

ومِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ومِنْ أَهْلِ المَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ (101)(رکوع13)۔

معلوم ہوا کہ پیغمبر (علیہ السلام) غیب دان نہ تھے۔

وقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّهُ عَمَلَكُمْ ورَسُولُهُ والْمُؤْمِنُونَ وسَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (105)۔

وہی اعمال مراد ہیں جو پیغمبر (علیہ السلام) اور مؤمنوں کے سامنے منافقین کرتے تھے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ والَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ ولَوْ كَانُوا أُوْلِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الجَحِيمِ (113)(رکوع14)۔

شرک پر مر جانے کے بعد ان کے لیے استغفار جائز نہیں، ممنوع ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ (129)۔(رکوع 16)۔یہ وہ مسئلہ توحید ہے جس کی خاطر جہاد کا حکم دیا گیا اور صحابہ کو فضیلت و شان ملی اور منافقین پر زجریں نازل ہوئیں۔

سورۃ توبہ ختم ہوئی بحمد اللہ و بفضل اللہ

سورۃ یونس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ بقرہ میں حسب ذیل مضامین خصوصیت سے مذکور ہوئے۔

(1) توحید۔

(2)رسالت۔

(3)جہاد

(4)انفاق اور

(5)امور انتظامیہ اور امور مصلحہ۔

اس کے بعد سورۃ آل عمران میں ان مضامین میں سے توحید کے ایک پہلو یعنی نفی شرک اعتقادی رسالت، جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر کیا گیا۔ پھر سورۃ نساء میں سورۃ بقرہ کے ایک مضمون (امور انتظامیہ مع امور مصلحہ) کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔

چودہ احکام رعیت اور نو احکامِ سلطانیہ اس کے بعد سورۃ مائدہ اور انعام میں مسئلہ **توحید** کے دونوں پہلوؤں یعنی (نفی شرک اعتقادی کے ساتھ نفی شرک فعلی کو بھی واضح طور پر بیان کیا گیا۔

سورۃ مائدہ میں **دعویٰ** کی وضاحت پر اور سورۃ انعام میں دلائل **عقلیہ** پر زیادہ زور دیا گیا اور اس کے بعد سورۃ اعراف میں نفی شرک فعلی اور نفی شرک اعتقادی پر زیادہ تر دلائل نقلیہ ذکر کیے گئے۔ اس کے بعد انفال اور توبہ میں "قَاتِلُوهُمْ" سے مشرکین کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا اور جہاد فی سبیل اللہ کے تفصیلی احکام بیان کیے گئے۔

یہاں تک سورۃ بقرہ کے تمام مضامین تفصیل اور دلائل کے ساتھ مذکور ہو چکے۔ البتہ مسئلہ **توحید** کا صرف ایک پہلو باقی رہ گیا۔ یعنی نفی شفاعت قہری۔ اب سورۃ یونس میں شفاعت قہری کی نفی پر **عقلی** دلیلیں پیش کی گئی ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور مختار مطلق ہے۔ اور اس کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں اور اس کے فیصلے کے سامنے کوئی ملک مقرب اور کوئی نبی مرسل اور کوئی ولی مکرم دم نہیں مار سکتا نفی شفاعت قہری کا مضمون سورۃ یونس سے لے کر سورۃ کہف تک چلا گیا

ہے۔

خلاصہ: سورۃ یونس میں تین جگہ دعوائے سورت مذکور ہے۔

اول اجمالاً "مَا مِن شَفِيعٍ إِلاَّ مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمُ اللّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ (3)"(رکوع 1)۔یعنی اللہ کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں اور آخرت میں جن انبیاء وصلحاء(علیہم السلام) کو شفاعت کی اجازت ملے گی صرف وہی شفاعت کر سکیں گے۔ اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو لب کشائی کی اجازت و جرات نہ ہو گی۔

دوم ضمناً "وَيَقُولُونَ هَؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ"(رکوع 2)۔

سوم تفصیلاً "قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلاَ أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (104) وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً وَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (105) وَلاَ تَدْعُ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَنفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِّنَ الظَّالِمِينَ (106) وَإِن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَآدَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (107)" (رکوع 11)۔

اس **دعویٰ** پر گیارہ دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

دس دلائل عقلیہ اور ایک دلیل وحی۔

دلائل میں ایک نفی شرک فی العلم پر۔ایک نفی شرک فعلی پر اور آٹھ نفی شرک فی التصرف پر دال ہیں اور ان میں ایک دلیل علی سبیل الاعترف من الخصم ہے۔

دلائل کے درمیان تین جگہ دلائل کا ثمرہ مذکور ہوا ہے اور ساتھ ساتھ حسب مواقع زجریں،

بشارتیں، تخویفیں اور شکوے مذکور ہیں۔

دلائل عقلیہ

پہلی عقلی دلیل: "إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِن شَفِيعٍ إِلاَّ مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (3)"(رکوع 1)۔ساری کائنات کا خالق ومالک اور مدبر ومختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔اس لیے اس پر کسی کا زور اور دباؤ نہیں چل سکتا۔ اس دلیل کے ضمن میں دعوائے سورت بھی اجمالاً مذکور ہے۔اور آخر میں "ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ" دلیل کا ثمرہ ہے۔یعنی وہ اللہ جو صفات مذکورہ سے متقصف ہے وہ تمہاری معبود اور کارساز ہے اس لیے صرف اسی کو پکارو "لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ

وعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (4)" **بشارت اخروی** اور" والَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (4)" **تخویف اخروی** ہے۔

دوسری عقلی دلیل: "هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً والْقَمَرَ نُوراً وقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ والْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلاَّ بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (5) إِنَّ فِي اخْتِلافِ اللَّيْلِ والنَّهَارِ ومَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ (6)" سارے جہان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ سارا نظام شمسی اسی کے اختیار و تصرف میں ہے اور وہی نظام عالم میں مدبر و متصرف ہے۔ لہذا صرف اسی کو پکارو۔

"إِنَّ الَّذِينَ لا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ورَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا واطْمَأَنُّوا بِهَا والَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ (7)"

تخویف اخروی ہے۔

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (9)"

بشارت اخروی ہے۔

"ولَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُم بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (11)" (رکوع 2) **زجر** ہے۔

"ولَقَدْ أَهْلَكْنَا القُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ومَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي القَوْمَ المُجْرِمِينَ (13)" **تخویف دنیوی** ہے۔

جس طرح پہلی قوموں نے ہمارے انبیاء (علیہم السلام) کی تکذیب کی اور اس کی پاداش میں مبتلائے عذاب ہوئے اسی طرح اگر تم میرے آخری پیغمبر (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کو جھٹلاؤ گے اور دعوائے **توحید** کا انکار کروگے تو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا۔ "وإذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ **قُلْ** مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلاَّ مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (15)" شکوہ ہے۔ مشرکین نے کہا یہ قرآن تو ہم ماننے سے رہے کیونکہ اس میں ہمارے معبودوں کی توہین ہے البتہ تم کوئی اور قرآن لے آؤ یا اسی میں ترمیم کرلو تو ہم مان لیں گے۔

"قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي" **جواب شکویٰ** ہے۔ قرآن میں ردوبدل کرنا میرے اختیار میں نہیں۔ میں وہی کچھ کہہ سکتا ہوں جو اللہ کی طرف سے وحی ہو۔

" فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً " **زجر** ہے۔

تیسری عقلی دلیل : "وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (18)" اصل میں یہ **زجر** ہے بصورت **شکویٰ**۔ لیکن دعوائے سورت پر **عقلی** دلیل بھی ہے اور اس کے ضمن میں دعائے سورت بھی مذکور ہے۔ مشرکین ایسے عقل کے اندھے ہیں کہ وہ اللہ کے سوا ایسے معبودوں کو پکارتے ہیں جن کے اختیار میں نہ نقصان پہنچانا ہے نہ نفع دینا اور پھر ساتھ ہی کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ان کے سفارشی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سفارش کرنے یا نفع و نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں سونپا۔

"وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ" **شکویٰ** ہے۔

"فَقُلْ إِنَّمَا الغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ المُنتَظِرِينَ (20)" **جواب شکویٰ** ہے۔

چوتھی عقلی دلیل : "هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي البَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى إِذَا كُنتُمْ فِي الفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ المَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ

الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (22) "(رکوع 3)۔ جب بحر وبر میں وہی کارساز ہے اور دریاؤں اور سمندروں میں جب ان کی کشتیاں ہولناد موجوں میں گھر جاتی ہیں تو وہ اپنے تمام خیالی کارسازوں اور سفارشیوں کو بھول کر صرف خدائے واحد کو پکارتے ہیں۔ جب دریاؤں اور سمندروں میں اللہ تعالیٰ بلا شرکت غیرے ان کی مدد کرتا ہے تو دوسرے موقعوں پر وہ ان کی مدد کیوں نہیں کر سکتا؟

"واللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلاَمِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (25)" **بشارت اخروی** ہے۔

"والَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعاً مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِماً أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (27)" **تخویف اخروی**۔

"ويَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ (28)" **تخویف اخروی** ہے اور دلائل ماقبل کا ثمرہ بھی یعنی دنیا میں تم جن کو خدا کے یہاں سفارشی سمجھ کر پکارتے ہو قیامت کے دن وہ خود کہیں گے۔ "مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ" اور " إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ" یعنی ہم تو تمہاری دعاء اور پکار سے بالکل بیخبر تھے۔ سفارش تو درکنار، ہمیں تو تمہاری پکار کا ہی علم نہیں تھا۔

پانچویں عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم: "قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ وَيُخْرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ (31)" (رکوع 4)۔ جب تم خود **تسلیم** کرتے ہو کہ خالق وراز، ساری کائنات کا مالک و مختار اور مدبر عالم اللہ تعالیٰ ہے ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتے اور شرک کیوں نہیں چھوڑتے ہو۔

"فَذَلِكُمُ اللّهُ رَبُّكُمُ الحَقُّ" یہ ثمرہ دلیل ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو ان مذکورہ صفات سے متصف ہے وہی تمہارا معبود برحق اور کارساز حقیقی ہے لہذا احاجات و مشکلات میں صرف اسی کو پکارو۔

"أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ" **شکویٰ** ہے۔

"قُلْ فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ" **جواب شکویٰ** ہے۔ مشرکین کہتے کہ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) اپنے پاس سے قرآن بنا کر اللہ کے ذمہ لگا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ جواب دینے کا حکم دیا: اگر میں ایسا قرآن اپنے پاس سے بنا سکتا ہوں تو تم بھی کم از کم ایسی ایک ہی سورت بنا کر لے آؤ کیونکہ تم بھی اہل زبان ہو۔ اور اپنی امداد کے لیے اپنے تمام حامیوں کو بھی بلا لو۔

"وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ" (رکوع 5) **زجر** ہے۔

”ويَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا“ **تخویف اخروی** ہے۔

”وإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَذِي نَعِدُهُمْ“ **تخویف دنیوی**۔

”ويَقُولُونَ مَتَى هَذَا الوَعْدُ“ **شکویٰ** ہے۔

”قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَراًّ ولا نَفْعاً“ **جواب شکویٰ** ہے۔ تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ عذاب کب آئے گا حالانکہ مجھے تو اپنے نفع و نقصان کا بھی علم نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ علم الٰہی میں عذاب کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور آئے گا۔

”قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتاً أَوْ نَهَاراً مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ المُجْرِمُونَ (50) “ **زجر** مع **تخویف دنیوی**۔

”ويَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ“ **شکویٰ**

”قُلْ إِي ورَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ“ **جواب شکویٰ** ہے۔

"وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الأَرْضِ لافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا العَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لا يُظْلَمُونَ (54)"(رکوع6) **تخویف دنیوی** ہے۔

چھٹی عقلی دلیل: "أَلا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ أَلا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (55) هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (56)"(رکوع6) زمین و آسمان اور ساری کائنات کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے اور موت و حیات بھی اسی کے اختیار میں ہے پھر اس کے ساتھ اوروں کو کیوں پکارتے ہو۔

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (57)"

یہ **ترغیب الی القرآن** ہے۔

ساتویں عقلی دلیل: "قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَاماً وَحَلالاً قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ" اس دلیل سے شرک فعلی کی نفی مقصود ہے۔ جب ہر چیز کا مالک و خالق اللہ تعالیٰ ہے اور وہی زمین و آسمان سے تمہاری روزی کا انتظام کرتا ہے۔ یہ غلے، میوے، پھل اور چوپائے تمہارے لیے اسی نے پیدا کیے۔ پھر تم نے اپنی مرضی سے ان کو حلال و حرام کرنا شروع کر دیا حالانکہ اللہ نے تمہیں اس کی کوئی اجازت نہیں دی۔

آٹھویں عقلی دلیل: " ومَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ ومَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ ولا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلاَّ كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوداً إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ومَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّمَاءِ ولا أَصْغَرَ مِن ذَلِكَ ولا أَكْبَرَ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (61)" (رکوع 7)۔

یہ دلیل نفی شرک فی العلم پر قائم کی گئی ہے۔

" أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ولا هُمْ يَحْزَنُونَ (62)" **بشارت اخروی**۔

"ولا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ" **تسلیہ برائے نبی کریم** (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔

نویں عقلی دلیل: "أَلا إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي السَّمَوَاتِ ومَن فِي الأَرْضِ"۔ تمام انبیاء واولیاء اور ملائکہ کرام (علیہم السلام) اللہ تعالٰی کے ملک اور تصرف میں ہیں اور سب اس کے محتاج اور نیاز مند ہیں پھر تم ان کو کیوں پکارتے ہو۔

" ومَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وإِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ (66)" **زجر** برائے مشرکین۔

دسویں عقلی دلیل: " هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِراً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (67)"(رکوع 7)۔اس کا ماحصل گذشتہ دلائل کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

"قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً" **شکویٰ**۔ مشرکین کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو دنیا میں اپنا نائب بنا رکھا ہے اور انہیں کچھ اختیارات سونپ رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے اس قول کا یہاں رد فرمایا۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں شفاعت قہری کی نفی کی گئی ہے وہاں مشرکین کے اس قول کا رد بھی فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں فرمایا۔" وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ (116)"(رکوع 14)۔

"سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَانٍ بِهَذَا أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (68)" **پانچ وجوہ سے شکوے کا جواب ہے۔**

"قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لاَ يُفْلِحُونَ (69)" **زجر مع تخویف اخروی۔**

”واتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّهِ فَعَلَى اللّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وشُرَكَاءكُمْ ثُمَّ لاَ يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ ولاَ تُنظِرُونِ (71)“(رکوع 8)۔

تخویف دنیوی کا ایک تفصیلی نمونہ۔

”ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلاً إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ المُعْتَدِينَ (74)“ تخویف دنیوی کا ایک اجمالی نمونہ۔

” ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُّوسَى وهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ ومَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وكَانُوا قَوْماً مُّجْرِمِينَ (75) فَلَمَّا جَاءَهُمُ الحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ (76) قَالَ مُوسَى أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا ولاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ (77) قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وتَكُونَ لَكُمَا الكِبْرِيَاءُ فِي الأَرْضِ ومَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ (78) وقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ (79) فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَى أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ (80) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّهَ لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ المُفْسِدِينَ (81) ويُحِقُّ اللّهُ الحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ولَوْ كَرِهَ المُجْرِمُونَ (82) فَمَا آمَنَ لِمُوسَى إِلاَّ ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ عَلَى خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ ومَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ وإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الأَرْضِ وإِنَّهُ لَمِنَ المُسْرِفِينَ (83) وقَالَ مُوسَى يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ (84) فَقَالُوا عَلَى اللّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (85) ونَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ القَوْمِ الكَافِرِينَ (86) وأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وأَخِيهِ أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتاً واجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وأَقِيمُوا الصَّلاةَ وبَشِّرِ المُؤْمِنِينَ (87) وقَالَ مُوسَى رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ ومَلأَهُ زِينَةً وأَمْوالاً فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوالِهِمْ واشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا العَذَابَ الأَلِيمَ (88) قَالَ قَدْ أُجِيبَت

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلاَ تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ (89) وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْياً وَعَدْواً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَاْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (90) آلآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (91) فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ (92)" (رکوع 9)۔ **تخویف دنیوی** کا دوسرا تفصیلی نمونہ۔

"فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَؤُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (94)" **زجر** ہے۔

"قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَاْ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ (108)" (رکوع 11)۔ مسئلہ **توحید** کو ماننے اور حق کو قبول کرنے کی **ترغیب**۔

دلیل وحی : "وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (109)" سورت کے اختتام پر **دلیل وحی** لائی گئی اور حضور (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا گیا کہ دعوائے **توحید** اور اس کے دلائل جو بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائے ہیں میں

صرف انہی کا اتباع کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے شرک کے حق میں کوئی دلیل نازل نہیں کی اسلیے شرک کی تمام انواع و اقسام باطل ہیں۔

"واصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ وهُوَ خَيْرُ الحَاكِمِينَ (109)"۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔یعنی آپ پر جو وحی نازل کی گئی ہے آپ اس کی پیروی کریں اور مسئلہ توحید کی واشگاف تبلیغ فرمائیں اور مشرکین کی طرف سے آنے والی تمام تکلیفوں اور مصیبتوں پر صبر و استقلال کا دامن تھامے رہیں اور آپ کے عزم و ثبات میں تزلزل اور پائے استقلال میں جنبش نہ آنے پائے۔ آخر کار فیصلہ آپ ہی کے حق میں ہو گا مشرکین ذلیل و خوار اور مغضوب و مقہور ہوں گے۔ اور آپ اور آپ کی جماعت اپنے موقف میں کامیاب اور دنیاو آخرت میں کامران و سرخرو ہوں گے۔

مختصر خلاصہ : دعائے سورت:۔ نفئ شفاعت قہری۔

یہ دعویٰ سورت میں تین جگہ مذکور ہے۔

پہلے اجمالاً "مَا مِن شَفِيعٍ إلاَّ مِنْ بَعْدِ إذْنِهِ"

پھر دلیل کے ضمن میں "ويَقُولُونَ هَؤُلاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ"

اور تیسری بار تفصیلاً ’’قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي الایۃ‘‘

اس دعوے کے ثبوت میں گیارہ دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

دس دلائل **عقلیہ** اور ایک **دلیل وحی**۔

دس دلائل **عقلیہ** میں سے ساتویں دلیل نفی شرک فعلی

اور آٹھویں نفی شرک فی العلم کے لیے ہے

اور باقی نفی شرک فی التصرف کے لیے ہیں۔

ان میں پانچویں دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم ہے۔

تینوں جگہوں میں دلائل کا ثمرہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سورت میں موقع بموقع خصوصی

زجریں، **شکوے**، **تخویفیں** اور **بشارتیں** بھی مذکور ہیں۔

سورۃ یونس کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔إِنَّ رَبَّكُمُ اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الأَمْرَ
مَا مِن شَفِيعٍ إِلاَّ مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمُ اللّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ (3)۔(رکوع 1)

نفی شرک اعتقادی و نفی شفاعت قہری۔

”مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ“ یہ اس سورت کی خصوصیت ہے۔

2 ۔هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُوراً وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا
خَلَقَ اللّهُ ذَلِكَ إِلاَّ بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (5) إِنَّ فِي اخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
خَلَقَ اللّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ (6)(رکوع 1) **نفی شرک فی التصرف۔**

3 ۔وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ قُلْ
أَتُنَبِّئُونَ اللّهَ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلاَ فِي الأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (18)
(رکوع 2)۔ **نفی شرک فی التصرف و نفی شفاعت قہری جو اس سورت کی خصوصیت ہے۔**

4 ۔وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
وَقَالَ شُرَكَآؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ (28) فَكَفَى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ

عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ (29) هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (30)(رکوع 3)۔ **دنیا میں جن کو کارساز سمجھ رکھا ہے آخرت میں وہ اپنے پجاریوں کی دعاء اور پکار سے لاعلمی کا اظہار کریں گے۔**

5 ۔هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (22) فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (23)(رکوع 3)۔ **نفی شرک فی التصرف۔** مشرکین مشکل ترین کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے۔ یہ بھی اس سورت کی خصوصیت ہے۔

6 ۔قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (35)(رکوع 4)۔ جن کو تم نے خدا کے شریک بنا رکھا ہے وہ بالکل عاجز اور بے بس ہیں اس لیے الوہیت کے لائق نہیں ہیں۔

7 ۔أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (55)

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (56)(رکوع6)۔ **نفی شرک فی التصرف**

8 ۔قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَاماً وَحَلاَلاً قُلْ آللّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّهِ تَفْتَرُونَ (59)(رکوع6)۔ **نفی شرک فعلی، تحریمات غیر اللہ اور نذر لغیر اللہ۔ یہ سورت کی خصوصیت ہے۔**

9 ۔وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَلاَ تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلاَّ كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوداً إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَلاَ أَصْغَرَ مِن ذَلِكَ وَلا أَكْبَرَ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (61)(رکوع7)۔ **نفی شرک فی العلم**۔

10 ۔هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُواْ فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِراً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (67)(رکوع7)۔ **نفی شرک فی التصرف**۔

11 ۔قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلاَ أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (104) وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً وَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (105) وَلاَ تَدْعُ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَنفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ

فَإِنَّكَ إِذاً مِّنَ الظَّالِمِينَ (106) وإن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلا كَاشِفَ لَهُ إلاَّ هُوَ وإن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ

فَلا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وهُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ (107)(رکوع 11)۔

نفی شرک فی التصرف۔

الحمدللہ۔سورۃ یونس ختم ہوئی

سورۃ ھود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: سورۃ ہود کو سورۃ یونس سے دو طرح کا ربط ہے۔ اول: ربط نامی۔ سورۃ یونس میں جس طرح مسئلہ توحید کو بیان کیا گیا ہے اور شرک اعتقادی (شرک فی التصرف، شرک فی العلم) اور شرک فعلی کا جس انداز سے رد کیا گیا ہے جب تم اس کو اسی انداز سے بیان کرو گے تو تم مشرکین کی طرف طعن و ملامت کا نشانہ بنو گے جس طرح حضرت ہود (علیہ السلام) کو ان کی قوم نے مسئلہ توحید بیان کرنے پر طرح طرح کے طعنے دیئے جیسا کہ اسی سورت کے چوتھے رکوع میں ہے۔ "قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (53)" اور " إِن نَّقُولُ إِلاَّ اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ "۔

دوم معنوی ربط: جس کی تین تقریریں ہیں۔

(1)سورۃ یونس کے آخر میں فرمایا" واتَّبِعْ مَا یُوحَی إِلَيْكَ واصْبِرْ حَتَّی يَحْكُمَ اللّٰهُ وهُوَ خَيْرُ الحَاكِمِينَ (109) " اب سورۃ ہود کی ابتداء میں فرمایا" الٓـر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (1)" یعنی وہ مَا یُوْحٰی یہ کتاب محکم ہے اسی کی پیروی کرو۔

(2)سورۃ یونس میں دلائل **عقلیہ** سے ثابت کردیا گیا کہ اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں اور اب سورۃ ہود میں کہا جائے گا جب اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں تو حاجات میں مافوق الاسباب صرف اللہ ہی کو پکارو کیونکہ اس کے سوا کوئی عالم الغیب اور کارساز نہیں۔ غیر اللہ کی پکار کا مسئلہ اگرچہ سورۃ یونس میں بھی ہے مگر اس میں زیادہ زور دلائل پر ہے اور سورۃ ہود میں زیادہ زور غیر اللہ کی پکار سے ممانعت پر ہے **اس طرح پکار کی نفی سورۃ ہود کا موضوع ہے**۔

(3)سورۃ یونس میں **دعوی توحید** پر صرف **عقلی** دلائل پیش کیے گئے اب سورۃ ہود میں دلائل نقلیہ ذکر کیے جائیں گے۔ جب اس سورت میں دعوائے **توحید** دلائل **عقلیہ** ونقلیہ سے مدلل ہو جائے گا تو کہا جائے گا کہ **دعوی** تو بالکل واضح اور ثابت ہے لیکن مشرک ضد وعناد کی وجہ سے نہیں مانتے۔

خلاصہ: سورت کی ابتداء میں چار دعوے مذکور ہیں۔

پہلا دعوی: صرف اللہ ہی کو پکارو

"أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللّهَ" خالصۃً صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور اسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ "إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (2)" دعوائے نبوت ہے یہ جملہ معترضہ ہے۔یعنی میں اسی مسئلہ ("أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللّهَ") کے لیے نذیر وبشیر بن کر آیا ہوں۔

"يُمَتِّعْكُم مَّتَاعاً حَسَناً إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ" **بشارت دنیوی** واخروی ہے۔

"وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (3) إِلَى اللّهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (4)"

تخویف اخروی ہے۔

دوسرا دعویٰ: اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔

"أَلا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (5) وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الأَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (6)"۔

اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے ساری کائنات کے ذرے ذرے کو جانتا ہے اور زمین و آسمان کی کوئی چیز

اس سے پوشیدہ نہیں۔"وهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً ولَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ المَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلاَّ سِحْرٌ مُّبِينٌ (7)"جب ساری کائنات کا خالق و مالک ہی وہی تو پھر اس سے کیا چیز مخفی ہو گی؟" لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا"اور" لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ" **شکوے ہیں**۔

" أَلا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (8)" **جواب شکویٰ ہے**۔

" ولَئِنْ أَذَقْنَا الإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ (9) ولَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ (10)" **زجر ہے**۔

" إِلاَّ الَّذِينَ صَبَرُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وأَجْرٌ كَبِيرٌ (11)" **بشارت اخروی ہے**۔

تیسرا دعویٰ۔"مَا يُوحَى" کی تبلیغ میں کوتاہی نہ ہونے پائے

" فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ واللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وكِيلٌ (12)"(رکوع2)

جب آپ مسئلہ **توحید** کھول کر بیان کریں گے تو مشرکین کی طرف سے آپ پر تکلیفیں آئیں گی اور مطاعن کی بھرمار ہو گی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مشرکین کی باتیں سن کر آپ دل برداشتہ ہو جائیں اور مسئلہ

توحید کے کسی پہلو یا کسی حصے کی تبلیغ نہ کریں۔ مشرکین اپنے خبث باطن کا اپنی زبانوں سے اظہار کرتے رہیں گے آپ ان کی پرواہ نہ کریں اور پوری استقامت اور جرات کے ساتھ مسئلہ توحید کی کماحقہ تبلیغ فرماتے رہیں۔ اگر مشرکین نہیں مانتے اور ضد و عناد سے انکار ہی کرتے ہیں تو آپ غم نہ کریں آپ کا کام صرف تبلیغ ہے آپ وہ کرتے رہیں منوانا آپ کے فرائض میں شامل نہیں۔

" أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ "(رکوع 2)۔ **یہ شکویٰ ہے**

اور "قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (13)"

جواب شکویٰ ہے۔

اگر بقول منکرین یہ قرآن آپ کا خود ساختہ ہے تو انہیں چیلنج کردیں کہ اگر میں ایسا قرآن بنا سکتا ہوں تو تم بھی اہل لسان ہو اپنی پوری طاقت اور اپنے تمام ذرائع و وسائل بروئے کار لا کر اس قرآن جیسی دس سورتیں بنا کر لے آؤ اور اپنے دعوے کی صداقت ثابت کرو۔ " فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللّهِ وأَن لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (14)" **متعلق بجواب شکویٰ**

”مَن كَانَ يُرِيدُ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وهُمْ فِيهَا لا يُبْخَسُونَ (15) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (16)“(رکوع 2) **زجر مع تخویف اخروی**۔

چوتھا دعویٰ۔ مسئلہ بالکل واضح ہے، معاندین بوجہ عناد نہیں مانتے

” أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ ويَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ ومِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً ورَحْمَةً أُوْلَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ومَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الحَقُّ مِن رَّبِّكَ ولَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يُؤْمِنُونَ (17)“(رکوع 2)۔ مسئلہ **توحید** بالکل واضح تھا عقل سلیم رکھنے والوں کے لیے اس میں شک وشبہہ کی گنجائش نہ تھی کیونکہ **عقلی** دلائل اس کی تائید میں ہیں۔ اللہ کی کتاب قرآن اس کے حق میں بیان دے رہی ہے اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب تورات جو تمام انبیاء بنی اسرائیل کے لیے دستور العمل تھی اس میں بھی یہ مسئلہ واضح اور روشن کیا گیا ہے لہذا مسئلہ **توحید** سراپا حق ہے مگر اس کے باوجود اکثر لوگ محض ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس کو نہیں مانتے۔

”ومَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أُوْلَئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ ويَقُولُ الأَشْهَادُ هَؤُلاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (18) الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ويَبْغُونَهَا عِوَجاً وهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (19) أُوْلَئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الأَرْضِ ومَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضَاعَفُ لَهُمُ العَذَابُ مَا كَانُوا

يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ ومَا كَانُوا يُبْصِرُونَ (20) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (21) لا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الآخِرَةِ هُمُ الأَخْسَرُونَ (22)" **زجر ہے** اور منکرین معاندین کے لیے سخت وعید اور شدید **تخویف اخروی** ہے۔" إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وأَخْبَتُوا إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (23)"۔عاجزی کرنے والوں اور رغبت کے ساتھ ماننے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔

اس کے بعد انبیاء سابقین (علیہم السلام) کے ساتھ قصے مذکور ہیں جو پہلے تین دعووں کے ساتھ بطریق لف ونشر مرتب متعلق ہیں۔ اور ان کے بعد ایک آیت چوتھے دعوے سے متعلق ہے۔

پہلا قصّہ۔ **متعلق بدعویٰ اولیٰ:**" ولَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (25)" (رکوع 3) تا "قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلامٍ مِّنَّا وبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وعَلَى أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ وأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (48)"۔یہ حضرت نوح (علیہ السلام) کا قصّہ ہے جو پہلے دعوے سے متعلق ہے یعنی تمہارا کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے اس لیے صرف اسی کو پکارو۔"أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللَّهَ"۔قصے کے ضمن میں اور بہت سی باتیں مذکور ہیں۔ حضرت نوح (علیہ السلام) کی تبلیغ، قوم کے مطاعن واعتراضات،"مَا نَرَاكَ إِلاَّ بَشَراً مِّثْلَنَا ومَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلاَّ الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ومَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ (27)" حضرت نوح (علیہ السلام) کی طرف سے مطاعن کا معقول جواب۔"يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن

رَّبِّي وآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ (28) "اور کچھ ضمنی سوالات کے جوابات۔ "ولا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللّهِ" (رکوع 3) **شکوی وجواب شکوی** بطور جملہ معترضہ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ پھر واصْنَعِ الفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا (رکوع 4) سے تا آخر قصہ حضرت نوح (علیہ السلام) کو کشتی بنانے اور ایمان والون کو کشتی میں سوار کرنے کا حکم دینے، مشرکین کو مع فرزند نوح غرق آب کرنے اور کشتی نوح کو صحیح سلامت جودی پہاڑ پر لگانے اور پھر حضرت نوح (علیہ السلام) کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے بیٹے کے بارے میں سوال وجواب وغیرہ کا ذکر ہے۔ قصہ کے آخر میں بطور جملہ معترضہ تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ ولا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ إِنَّ العَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (49) (رکوع 4) سے آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی صداقت پر دلیل پیش کی گئی۔

دوسرا قصہ : نیز متعلق **بدعوی** اولیٰ (یعنی تمہارا کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے اس لیے صرف اسی کو پکارو۔) : وإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً (رکوع 5) تا أَلا بُعْداً لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ (رکوع 5)۔ یہ حضرت ہود (علیہ السلام) کا واقعہ ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے انہوں نے اپنی قوم کو جو پیغام دیا تھا وہ یہ ہے يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ واسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (61) اور ويَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ (رکوع 5)۔ اے میری قوم! صرف ایک اللہ کی

عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو کیونکہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور شرک و کفر سے سچی توبہ کرو۔ قوم نے مختلف قسم کے طعنے دیئے، کبھی کہا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (53) اور کبھی یوں گویا ہوئے إِن نَّقُولُ إِلاَّ اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۔ آخر میں معاندین اور منکرین قوم ہود (علیہ السلام) کی تباہی و بربادی کا ذکر ہے۔

تیسرا قصّہ۔ نیز متعلق بدعوی اولی: وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (61) قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُواً قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (62) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ (63) وَيَا قَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ (64) فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ (65) فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحاً وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (66) وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (67) كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلاَ إِنَّ ثَمُودَ كَفرُوا رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّثَمُودَ (68) (رکوع 6)۔

حضرت صالح (علیہ السلام) کا واقعہ ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے جیسا کہ فرمایا يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۔۔ فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ اے میری قوم! صرف

ایک اللہ کو پکارو اس کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں۔ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو اور گناہوں سے سچی توبہ کرو۔ میرا رب رگ حیات سے قریب تر اور پکاریں اور فریادیں سننے والا ہے۔ اس کے بعد حضرت صالح (علیہ السلام) اور قوم کے مابین کچھ سوال وجواب کا سلسلہ ہے اور آخر میں مکذبین قوم کا انجام بد مذکور ہے۔

چوتھا قصہ۔ متعلق **بدعوی** ثانیہ (اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔): وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَاماً قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (69) فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ (70) وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ (71) قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخاً إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (72) قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (73) فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ (74) إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ (75) يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (76)۔ (رکوع 7)

یہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ ہے اور دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو انسانی شکلوں میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بیٹے کی خوشخبری دینے کیلئے بھیجا۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے ان

کو دیکھ کر انہیں آدمی سمجھا اور ان سے علیک سلیک کے بعد فوراًان کے کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گھر تشریف لے گئے۔ بہت جلد کھانا تیار کرا کر لے آئے اب فرشتوں نے بتایا کہ وہ فرشتے ہیں اور اللہ کی طرف سے انہیں بیٹے کی خوشخبری دینے اور قوم لوط پر عذاب الٰہی لے کر آئے ہیں۔ اس واقعہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت سارہ اور فرشتوں سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) فرشتوں کو انسانی شکلوں میں دیکھ کر انہیں پہچان نہ سکے اور جب وہ نووارد مہمانوں (فرشتوں) کے لیے کھانا تیار کرانے کی غرض سے گھر گئے تو فرشتوں کو اس کا پتہ نہ چل سکا ورنہ وہ فوراًان کو منع کر کے ان پر حقیقت حال واضح کر دیتے۔ علی ہذا جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) گھر پہنچے اور حضرت سارہ کو کھانا تیار کرنے کے بارے میں فرمایا تو انہوں نے بھی نہ بتایا کہ جن مہمانوں کے لیے آپ کھانا تیار کرا رہے ہیں وہ تو فرشتے ہیں اور کھانا نہیں کھائیں گے۔

پانچواں قصہ۔ نیز متعلق **بدعویٰ** ثانیہ (اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں): وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (77) وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ (78) قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ (79) قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ (80) قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلاَّ امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (81) فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا

عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ (82) مُسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (83)۔(رکوع 7)۔ یہ حضرت لوط (علیہ السلام) کا واقعہ ہے۔ جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے رخصت ہو کر فرشتے نہایت خوبصورت نوجوانوں کی شکلوں میں حضرت لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو ان کی قوم چونکہ نہایت بدکردار تھی اور خلاف فطرت فعل اور عادت بد کی عادی تھی اس لیے وہ گھبرائے اور غمگین ہوئے کہ کہیں قوم کے غنڈے عناصر ان کے معزز مہمانوں کی بے عزتی کرنے پر نہ اتر آئیں اور انہیں مہمانوں کی وجہ سے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت لوط (علیہ السلام) کی قوم کو ان مہمانوں کا پتہ چلا تو دوڑتے ہوئے آئے اور شرارت کا ارادہ کیا ادھر حضرت لوط (علیہ السلام) انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں جب وہ قوم سے مایوس ہو گئے اور معاملہ ان کے اختیار سے باہر ہونے لگا تو اب فرشتوں نے حقیقت حال سے پردہ اٹھایا اور حضرت لوط (علیہ السلام) سے کہا آپ ہمارا غم نہ کریں ہم تو اللہ کے فرشتے ہیں یہ ہمارا اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہم ان پر عذاب لے کر آئے ہیں اور صبح تک ان کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ حضرت لوط (علیہ السلام) فرشتوں کی باتیں سن کر مطمئن ہو گئے اور ان کی گھبراہٹ جاتی رہی۔

یہ واقعہ حضرت لوط (علیہ السلام) سے علم غیب کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان کے مہمان انسان نہیں بلکہ فرشتے ہیں اگر انہیں پہلے ہی سے معلوم ہوتا کہ وہ فرشتے

ہیں تو انہیں گھبرانے اور غم کھانے کی کیا ضرورت تھی۔

چھٹا قصہ۔ نیز متعلق **بدعوی** اولی (اے میری قوم! صرف اللہ کو پکارو اس کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں۔): وإلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ولا تَنقُصُوا المِكْيَالَ والْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (84) ويَا قَوْمِ أَوْفُوا المِكْيَالَ والْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ولا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ ولا تَعْثَوْا فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ (85) بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ومَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (86) قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لأَنتَ الحَلِيمُ الرَّشِيدُ (87) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي ورَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً ومَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلاَّ الإِصْلاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ومَا تَوْفِيقِي إِلاَّ بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وإِلَيْهِ أُنِيبُ (88) ويَا قَوْمِ لا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ومَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ (89) واسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ ودُودٌ (90) قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيراً مِّمَّا تَقُولُ وإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفاً ولَوْلا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ومَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ (91) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ واتَّخَذْتُمُوهُ ورَاءَكُمْ ظِهْرِياً إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (92) ويَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ ومَنْ هُوَ كَاذِبٌ وارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ (93) ولَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً والَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (94) كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلا بُعْداً لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ (95) (رکوع 8)۔

یہ حضرت شعیب (علیہ السلام) کا واقعہ ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے اپنی قوم سے ان کا خطاب اولیں یہی تھا۔ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ اے میری قوم! صرف اللہ کو پکارو اس کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں۔ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ اور اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگو اور کفر و شرک اور لوگوں کی حق تلفی سے سچی توبہ کرو۔ مگر قوم ضد و عناد کی وجہ سے کفر و انکار پر ڈٹی رہی آخر عذاب خداوندی سے ہلاک کر دی گئی۔

ساتواں قصّہ۔ متعلق بدعوی ثالثہ: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (96) إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ (97) يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ (98) وَأُتْبِعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ (99) (رکوع 9)۔ یہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ ہے اور تیسرے دعوے سے متعلق ہے۔ جس طرح مسئلہ توحید کی وجہ سے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر مصیبتیں اور تکلیفیں آئیں اسی طرح آپ پر بھی آئیں گی اس لیے گھبرائیں نہیں بلکہ ہمت اور استقلال سے اپنا فریضہ تبلیغ ادا کئے جائیں۔ اس کی تفصیل سورۃ اعراف میں گذر چکی ہے۔ اس کے بعد ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ (100) سے تمام مذکورہ قصوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ان اقوام باغیہ کو ہم نے ہلاک کرکے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہیں اپنے کیے کی سزا دی گئی اور پھر جن معبودانِ باطلہ کی مدد پر ان کو بھروسہ تھا ان میں سے کوئی بھی ان کے کام نہ آیا۔

وكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ القُرَى وهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ (102) إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ (103) ومَا نُؤَخِّرُهُ إِلاَّ لأَجَلٍ مَّعْدُودٍ (104) يَوْمَ يَأْتِ لا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وسَعِيدٌ (105) فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وشَهِيقٌ (106) خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ والأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (107) **(رکوع9)**

معاندین اور اشقیاء کے لیے تخویف اخروی ہے

اور وأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ والأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ (108) الخ ماننے والوں کیلئے **بشارت اخروی** ہے۔

فَلا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَؤُلاءِ **یہ چوتھے دعوے سے متعلق ہے۔ شرک سراسر باطل اور توحید سراپا حق ہے** اور یہ بات اس قدر روشن اور واضح ہے کہ اس میں شک وریب کی کوئی گنجائش نہیں۔

ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ (رکوع10) یہ سوال مقدر کا جواب ہے، سوال یہ تھا کہ اگر قرآن اللہ کی کتاب ہوتی تو سب لوگ اسے مان لیتے اور کوئی بھی اس سے اختلاف نہ کرتا جواب دیا گیا کہ کتاب کے بارے میں لوگوں کا اختلاف اس کے باطل ہونے کی دلیل نہیں۔ کیا موسیٰ (علیہ السلام) کو ہم جو کتاب (تورات) دی تھی اس میں اختلاف نہیں کیا گیا۔

ولَوْلا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ یہ بھی سوال مقدر کا جواب ہے۔ مشرکین کہتے اگر ہم نہیں مانتے اور

کتاب میں اختلاف کرتے ہیں تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا حالانکہ نہ ماننے پر ہمیں بار بار عذاب کی دھمکیاں سنائی جاتی ہیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب کے لیے اللہ کے نزدیک ایک وقت مقرر ہے اس لیے وہ اپنے وقت پر آئے گا اور ضرور آئے گا۔ اگر عذاب کے لیے وقت مقرر نہ ہوتا تو یہ کب کے ہلاک کیے جا چکے ہوتے۔

وإِنَّ كُلاًّ لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (111) **تخویف اخروی** ہے۔

چاروں دعوے اور ان سے متعلقہ سات قصے بیان ہو چکے اور سوال وجواب اور تخویف وغیرہ کا ذکر ہو چکا تو اب سورت کے تمام مضامین کے بعد ان پر پانچ امور متفرعہ کا ذکر کیا گیا۔

(1) فَاسْتَقِمْ ۔یعنی اپنے مسئلہ پر قائم رہو۔

(2) ولا تَطْغَوْا ۔اس سے سرتابی نہ کرو۔

(3) ولا تَرْكَنُوا ۔اور مشرکین کی طرف میلان نہ کرو۔

(4) وأَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ (114)۔

امر مصلح۔ نماز پنجگانہ قائم کرو۔

(5) وَاصْبِرُوْا۔ اور مصائب ومشکلات کا صبر واستقلال سے مقابلہ کرو۔

ومَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ القُرَى بِظُلْمٍ وأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (117) **تخویف دنیوی** ہے۔

وقُل لِّلَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ (121) **زجر مع تخویف دنیوی**۔

آخر میں بطور لف ونشر غیر مرتب سورت کے چاروں دعووں کا بالاختصار اعادہ ہے۔ وِلِلّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ومَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (123) میں دوسرے دعوے کا اعادہ ہے، فَاعْبُدْهُ میں پہلے دعوے کا، وتَوَكَّلْ عَلَيْهِ میں تیسرے دعوے کا اور ومَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ میں چوتھے دعوے کا اعادہ ہے۔

مختصر خلاصہ: سورت کے ابتدائی حصہ میں چار دعوے مذکور ہیں۔

پہلا دعوی أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللّهَ الخ۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور سچی توبہ کرو۔

دوسرا دعوی أَلا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ ومَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (5) (رکوع 1) **صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے** ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اس پر آشکارا ہے۔

تیسرا دعوی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (12) (رکوع 2) مشرکین کے طعن و تشنیع سے آپ آزردہ خاطر ہو کر تبلیغ **توحید** میں کوتاہی نہ کریں۔

چوتھا دعوی أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً وَرَحْمَةً أُوْلَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (17) (رکوع 3) مسئلہ **توحید** بالکل واضح اور روشن ہے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں لیکن معاندین ضد کی وجہ سے نہیں مانتے۔

مذکورہ چاروں دعووں کے درمیان زجریں، **شکوے**، **تخویفیں** اور **بشارتیں** بھی حسب موقع مذکور ہیں۔

اس کے بعد انبیاء سابقین (علیہم السلام) کے ساتھ قصے مذکور ہیں جو بطور لف و نشر مرتب مذکورہ دعووں سے متعلق ہیں۔

پہلا قصہ حضرت نوح (علیہ السلام) کا ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ (رکوع 3 تا ع 4) یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے یعنی صرف اللہ کو پکارو اس کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ أَن لاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللَّهَ۔

دوسرا قصہ حضرت ہود (علیہ السلام) کا ہے وإلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً (رکوع 5)۔ یہ قصہ بھی پہلے دعوے ہی سے متعلق ہے يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إلَهٍ غَيْرُهُ ۔

تیسرا قصّہ حضرت صالح (علیہ السلام) کا ہے وإلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً (رکوع 6) یہ قصہ بھی پہلے دعوے ہی سے متعلق ہے يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إلَهٍ غَيْرُهُ ۔

چوتھا قصہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا ہے ولَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلاماً قَالَ سَلامٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (69) (رکوع 7) یہ واقعہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے **یعنی اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں** نہ فرشتے، نہ انبیاء (علیہم السلام) اور نہ اولیاء کرام۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) فرشتوں کو نہ پہچان سکے اور فرشتوں کو بھی علم نہ ہوا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ان کے لیے کھانا پکوانے جارہے ہیں اور آپ کی زوجہ مطہرہ جو ولیہ تھیں انہیں بھی پتہ نہ چل سکا کہ وہ فرشتوں کے لیے کھانا پکا رہی ہیں۔

پانچواں قصہ حضرت لوط (علیہ السلام) کا ہے ولَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (77) (رکوع 7) یہ واقعہ بھی دوسرے دعوے سے متعلق ہے حضرت لوط (علیہ السلام) بھی فرشتوں کو نہ پہچان سکے اور ان کی وجہ سے غمین ہوئے۔

چھٹا واقعہ حضرت شعیب (علیہ السلام) کا ہے وإلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً (رکوع 8) یہ قصہ بھی پہلے دعوے سے متعلق ہے يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إلَهٍ غَيْرُهُ ۔

ساتواں قصہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا ہے ولَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (96)

(رکوع 9) یہ قصہ تیسرے دعوے سے متعلق ہے تبلیغ **توحید** کی راہ میں جو تکلیفیں آئیں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح انہیں برداشت کریں اور فریضہ تبلیغ میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔

فَلا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَؤُلاءِ (رکوع 9) **یہ چوتھے دعوے سے متعلق ہے یعنی مسئلہ توحید میں شک کی کوئی گنجائش نہیں** اور مشرکین کے پاس باپ دادا کے رسم ورواج کے سوا کوئی دلیل نہیں۔

ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ اور ولَوْلا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (110) (رکوع 10) **دونوں سوالات مقدرہ کے جواب ہیں**۔

وإِنَّ كُلاًّ لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (111) **تخویف اخروی** ہے۔

فَاسْتَقِمْ پہلا امر متفرع، ولا تَطْغَوْا دوسرا امر متفرع۔ ولا تَرْكَنُوا تیسرا امر متفرع۔ وأَقِمِ الصَّلاةَ چوتھا امر متفرع یعنی امر مصلح نماز کو قائم کرو۔ واصْبِرْ پانچواں امر متفرع۔

ومَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (117) **تخویف دنیوی** ہے۔

وقُل لِّلَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ (121) **زجر** مع **تخویف دنیوی**۔

آخری آیت میں چاروں دعووں کا اعادہ ہے۔ وِلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وِالأَرْضِ وِإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ومَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (123) دوسرا **دعویٰ**۔ فَاعْبُدْهُ پہلا **دعوی**۔ وتَوَكَّلْ عَلَيْهِ تیسرا **دعوی** اور ومَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ چوتھا **دعوی**۔

سورۃ ہود میں آیت توحید اور اس کی خصوصیات۔

1 ۔أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وبَشِيرٌ (2) وأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعاً حَسَناً إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ويُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (3)۔

نفی شرک فی التصرف

2 ۔أَلا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ ومَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (5) ومَا مِن دَابَّةٍ فِي الأَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللّهِ رِزْقُهَا ويَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا ومُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (6)۔

نفی شرک فی العلم۔

3 ۔أَن لاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ اللّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ (26) (رکوع 3)۔اعلان **توحید** از نوح علیہ السلام۔

4 ۔ولا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللّهِ ولا أَعْلَمُ الغَيْبَ ولا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ ولا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللّهُ خَيْراً اللّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ إِنِّي إِذاً لَّمِنَ الظَّالِمِينَ (31) (رکوع 3)۔

نفی شرک فی التصرف والعلم۔

5 ۔قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (32) قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ (33) ۔ نفی تصرف از نوح (علیہ السلام)۔

6 ۔ونَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وإِنَّ وعْدَكَ الحَقُّ وأَنتَ أَحْكَمُ الحَاكِمِينَ (45) قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الجَاهِلِينَ (46) قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وإِلاَّ تَغْفِرْ لِي وتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الخَاسِرِينَ (47) (رکوع 4)۔

نفی اختیار وتصرف و نفی شفاعت قہری از حضرت نوح (علیہ السلام)۔ یہ اس سورت کی خصوصیت ہے۔

7 ۔تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ ولا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ إِنَّ العَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (49) (رکوع 4)۔ نفی علم غیب وحاضر وناظر از نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

8 ۔يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ (رکوع 5) اعلانِ توحید از حضرت ہود علیہ السلام۔

9 ۔قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (53) إِن نَّقُولُ إِلاَّ اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ (رکوع 5،6)حضرت ہود (علیہ السلام) پر قوم کے مطاعن۔

10 ۔وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوداً وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ (58) (رکوع 6)
حضرت ہود (علیہ السلام) بھی بچنے میں اللہ کے محتاج ہیں۔

11 ۔قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ (رکوع 6)۔اعلان تحید از حضرت صالح علیہ السلام۔

12 ۔ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُواً قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (62)۔حضرت صالح (علیہ السلام) پر قوم کا نیا طعن۔

13 ۔نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ (رکوع 7)۔ نفی علم غیب از حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

14 ۔وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (77)۔ نفی علم غیب از حضرت لوط علیہ السلام۔

15 :۔يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ (رکوع 8)۔اعلان توحید از حضرت شعیب علیہ السلام۔

16 ۔قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلاَتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ (87)۔حضرت شعیب (علیہ السلام) پر بے جا طعن۔

17 ۔ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَحَصِيدٌ (100)(رکوع 9)دلیل صداقت آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

18 ۔فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ مِن شَيْءٍ لِّمَّا جَاء أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ (101) ۔ نفی تصرف از معبودان باطلہ۔

19 ۔فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَـؤُلاء مَا يَعْبُدُونَ إِلاَّ كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ (109)(رکوع 9)۔معبودانِ باطلہ کی عبادت کا باطل ہونا ایک بدیہی امر ہے۔اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

20 ۔وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (123) (رکوع 10)۔عالم الغیب اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں۔

سورۃ ہود ختم ہوئی

سورۃ یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ ہود میں متعدد انبیاء (علیہم السلام) کی زبان سے یہ **دعوی** ذکر کیا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی پیغمبر فرشتہ یا ولی عبادت اور پکار کے لائق نہیں اور سورۃ یوسف میں ایک جلیل الشان پیغمبر جن کا باپ پیغمبر، دادا پیغمبر اور بیٹا پیغمبر (علیہم السلام) یعنی حضرت یعقوب (علیہ السلام) کا مفصل واقعہ ذکر کیا گیا جس کی ایک ایک کڑی سے یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ وہ نہ غیب جانتے تھے نہ متصرف و مختار تھے اس لیے عبادت اور پکار کے لائق بھی نہ تھے، وہ اپنے فرزند ارجمند کی جدائی میں عرصہ دراز تک غمگین و آزردہ رہے مگر اسکا حال معلوم نہ ہو سکا اور نہ اس کی جدائی کو وصال میں بدل سکے۔

خلاصہ : سورۃ یوسف میں چار دعوے مذکور ہیں۔

(1) عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں غائبانہ امور کو جاننے کا کسی کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔

(2)۔مالک وکارساز اور متصرف ومختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں،مافوق الاسباب امور میں اس نے کسی کو کوئی اختیار نہیں دے رکھا۔

(3)۔آپ کے سچے رسول ہیں اور اللہ کی طرف سے آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔

(4)انبیاء سابقین(علیہم السلام)کی طرح آپ پر بھی مصائب آئیں گی لیکن آخر کار کامیابی اور فتح و ظفر آپ ہی کے قدم چومے گی۔

پہلا اور دوسرا دعوی۔عالم الغیب اور متصرف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔یہ دونوں دعوے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور سورت کی ابتداء سے لے کر رکوع 11 میں وأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ تک انہی کا بیان ہے۔حضرت یعقوب ویوسف(علیہما السلام)کا یہ واقعہ مختلف پندرہ احوال یا کڑیوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر کڑی ان دونوں دعوں کو واضح اور ثابت کرتی ہے۔الّـــر تِلْكَ آيَاتُ الكِتَابِ المُبِينِ (1) إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِياً لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (2) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ القَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا القُرْآنَ وإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الغَافِلِينَ (3)، تمہید ہے اس کے بعد قصہ شروع ہوتا ہے۔

پہلا حال۔ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً والشَّمْسَ والْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ (4) قَالَ يَا بُنَيَّ لا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (5) وكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ ويُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ ويُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ

إِبْرَاهِيمَ وإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (6) لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ (7) (رکوع 2)

حضرت یوسف (علیہ السلام) نے اپنا خواب حضرت یعقوب (علیہ السلام) سے بیان کیا تو انہوں نے ہدایت فرمائی کہ یہ خواب بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا۔

دوسرا حال۔ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا ونَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (8) (رکوع 2)۔ تا۔ واللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ (18) (رکوع 2)۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے انہیں اپنے باپ کی نظروں سے اوجھل کرنے کا منصوبہ بنایا، پھر والد گرامی سے سیر کے بہانے یوسف (علیہ السلام) کو جنگل میں لے جانے کی درخواست کی جسے انہوں نے ادنی تامل کے بعد قبول کر لیا۔ بھائیوں نے انہیں ساتھ لے جا کر جنگل میں ایک ویران کنوئیں میں ڈال دیا اور شکار کے خون سے ان کی قمیص لت پت کی اور رات کو روتے ہوئے گھر پہنچے اور حضرت یعقوب (علیہ السلام) سے عرض کیا کہ یوسف کو بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا یہ اس کا خون آلود کرتہ ہے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر ان باتوں کی اصل حقیقت کا علم حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو نہ ہو سکا۔

تیسرا حال۔ وجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلامٌ وأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً واللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (19) وشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ (20) (رکوع 2) ادھر سے ایک قافلہ گذرا جس نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کو کنوئیں سے نکال کر ساتھ لے لیا اور مصر میں

جا کر فروخت کر دیا مگر فرزندوں کی اس نقل وحرکت کا حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو کوئی علم نہ تھا۔

چوتھا حال۔ وقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً وَكَذَلِكَ مَكَّنِّا لِيُوسُفَ فِي الأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَاللّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (21) (رکوع 3) عزیز مصر انہیں خرید کر گھر لے آیا اور بیوی کو ان سے حسن سلوک اور اعزاز واکرام سے پیش آنے کی ہدایت کی۔

پانچواں حال۔ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (22) وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (23) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ (24) وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءاً إِلاَّ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (25) قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الكَاذِبِينَ (26) وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِن الصَّادِقِينَ (27) فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ (28) يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (29) (رکوع 3) عزیز مصر کی بیوی حضرت یوسف (علیہ السلام) پر فریفتہ ہو گئی اور انہیں ورغلانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ محض اپنی توفیق سے ان کو بچالیا۔ اسی اثنا میں عزیز مصر بھی

گھر آپہنچا اور حقیقت حال جاننے کے بعد اس نے اپنی بیوی کو ملزم اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کو بری قرار دیا۔

چھٹا حال۔ وقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُباً إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (30) فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيناً وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا هَذَا بَشَراً إِنْ هَذَا إِلاَّ مَلَكٌ كَرِيمٌ (31) قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوناً مِّنَ الصَّاغِرِينَ (32) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلاَّ تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (33) فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (34) ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِينٍ (35) (رکوع 4)۔ اس واقعہ کا شہر میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز مصر کی بیوی نے اپنے غلام کو بدنیتی سے ورغلانے کی کوشش کی ہے۔ عزیز مصر کی بیوی نے جب اپنا یہ چرچا سنا تو حضرت یوسف (علیہ السلام) کو پھانسنے کے لیے شہر کی عوتوں کو اپنے یہاں مدعو کرکے ایک نیا جال بچھایا۔ جب اس میں بھی ناکام ہو گئی تو بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت یوسف (علیہ السلام) کو بغیر کسی جرم کے جیل بھجوا دیا۔

ساتواں حال۔ ” وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْراً وَقَالَ الآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزاً تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (36) قَالَ لاَ يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلاَّ

نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (37) وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ذَلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ (38) يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (39) مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلَّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (40) يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ (41) وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ (42) " (رکوع 5)۔

حضرت یوسف (علیہ السلام) کے ہمراہ دو اور ملزم بھی قید خانہ میں داخل ہوئے دیہ دونوں بادشاہ کے درباری تھے انہوں نے خواب دیکھے اور حضرت یوسف (علیہ السلام) سے تعبیر کیلئے بیان کیے۔

انہوں نے تعبیر دینے سے پہلے ان کو مسئلہ **توحید** سمجھایا اور انہیں بتایا کہ اللہ کے سوا کوئی متصرف و مختار اور پکار کے لائق نہیں۔ اس حصے میں سورۃ ہود کے پہلے دعوے کا تفصیل سے اعادہ کیا گیا ہے۔ آخر میں حضرت یوسف (علیہ السلام) نے قید خانے کے دونوں ساتھیوں کو ان کے خوابوں کی تعبیر بتائی۔

آٹھواں حال۔ " وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ (43) قَالُواْ أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ

الأَحْلامِ بِعَالِمِينَ (44) وقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ (45) يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وسَبْعِ سُنْبُلاتٍ خُضْرٍ وأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ (46) قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَباً فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تَأْكُلُونَ (47) ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تُحْصِنُونَ (48) ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وفِيهِ يَعْصِرُونَ (49) " (رکوع 6)۔شاہ مصر نے ایک خواب دیکھا جسے اس نے ارکان دربار کے سامنے بیان کرکے اس کی تعبیر پوچھی۔ارکان دولت میں سے کوئی بھی خوب کی تعبیر تک رسائی حاصل نہ کر سکا اس لیے سب نے بادشاہ کے خواب کو خیال پریشان کہہ کر خاموشی اختیار کی جو درباری الزام سے بری ہو کر دوبارہ دربار میں باریاب ہوا تھا اسے حضرت یوسف (علیہ السلام) یاد آئے اور اس نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اجازت دیجئے اس خواب کی تعبیر میں لے کر آتا ہوں وہ شخص فوراًباجازت خاص قید خانے میں حضرت یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچااور بادشاہ کاخواب بیان کیا، انہوں نے اس کی تعبیر بتائی جو اس نے بادشاہ مصر کے سامنے حاضر ہو کر بیان کی۔

نواح حال۔ " وقَالَ المَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللاَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ (50) قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ العَزِيزِ الآنَ حَصْحَصَ الحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (51) ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وأَنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي كَيْدَ الخَائِنِينَ (52) ومَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ (53) وقَالَ المَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ اليَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ

أَمِينٌ (54) قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (55) و كَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاءُ و لا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (56) و لأَجْرُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا و كَانُوا يَتَّقُونَ (57) " (رکوع 7)۔ شاہ مصر تعبیر سن کر حضرت یوسف (علیہ السلام) کے علم و فضل اور فہم و فراست کا قائل ہو گیا اور انہیں فوراً جیل سے نکالنے کا حکم دیدیا۔ جب انہیں رہائی کا پیغام ملا تو انہوں نے پیغامبر کے ہاتھ بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ پہلے ان عورتوں کے حال کی تحقیق کرو جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) کا مقصد یہ تھا کہ جیل سے باہر آنے سے پہلے ان کی پاکدامنی اور براءت سب پر واضح ہو جائے۔ چناچہ ان عورتوں نے اقرار کیا کہ یوسف (علیہ السلام) پاکدامن اور بے گناہ ہیں۔ خود عزیز مصر کی بیوی نے اعتراف کیا کہ یوسف (علیہ السلام) سچے ہیں اور خود اسی نے ان کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) کی عصمت اور پاکدامنی ثابت ہو گئی اور وہ جیل سے باہر آئے۔ شاہ مصر نے انہیں اپنا مشیر خاص بنالیا اور خود ان کی مرضی سے زراعت کا محکمہ ان کے سپرد کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو جیل سے نکال کر حکومت کے اس منصب بلند پر پہنچادیا۔ مگر اس کے باوجود حضرت یعقوب (علیہ السلام) اپنے لخت جگر کی جدائی کے غم میں گھڑیاں گن کر وقت گذار رہے ہیں پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا فرزند جیل میں ہے اور اب یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کا فرزند سعادت حکومت کے ایک نہایت بلند منصب پر فائز

ہے۔

دسواں حال۔ " وجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (58) وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (59) فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ (60) قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ (61) وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (62) فَلَمَّا رَجِعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (63) قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِن قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (64) وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ (65) قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقاً مِّنَ اللّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلاَّ أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (66) وَقَالَ يَا بَنِيَّ لاَ تَدْخُلُواْ مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُواْ مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (67) " (رکوع 8)۔ جب ملک میں قحط پڑا تو حضرت یعقوب (علیہ السلام) کے بیٹوں نے غلہ حاصل کرنے کے لیے مصر کا رخ کیا جب وہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا مگر وہ ان کو نہ پہچان سکے۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے بھائیوں کو تاکید کی کہ آئندہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ضرور ساتھ لائیں اور اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ وہ ان کا سرمایہ ان کی بوریوں ہی میں ڈال دیں۔ جب وہ غلہ لے کر واپس گھر پہنچے تو حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے پس و پیش کیا اور بیٹوں کو یوسف (علیہ السلام) کا واقعہ یاد دلایا کہ

جیسی تم نے یوسف کی حفاظت کی تھی ویسی ہی بنیامین کی کروگے۔ بعد میں انہوں نے بیٹوں سے اللہ کا عہد لیا کہ تم سوائے آسمانی حادثہ کے بنیامین کو ضرور واپس لاؤ گے۔

گیارھواں حال۔ " ولَمَّا دَخلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِلاَّ حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ ولَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (68) " (رکوع 8) تا " قَالَ مَعَاذَ اللّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلاَّ مَن وجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذاً لَّظَالِمُونَ (79) " (رکوع 9)۔ اب کی بار بنیامین بھی ساتھ تھا اور گیارہوں بھائی مصر پہنچے اور والد گرامی کی ہدایت کے مطابق شہر کے مختلف دروازوں سے داخل ہو کر حضرت یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کا پروگرام بنایا اور اس کے مطابق آنکھ بچا کر اپنا پیمانہ بنیامین کے سامان میں رکھ دیا اور سب بھائی اپنے وطن روانہ ہو گئے۔ ادھر تلاش کرنیوالے ملازموں نے کنعانی قافلے کو شبہہ کی بنا پر روک لیا۔ تلاشی لینے پر حضرت یوسف (علیہ السلام) کا پیمانہ بنیامین کے سامان سے مل گیا اس لیے اسے روک لیا گیا۔ بھائیوں نے عزیز مصر (حضرت یوسف علیہ السلام) سے بہت منت سماجت کی کہ وہ کسی بھی قیمت پر بنیامین کو چھوڑ دیں مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔

بارھواں حال۔ " فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِياً قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقاً مِّنَ اللّهِ ومِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّهُ لِي وهُوَ خَيْرُ الحَاكِمِينَ

(80) ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (81)
وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (82) قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ
جَمِيلٌ عَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (83) وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ
وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (84) قَالُوا تَاللّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ حَرَضاً أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ
(85) قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (86) يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ
وَأَخِيهِ وَلاَ تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللّهِ إِنَّهُ لاَ يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (87) “ (رکوع 10)۔ آخر سب

بھائیوں نے مایوس ہو کر میٹنگ کی اور بڑے بھائی نے طے کیا کہ چونکہ وہ اپنے باپ کو اللہ کا عہد دے کر آئے ہیں اس لیے وہ تو مصر ہی میں رہے گا جب تک باپ اجازت نہ دے یا اللہ کی طرف سے کوئی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ نو بھائی واپس وطن پہنچے اور سارا ماجرا حضرت یعقوب (علیہ السلام) سے کہہ سنایا۔ انہوں نے اسے بھی بھائیوں کی سازش قرار دیا حالانکہ وہ سب بنیامین کے معاملے میں بے قصور تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب (علیہ السلام) غیب داں نہ تھے۔ آخر انہوں نے اپنے بیٹوں کو سہ بارہ بھیجا اور فرمایا یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا۔

تیرھواں حال۔ ” فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا
الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (88) قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ
(89) قَالُوا أَئِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ (90) قَالُوا تَاللّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ (91) قَالَ لاَ تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّهُ لَكُمْ

وهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (92) اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيراً وأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (93)

" (رکوع 10)۔اب تیسری بار بھائی حضرت یوسف (علیہ السلام) کے پاس حاضر ہوئے اور نہایت الحاح سے عرض کیا ہمارے معمولی سرمائے کے بدلے مہربانی فرما کر ہمیں پورا غلہ عنایت فرما دیجیے۔ اب کی بار تو حضرت یوسف (علیہ السلام) بھی بھائیوں کی پر درد باتیں سن کر پسیج گئے اور اپنے کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اپنے کو ظاہر کر دیا۔ تمام بھائیوں نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) سے معذرت کرنے لگے۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے پیغمبرانہ شفقت ورحمت سے عام معافی کا اعلان فرما دیا۔ اور بھائیوں کو واپس وطن بھیجا تاکہ تمام اہل وعیال کو مصر لے آئیں۔

چودھواں حال۔ " ولَمَّا فَصَلَتِ العِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلا أَن تُفَنِّدُونِ (94) قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلالِكَ القَدِيمِ (95) فَلَمَّا أَن جَاءَ البَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيراً قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لا تَعْلَمُونَ (96) قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ (97) قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ (98) " (رکوع 11)۔جب فرزندان یعقوب (علیہ السلام) کا قافلہ پیراہن یوسف (علیہ السلام) لے کر مصر سے روانہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ان کو اس کی اطلاع دیدی اور انہوں اپنے پوتوں سے کہہ دیا کہ اگر تم مجھے کم **عقلی** کا طعنہ نہ دو تو میں صاف کہدوں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ جب قافلہ کنعان پہنچا تو بڑے بھائی نے پیراہن یوسف والد بزرگوار کے چہرے پر

ڈالا جس سے ان کی بینائی جو کثرت بکاء سے کمزور ہو چکی تھی بحال ہو گئی۔

پندھواں حال۔ " فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ (99) وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (100) رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (101) " (رکوع 11)۔ حضرت یعقوب (علیہ السلام) تمام اہل وعیال سمیت مصر پہنچ گئے حضرت یوسف (علیہ السلام) نے انہیں پورے اعزازواکرام کیساتھ اپنے گھر اتارا۔ والدین اور سب بھائی حضرت یوسف (علیہ السلام) کی تعظیم بجا لائے۔ اس طرح حضرت یوسف (علیہ السلام) کا خواب سچا ہوا۔

تیسرا دعویٰ۔ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔: سورۃ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو جو وحی بھیجی گئی ہے اس کی تبلیغ فرمائیں اور اس میں سے کچھ بھی چھپا نہ رکھیں یہاں سورۃ یوسف میں فرمایا۔ "ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ" (رکوع 11)۔ بلاشبہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر اللہ کی طرف سے غیب کی باتیں بذریعہ وحی نازل کی جاتی ہیں۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں کا قصہ بھی عجیب خبروں میں سے ہے، جب وہ یوسف (علیہ السلام) کو ٹھکانے لگانے کا منصوبہ بنا رہے

تھے اس وقت آپ وہاں موجود نہ تھے یہ سب کچھ اللہ نے وحی کے ذریعے آپ کو بتایا ہے۔

" أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وهُمْ لا يَشْعُرُونَ (107) " (رکوع 12)۔

تخویف دنیوی ہے۔

" قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَاْ ومَنِ اتَّبَعَنِي وسُبْحَانَ اللّهِ ومَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (108) " طریق تبلیغ ہے۔

" ومَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَى أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ولَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَواْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (109) " یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ مشرکین نے کہا یہ ناممکن ہے کہ پیغمبر بھی ہو اور بشر بھی تو جواب دیا گیا کہ پہلے جتنے بھی پیغمبر بھیجے گئے وہ سب کے سب بشر اور انسان ہی تھے۔

" أَفَلَمْ يَسِيرُواْ " **تخویف دنیوی** ہے۔ پہلے مکذبین کا حال دیکھو ان کا کیا حشر ہوا اور ان کے انجام بد سے عبرت حاصل کرو۔

چوتھا دعویٰ۔ تبلیغ کی راہ میں اگرچہ مصائب ہیں مگر کامیابی آپ ہی کی ہے : " حَتَّى إِذَا

اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ"۔ انبیاء سابقین (علیہم السلام) کو تبلیغ **توحید** میں بڑی بڑی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن انجام کار کامیابی انہیں ہی نصیب ہوئی اور ان کے دشمن خائب و خاسر ہوئے۔

سورۃ یوسف میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" وجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ واللّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ (18) " (رکوع 2)۔ نفی استعانت از غیر اللہ۔

2 ۔" إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (37) واتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وإِسْحَاقَ ويَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللّهِ مِن شَيْءٍ ذَلِكَ مِن فَضْلِ اللّهِ عَلَيْنَا وعَلَى النَّاسِ ولَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَشْكُرُونَ (38) " (رکوع 5)۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے جیل میں بھی **توحید** کی تبلیغ کی۔

3 ۔" فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ (34) "۔سب کچھ سننے اور جاننے والا سب کا حاجت روا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

4 ۔" وقَالَ يَا بَنِيَّ لا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ واحِدٍ وادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ومَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (67) " (رکوع 8) ۔ نفی شرک فی التصرف۔ نفع اور نقصان صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور کسی کے اختیار میں نہیں۔

5 ۔" رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ أَنتَ ولِيِّي فِي الدُّنْيَا والآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (101) ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ومَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وهُمْ يَمْكُرُونَ (102) " (رکوع 11)۔اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور عالم الغیب ہے اس کے

سوا کوئی کارساز اور عالم الغیب نہیں۔

6 ۔" وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلاَّ وَهُم مُّشْرِكُونَ (106) " (رکوع 12)۔ بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کو ماننے اور زبان سے اس کی توحید کا اقرار کرنے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

7 ۔" قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (108) " (رکوع 12)۔ اللہ تعالیٰ کی توحید ہی میری اور میرے متبعین کی راہ ہے۔ میں اور میرے متبعین ہر قسم کے شرک سے بیزار ہیں۔

سورۃ یوسف ختم ہوئی

سورۃ رعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورۃ رعد میں مذکورہ بالا دونوں دعووں (یعنی غیب داں اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے) پر بطور تنبیہ گیارہ دلائل ذکر کیے گئے ہیں آٹھ دلائل **عقلیہ** دو وحی اور ایک **دلیل نقلی** مؤمنین سابقین سے۔

پہلی عقلی دلیل۔ " اللّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الأَمْرَ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ (2) وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَاراً وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (3) وَفِي الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (4) " (رکوع 1)۔ یہ دلیل اللہ تعالیٰ کے کارساز اور متصرف و مختار ہونے پر قائم کی گئی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں، پہلے حصے میں علویات مثلاً آسمان، عرش، سورج اور چاند کا ذکر ہے اور دوسرے حصے میں " وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ

وجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وأَنْهَاراً ومِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتفَكَّرُونَ (3) " میں سفلیات مثلاً زمین، پہاڑوں، دریاؤ، میووں اور پھلوں کا ذکر ہے۔یعنی جو اللہ تعالیٰ تمام کائنات علوی و سفلی میں متصرف ہے وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔

" وإن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَئِذَا كُنَّا تُرَاباً أَئِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وأُوْلَئِكَ الأَغْلالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (5) " منکرین بعث و نشور پر **شکویٰ** ہے۔

" ويَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ " **زجر** ہے۔

" ويَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا " یہ **شکویٰ** ہے۔بات بالکل صاف اور واضح ہونے کے باوجود معجزہ طلب کرتے ہیں۔" اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ الخ " **جواب شکویٰ**۔آپ کا کام پیغامِ ہدایت پہنچانا اور نہ ماننے پر عذاب کی وعید سنانا ہے معجزہ لانا آپ کا کام نہیں۔

دوسری عقلی دلیل برائے نفی علم غیب از غیر خدا۔ " اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَى ومَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ ومَا تَزْدَادُ وكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ (8) عَالِمُ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ الكَبِيرُ المُتَعَالِ (9) سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ القَوْلَ ومَن جَهَرَ بِهِ ومَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (10) " (رکوع 2)۔ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے

؟نر یا مادہ، کالا یا گورا، ناقص یا کامل یہ صرف اللہ ہی جانتے ہے۔وہ ظاہر و باطن کا عالم ہے۔کوئی چھپ کر بات کرے یا علانیہ کرے اس سے سب کچھ معلوم ہے۔

"لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وِمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وإِذَا أَرَادَ اللّهُ بِقَوْمٍ سُوءاً فَلا مَرَدَّ لَهُ وِمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (11)" **تخویف اخروی** ہے۔

تیسری عقلی دلیل۔ "هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ البَرْقَ خَوْفاً وطَمَعاً ويُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (12) ويُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ والْمَلائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ويُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّهِ وهُوَ شَدِيدُ المِحَالِ (13)" (رکوع 2)۔عالم علوی اور عالم سفلی کے درمیان "جَوّ" (فضاء آسمانی) میں جو کچھ ہے مثلاً بادل، بارش، بجلی اور ان اشیاء پر موکل فرشتے سب اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور وہی سب کا مالک و مختار ہے اس لیے عاجز اور بے بس انسان اور دوسری مخلوق کا کارساز بھی وہی ہے۔

"لَهُ دَعْوَةُ الحَقِّ" یہ پہلی تینوں **عقلی** دلیلوں کا ثمرہ ہے یعنی جب مذکورہ دلائل سے ثابت ہوگیا کہ عالم الغیب اور کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں لہذا دعاء اور پکار کا مستحق بھی وہی ہے۔

"والَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى المَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ ومَا هُوَ بِبَالِغِهِ ومَا دُعَاءُ الكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلالٍ (14)" یہ مشرکین کے معبودانِ باطلہ کے عجز اور ان کی بیچارگی کی تمثیل ہے

جس طرح ایک پیاسا آدمی پانی کو بلائے تا کہ وہ اس کے منہ میں آجائے مگر ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ پانی میں نہ اس کی پکار کا شعور ہے نہ اس کے پاس آنے کی قدرت اسی طرح مشرک لوگ حاجت وتکلیف میں غیر اللہ کو پکارتے ہیں مگر وہ ان کی پکار نہیں سنتے ہیں اور ان کی مدد کرنے سے عاجز و درماندہ ہیں۔

چوتھی عقلی دلیل۔ ”وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَظِلالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ (15)“ (رکوع 2)۔ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق تکوینی طور پر اس کی مطیع اور فرمانبردار ہے اور کائنات کی ہر چیز اس کے زیر تصرف واقتدار ہے اس لیے سب کا کارساز بھی وہی ہے۔

پانچویں عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم۔ ”قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لا يَمْلِكُونَ لأَنفُسِهِمْ نَفْعاً وَلا ضَراً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى“۔ مشرکین بھی مانتے ہیں کہ زمین وآسمان کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر اس کے سوا کوئی کارساز بھی نہیں ہو سکتا۔

”قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لا يَمْلِكُونَ لأَنفُسِهِمْ نَفْعاً وَلا ضَراً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (16)“ یہ دوسرا ثمرہ ہے۔ جب مذکورہ دلائل سے ثابت ہو گیا کہ عالم الغیب اور کارساز صرف

اللہ تعالیٰ ہی تو پھر اللہ تعالیٰ کی عاجز اور بے بس مخلوق کو کارساز سمجھنا جن کے قبضے میں کسی کا نفع ونقصان نہ ہو سراسر باطل اور احمقانہ فعل ہے۔

" أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ اور أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ " **زجر** یں ہیں۔

چھٹی عقلی دلیل بطور تمثیل۔اس میں معبود حق اور معبود باطل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ معبود باطل جھاگ کی طرح بے حقیقت فنا ہونیوالا اور غیر مفید ہے جبکہ معبود حق باقی رہنے والا اور ہر موقع پر کام آنے والا ہے۔

"لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ أُوْلَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (18) " **بشارت اخروی**۔

"وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ أُوْلَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (18) " **تخویف اخروی**۔

"أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ (19) " (رکوع 3) یہ **بشارت** و تخویف پر بطور لف و نشر مرتب متفرع ہے۔

"أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الأَلْبَابِ (19)" یعنی جو شخص بصیرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو کہ اللہ کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا ہے وہ حق ہے یہ **بشارت** پر متفرع ہے۔ "كَمَنْ هُوَ أَعْمَى" یعنی وہ اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو دل کا اندھا اور ایمان سے محروم ہو یہ تخویف پر متفرع ہے۔

"الَذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّهِ ولا يَنقُضُونَ المِيثَاقَ (20)" جماعت مبشرہ کی صفات کا اعادہ ہے۔

"أُوْلَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (22) جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا ومَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وأَزْوَاجِهِمْ وذُرِّيَّاتِهِمْ والْمَلائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ (23) سَلامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (24) (رکوع 3)۔ یہ **بشارت** کا اعادہ ہے۔

"والَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ ويَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ ويُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ ولَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (25)" مستحق عذاب جماعت کے ذکر کا اعادہ ہے۔ "أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ ولَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (25)" اعادہ **تخویف اخروی**۔

ساتویں عقلی دلیل۔ "اللّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ ويَقْدِرُ" ساری مخلوق کا روزی رساں اللہ تعالیٰ ہے

لہذا وہی کارساز ہے۔"وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا" (رکوع 4)۔یہاں منہ مانگا معجزہ نہ دینے کی وجہ بیان کی گئی کہ تم ضدی اور معاند ہو تم معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاؤ گے۔

"الَّذِينَ آمَنُوا الخ" **بشارت** برائے **مومنین**۔

پہلی دلیل وحی : كَذَلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ (30) ہم نے آپ کو اس امت میں اسلیے بھیجا ہے تاکہ آپ اس مسئلہ **توحید** کی کھول کر تبلیغ فرمادیں۔جو ہم نے آپ کے پاس بذریعہ وحی بھیجا۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى بَل لِّلَّهِ الأَمْرُ جَمِيعاً أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعاً وَلاَ يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيباً مِّن دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (31) یہ **زجر** ہے متعلق بہ **شکوی** مذکورہ یہ ضدی لوگ یہ تمام معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔"وَلاَ يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيباً مِّن دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (31) " **تخویف دنیوی**۔

”ولَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (32) “ (رکوع 5)

تسلیہ برائے آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔

آٹھویں عقلی دلیل۔ ” أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لا يَعْلَمُ فِي الأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ القَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّـــذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ومَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (33) “ اللہ تعالیٰ ہر ہر آدمی کے ساتھ ہے اور سب کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔” وجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لا يَعْلَمُ فِي الأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ القَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّـــذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ومَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (33) “ **زجر** برائے مشرکین۔

”لَهُمْ عَذَابٌ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا ولَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَقُّ ومَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن واقٍ (34) “ **تخویف دنیوی** و اخروی۔

” مَّثَلُ الجَنَّةِ الَّتِي وعِدَ المُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا وعُقْبَى الكَافِرِينَ النَّارُ (35) “ **بشارت اخروی**۔

دلیل نقلی از مؤمنین اہل کتاب۔ ہم نے جس طرح مسئلہ **توحید** کھول کر آپ پر نازل کیا ہے

مومنین اہل کتاب اس سے بہت خوش ہیں اور وہ اس مسئلہ کی تصدیق کرتے ہیں۔" وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ **قُلْ** إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَئَابِ (36) "

دوسری دلیل وحی۔ "قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَئَابِ (36)" مجھ پر اللہ کی وحی آئی ہے اور مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کروں اور صرف اسی کو کارساز سمجھ کر مصائب و حاجات میں پکاروں اور اس کی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کروں۔

"وَكَذَلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْماً عَرَبِياً وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلا وَاقٍ (37)" کاف بیان کمال کے لیے یعنی قرآن مجید میں مسئلہ **توحید** کو یوں ہر قسم کے دلائل سے مدلل و مبرہن کرکے اور مثالوں سے واضح کرکے بیان کرنا ہماری ہی کمال ہے۔ یہ مقابل کے تمام دلائل سے متعلق ہے۔" وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلا وَاقٍ (37) " یہ **زجر** ہے جو تمام دلائل مذکورہ پر متفرع ہے۔ یعنی مذکورہ بالا دلائل **عقلیہ و نقلیہ** اور دلائل وحی

اور تمثیلات کے ذریعہ مسئلہ **توحید** کے واضح ہو جانے کے بعد بھی اگر آپ مشرکین کے خیال باطلہ کی طرف میلان کریں گے تو پھر ہمارے عذاب سے آپ کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔

"ولَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ و جَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجاً و ذُرِّيَّةً و مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (38) " **جواب سوال مقدر نمبر 1 ہے**۔ مشرکین کہتے عجب پیغمبر ہے کہ اس کے بیوی اور بچے ہیں۔

فرمایا پہلے انبیاء (علیہم السلام) بھی بیوی بچوں والے تھے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔

و مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (38) **یہ جواب سوال مقدر نمبر 2 ہے۔**

مشرکین کہتے ہم تم پر ایمان لے آئیں آپ ہمیں منہ مانگا معجزہ دکھائیں۔

جواب دیا گیا معجزہ لانا پیغمبر کا کام نہیں۔ معجزہ پیغمبر کے ہاتھ پر تب ظاہر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو۔

" لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ " **یہ جواب سوال مقدر نمبر 3 ہے۔** معاندین ازراہ عناد کہتے جب ہم نہیں مانتے تو ہم پر عذاب کیوں ہیں آتا۔

فرمایا عذاب ضرور آئے گا۔ مگر اپنے مقررہ وقت پر کیونکہ ہمارا ہر کام باضابطہ اور اپنے مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔

" يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ " **یہ جواب سوال مقدر نمبر 4 ہے۔** یعنی عذاب آکر ہی رہے گا تو ماننے کا فائدہ؟ فرمایا محو و اثبات ہمارے اختیار میں ہے جس طرح معاندین کے لیے عذاب مقدر ہے اسی طرح ماننے والوں کے لیے عذاب سے نجات مقدر ہے اس لیے جو لوگ مان لیں گے وہ عذاب سے بچ جائیں گے۔

" وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ " **تخویف دنیوی ہے۔** آپ کا کام تبلیغ ہے جو آپ نے سرانجام دیدیا۔ معاندین جو خواہ مخواہ **شبہات** ڈالتے ہیں اور مانتے نہیں ان کو ہم سخت عذاب دیں گے آپ کی زندگی میں یا آپ کی وفات کے بعد۔

" أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الحِسَابِ (41) "

تخویف دنیوی ہے۔

" وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلاً قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الكِتَابِ (43) " **شکویٰ ہے**

" قُلْ كَفَى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (43) " **جواب شکوی ہے** یعنی میری رسالت پر تو خود اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور علماء اہل کتاب اور فرشتے بھی میری صداقت کے معترف ہیں۔

مختصر خلاصہ: سورۃ رعد میں سورۃ یوسف کے دونوں دعووں (اللہ کے سوا کوئی غیب داں اور کارساز نہیں) پر بطور تنبیہ گیارہ دلائل ذکر کیے گئے ہیں۔ آٹھ دلائل **عقلیہ**، دو وحی اور ایک نقلی۔ **آٹھ دلائل عقلیہ** میں سے دوسری اور آٹھویں دلیلیں غیر اللہ سے حاضر و ناظر ہونے اور علم غیب کی نفی کرتی ہیں اور باقی دلائل غیر اللہ کے کارساز اور متصرف و مختار ہونے کی نفی کرتے ہیں۔

پہلی عقلی دلیل۔" اللّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الأَمْرَ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ (2) وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَاراً وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (3) وَفِي الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (4) " (رکوع 1)۔

دوسری عقلی دلیل۔" اللّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ (8) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ (9) سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (10) "۔

تیسری عقلی دلیل۔ " هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ البَرْقَ خَوْفاً وطَمَعاً ويُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (12) ويُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ والْمَلائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ويُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وهُوَ شَدِيدُ المِحَالِ (13)"۔

ان تینوں دلیلوں کے بعد لَهُ دَعْوَةُ الحَقِّ سے **ان کا نتیجہ ور ثمرہ بیان کیا گیا ہے**۔

اس کے بعد " والَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ " سے مثال دے کر معبودانِ باطلہ کی بے بسی اور عاجزی کو واضح کیا گیا ہے۔

چوتھی عقلی دلیل۔ " ولِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ طَوْعاً وكَرْهاً وظِلالُهُم بِالْغُدُوِّ والآصَالِ (15)"۔

پانچویں عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم: " قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لا يَمْلِكُونَ لأَنفُسِهِمْ نَفْعاً ولا ضَراً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى والْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ والنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وهُوَ الوَاحِدُ القَهَّارُ (16) " جب تم اللہ ہی کو زمین و آسمان کا خالق ومالک مانتے ہو تو کارساز بھی صرف اسی کو سمجھو۔

"قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم" سے دوبارہ دلائل مذکورہ کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے۔

چھٹی عقلی دلیل بطور تمثیل۔ معبودان باطلہ فانی ہیں۔ اور معبود حق باقی اور لایزال ہے۔

اس کے بعد " لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا الخ" سے ماننے والوں کو **بشارت اخروی**

اور " والَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ومِثْلَهُ مَعَهُ لافْتَدَوْا بِهِ أُوْلَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الحِسَابِ ومَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وبِئْسَ المِهَادُ (18) " سے نہ ماننے والوں کو **تخویف اخروی** سنائی گئ ہے۔

اور پھر " أَفَمَن يَعْلَمُ " کو لف ونشر مرتب کے طور پر **بشارت** اکروی اور **تخویف اخروی** پر متفرع کیا گیا ہے

اور اس کے بعد " الَذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّهِ ولا يَنقُضُونَ المِيثَاقَ (20) " سے مستحقین **بشارت** کے اوصاف اور **بشارت اخروی** کا اعادہ کیا گیا

اور " والَّذِينَ يَنقُضُونَ " سے مستحقین عذاب کے اوصاف اور **تخویف اخروی** کا اعادہ کیا گیا۔

ساتویں عقلی دلیل۔ " اللّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ ويَقْدِرُ وفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا ومَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ مَتَاعٌ (26) "

اس کے بعد " كَذَلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ الخ " سے پہلے **دلیل وحی** بیان کی گئ۔

آٹھویں عقلی دلیل۔ " أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ الخ "

اس کے بعد " وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ " مؤمنین اہل کتاب سے **دلیل نقلی** ذکر کی گئی۔

پھر " قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَئَابِ (36) " سے **دوسری دلیل وحی** کا ذکر کیا گیا۔

اس کے بعد " وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجاً وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (38) يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (39) " میں چار مقدر سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ درمیان میں حسب مواقع شکوے، **زجریں**، **بشارتیں** اور **تخویفیں** مذکور ہیں۔

سورۃ رعد میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ (8) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ (9) سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (10) "۔ نفی علم غیب از غیر اللہ۔

2 ۔" وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلاَئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ (13) " (رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔" لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ (14) " (رکوع 2)۔ نفی شرک اعتقادی (شرک فی التصرف و شرک فی الدعاء)

4 ۔"وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَظِلاَلُهُم بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ (15)" (رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف

5 ۔" قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لاَ يَمْلِكُونَ لأَنفُسِهِمْ نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (16) " (رکوع 6) نفی شرک فی التصرف۔

6 ۔" اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ مَتَاعٌ (26) "

(رکوع 3) نفی شرک فی التصرف

7 ۔" وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ (36) " (رکوع 5) نفی شرک اعتقادی (شرک فی الدعاء)

8 ۔" وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجاً وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (38) "(رکوع 6)۔ نفی تصرف واختیار از رسل علیہم السلام۔

9 ۔اس سورت میں اس پر تنبیہات مذکور ہیں کہ عالم الغیب اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لیے حاجت ومشکلات میں صرف اسی کو پکارو۔

10 ۔اللہ کے سوا جن کو مشرکین کارساز سمجھ کر پکارتے ہیں ان کو پکارنا بے سود ہے جیسا کہ پانی کو اپنے پاس آنے کو کہا جائے۔

11 ۔مسئلہ توحید کا ہر پہلو واضح دلائل کے ساتھ ثابت اور روشن ہو چکا ہے لیکن ضدی اور معاند لوگ ہرگز نہیں مانیں گے۔ اگرچہ پہاڑ لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے جائیں۔ وہ الٹے عناد کی وجہ سے بے تکُے اور بے ڈھنگے سوالا کریں گے۔

12 ۔مسئلہ توحید کو صرف وہی لوگ مانیں گے جن کے دلوں میں انابت اور تلاش حق کا جذبہ موجود ہو۔

سورۃ رعد ختم ہوئی

سورۃ ابراھیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: اس سورت میں **توحید** پر تین **عقلی** دلیلیں دو مختصر اور ایک مفصل، ایک نقلی دلیل اجمالی از تمام انبیاء (علیہم السلام) ومؤمنین اور ایک **دلیل نقلی** تفصیلی از حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور چھ وقائع دنیویہ واخرویہ کا بیان ہے۔

تمہید " كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (1) " **مع ترغیب یہ قرآن جو دلائل ووقائع پر مشتمل ہے** ہم نے آپ پر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ اس کے دلائل ووقائع بیان کرکے لوگوں کو کفر وشرک اور رسوم جاہلیت کے اندھیروں سے نکال کر ایمان اور **توحید** کی روشنی میں لے آئیں۔

دلائل عقلیہ

پہلی عقلی دلیل : " اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ " (رکوع 1)۔کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمام کائنات سماوی وارضی کا بلاشرکت احدے خالق ومالک اور اس میں متصرف علی الاطلاق ہے۔

" وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ الخ" **تخویف اخروی** ہے۔

" وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (4) "

یہ ابتداء سورت سے متعلق ہے یعنی آپ سے پہلے بھی ہم نے قوموں میں پیغمبر بھیجے جو ان کی زبان میں ان کو راہ ہدایت کی طرف بلاتے رہے۔" وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى الخ" دیکھو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو بھیجا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالو اور ان کو وقائع امم سابقہ اور ہمارے انعامات یاد دلاؤ۔

دوسری عقلی دلیل:۔" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ " (رکوع 3)۔اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو اظہار حق کے لیے پیدا کیا ہے اور عالم کے ذرے ذرے کو **توحید** پر دلیل وشاہد بنایا ہے۔

تیسری عقلی دلیل مفصل : " اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ وسَخَّرَ لَكُمُ الفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي البَحْرِ بِأَمْرِهِ وسَخَّرَ لَكُمُ الأَنْهَارَ (32) وسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ والْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ والنَّهَارَ (33) وآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لا تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (34) " (رکوع 5)۔ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ ہی پیدا فرمایا۔ آسمان سے بارش برسا کر ہمارے لیے انواع و اقسام کے پھل وہی پیدا کرتا ہے۔ دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں اور بحری جہاز اسی نے اپنے حکم سے ہمارے کاموں میں لگا دیئے ہیں کہ ہم جہاں چاہیں ان کو لے جائیں مگر ان کو تھامنے والا اور ان کو غرق ہونے سے بچانے والا وہی ہے۔ دریا، سورج، چاند، دن اور رات ہر چیز کو اس نے ہمارے فائدے کے لیے مختلف کاموں میں لگا رکھا ہے اور یہ سارا نظام اس کے حکم کے مطابق اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہے۔ ہم جو کچھ اس سے مانگتے ہیں اس کا دینے والا بھی وہی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات بے پایاں اور حد و حساب سے باہر ہیں مگر اس کے باوجود مشرک لوگ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھتے ہیں۔

نقلی دلیلیں:

پہلی دلیل نقلی اجمالی از تمام انبیاء (علیہم السلام) وجملہ مؤمنین: " أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (24) تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ويَضْرِبُ اللَّهُ

الأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (25) " (رکوع 4) کلمہ طیبہ سے کلمہ **توحید** مراد ہے جس کی تبلیغ و اشاعت تمام انبیاء (علیہم السلام) کا متفقہ مشن تھا۔

دوسری دلیل نقلی تفصیلی از حضرت ابراہیم (علیہ السلام): " وإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِناً واجْنُبْنِي وبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ (35) رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ومَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (36) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (37) رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي ومَا نُعْلِنُ ومَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّمَاءِ (38) الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وهَبَ لِي عَلَى الكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (39) " (رکوع 6)۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے جب اپنی بیوی اور معصوم بچے کو بے آب و گیا بیابان میں چھوڑا اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو شرک سے دور رکھنا۔ اور ساتھ ہی اعلان فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب اور کارساز نہیں۔

وقائع دنیویہ واخرویہ: اس سورت کا مقصد وقائع دنیویہ واخرویہ بیان کرکے لوگوں کو راہ راست پر لانا ہے اس لیے اس میں سات وقائع دنیویہ واخرویہ مذکور ہیں دو دنیویہ اور پانچ اخرویہ۔ وقائع سے تخویفات اور انعامات مراد ہیں۔

اول: " أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وعَادٍ وثَمُودَ والَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ لا يَعْلَمُهُمْ إِلاَّ اللَّهُ جَاءَتْهُمْ

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (9) قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (10) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللّهَ يَمُنُّ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (11) وَمَا لَنَا أَلاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (12) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ (13) وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ (14) وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (15) "(رکوع 3)۔ یہ **تخویف دنیوی** اور خطاب اہل مکہ سے ہے فرمایا کیا تمہیں قوم نوح قوم عاد، قوم ثمود اور ان کے بعد کی سرکش قوموں کی سرگذشت نہیں معلوم! کہ کس طرح ہمارے پیغمبر و دلائل و معجزات لے کر ان کے پاس پہنچے اور مسئلہ **توحید** ان پر خوب واضح کیا مگر ان کی قومیں کٹ حجتی اور مجادلہ پر اتر آئیں اور ضد و عناد کی وجہ سے مسئلہ **توحید** کو نہ مانا اور انبیاء (علیہم السلام) کو گوناگوں مطاعن کا نشانہ بنایا آخر اللہ نے انبیاء (علیہم السلام) اور ان کے متبعین کو صبر و استقلال کا ثمرہ عطا کیا اور معاندین کو تباہ و برباد کر دیا۔ اقوام گذشتہ کے دردناک انجام سے عبرت حاصل کرو اور ضد و عناد سے باز آجاؤ۔ ورنہ تمہارا حشر بھی ویسا ہی ہو گا۔

دوم: ” مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ (16) يَتَجَرَّعُهُ وَلاَ يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (17) “ (رکوع 3)۔ یہ **تخویف اخروی** ہے۔ دنیوی عذاب کے بعد آخرت میں انہیں دردناک سزادی جائیگی جس کی ہولناکی اور درد انگیزی کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد مشرکین کے اعمال کی مثال بیان کی گئی ہے۔ ” مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لاَّ يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ الْبَعِيدُ (18)

” کفار و مشرکین کے اعمال ایسے ہیں جیسا کہ راکھ پڑی ہو اور تند و تیز ہوا کا طوفان اسے اڑا لے جائے اور وہاں کچھ بھی باقی نہ رہے۔ اسی طرح مشرکین اپنے زعم میں یا فی الواقع جو نیک کام کرتے ہیں وہ بوجہ شرک سب باطل ہیں اور ان کا کچھ ان کو ہاتھ نہ آئے گا۔

سوم : ” إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (19) “ یہ **تخویف دنیوی** ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہیں ہلاک کردے اور تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے اس کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔

چہارم: ” وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعاً “ (رکوع 3) تا ” إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (22) “ (رکوع 4)۔ یہ **تخویف اخروی** ہے۔ قیامت کے دن تابعین اور متبوعین و مشرک لوگ اور ان کے راہنما اللہ

تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے اور یک دوسرے کو ملامت کریں گے انجام کار سب کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

" وأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلامٌ (23) " **بشارت اخروی** ہے۔

پنجم: " أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْراً وأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ البَوَارِ (28) جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وبِئْسَ القَرَارُ (29) " (رکوع 5)۔ **تخویف اخروی** ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اپنی قوموں کو جہنم میں دھکیلا وہ خود بھی جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

" وجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَاداً " یہ **زجر** ہے۔ اس سورت میں چونکہ تخویفات بہت ہیں۔ اس لیے دفع عذاب کے لیے شرک سے بچنے اور علانیہ اور پوشیدہ طور پر خلق خدا سے احسان کرنے کا حکم دیا گیا اور ساتھ ہی امر مصلح نماز قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ " قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلاةَ ويُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِراً وعَلانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ ولا خِلالٌ (31) "

ششم: " ولا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ (42) مُهْطِعِينَ

مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ (43) " (رکوع 7)۔ **تخویف اخروی** ہے۔

مشرکین جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بیخبر نہیں وہ ان کو ان کے تمام اعمال مشرکانہ وافعال مسرفانہ کی پوری پوری سزا دے گا۔فَلا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وعْدِهِ رُسُلَهُ الخ یہ **تخویف اخروی** ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں سے جو وعدہ کیا ہوا ہے وہ اس کے خلاف نہیں کرے گا کہ ان کے دشمنوں کو آخرت میں ذلیل ورسوا کرے گا اور انہیں ان کے کرتوتوں کی المناک سزا دے گا۔ آخر میں " هَذَا بَلاغٌ لِّلنَّاسِ " سے تمام مذکورہ بالا دلائل وو قائع کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ان تمام بیانات کی غرض وغایت لوگوں کو مسئلہ **توحید** سمجھانا ہے۔

مختصر خلاصہ : سورۃ ابراہیم کا مقصد وقائع امم سابقہ اور ایام اللہ تعالیٰ کی تذکیر سے لوگوں کو راہ راست پر لانا ہے۔

اس لیے اس سورت میں سات وقائع مذکور ہیں اور ساتھ ہی **توحید** پر تین **عقلی** دلیلیں اور دو نقلی دلیلیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

عقلی دلیلیں

پہلی عقلی دلیل : " اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ " (رکوع 1)۔جب ساری کائنات کا مالک ومختار اللہ تعالیٰ ہے توکارساز بھی وہی ہے۔

دوسری عقلی دلیل : " أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ " (رکوع 3)۔یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی مسئلہ **توحید** کو واضح کرنے کے لیے کی ہے۔

تیسری عقلی دلیل : " اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي البَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الأَنْهَارَ (32) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (33) وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لا تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (34) " (رکوع 5)۔جو اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اور سارا نظام عالم جس کے اختیار وتصرف میں ہے وہی تم سب کا کارساز ہے۔

نقلی دلیلیں۔

پہلی دلیل نقلی اجمالی از تمام انبیاء علیہم السلام۔ " ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً " (رکوع 4)یہ کلمہ **توحید** کی مثال ہے جس کی تبلیغ واشاعت تمام انبیاء(علیہم السلام)کا مقصد زندگی تھا۔

دوسری دلیل نقلی تفصیلی از حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ " وإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِناً واجْنُبْنِي وبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ (35) رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ومَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (36) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (37) رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي ومَا نُعْلِنُ ومَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّمَاءِ (38) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (39) " (رکوع 6)۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ وہ ان کو اور ان کی اولاد کو شرک سے بچائے۔ نیز اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔

وقائع امم سابقہ: وقائع سے دنیوی اور اخروی تخویفات مراد ہیں۔ یہاں دو دنیوی تخویفیں مذکور ہیں اور چار اخروی۔

اول دنیوی: " أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ " (رکوع 2) معاندین امم سابقہ کی بربادی سے عبرت حاصل کرو۔

دوم اخروی۔ " مِّن ورَائِهِ جَهَنَّمُ الخ" (رکوع 3) دنیوی عذاب کے علاوہ آخرت میں یہ دردناک عذاب دیا جائے گا۔

سوم دنیوی: " إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ الخ" (رکوع 3) اگر وہ چاہے تو تمہیں ہلاک کرکے تمہاری جگہ اور

لوگوں کو لے آئے اس کے لیے یہ کوئی مشکل نہیں۔

چہارم اخروی: " وبَرَزُوا لِلّٰہِ جَمِیعاً الخ" (رکوع 2)۔ آخرت میں تمام مشرکین (اتباع و متبوعین) کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔

پنجم اخروی۔ " أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا الخ" (رکوع 5) مشرکین کی سزا نار جہنم ہے۔

ششم اخروی۔ " ولا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلاً الخ" رکوع 7)۔ ہر مشرک کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔فَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وعْدِہِ رُسُلَہُ(رکوع 7) اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے پیغمبروں کو آخرت میں عزت دے گا اور ان کے مخالفین کو رسوا کن عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔ آخر میں سورت کے مضمون کی طرف اشارہ فرما۔" هَذَا بَلاغٌ لِّلنَّاسِ الخ" یہ دلائل وو قائع اس لیے بیان کیے جارہے ہیں تا کہ لوگوں کو مسئلہ توحید کی سمجھ آجائے۔

سورۃ ابراہیم (علیہ السلام) میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" الـــر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (1)" (رکوع 1)۔ خصوصیت سورت ہے یعنی ہم نے یہ کتاب اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کو وقائع امم سابقہ سنا کر کفر و شرک کے اندھیرے سے نکال کر اسلام اور توحید کی روشنی کی طرف لائیں۔

2 ۔" اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (2)" (رکوع 1)۔ نفی شرک اعتقادی۔

3:۔" قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (11)" (رکوع 2)۔ اثبات بشریت انبیاء (علیہم السلام) و نفی اختیار و تصرف از ایشان علیہم السلام۔

4:۔" وَمَا لَنَا أَلاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (12)" اسم اعظم۔

5:۔" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (19)" (رکوع

3)۔ نفی شرک اعتقادی۔

6:۔ " إن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ ويَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (16) " (رکوع 3)۔ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے اختیار و تصرف میں ہے اور کوئی چیز اس کے اختیار سے باہر نہیں۔

7:۔ " أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (24) تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ويَضْرِبُ اللّهُ الأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (25) " (رکوع 4)۔ توحید کی تمثیل۔

8:۔ " وإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا البَلَدَ آمِناً واجْنُبْنِي وبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ (35) رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ومَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (36) رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ المُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (37) رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي ومَا نُعْلِنُ ومَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّمَاءِ (38) " (رکوع 6)۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی اللہ سے دعا کی کہ وہ ان کو اور ان کی اولاد کو شرک سے محفوظ رکھے۔ اور " رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي ومَا نُعْلِنُ " اسم اعظم سے اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب والشہادۃ ہونے کا اعلان فرمایا۔

سورۃ ابراہیم ختم ہوئی

سورۃ الحجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورۃ حجر میں **توحید** پر دو **عقلی** دلیلیں پیش کی گئی ہیں ایک مفصل اور دوسری مختصر اور **تخویف دنیوی** کے پانچ نمونے ذکر کیے گئے ہیں تین گذشتہ قوموں کے اور دو کفار مکہ اور آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے پانچ **تسلیاں** مذکور ہیں۔

"الٓــر تِلْكَ آيَاتُ الكِتَابِ الخ" تمہید مع ترغیب۔

"رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا" یہ سورت کا مقصودی حصہ ہے۔امم سابقہ کے حالات تم نے سن لئے لہذا اب مان لو ورنہ ان کی طرح پچھتاؤ گے جب عذاب آئے گا تو کہیں گے کاش ہم نے مسئلہ **توحید** مان لیا ہوتا۔

" وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ " **تخویف دنیوی**۔ ہر قوم کو مہلت دی گئی اور پھر ضد وانکار کی وجہ سے مقررہ وقت سے پہلے اسے ہلاک نہیں کیا گیا۔

" وقَالُوا يَا أَيُّهَا الَذِي الخ" **شکوی** ہے مشرکین پیغمبر (علیہ السلام) کو دیوانہ کہتے اور فرشتوں کے نازل ہونے کا مطالبہ کرتے۔

" وقَالُوا يَا أَيُّهَا الَذِي الخ" **شکوی** ہے مشرکین پیغمبر (علیہ السلام) کو دیوانہ کہتے اور فرشتوں کے نازل ہونے کا مطالبہ کرتے۔

" مَا نُنَزِّلُ المَلائِكَةَ الخ" **جواب شکوی** ہے فرشتے ہمارے خاص پروگرام کے تحت نازل ہوتے ہیں ہر کس وناکس کے مطالبے پر نازل نہیں ہوتے۔

" إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ " یہ **تخویف دنیوی** کے لیے تمہید ہے جس طرح آپ پر ہم نے قرآن اتارا ہے اسی طرح گذشتہ انبیاء علیہم السلا پر بھی کتابیں اور صحیفے نازل کیے مگر ان کی قوموں نے تکذیب کی اور مبتلائے عذاب ہوئے مشرکینِ مکہ بھی اگر قرآن کی تکذیب پر ڈٹے رہے تو ان کا بھی وہی حشر ہو گا۔

" وإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ " جملہ معترضہ ہے۔

" ولَقَدْ أَرْسَلْنَا الخ" **تخویف دنیوی** ہے استہزاء و تمسخر سے اللہ کے پیغمبروں کی توہین و تخویف کرنیوالوں کے لیے۔

" ولَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً الخ" **زجر ہے متعلق بشکوی**۔ فرشتے اتارنے کے بجائے اگر خود ان کو آسمانوں پرلے جائیں اور وہ سب کچھ دیکھ لیں پھر بھی نہیں مانیں گے۔

پہلی عقلی دلیل مفصل:۔" ولَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ (16) وحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (17) إِلاَّ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ (18) والأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وأَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ (19) وجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ومَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ (20) وإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ عِندَنَا خَزَائِنُهُ ومَا نُنَزِّلُهُ إِلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (21) وأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ ومَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (22) وإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي ونُمِيتُ ونَحْنُ الوَارِثُونَ (23) ولَقَدْ عَلِمْنَا المُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ ولَقَدْ عَلِمْنَا المُسْتَأْخِرِينَ (24) وإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (25) ولَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (26) والْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (27) " (رکوع 2)۔ زمین سے لے کر آسمان تک اور عرش سے لے کر فرش تک سارا کارخانہ عالم اللہ تعالیٰ کے اختیار و تصرف میں ہے اور اس تمام کائنات ارضی و سماوی کا بنانے والا بھی وہی ہے۔ وہی بارش برساتا اور زمین سے اقسام و انواع کے غلے،

پھل اور میوے پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ اس نے تمہارے لیے بیشمار وسائل رزق پیدا کر رکھے ہیں اور ہر چیز کے بھرپور خزانے اسی کے پاس ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اس کے سوا کوئی اور کارساز ہو سکتا ہے؟" وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ الخ" جمیع ماکان ومایکون کا عالم تو میں ہوں پھر میرے سوا عالم الغیب اور کون ہو سکتا ہے؟" وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ الخ" (رکوع 3)۔ یہ بھی دلیل اول سے متعلق ہے۔ جس اللہ نے اپنی ساری کائنات کو انسان کی معاش مہیا کرنے پر لگا دیا ہے اسی نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ جو انسان کا خالق وراز ہے وہی اس کا کارساز اور حاجت روا بھی ہے۔" وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ الخ" اس میں ابلیس کی آدم (علیہ السلام) سے دشمنی کا ذکر کیا گیا ہے تا کہ اولاد آدم ذریت ابلیس کی چالوں اور اس کے مکر وفریب سے خبردار رہے اس کے اگلی سورتوں میں جہاں کہیں یہ قصہ آئے گا اس سے یہی تنبیہ مقصود ہو گی۔" وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ الخ" **تخویف اخروی** ہے۔" إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ الخ"

بشارت اخروی ہے۔

اس کے بعد تخوف اخروی کے پانچ نمونے مذکور ہیں۔

پہلا نمونہ: " وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ " (رکوع 4)۔ یہ نمونہ اول کے لیے تمہید ہے۔" قَالَ فَمَا

خَطْبُكُمْ الخ“ یہ **تخویف اخروی** کا پہلا نمونہ ہے۔ قوم لوط (علیہ السلام) نے اللہ کے پیغمبر لوط (علیہ السلام) کو جھٹلایا اور احکام خداوندی کی صریح مخالفت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بستی کو الٹ دیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش برسائی اور اس طرح دردناک عذاب سے ان کو ہلاک کر دیا۔

دوسرا نمونہ:۔ ” وإن كَانَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ الخ“ ان سے مراد اہل مدین ہیں۔ حضرت شعیب (علیہ السلام) ان کے پاس پیغام **توحید** لے کر آئے مگر انہوں نے نہ مانا۔ شرک و کفر اور دیگر جرائم پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ایک ہولناک آواز سے ان کو ہلاک کر دیا۔

تیسرا نمونہ:۔ ” ولَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ المُرْسَلِينَ (80) الخ“ (رکوع 6)۔ یہ حضرت صالح (علیہ السلام) کی قوم تھی انہوں نے ان کو **توحید** کی دعوت دی اور اللہ کے حکم سے ان کو ان کا مطلوبہ معجزہ بھی دکھایا مگر بایں ہمہ وہ انکار و عناد سے باز نہ آئے اور دعوت **توحید** کو قبول نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دلدوز چنگھاڑ کی صورت میں عذاب نازل کر کے ان کا خاتمہ کر دیا۔ یہ تینوں نمونے اقوام گذشتہ سے پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد **توحید** کی **دوسری عقلی دلیل** مذکور

ہے۔

دوسری عقلی دلیل مختصر۔ " وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ " (رکوع6)۔ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات کو ہم نے پیدا ہی اس لیے کیا ہے تاکہ مسئلہ **توحید** کو واضح کریں کائنات کا ذرہ ذرہ ہماری **توحید** کا گواہ ہے۔

" وَإِنَّ السَّاعَةَ لآتِيَةٌ " **تخویف اخروی ہے۔**

" فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ " **تسلیہ اول برائے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

" وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الخ" **تسلی دوم۔**

" لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ " **زجر متعلق بہ تسلی دوم۔**

" وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِـــينَ (88) " **تسلی سوم۔**

" وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِـــينُ (89) " مجھ سے معجزات لانے کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ معجزات میرے اختیار میں نہیں ہیں میں تو نذیر ہوں میرا کام تبلیغ وانذار ہے۔

آگے مشرکین مکہ سے تخویف دنیوی کے دو نمونے ذکر کیے گئے ہیں۔

تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ۔ ”كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الخ“ مقتسمین مشرکین مکہ سے کم و بیش بارہ آدمی تھے جو موسم حج میں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والوں کے راستوں پر بیٹھ جاتے اور آنے والوں سے کہتے (عیاذًا باللہ) اس جادو گر سے بچنا کہیں تمہارا ایمان خراب نہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو جنگ بدر میں اور کچھ کو اس سے پہلے آفات و بلیلات سے ہلاک کر دیا۔

تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ:۔ ”إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (95)“ یہ مشرکین مکہ اور صنادید قریش سے چند آدمی تھے جو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قرآن سے تمسخر و استہزاء کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کرنے کا وعدہ فرمایا۔ **اس میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی بھی ہے۔** ”وَلَقَدْ نَعْلَمُ“ **تسلی پنجم برائے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔** سورت کے آخرت میں ”فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الخ“ سے اصل مقصد بیان کیا گیا کہ آپ دشمنوں کی پروانہ کریں ان کے لیے ہم خود کافی ہیں آپ دن رات اللہ تعالیٰ کی شرک سے تسبیح و تقدیس کرتے رہیں، اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوں اور تادم آخریں اسی کی عبادت اور پکار میں لگے

رہیں۔

مختصر خلاصہ :۔ سورۃ حجر میں چار امور ذکر کیے گئے ہیں۔

(1) دعوائے سورت۔

(2) دلائل توحید۔

(3) تخویف دنیوی کے پانچ نمونے اور

(4) نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے تسلی۔

دعوائے سورت:۔ " رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا الخ" اب وقت ہے مان لو ورنہ دوسرے کافروں کی طرح پچھتاؤ گے اس کے بعد

" وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ " میں **تخویف دنیوی**۔

" وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ " میں **شکوی**

" مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ " میں **جواب شکوی**

اور " ولَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً " میں زجر متعلق بہ شکوی مذکور ہے۔

دلائل توحید: دو عقلی دلیلیں مذکور ہیں ایک مفصل دوم مختصر۔

دلیل عقلی مفصل " ولَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ (16) وحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (17) إلاَّ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ (18) والأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وأَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ (19) وجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ومَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ (20) وإن مِّن شَيْءٍ إلاَّ عِندَنَا خَزَائِنُهُ ومَا نُنَزِّلُهُ إلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (21) وأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ ومَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (22) وإنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي ونُمِيتُ ونَحْنُ الوَارِثُونَ (23) ولَقَدْ عَلِمْنَا المُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ ولَقَدْ عَلِمْنَا المُسْتَأْخِرِينَ (24) وإنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (25) ولَقَدْ خَلَقْنَا الإنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (26) والْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (27) " (رکوع 2)۔

اور دلیل عقلی مختصر " ومَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ والأَرْضَ ومَا بَيْنَهُمَا إلاَّ بِالْحَقِّ " (رکوع 6)۔

تخویف کے نمونے:۔ تخویف دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کیے گئے ہیں۔ تین امم سابقہ سے اور دو مشرکین مکہ سے۔

امم سابقہ کے تین نمونے یہ ہیں۔

(1) " قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا المُرْسَلُونَ " قوم لوط (علیہ السلام) کی تباہی کا نمونہ۔

(2) " وإن كَانَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ (78) " (رکوع 5) قوم شعیب (علیہ السلام) کی ہلاکت کا نمونہ۔

(3) " ولَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ المُرْسَلِينَ (80) " (رکوع 6) قوم صالح (علیہ السلام) کی بربادی کا نمونہ۔

مشرکین مکہ سے دو نمونے یہ ہیں

(1)۔" كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى المُقْتَسِمِـــينَ (90) " (رکوع 6) مشرکین مکہ کے بارہ آدمی جو موسم حج میں مکہ کے راستوں میں بیٹھ جاتے اور باہر سے آنے والوں کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملنے اور آپ کا وعظ سننے سے روکتے تھے۔(2) " إِنَّا كَفَيْنَاكَ المُسْتَهْزِئِينَ (95) " یہ مشرکین مکہ کے پانچ آدمی تھے جو قرآن اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

تسلی برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

آخر میں سات بار آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تسلی دی گئی۔

(1) " فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (85) " (2) " ولَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِي الخ" (3) " لا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ الخ" (4) " ولا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ " (5) " واخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِــينَ " (6) إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (95) (7)۔" ولَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ "۔ آخر میں **مقصودی مسئلہ کا بیان ہے** " فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ (98) "۔بس اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی پاکیزگی بیان کرتے رہیے۔اسی کو سجدہ کیجیے اور اسی کو حاجات میں غائبانہ پکاریئے۔

سورۃ الحجر میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1۔"رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (2)"(رکوع1)۔ **خصوصیت سورت، وقائع امم سابقہ سے عبرت حاصل کر کے مسئلہ مان لو ورنہ پچھتاؤ گے۔**

2۔" وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ (16) وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (17) إِلاَّ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ (18) وَالأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ (19) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ (20) وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (21) وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (22) وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ (23) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ (24) وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (25) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (26) وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (27) "(رکوع3)۔ **نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم۔**

3۔" إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلاماً قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ (52) "(رکوع4)۔ **نفی علم غیب ابراہیم علیہ السلام۔**

4۔" إِلاَّ امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ (60) "(رکوع4)۔ **نفی تصرف و اختیار از لوط علیہ السلام۔**

5۔" قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ (62) "(رکوع5)۔ **نفی علم غیب از لوط علیہ السلام۔**

6 ۔" فَمَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ (84) "(رکوع6)۔ **نفی اختیار و تصرف از معبودان باطلہ۔**

7 ۔" وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (85) "(رکوع 6)۔ **کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت کاملہ پر شاہد ہے۔**

8 ۔" فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ (98) وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (99) "(رکوع6)۔ **نفی استحقاق انواع عبادت از غیر اللہ، دعاء، سجدہ، نذر و منت تمام اقسام و انواع عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔**

9 ۔ اس سورت میں **تخویف دنیوی** کے پانچ نمونے بیان کیے گئے ہیں۔ تین امم سابقہ سے اور دو مشرکین مکہ سے۔

10 ۔ آنحضرت(**صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم**)کو پانچ طریقوں سے **تسلی** دی گئی ہے۔

سورۃ الحجر ختم ہوئی

سورۃ النحل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ:۔ "أَتَى أَمْرُ اللَّهِ الخ" شروع میں سورۃ حجر کے تعلق وربط سے فرمایا سب کچھ سننے اور سمجھنے کے بعد بھی نہیں مانتے ہو تو تیار ہو جاؤ اللہ کا عذاب آگیا ہے اب جلدی نہ کرو۔ چنانچہ اہل مکہ اس کے فوراً بعد قحط کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیئے گئے جیسا کہ آخر میں اس کا بیان ہے " وضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً قَرْيَةً الخ" (رکوع 15)۔

مضمون کے اعتبار سے سورت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ۔ نفی شرک اعتقادی (شرک فی التصرف):۔ پہلے حصے میں تین بار **دعویٰ توحید** کا ذکر ہے۔ جسے نہ ماننے کی وجہ سے منکرین پر عذاب آیا اور **توحید** (نفی شرک فی التصرف) پر چھ **عقلی** دلیلیں، ایک نقلی اور ایک **دلیل وحی** قائم کی گئی ہے۔ اس حصے میں ضمناً بطور **زجر** دوبارہ نفی

شرک فعلی کا ذکر بھی آگیا ہے اور مسئلہ **توحید** کی خاطر ہجرت کرنے کی فضیلت بھی مذکور ہے۔"

يُنَزِّلُ المَلائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ أَنَا فَاتَّقُونِ (2) " میں پہلی بار **دعوی توحید** کا ذکر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز اور متصرف و مختار نہیں لہذا مصائب و مشکلات میں صرف اسی کو غائبانہ پکارو۔

" خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ الخ" **یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے** اور اس سے نفی شرک فی التصرف مقصود ہے۔ زمین و آسمان کو اللہ ہی نے مسئلہ **توحید** کی خاطر پیدا فرمایا اور انسان کو بھی اسی نے پیدا کیا پھر انسانوں کے آرام و آسائش کے لیے طرح طرح کا ساز و سامان مہیا فرمایا۔ چوپائے پیدا کیے جس میں انسانوں کے لیے بیشمار منافع ہیں کچھ چوپائے ایسے ہیں جن کا وہ گوشت کھاتے اور دودھ پیتے اور اون سے گرم لباس بناتے ہیں اور کچھ چوپائے ان کی سواری اور بوجھ لادنے کے لیے۔ جو اللہ ان تمام اشیاء کا خالق ہے وہی سب کا مالک و مختار اور کارساز ہے۔

" هُوَ الَذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ " (رکوع 2) **توحید یعنی نفی شرک فی التصرف پر دوسری عقلی دلیل**۔ بارش برسانا اور گوناگوں غلے، میوے اور پھل پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے دن رات کو،

سورج، چاند اور تاروں کو اسی نے اپنے حکم سے بنی آدم کی خدمت پر مامور کر رکھا ہے۔ اس نے دریا اور سمندر بنائے جن سے انسانوں کو بیشمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ " أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لاَّ يَخْلُقُ الخ" یہ دونوں مذکورہ دلیلوں کا چرہ ہے۔ یعنی جب معلوم ہوگیا کہ عرش سے لے کر فرش تک ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تمہارے مزعومہ معبودوں نے کائنات کا ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا تو اب تم ہی بتاؤ کہ خالق و مخلوق برابر ہوسکتے ہیں؟ ہر گز نہیں جو ساری کائنات کا خالق ہے وہی متصرف و مختار ہے اور جو مخلوق ہے وہ عاجز و بے بس ہے۔

" واللّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ الخ" (رکوع 2) **توحید پر تیسری عقلی دلیل ہے** اور اس سے نفی شرک فی العلم مقصود ہے۔ یعنی ہر ظاہر اور ہر پوشیدہ بات کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں جب عالم الغیب وہی ہے تو متصرف و کارساز بھی وہی ہے کیونکہ متصرف و مختار وہی ہو سکتا ہے جو عالم الغیب ہو۔

" والَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وهُمْ يُخْلَقُونَ (20) أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ومَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (21) "۔ **یہ ثمرہ تینوں دلیلوں پر متفرع ہے۔**

" لا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وهُمْ يُخْلَقُونَ " پہلی دو دلیلوں پر متفرع ہے،

اور " أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ومَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (21) " تیسری دلیل پر متفرع ہے۔ یعنی سب کچھ پیدا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے اور جن کو یہ مشرکین اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے

بلکہ خود مخلوق ہیں اور سب کچھ جاننے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور مشرکین کے مزعومہ معبود (بزرگانِ خدا) تو فوت ہو چکے ہیں اور انہیں تو اپنے بارے میں بھی معلوم نہیں کہ وہ دوبارہ کب اٹھیں گے تو پکارنے والوں کے حالات سے وہ کس طرح باخبر ہو سکتے ہیں؟ " إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ الخ" (رکوع 3)

یہ مذکورہ بالا چہرہ پر متفرع ہے اور اصل **دعویٰ** کا اعادہ ہے جب سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو سب کا کارساز بھی وہی ہے اور حاجات میں غائبانہ پکار کے لائق بھی وہی ہے۔

" وَإِذَا قِيلَ لَهُم " یہ **شکویٰ** ہے منکرین ازراہ عناد و تعنت قرآن کو جو سراپا ہدایت ہے قصوں اور کہانیوں کی کتاب کہتے۔

" لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ الخ" لام عاقبت کا ہے اور اس میں **تخویف اخروی** ہے۔

" قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ الخ" (رکوع 4) اللہ کے دین **توحید** کے خلاف سازشیں کرنیوالوں کیلئے **تخویف دنیوی** ہے۔

" ثُمَّ يَوْمَ القِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ ويَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا العِلْمَ إِنَّ الخِزْيَ اليَوْمَ والسُّوءَ عَلَى الكَافِرِينَ (27) الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ المَلائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (28) فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (29) " یہ ان کے لیے **تخویف اخروی** ہے۔

" وقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْراً لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ولَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ ولَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ (30) جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ (31) الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ المَلائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (32) " شرک سے بچنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول کرنے والوں کے لیے **بشارت اخروی** ہے۔

" هَلْ يَنظُرُونَ الخ" **تخویف دنیوی** ہے۔ امم سابقہ کے منکرین نے ضد و عناد سے عذاب کا مطالبہ کیا تھا تو انہیں عذاب سے ہلاک کر دیا گیا۔ مشرکین میکہ بھی اگر یہی کچھ چاہتے ہیں تو انہیں دنیا ہی میں المناک عذاب کا مزہ چکھا دیا جائے گا۔

" وقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا الخ" (رکوع 5)۔ یہ مشرکین کی کٹ حجتی پر **شکوی** ہے مشرکین کہتے اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا کسی قسم کا شرک نہ کرتے نہ شرک اعتقادی اور نہ شرک فعلی۔

" كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ الخ" **جواب شکوی** ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے مشرکین بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔

" لَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ الخ" یہ تمام انبیاء سابقین سے **توحید پر دلیل نقلی** اجمالی ہے۔ آپ سے پہلے جتنے بھی ہم نے پیغمبر بھیجے ان سب کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اپنی امتوں کو حکم دیں کہ صرف خدائے واحد کی بندگی بجالاؤ اور اس کے سوا کسی کو کارساز اور حاجت روا مت سمجھو اور ہر غیر اللہ کی عبادت اور پکار سے اجتناب کرو۔

" فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ الخ" **تخویف دنیوی** کی طرف اشارہ ہے۔

" وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ الخ" مشرکین پر **شکوی** ہے کہ وہ حشر و نشر کو بھی نہیں مانتے۔ " لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الخ" یہ حشر و نشر کی حکمت ہے۔

" إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ الخ" یہ **جواب شکوی** ہے مشرکین حشر و نشر کو کیوں بعید از عقل اور مشکل سمجھتے ہیں۔ ہماری قدرت تو اس قدر کامل اور حاوی ہے کہ جب ہم کسی کام کے کرنے کا ارادہ ہی کرلیں تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے۔ تو قیامت بپا کرنا اور مردوں کو دوبارہ زندگی عطا کرنا ہمارے لیے کونسا مشکل

کام ہے۔" وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ الخ" (رکوع 6) یہ درمیان میں مہاجرین (رض) کے لیے دنیوی اور اخروی **بشارت** ہے جنھوں نے محض مسئلہ **توحید** کی خاطر اپنے وطن سے ہجرت کی۔

" وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ الخ" (رکوع 6) سوال مقدر کا جواب ہے۔ ہم اس **توحید** کو مان لیتے اگر فرشتے ہمیں آکر یہ پیغام دیتے تو اس کا جواب فرمایا کہ ہماری سنت جاریہ یہی ہے کہ ہم انسانوں ہی کو پیغمبر بنا کر انسانوں کے پاس بھیجتے رہے اگر تمہیں اس کا علم نہیں تو اہل کتاب کے علماء سے پوچھ کر **تسلی** کرلو۔

" وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ الخ" **ترغیب الی القرآن** ہے۔

" أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لا يَشْعُرُونَ (45) أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ (46) أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (47) "

تخویف دنیوی ہے۔

" أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ الخ" (رکوع 6)۔ **توحید پر چوتھی عقلی دلیل ہے** زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے تکوینی احکام کی پابند اور مطیع ہے اور ہر ذی روح مخلوق اور فرشتے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے

سامنے سجدہ کرتے ہیں اور اللہ کی عبادت سے غرور نہیں کرتے اور ہر وقت اس سے ترساں ولرزاں رہتے اور اس کے پورے پورے فرمانبر دار ہیں۔

" وقَالَ اللّٰهُ لا تَتَّخِذُوا إلَهَيْنِ الخ" (رکوع 7)۔ **یہ دعوی توحید کا دوسری بار اعادہ ہے** نیز دلیل مذکورہ کا چمرہ ہے۔ جب ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے نظام تکوینی میں جکڑی ہوئی ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے احکام کا مطیع و فرمانبر دار ہے، جانور اور فرشتے بھی اسی کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہیں تو اے بنی آدم تم نے اللہ کے ساتھ ساتھ اوروں کو کیوں کارساز بنا رکھا ہے تم بھی صرف ایک اللہ ہی کو پکارو کیونکہ عبادت اور پکار کے لائق صرف وہی ایک ہی ہے۔" ولَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ و الأَرْضِ الخ" یہ دلیل مذکور ہی سے متعلق ہے۔

" ومَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ الخ" یہ **زجر** ہے۔ یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں مصیبتیں بھی وہی دور کرتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ مصیبتیں دور کر دیتا ہے تو تم اللہ کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہو اور انعامات الہیہ کو غیروں کی طرف منسوب کرنے لگتے ہو۔

ويَجْعَلُونَ لِلَّهِ البَنَاتِ الخ" یہ بھی **زجر** ہے۔ وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں حالانکہ جب ان کے اپنے گھر میں بیٹی پیدا ہو جائے تو وہ اسے بہت بڑی ذلت اور رسوائی خیال کرتے ہیں۔

" وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ الخ" (رکوع 8)۔ **تخویف دنیوی** ہے اللہ تعالیٰ مجرموں کو فوراً نہیں پکڑتا بلکہ ان کو ڈھیل دیتا ہے اور ان کی گرفت کا اس کے علم میں ایک وقت مقرر ہوتا ہے اس سے پہلے انہیں نہیں پکڑتا اور نہ اس کے بعد مزید مہلت دیتا ہے۔

" وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ الخ" یہ **زجر** ثانی کا اعادہ ہے۔

" لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ " **تخویف اخروی** ہے۔

" تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ الخ" **زجر مع تخویف اخروی تسلی برائے نبی کریم کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)** پہلے لوگوں میں ہم نے انبیاء بھیجے، لوگوں نے شیطان کے ورغلانے سے ان کی تکذیب کی اور مسئلہ **توحید** کا انکار کیا جس کی وجہ سے وہ مستحق عذاب ٹھہرے اب آپ کو آخری ہدایت نامہ دے کر بھیجا گیا ہے آپ مسئلہ **توحید** کو کھول کر بیان کریں اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ مشرکین شیطان کے پیچھے چل کر مسئلہ **توحید** کا انکار کر رہے ہیں۔

" وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ " (رکوع 8) تا" إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ " (رکوع 9)۔ **توحید پر پانچویں عقلی**

دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کر کے قابل کاشت وزرخیز بنا دیتا ہے۔ چوپایوں کے پیٹ میں گوبر اور خون کے درمیان میں سے خالص دودھ نکالتا ہے جو ہر ایک کے لیے خوشگوار ہوتا ہے۔ شہد کی مکھی کو دیکھو ہم نے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ وہ مختلف پھولوں اور پھلوں سے رس چوس کر شہد تیار کرے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے نشانات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سارے عالم میں متصرف و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ "واللّٰہُ خَلَقَکُمْ الخ" موت وحیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے "واللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ الخ" مثال برائے معبودیت معبود حق وبطلان معبودیت معبودان باطلہ جب تم اپنے غلاموں کو یہ اختیار نہیں دیتے ہو کہ وہ تمہاری طرح تصرف کریں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کیونکر اپنے اختیار و تصرف میں شریک کر سکتا ہے۔ "واللّٰہُ جَعَلَ لَکُم الخ" تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں اس نے پیدا کیں اور تمہیں بیٹے اور پوتے بھی اسی نے عطا کیے اور تمہیں پاکیزہ روزی عطا کی لیکن تمہارے خودساختہ معبودان کاموں میں سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔ "وَیَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰہِ الخ" (رکوع 10)۔ زجر بطور ثمرہ۔ یعنی سب کچھ بنانے والا اور سب کچھ دینے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے لہذا کارساز بھی وہی ہے مگر نادان مشرکین اللہ کی ایسی عاجز مخلوق کو کارساز سمجھتے ہیں جو انہیں کچھ بھی نہیں دے سکتے۔ "فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰہِ الْأَمْثَالَ" یعنی

فرشتوں کو بیٹیوں کی مانند قرار دیکر خدا کے یہاں سفارشی مت بناؤ یہ مثال غلط ہے صحیح مثالیں یہ ہیں۔ اس کے بعد معبودانِ باطلہ کی دو مثالیں بیان کی گئی ہیں تاکہ مسئلہ خوب واضح ہو جائے۔

" ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً عَبْداً مَّمْلُو کاً الخ" (رکوع 10) معبودان باطلہ کی مثال عبد مملوک کی سی ہے جو کسی چیز کا مالک نہیں اور معبود حق مالک و مختار ہے۔ " وضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ " معبودان باطلہ کی مثال ایک گونگے اور عاجز آدمی کی سی ہے جو دوسروں پر بوجھ ہے مگر معبود حق قادر و قیوم ہے اور سارا نظام عالم اس کے ہاتھ میں ہے۔ " وِلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ " (رکوع 11) یہ دعوے کا دوسرا جز ہے یعنی سب کچھ کرنیوالا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے یا واؤ تعلیلیہ ہے اور ما قبل کی علت ہے یعنی کارساز وہی ہے کیونکہ غیب دان وہی ہے

" ومَا أَمْرُ السَّاعَةِ الخ" **تخویف اخروی ہے۔**

" واللّٰهُ أَخْرَجَكُم مِّنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ الخ" **توحید پر چھٹی عقلی دلیل ہے۔** اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہیں سننے، دیکھنے اور سوچنے کی قوتیں عطا کیں۔ " أَلَمْ يَـــرَوْا إِلَى الطَّيْرِ الخ" اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے پرندے فضا میں اڑ رہے ہیں۔ " واللّٰهُ جَعَلَ لَكُم " چوپایوں کو تمہارے گوناگوں فائدوں کے لیے اس نے پیدا کیا۔ یہ سارے انعامات اس نے اس لیے تمہیں دیئے " لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ " تاکہ تم

اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کا شکر بجالاؤ۔ " فَإِن تَوَلَّوْا " یہ تمام مذکورہ دلائل سے متعلق ہے اور ان کی جزا محذوف ہے یعنی اگر ان دلائل کے باوجود بھی نہ مانیں تو ان پر تف ہے۔

" ويَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً ثُمَّ لا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ولا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (84) وإذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا العَذَابَ فَلا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ ولا هُمْ يُنظَرُونَ (85) وإذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إلَيْهِمُ القَوْلَ إنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ (86) وأَلْقَوْا إلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (87) الَّذِينَ كَفَرُوا وصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ العَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ (88) " (رکوع

12)۔ **تخویف اخروی** ہے اس میں قیامت کے بعض ہولناک مناظر کا بیان ہے۔" وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ الخ" اعادہ برائے بعد عہد۔ یعنی دو چیزیں زائد بیان کرنے کے لیے اعادہ کیا گیا اول یہ کہ ان کے اعضاء گواہ ہوں گے دوم یہ کہ حجور (علیہ السلام) بھی ان پر گواہی دیں گے۔

" ونَزَّلْنَا عَلَيْكَ الكِتَابَ الخ" دلائل **عقلیہ** کے بعد آخر میں **دلیل وحی** کا ذکر کیا گیا یعنی مسئلہ **توحید** آپ اپنی رائے اور اپنی طرف سے بیان نہیں کر رہے بلکہ ذریعہ وحی آپ پر کتاب نازل کی گئی ہے جس میں مسئلہ **توحید** بیان کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔" إنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ والإحْسَانِ الخ"

عذاب نازل کرنے سے پہلے دفع عذاب کے لیے امور ثلثہ کی تکمیل فرمادی۔ **توحید** کو پہلے مدلل کر کے بیان کر دیا گیا اور دو باتیں یہاں ذکر کر دی گئیں یعنی کسی پر ظلم نہ کرو اور لوگوں پر احسان کرو۔ عہد سے یا عہد **توحید** مراد ہے یا تمام احکام شریعت بجالانے کا عہد۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔ "ولا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ الخ" یہ وعدہ توڑنے والوں کی مثال ہے۔ "ولا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ الخ" تاکید و اہتمام کے لیے ایفاء عہد کے حکم کا اعادہ ہے۔ "مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ الخ" تزہید فی الدنیا و **ترغیب** فی الآخرہ۔ "ولَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا" **بشارت اخروی** ہے۔ "فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ الخ" متعلق **بدلیل** **وحی** جب آپ آسمانی کتاب پڑھ کر لوگوں کو سنائیں گے تو شیطان وسوسے ڈالنے کی کوشش کرے گا اس لیے پہلے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ "وإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً الخ" (رکوع 14)۔ **شکوی** ہے متعلق **بدلیل وحی**۔ مشرکین قرآن میں **شبہات** پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ کیسا قرآن ہے کہ ایک آیت آتی ہے اور پھر اس کی جگہ دوسری آیت آجاتی ہے۔ "قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ" تو اس سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ محمد کا افتراء ہے۔

" قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ الخ" **یہ شبہہ کا جواب ہے** کہ اللہ تعالیٰ حسب ضرورت و مصلحت جو چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔

" ولَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ الخ" **یہ دوسرا شبہہ ہے**۔ مشرکین کہتے ہیں فلاں شخص آکر محمد کو یہ کلام سکھا جاتا ہے اور یہ اللہ کا کلام نہیں۔

" لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ الخ" **یہ دوسرے شبہہ کا جواب ہے** یعنی جس شخص کی طرف سکھانے کی نسبت کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن صاف اور شستہ عربی میں ہے۔

" إِنَّ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ ولَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (104) إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ (105) مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ ولَكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْراً فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ ولَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (106) ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ وأَنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (107) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وسَمْعِهِمْ وأَبْصَارِهِمْ وأُوْلَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (108) لا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (109) " (رکوع14) **تخویف اخروی** ہے۔" ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا " مہاجرین کے لیے **بشارت اخروی** ہے۔" وضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ والْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (112) الخ" (رکوع15)۔ یہ ابتداء سورت سے متعلق ہے۔ ابتداء میں فرمایا جلدی

مت کرو اللہ کا عذاب آنے ہی والا ہے یہاں اہل مکہ پر عذاب واقع ہو جانیکا ذکر کیا۔ مشرکین مکہ کئی سال تک شدید قحط میں مبتلا رہے۔ " ولَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ العَذَابُ وهُمْ ظَالِمُونَ (113) الخ" عذاب آنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس اللہ کا رسول آیا تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اس لیے ان پر عذاب الٰہی آگیا۔

دوسرا حصہ۔ نفی شرک فعلی۔ دوسرا حصہ یہاں سے لے کر یعنی " فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلالاً طَيِّباً واشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إن كُنتُمْ إيَّاهُ تَعْبُدُونَ (114) إنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ والدَّمَ ولَحْمَ الخِنزِيرِ ومَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ ولا عَادٍ فَإنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (115) " (رکوع 15) تک ہے اس میں شرک فعلی کی دو شقوں کا رد کیا گیا ہے تحریمات غیر اللہ اور نذر غیر اللہ۔ " فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلالاً طَيِّباً واشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إن كُنتُمْ إيَّاهُ تَعْبُدُونَ (114) الخ" تحریمات مشرکین کا رد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حلال چیزیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں انہیں کھاؤ اور ان میں سے اپنی طرف سے کسی چیز کو حرام مت ٹھہراؤ مثلاً بحیرہ، سائبہ وغیرہ، " إنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ والدَّمَ ولَحْمَ الخِنزِيرِ ومَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ ولا عَادٍ فَإنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (115) الخ" نذر غیر اللہ کی نفی ہے۔ مشرک اپنے معبودان باطلہ کی خوشنودی کے لیے جو نذریں نیازیں دیتے ہیں وہ حرام ہیں انہیں حلال مت سمجھو اور انہیں مت کھاؤ۔ " ولا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الكَذِبَ هَذَا حَلالٌ وهَذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الكَذِبَ إنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (116) " یہ مذکورہ بالا دونوں حکموں پر متفرع ہے بطوف لف ونشر غیر مرتب یعنی نذر غیر اللہ حرام ہے اسے حلال مت کہو اور تحریمات غیر اللہ باطل ہیں لہذا بحیرہ سائبہ وگیرہ کو حرام مت سمجھو۔

" إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (116) الخ" **زجر مع تخویف اخروی**۔" وعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (118) الخ" **یہ سوال مقدر کا جواب ہے** سوال یہ ہے کہ اگر یہ چیزیں حلال ہیں تو یہودیوں پر کیوں حرام کی گئیں جواب دیا گیا بیشک حلال جانوروں کی خودساختہ تحریم باطل ہے۔ حلال جانوروں کے بعض حصوں کو یہودی حرام سمجھتے ہیں وہ ان کی سرکشی کی پاداش میں ہم نے کو دہی ان پر حرام کئے تھے۔

" ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (119) الخ" **بشارت اخروی**۔

خاتمہ:۔" إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِّلَّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (120) شَاكِراً لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (121) وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ (122) " (رکوع16)۔

دونوں حصوں میں نفی شرک فی التصرف اور نفی شرک فعلی کو واضح کرنے کے بعد آخر میں دونوں

مضمونوں پر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے **دلیل نقلی** پیش کی گئی ہے۔ " إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِّلَّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (120) " یعنی کسی قسم کا شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ شرک اعتقادی اور شرک فعلی دونوں کی نفی ہے۔

" ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (123) الخ" **دلیل وحی** دونوں دعووں پر۔ یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حکم دیا ہے کہ میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت کا اتباع کروں جو تمام باطل مذاہب سے بیزار اور ہر قسم کے شرک (شرک اعتقادی و شرک فعلی) سے پاکدامن تھے۔

" إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (124)

" **یہ ایک شبہ کا جواب ہے۔** مشرکین نے کہا اگر محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) واقعی ملت ابراہیمی کے پیرو ہیں تو انہیں جمعہ کے بجائے سبت (یوم شنبہ) کی تعظیم کرنی چاہئے کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) یوم شنبہ کی تعظیم کرتے تھے۔ یہاں اس کا جواب دیا گیا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کی طرف تعظیم کرنی چاہئے کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) یوم شنبہ کی تعظیم کرتے تھے۔ یہاں اس کا جواب دیا گیا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کی طرف تعظیم سبت کی نسبت سراسر غلط ہے یوم السبت کی تعظیم تو موسیٰ

(علیہ السلام) کی قوم پر فرض کی گئی تھی جو ابراہیم (علیہ السلام) سے سینکڑوں برس بعد ہوئی۔

" ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (125) " آخر میں طریق تبلیغ کی تعلیم ہے یعنی دلائل عقل و نقل اور وحی سے مسئلہ **توحید** کو واضح کر کے پیش کرو اور انداز گفتگو میں نرمی اور حسن اخلاق سے کام لو۔ اگر مخالفین کی طرف کی گئی زیادتیوں کا ان سے بدلہ لینا چاہو تو اس میں حد سے تجاوز نہ کرو اور ان کو اسی قدر تکلیف پہنچاؤ جس قدر تم نے ان کے ہاتھوں تکلیف اٹھائی ہے۔ لیکن اگر صبر کرو اور درگذر سے کام لو تو اس میں تمہاری بہت بہتری ہے۔

" وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّهِ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ (127) الخ" **یہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے**۔ فرمایا آپ مشرکین کی شرارتوں پر صبر کریں اور ان کے مسلسل انکار کی وجہ سے غمگین نہ ہوں اور نہ ان کے مکر و فریب کی وجہ سے بے چینی کا اظہار کریں " إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ (128) الخ" جملہ ماقبل کے لیے علت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پرہیز گار اور مخلص بندوں کا حامی و ناصر ہے وہ مشرکین کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے گا اور ہر موقع پر آپ کی حمایت اور مدد فرمائے گا۔

مختصر خلاصہ:۔ مضمون کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتداء سورت سے لے کر " وضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الجُوعِ والْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (112) " تک ہے۔

سورۃ النحل

اس حصے کی ابتداء میں " أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (1) " سے مشرکین کو ان کے طلب کردہ عذاب کے سر پر آ پہنچنے کی خبر دی گئی۔ اس حصے میں تین بار **دعوی توحید** کی صراحت کی گئی ہے اور مسئلہ **توحید** کے ایک پہلو یعنی نفی شرک فی التصرف پر چھ **عقلی** دلیلیں، ایک نقلی دلیل اور ایک **دلیل وحی** ذکر کی گئی ہے۔ اس حصے میں دو بار نفی شرک فعلی کا ذکر بھی آیا ہے۔

دعوی توحید کا پہلی بار ذکر " يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ (2) " یعنی میرے سوا کوئی کارساز اور متصرف نہیں اور پکارنے کے لائق نہیں

دوسری بار ذکر دعوی۔ " إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ (22) " (رکوع 3)

تیسری بار دعوی توحید کا ذکر " وقَالَ اللّهُ لا تَتَّخِذُوا إلَهَيْنِ اثْنَيْنِ إنَّمَا هُوَ إلَهٌ واحِدٌ فَإيَّايَ فَارْهَبُونِ (51) الخ" (رکوع 7)۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو صفات کارسازی سے متصف مت سمجھو اور حاجات میں اسکے سوا فوق الاسباب کسی کو مت پکارو۔

دلائل عقلیہ: پہلی عقلی دلیل : " خَلَقَ السَّمٰوَاتِ والأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (3) خَلَقَ الإنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (4) الخ" (رکوع 1)۔ جو انسان اور زمین و آسمان کا خالق ہے اور جس نے انسان کے فائدے کی خاطر تمام چوپائے پیدا کئے وہی سب کا کارساز ہے۔

دوسری عقلی دلیل : " هُوَ الَذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ ومِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ (10) الخ" (رکوع 2)۔ آسمان سے بارش برسا کر مردہ زمین میں سرسبز و شاداب کھیتیاں اور باغات اگانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ سوج، چاند، دن رات، بحر و بر، ہر چیز اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہے۔ لہذا مختار و کارساز بھی وہی ہے۔ اس کے بعد " أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لاَّ يَخْلُقُ أَفَلا تَذَكَّرُونَ (17) " سے ثمرہ دلیل بیان کیا گیا ہے۔

تیسری عقلی دلیل:۔ " واللّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ ومَا تُعْلِنُونَ (19) الخ" (رکوع 3) **اس سے نفی شرک فی العلم مقصود ہے۔** " والَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وهُمْ يُخْلَقُونَ (20) أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ومَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (21) " مذکورہ بالا تینوں دلیلوں پر متفرع ہے یعنی معبودانِ باطلہ نے

ساری کائنات میں سے ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا اور وہ غیب بھی نہیں جانتے۔ " إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ (22) " **یہ مذکورہ بالا ثمرہ پر متفرع ہے اور اصل دعویٰ کا اعادہ ہے۔**

چوتھی عقلی دلیل۔ " أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلاَلُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّداً لِّلّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ (48) الخ" (رکوع 6)۔ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے تکوینی احکام کی مطیع و فرمانبردار ہے لہذا سارے عالم میں متصرف و مختار بھی وہی ہے۔ " وَ لاَتَتَّخِذُوْا الخ" اعادہ **دعویٰ توحید** و ثمرہ دلیل مذکور

پانچویں عقلی دلیل۔ " وَاللّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (65) " (رکوع 8) تا " وَاللّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لاَ يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (70) " (رکوع 9)۔ یہ سارا نظام کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم سے چل رہا ہے اس لیے وہی سب کا کارساز اور سارے عالم میں وہی متصرف و مختار ہے " وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ (72) الخ" متعلق بما قبل۔ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کرتا تمہارے معبودان باطلہ میں سے کوئی بھی یہ کام

نہیں کر سکتا۔" وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقاً مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ شَيْئاً وَلَا يَسْتَطِيعُونَ (73) الخ" **زجر بطور ثمرہ ہے۔**

چھٹی عقلی دلیل۔ " وَاللّهُ أَخْرَجَكُم مِّنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ " (رکوع 11) تا" وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلاَلاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَاناً وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ كَذَلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ (81) " (10) تم اپنی پیدائش میں غور کرو اور آفاق میں نظر دوڑاؤ اور بتاؤ ان کاموں میں اللہ کے سوا کسی اور کو دخل ہے؟ پھر غیر اللہ کو کارساز کیوں بناتے ہو۔" فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ الْمُبِينُ (82) الخ" یہ تمام مذکورہ دلائل سے متعلق ہے۔

دلیل نقلی : " وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلاَلَةُ فَسِيرُوا فِي الأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (36) الخ" **تیسری اور چوتھی عقلی دلیلوں کے درمیان دلیل نقلی ذکر کی گئی**۔ یعنی ہر قوم میں ہم نے رسول بھیجے اور ہر رسول کو یہی پیغام دے کر بھیجا کہ صرف اللہ کو پکارو اور معبودانِ باطلہ کی پکار سے اجتناب کرو۔

دلیل وحی:۔" وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (89) الخ" رکوع 12۔ آپ کی طرف ہم نے قرآن کی وحی بھیجی جس میں مسئلہ **توحید** اور باقی بنیادی عقائد اور اصولی

احکام بیان کر دیئے۔ مذکورہ بالا دلائل کے دوران میں حسب مواقع زجر، شکوی، تخویف اور بشارت وغیرہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ دلائل کے بعد دفع عذاب کے لیے حکم دیا گیا کہ احسان کر و اور ظلم نہ کرو اور عہد توحید کو پورا کرو اور اسے توڑو مت۔ اس کے بعد " ولا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (92) الخ" (رکوع 13) سے ایک مثال بیان کر کے عہد شکنی کی قباحت کو واضح کیا گیا۔ " وضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّهِ فَأَذَاقَهَا اللّهُ لِبَاسَ الجُوعِ والْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (112) الخ" (رکوع 15) آخر میں اہل مکہ پر نزول عذاب کا ذکر ہے۔

دوسرا حصہ:۔ دوسرا حصہ یہاں سے " فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ حَلالاً طَيِّباً واشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (114) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ والدَّمَ ولَحْمَ الخِنزِيرِ ومَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ ولا عَادٍ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (115) ولا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الكَذِبَ هَذَا حَلالٌ وهَذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّهِ الكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الكَذِبَ لا يُفْلِحُونَ (116) مَتَاعٌ قَلِيلٌ ولَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (117) وعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ومَا ظَلَمْنَاهُمْ ولَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (118) ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ

لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وأَصْلَحُوا إنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (119) " تک ہے

اس میں شرک فعلی کی دو شقوں کا رد ہے۔

" فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلالاً طَيِّباً " **میں تحریمات مشرکین** اور

" إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ والدَّمَ ولَحْمَ الخِنزِيرِ ومَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ ولا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (115) الخ" **میں نذر غیر اللہ کی نفی کی گئی ہے۔**

" ولا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ " یہ مذکورہ دونوں شقوں پر لف و نشر گیر مرتب کے طور پر متفرع ہے۔

" هَذَا حَلالٌ " سے نذر لغیر اللہ اور " وهَذَا حَرَامٌ " سے تحریمات غیر اللہ۔

خاتمہ: " إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِّلّٰهِ حَنِيفاً ولَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (120) الخ" (رکوع 16) آخر میں نفی

شرک فی التصرف اور نفی شرک فعلی پر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے **دلیل نقلی** ذکر کی گئی ہے۔

" ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً ومَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (123) الخ" یہ نفی ہر دو شرک پر

دلیل وحی ہے " ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ " طریق تبلیغ کا ذکر ہے۔

" واصْبِرْ ومَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّٰهِ ولا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ولا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ (127) الخ" **آنحضرت**

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔

سورۃ نحل میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

سورۃ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیاتِ توحید:۔ایک دلیل وحی۔تین دلائل نقلیہ۔چھ دلائل عقلیہ۔

دلیل وحی : " سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ (1) الخ" یہ امر محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ای سبحوا سبحانا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیاہے کہ میرے بندوں سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کو ہر شریک سے پاک سمجھو اور حاجات و مشکلات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔اللہ نے وحی کے ذریعے فرمایا کہ مجھے ہر شریک سے پاک سمجھو۔تورات میں بھی یہی حکم دیا۔کہ اللہ کے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ اور عقل سلیم کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شریک سے پاک ہے۔

دلائل نقلیہ:۔ (1)شروع میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے " وآتَيْنَا مُوسَى الكِتَابَ وجَعَلْنَاهُ

هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلاَّ تَتَّخِذُوا مِن دُونِي وَكِيلاً (2) " (رکوع 1)۔ موسیٰ (علیہ السلام) پر ہم نے کتاب (تورات) نازل کی جسے تمام بنی اسرائیل کے لیے دستور ہدایت مقرر کیا۔ اس میں خاص طور سے بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ میرے سوا کسی اور کو کارساز نہ بناؤ۔ اور میرے سوا کسی اور کو حاجات میں مت پکارو۔

(2) **دلیل نقلی** انبیاء (علیہم السلام) اور ملائکہ کرام سے " قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلاَ يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلاَ تَحْوِيلاً (56) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوراً (57) " (رکوع 6) جن انبیاء و ملائکہ (علیہم السلام) کو تم نے اللہ کے سوا کارساز اور متصرف سمجھ رکھا ہے وہ نہ موجودہ مصیبت کو دور کر سکتے ہیں نہ آنے والی کو روک سکتے ہیں بلکہ وہ تو خود ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے کوشاں اور اس کے عذاب سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

(3) **دلیل نقلی از علماء اہل کتاب**۔ " إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ سُجَّداً (107) وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً (108) وَيَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعاً (109) " (رکوع 12) اے مشرکین مکہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو اہل کتاب میں سے جو لوگ انصاف

پسند ہیں اور خدا سے ڈرنے والے ہیں وہ تو قرآن مجید کو مان چکے اور مسئلہ **توحید** پر ایمان لا چکے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ ہی کے آگے سجدہ کرتے اور اسی کے سامنے عاجزی کرتے ہیں تو یہ بھی قرآن، مسئلہ **توحید** اور حضرت محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی نبوت کے حق ہونے کی ایک زبردست نقلی شہادت ہے۔

دلائل عقلیہ۔ (1) " إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ " اللہ تعالیٰ کو شریک سے پاک سمجھو اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ میرے پاس یہی اللہ تعالیٰ کی وحی آئی ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا وہی ہے۔

(2) " وجَعَلْنَا اللَّيْلَ والنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ ولِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ والْحِسَابَ وكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلاً (12) " (رکوع 2)۔

یہ توحید باری تعالیٰ پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ سارا نظام شمسی جس سے دن اور رات وجود میں آتے ہیں اور جس سے مہینوں اور سالوں کا حساب کیا جاتا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے تصرف میں ہے۔ اس سارے نظام کو وہ ایسے تسلسل اور باقاعدگی سے چلا رہا ہے کہ آج تک اس میں کسی قسم کا خلل

رونما نہیں ہوا اور نہ رات دن کی آمد و رفت میں کوئی گڑبڑ پیدا ہوئی ہے وہی قادر و مدبر سب کا کارساز ہے اور ہر قسم کی عبادت اور پکار کے لائق بھی وہی ہے۔

(3)۔" إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (30) " (رکوع 3) **توحید پر تیسری عقلی دلیل**۔ رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ زمین و آسمان سے روزی کے اسباب وہی مہیا کرتا ہے اور تمام انواع و اقسام رزق وہی پیدا کرتا ہے۔ روزی کی کمی بیشی بھی اسی کے اختیار میں ہے اور پھر خبیر و بصیر یعنی سب کچھ جاننے اور دیکھنے والا بھی وہی ہے۔ لہذا اس کے دیئے ہوئے رزق سے اسی کے نام کی خیرات کرو اور اسی کی رضاجوئی کے لیے نذریں منتیں دو اور حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔

(4)۔" وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ " (رکوع 6)۔**توحید پر چوتھی عقلی دلیل**۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ اللہ نے انبیاء (علیہم السلام) اور اپنے نیک بندوں کو بیشک بڑی فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی ہے۔ لیکن سب کچھ جاننا ساری مخلوق کے تمام حالات سے باخبر رہنا، مخلوق سے مصائب و مضرات دفع کرنا اور ان کی حاجات و مشکلات میں کام آنا ان کے بس میں نہیں۔ یہ صفاتِ کارسازی ہیں جو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔

(5) " رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الفُلْكَ فِي البَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (66) " (رکوع 7)
دریاؤں اور سمندروں کی خوفناک لہروں میں سے کشتیوں اور جہازوں کو صحیح سلامت گذار کر کنارے لگانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے یہ اس کی قدرت کاملہ اور رحمت شاملہ کی واضح دلیل ہے۔لہذا اس قادر و رحیم کے سوا کوئی کارساز و حاجت روا نہیں۔

(6)۔" قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذاً لأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الإِنفَاقِ وكَانَ الإنسَانُ قَتُوراً (100) " (رکوع 18)۔اس آیت میں خطاب تمام مخلوق سے ہے خواہ انسان ہوں یا فرشتے یا جن۔اے انسانو، فرشتوں اور جنو! اگر رحمت خداوندی کے خزانے تمہارے قبضہ و تصرف میں دے دیئے جائیں تو تم بخل سے کام لینے لگو گے اور مخلوق خدا کو پورا پورا فائدہ نہیں پہنچا سکو گے اس لیے اللہ کے سوا کوئی جگ داتا اور کارساز نہیں۔

آیات معجزہ یا آیات تخویف:۔ ان سے مقصود یہ ہے کہ اگر معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لاؤ گے تو عذاب سے ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ آیات معجزہ پانچ ہیں۔

(1) ۔" سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى الخ" (رکوع 1) معجزہ اسراء اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بہت بڑا اعجاز ہے۔
یعنی اللہ تعالیٰ نے توحید بیان کرنے والے اپنے بندہ خاص کو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور وہاں

سے آسمانوں تک رات کے تھوڑے سے حصہ میں سیر کرائی۔ مشرکین مکہ اب اگر یہ معجزہ دیکھ کر بھی مسئلہ توحید نہیں مانیں گے تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔

(2)۔" إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً كَبِيراً (9) الخ"۔ معجزہ اسراء کی طرح قرآن مجید بھی ایک معجزہ ہے اور یہ قرآن بھی اسی مسئلہ توحید کو بیان کرتا ہے جس کی تائید کے لیے معجزہ اسراء ظاہر کیا گیا۔

(3)۔" وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالآيَاتِ إِلاَّ أَن كَذَّبَ بِهَا الأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالآيَاتِ إِلاَّ تَخْوِيفاً (59) الخ" (رکوع 6) ہم معاندین کے منہ مانگے معزے اس لیے ظاہر نہیں کرتے کہ مطلوبہ معجزہ دیکھنے کے بعد مہلت نہیں دی جاتی بلکہ فوراً عذاب سے منکرین کو ہلاک کر دیا جاتا ہے چناچہ قوم ثمود کو ان کا مطلوبہ معجزہ دیا گیا مگر پھر بھی انہوں نے مسئلہ توحید کو نہ مانا اور فوراً ہلاک کر دیئے گئے۔" وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلاَّ فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلاَّ طُغْيَاناً كَبِيراً (60) الخ" یہ معجزہ معراج بھی ایک آزمائش تھی تا کہ ظاہر ہو جائے کہ کون مانتا ہے اور کون نہیں مانتا۔

(4)۔" وإن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وإِذاً لاَّتَّخَذُوكَ خَلِيلاً (73) الخ"

مشرکین کی خواہش تھی کہ آپ ذرا نرمی اختیار کریں، ان کے معبودان باطلہ کی مذمت نہ کریں۔ اگر آپ ایسا کر لیتے تو وہ آپ کو جان و دل سے دوست بنا لیتے۔ مشرکین نے تو راہ راست سے ہٹانے کے لیے اپنا سارا زور لگا دیا مگر ہم نے آپ کو ثابت قدم رکھا اور ان کی باطل آرزو کی طرف آپ کو ذرا سا بھی جھکنے نہیں دیا۔ "وإن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وإِذاً لاَّ يَلْبَثُونَ خِلافَكَ إِلاَّ قَلِيلاً (76)" مشرکین مکہ معجزہ اسراء دیکھ لینے کے بعد ایمان لانے کے بجائے آپ کو مکہ سے نکالنے کے درپے ہیں لیکن یاد رکھیں آپ کے مکہ سے نکل جانے کے بعد وہ بھی زیادہ عرصہ مکہ میں نہیں رہ سکیں گے۔ ہم ان میں بھی اپنی سنت قدیمہ جاری کریں گے۔ " سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا " گزشتہ انبیاء (علیہم السلام) میں ہماری یہی سنت جاری رہی ہے کہ سرکش اور معاند قوموں نے جب بھی انہیں اپنے شہروں سے نکلنے پر مجبور کیا تو ان کے بعد ان قوموں کو بھی وہاں ٹھہرنا نصیب نہ ہوا اور انہیں فوراً ہلاک کر دیا گیا۔

(5)۔" ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الخ" رکوع 12۔ جس طرح پہلی قوموں کے پاس انبیاء (علیہم السلام) معجزات لے کر آئے مگر انہوں نے معجزات باہرہ دیکھ کر پیغمبروں کی تصدیق نہ کی اور مسئلہ **توحید** کو

تسلیم نہ کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا اسی طرح ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی معجزات دے کر قوم فرعون کے پاس بھیجا۔ قوم فرعون نے معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا پیش کردہ پیغام توحید نہ مانا تو انہیں غرق کر دیا گیا۔ اب معجزہ اسراء دیکھنے کے بعد بھی مسئلہ توحید نہ ماننے پر چونکہ عذاب کی تخویف سنائی گئی۔

اس لیے رکوع 3 و 4 میں رفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ کا ذکر کیا گیا یعنی شرک نہ کرو، احسان کرو اور ظلم نہ کرو۔

امر اول " وقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ " میں ذکر کیا گیا

اور " وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ ولا تَنْهَرْهُمَا وقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (23) واخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً (24) رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُوراً (25) وآتِ ذَا القُرْبَى حَقَّهُ والْمِسْكِينَ وابْنَ السَّبِيلِ ولا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً (26) إِنَّ المُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً (27) وإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلاً مَّيْسُوراً (28) ولا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ ولا تَبْسُطْهَا كُلَّ البَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُوراً (29) " میں **امر ثانی کا ذکر کیا گیا**

اور" ولا تَقْتُلُوا أَوْلادكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وإِيَّاكُمْ إنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئاً كَبِيراً (31) ولا تَقْرَبُوا الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وسَاءَ سَبِيلاً (32) ولا تَقْتُلُوا النَّفْسَ التِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ومَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلا يُسْرِف فِّي القَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنصُوراً (33) ولا تَقْرَبُوا مَالَ اليَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ العَهْدَ كَانَ مَسْئُولاً (34) وأَوْفُوا الكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ المُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (35) ولا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ والْبَصَرَ والْفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (36) ولا تَمْشِ فِي الأَرْضِ مَرَحاً إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الأَرْضَ ولَن تَبْلُغَ الجِبَالَ طُولاً (37) كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً (38) " میں **امر ثالث کا ذکر کیا گیا۔**

مسئلہ **توحید** کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیے امور ثلاثہ کے شروع میں اور پھر آخر میں بڑی شدت کے ساتھ شرک سے منع کیا گیا۔ امور ثلاثہ کے شروع میں فرمایا" لا تَجْعَلْ مَعَ اللّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوماً مَّخْذُولاً (22) " اور آخر میں فرمایا" ولا تَجْعَلْ مَعَ اللّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُوماً مَّدْحُوراً (39) " درمیان میں طریق تبلیغ کی تعلیم فرمادی کہ تبلیغ میں نرمی اختیار کرو اور سخت کلامی نہ کرو کیونکہ شیطان معمولی باتوں سے لوگوں کو بھڑکا کر ان کے دلوں میں نفرت وعداوت پیدا کر دیتا ہے۔" وقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ " چونکہ انسان کا پرانا دشمن ہے اس لیے" وإِذْ قُلْنَا لِلْمَلائِكَةِ اسْجُدُوا لآدَمَ فَسَجَدُوا إَلاَّ إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيناً (61) الخ" میں قصہ آدم وابلیس بیان کرکے بنی آدم کو اس کے

مکر و فریب سے آگاہ کیا گیا۔ معجزہ اسراء اس لیے ظاہر کیا گیا تا کہ اسے دیکھ کر تم مسئلہ توحید مان لو مگر دیکھنا شیطان سے ہوشیار رہنا۔ مبادا وہ مکر و فریب سے تمہارے دلوں میں شبہات ڈال کر تمہیں مسئلہ توحید سے متنفر کر دے۔

معجزہ اسراء کے بعد مشرکین ایمان لانے کے بجائے آپ کو مکہ سے نکالیں گے اس لیے " أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ الخ" میں امر مصلح نماز کا ذکر کیا گیا تا کہ مصائب پر صبر و استقامت کی صفت پیدا ہو کیونکہ نماز سے صبر و استقامت اور رجوع الی اللہ کی صفات پیدا ہوتی ہیں نیز رات کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کریں تا کہ دل مطمئن رہے اور ساتھ ہی ہجرت کے وقت یہ دعا پڑھتے ہوئے مکہ سے نکلنا" رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ واجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَاناً نَّصِيراً (80) الخ" اس کے علاوہ سورت میں حسب مواقع بشارتیں، تخویفیں، زجریں اور شکوے مذکور ہیں۔

مختصر خلاصہ:۔ عذاب قحط ہم نے اٹھالیا ہے اور اب تمہارے مطالبہ کے مطابق ایک بہت بڑا معجزہ یعنی معجزہ اسراء ظاہر کر دیا ہے اب اگر اس معجزہ کے بعد بھی نہ مانو گے تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

معجزہ اسراء چونکہ مسئلہ توحید کی خاطر ظاہر کیا گیا اس لیے اس سورت کی آیتیں دو قسم کی ہیں۔ اول

آیات **توحید** دوم آیات معجزہ۔ سورت کا **دعویٰ** جس کے لیے معجزہ اسراء ظاہر کیا گیا وہ آخر میں تفصیل سے مذکور ہے۔ " قُلِ ادْعُوا اللّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيّاً مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى ولا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ ولا تُخَافِتْ بِهَا وابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً (110) الخ" یعنی حاجات میں جب بھی پکارو، صرف اللہ ہی کو پکارو خواہ اس کی کسی صفت سے پکارو کیونکہ اس کے لیے بہت سی اچھی صفات ہیں۔" ولا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ الخ " پکارنے کا طریقہ بتایا کہ نہ زیادہ بلند آواز سے پکارو اور نہ بالکل آہستہ بلکہ میانہ روی اختیار کرو" وقُلِ الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ ولَداً ولَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي المُلْكِ ولَمْ يَكُن لَّهُ ولِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وكَبِّرْهُ تَكْبِيراً (111) الخ " دلیل ماقبل یعنی صرف اللہ کو اس لیے پکارو کہ وہ تمام صفات کارسازی کا مالک ہے اور اس کا کوئی نائب نہیں۔

آیات توحید : ایک دلیل وحی " سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ " سے ذکر کی گئی

دلائل نقلیہ:۔ دلائل نقلیہ تین ہیں

اول شروع میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے " وآتَيْنَا مُوسَى الكِتَابَ الخ"

دوم درمیان میں انبیاء (علیہم السلام) اور فرشتوں سے " قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلاً (56) الخ"

سوم آخر میں علماء اہل کتاب سے " إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الخ" (رکوع 12)

دلائل عقلیہ:۔ دلائل عقلیہ چھ ہیں

(1) " إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ "۔ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو کیونکہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا وہی ہے۔

(2) " وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ " سارا نظام شمسی اللہ کے تصرف میں ہے لہذا کارساز بھی وہی ہے۔

(3)۔" إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ الخ" (رکوع 3)۔ تمام کا رازق چونکہ وہی ہے اس لیے وہی متصرف و مختار اور کارساز ہے۔

(4) " وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ " (رکوع 6)۔ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا وہی کارساز ہے۔

(5) " رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي " (رکوع 7)۔ سمندروں اور دریاؤں میں اللہ تعالیٰ ہی کے تکوینی احکام نافذ ہیں لہذا خشکی میں بھی وہی حاکم و متصرف ہے۔

(6) " قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ الخ" (رکوع 11)۔ ساری کائنات کا رب اور جگ داتا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا وہی سب کا کارساز ہے۔

آیات معجزہ:۔ (1) " سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى الخ" مسئلہ **توحید** کی خاطر معجزہ اسراء پیغمبر (علیہ السلام) کو دیا گیا اس کے بعد بھی اگر ایمان نہ لاؤ گے تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

(2) " إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الخ" معجزہ اسراء کی طرح قرآن بھی ایک معجزہ ہے اور اس میں وہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے جس کے لیے معجزہ اسراء دکھایا گیا۔

(3) " وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ " (رکوع 6)۔ منہ مانگا معجزہ ہم اس لیے نہیں دکھاتے کیونکہ اس کے بعد نہ ماننے پر فوراً عذاب آجاتا ہے اور مہلت نہیں ملتی۔

(4) " وإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ الخ" مشرکین نے تو بڑی کوشش کی تھی کہ آپ کو اپنے معبودوں کے بارے میں کچھ نرم کرلیں مگر اللہ نے آپ کو ثابت قدم رکھا اور آپ میں ان کی طرف ادنی جھکاؤ بھی پیدا نہ ہونے دیا۔" وإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ " مشرکین مکہ معجزہ اسراء کے بعد ایمان لانے کے بجائے

آپ کو مکہ سے نکالنے کے درپے ہیں مگر آپ کے بعد وہ بھی مکہ میں نہیں رہ سکیں گے کیونکہ ہماری سنت جاریہ یہی ہے کہ ہمارے پیغمبروں کو شہر بدر کرنیوالے خود بھی وہاں نہیں رہ سکتے۔

(5) " ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الخ" (رکوع 12)۔ انبیاء سابقین (علیہم السلام) کی طرح موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی ہم نے معجزات دے کر بھیجا قوم نے انکار کیا تو اسے غرق کر دیا گیا۔ معجزہ اسراء کے بعد مشرکین مکہ نے بھی نہ مانا تو ان کا بھی یہی حشر ہو گا۔

" وقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ ولا تَنْهَرْهُمَا وقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (23) " (رکوع 4) تا " كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً (38) " (رکوع 5) میں دفع عذاب کے لیے امور ثلثہ کا ذکر کیا گیا یعنی شرک نہ کرو، احسان کرو اور ظلم نہ کرو۔ مسئلہ توحید کی اہمیت ظاہر کرنے کے لیے امور ثلاثہ کے بیان سے پہلے اور آخر میں صراحۃً شرک سے منع کیا گیا۔

" وقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَتِي هِيَ أَحْسَنُ " (رکوع 6) میں طریق تبلیغ کی تعلیم دی گئی کہ نرمی سے دعوت توحید پیش کرو درشتی سے کام نہ لو۔

پھر " وإِذْ قُلْنَا لِلْمَلائِكَةِ اسْجُدُوا " (رکوع 8) سے قصہ آدم وابلیس بیان کر کے متنبہ کیا گیا کہ شیطان تمہارا پرانا دشمن ہے معجزہ اسراء کے بعد بھی یہ تمہیں مسئلہ توحید سے روکنے کی کوشش کرے گا اس لیے اس کے فریب سے خبر دار رہو۔

" أَقِمِ الصَّلاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ الخ" (رکوع 8) امر مصلح نماز کا ذکر کیا گیا۔ کیونکہ معجزہ اسراء کے بعد مشرکین مسئلہ توحید ماننے کے بجائے آپ کو مکہ سے نکالیں گے اس لیے آپ صبر واستقامت کے لیے نماز قائم کریں اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہیں۔ اور بوقت ہجرت یہ دعا پڑھیں۔ " رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ الخ"۔

سورۃ بنی اسرائیل میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

(1)۔" سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (1) "۔ **نفی شرک فی التصرف پر دلیل وحی۔**

(2)۔" وآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلاَّ تَتَّخِذُوا مِن دُونِي وكِيلاً (2) " **نفی شرک فی التصرف پر دلیل نقلی موسیٰ (علیہ السلام) سے۔**

(3)۔" وجَعَلْنَا اللَّيْلَ والنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ ولِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ والْحِسَابَ وكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلاً (12) " **(رکوع 2) نفی شرک اعتقادی۔**

(4)۔" ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ولا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُوماً مَّدْحُوراً (39) " **نفی شرک فی التصرف۔**

(5)۔" وقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ ولا تَنْهَرْهُمَا وقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (23) " **رفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ کا بیان۔**

(6)۔" إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ ويَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (30) " **(رکوع 2) نفی**

شرک فی التصرف وشرک فی العلم۔

(7) ۔" قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذاً لاَّبْتَغَوْا إِلَى ذِي الْعَرْشِ سَبِيلاً (42) سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّاً كَبِيراً (43) تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِن لاَّ تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً (44) (رکوع5)۔ **نفی شرک فی التصرف**

(8) ۔" وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوراً (55) قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلاَ يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلاَ تَحْوِيلاً (56) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوراً (57)۔(رکوع6)

نفی شرک فی العلم وشرک فی التصرف

(9) ۔" وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (64) " (رکوع7)۔ **نفی شرک فعلی**۔

(10) ۔" رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (66) وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلاَّ إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الإِنسَانُ كَفُوراً (67)"۔ **نفی**

شرک فی التصرف۔

(11) ۔وإن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وإذاً لاَّتَّخذُوكَ خَلِيلاً (73) ولَوْلا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيلاً (74) إذاً لأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الحَيَاةِ وضِعْفَ المَمَاتِ ثُمَّ لا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيراً (75) "۔ **نفی تصرف واختیار از آنحضرت (علیہ السلام)**

(12) ۔" ولَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وكِيلاً (86) " **نفی تصرف و اختیار از آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**

(13) ۔" قُلِ ادْعُوا اللّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيّاً مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى ولا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ ولا تُخَافِتْ بِهَا وابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً (110) وقُلِ الحَمْدُ لِلَّهِ الَذِي لَمْ يَتَّخِذْ ولَداً ولَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي المُلْكِ ولَمْ يَكُن لَّهُ ولِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وكَبِّرْهُ تَكْبِيراً (111) "۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

سورۃ بنی اسرائیل ختم ہوئی

سورۃ الکھف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ:۔ انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام اور جنات کے بارے میں مشرکین بعض الجھنوں میں مبتلا تھے۔ جن کی وجہ سے وہ ان کو عالم الغیب، مالک و مختار اور متصرف و کارساز سمجھتے تھے۔ اس سورت میں مشرکین کے چار **شبہات** کا ازالہ کیا گیا ہے۔

پہلا شبہ:۔ اصحاب کہف جو سات نوجوان تھے۔ اور رئیسوں کے لڑکے تھے۔ تین سو سال سے زیادہ عرصہ تک غار میں صحیح سلامت پڑے رہے اتنے طویل عرصے میں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچی۔ یہاں تک کہ اس اثنا میں دھوپ بھی ان پر نہیں پڑی۔ مشرکین کو اس سے شبہہ ہوا کہ وہ اللہ کی عطا سے مافوق الاسباب قدرت و طاقت کے مالک اور متصرف تھے۔ اس لیے انہوں نے اصحاب کہف کی نذریں نیازیں دینا شروع کر دیں۔ چنانچہ وہ سات روٹیاں اصحاب کہف کے نام کی اور آٹھویں ان کے کتے کے نام کی دینے لگے۔

دوسرا شبہہ:۔ کچھ لوگ بعض حالات میں جنوں سے استعانت کرتے اور ان کو پکارتے تھے۔ان کے کام تو اللہ کے تکوینی قانون کے تحت اپنے اسباب کے مطابق انجام پذیر ہو جاتے تھے۔ لیکن وہ لوگ سمجھتے کہ ان کا کام جنوں نے کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔" وأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الإنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الجِنِّ الخ" (جن)۔

تیسرا شبہ:۔ حضرت موسیٰ اور خضر (علیہما السلام) کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اگرچہ غیب داں نہ تھے لیکن خضر (علیہ السلام) غیب داں تھے کیونکہ انہوں نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے کئی امور غیبیہ بیان کیے۔

چوتھا شبہ:۔ یہود میں ذوالقرنین کے بارے میں مشہور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت طاقت اور قدرت دی ہوئی تھی اور وہ کارساز اور متصرف تھے۔

چناچہ " ويُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً (4) " **میں چاروں شبہات کی طرف اشارہ ہے**۔یعنی ان مشرکین کا خیال تھا کہ اصحاب کہف، جنات، حضرت خضر اور حضرت ذوالقرنین اللہ تعالیٰ کے نائب متصرف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات میں سے بہت سے اختیارات ان کے حوالے کر رکھے ہیں۔ سورۃ مریم کے آخر میں انبیاء اولیاء اور ملائکہ (علیہم السلام) کے بارے میں **شبہات کا جواب**

دے کر اس کا اعادہ فرمایا" وقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً "

پہلے شبہ کا جواب:۔ پہلے " أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَباً (9) إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً (10) فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَداً (11) ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَداً (12) " (رکوع 1) **میں شبہ اولیٰ کا بالاختصار جواب دیا گیا ہے** یعنی اصحاب کہف کا واقعہ تو ہماری قدرت کے نشانات میں سے ہے اس میں اصحاب کہف کے اپنے تصرف واختیار کو کوئی دخل نہیں۔ مشرک بادشاہ سے بھاگ کر انہوں نے ایک غار میں چھپ کر اپنی جان بچائی اور وہاں پہنچ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور درستی معاملہ کی دعا مانگی ہم نے غار میں انہیں مدت دراز تک سلا دیا۔ اور مدت دراز کے بعد انہیں بیدار کیا۔ یہ تمام باتیں اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ اصحاب کہف متصرف وکارساز نہ تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے عاجز اور موحد بندے تھے۔ اس کے بعد " نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى (13) وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَهاً لَّقَدْ قُلْنَا إِذاً شَطَطاً (14) هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً (15) وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلاَّ اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقاً (16) وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِياً مُّرْشِداً (17) وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظاً وَهُمْ رُقُودٌ

وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَاراً وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْباً (18) وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَداً (19) إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذاً أَبَداً (20) وَكَذَلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَاناً رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِداً (21) " (رکوع 2) میں **پہلے شبہ کا جواب تفصیل سے دیا گیا ہے۔** اس کے بعد واقعہ اصحاب کہف کے کچھ متعلقات مذکور ہیں اور آخر میں اس کا ثمرہ اور چھ امور متفرعہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد منکرین کی اصلاح کے لیے امور ثلاثہ کا ذکر کیا گیا۔

امر اول " وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعاً (32) كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم مِّنْهُ شَيْئاً وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَراً (33) وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَراً (34) وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَذِهِ أَبَداً (35) وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْراً مِّنْهَا مُنقَلَباً (36) قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلاً (37) لَّكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَداً (38) وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِن تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالاً وَوَلَداً (39) فَعَسَى رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِي خَيْراً مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَاناً مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيداً زَلَقاً (40) أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْراً فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَباً

(41) وأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنفَقَ فِيهَا وهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا ويَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَداً (42) ولَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ ومَا كَانَ مُنتَصِراً (43) هُنَالِكَ الوَلايَةُ لِلَّهِ الحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَاباً وخَيْرٌ عُقْباً (44) " (رکوع 5)۔یعنی جس دنیا پر مغرور ہو کر تم اللہ کی توحید اور اس کے احکام سے منہ موڑ رہے ہو وہ فانی ہے اور تم سے چھین لی جائے گی۔اور دنیا میں اس کی وجہ سے عذاب پاؤ گے۔

امر دوم " واضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيماً تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِراً (45) المَالُ والْبَنُونَ زِينَةُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا والْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَاباً وخَيْرٌ أَمَلاً (46) " (رکوع 6)۔جس دنیا پر تمہیں ناز ہے وہ نہایت ہی حقیر ہے اور اس لائق نہیں کہ اسے آخرت پر ترجیح دیجائے۔

امر سوم " ويَوْمَ نُسَيِّرُ الجِبَالَ وتَرَى الأَرْضَ بَارِزَةً وحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً (47) وعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفاً لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِداً (48) ووُضِعَ الكِتَابُ فَتَرَى المُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ ويَقُولُونَ يَا ويْلَتَنَا مَا لِهَذَا الكِتَابِ لا يُغَادِرُ صَغِيرَةً ولا كَبِيرَةً إِلاَّ أَحْصَاهَا ووَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِراً ولا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً (49) " (رکوع 6)۔جس حقیر اور فانی دنیا کو تم آخرت پر ترجیح دے رہو ہو یہی آخرت میں تمہارے عذاب کا باعث ہو گی۔

دوسرے شبہ کا جواب:۔ " وإذْ قُلْنَا لِلْمَلائِكَةِ اسْجُدُوا لآدَمَ فَسَجَدُوا إلاَّ إبْلِيسَ كَانَ مِنَ الجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً (50) مَّا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ولا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وما كُنتُ مُتَّخِذَ المُضِلِّينَ عَضُداً (51) ويَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقاً (52) ورَأَى المُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا ولَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفاً (53) " (رکوع 7)۔ جو اولیاء اللہ کو متصرف و مختار سمجھ کر حاجات و مشکلات میں پکارتے ہیں۔ ان کی نذریں منتیں اور ان کے مقابر سے درخت اور گھاس نہیں کاٹتے۔ اس ڈر سے کہ وہ نقصان پہنچائیں گے۔ دراصل یہ لوگ جنوں کو پکارتے ہیں۔ حالانکہ شیطان اور جنات انسان کے روز ازل سے دشمن ہیں۔ پھر وہ کس طرح دوست اور کارساز بن سکتے ہیں۔ اس کے بعد " ولَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا القُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وكَانَ الإنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً (54) وما مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إذْ جَاءَهُمُ الهُدَى ويَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إلاَّ أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ العَذَابُ قُبُلاً (55) وما نُرْسِلُ المُرْسَلِينَ إلاَّ مُبَشِّرِينَ ومُنذِرِينَ ويُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الحَقَّ واتَّخَذُوا آيَاتِي وما أُنذِرُوا هُزُواً (56) ومَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ونَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وفِي آذَانِهِمْ وقْراً وإن تَدْعُهُمْ إلَى الهُدَى فَلَن يَهْتَدُوا إذاً أَبَداً (57) ورَبُّكَ الغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ العَذَابَ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلاً (58) وتِلْكَ القُرَى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِداً (59) "

(رکوع 8) میں **زجر اور تخویفیں ہیں**۔

تیسرے شبہ کا جواب:۔ ” وإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ “ سے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور خضر (علیہ السلام) کا واقعہ بیان کیا گیا اور آخر میں ” وما فعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي “ (رکوع 10) سے **شبہ کا جواب دیا گیا** کہ حضرت خضر (علیہ السلام) غیب داں اور متصرف نہیں تھے۔ انہوں نے جو کچھ بھی کیا تھا یا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو بتایا تھا۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا اور اس کی تعلیم سے بتایا تھا۔

چوتھے شبہ کا جواب:۔ ” ويَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْراً (83) إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الأَرْضِ وآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَباً (84) فَأَتْبَعَ سَبَباً (85) حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ووَجَدَ عِندَهَا قَوْماً قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْناً (86) قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَاباً نُّكْراً (87) وأَمَّا مَنْ آمَنَ وعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَى وسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْراً (88) ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (89) حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْراً (90) كَذَلِكَ وقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراً (91) ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (92) حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْماً لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلاً (93) قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ ومَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وبَيْنَهُمْ سَداً (94) قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وبَيْنَهُمْ رَدْماً (95) آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَاراً قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْراً (96) فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ ومَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْباً (97) قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وكَانَ وعْدُ رَبِّي حَقاً (98) “ (رکوع 11)۔ ذوالقرنین کو اگرچہ بقدر ضرورت ظاہری اسباب دیئے گئے تھے۔ مگر مافوق الاسباب امور میں سے کسی ایک امر پر بھی اس کو قدرت نہیں دی گئی تھی۔ اور پھر

ظاہری اسباب کے اعتبار سے بھی وہ ہر طرح سے عاجز رہا۔ مشرق میں گرمی کی وجہ سے اور مغرب میں دلدل کی وجہ سے اور شمال میں یاجوج ماجوج کی وجہ سے۔

چاروں شبہوں کا جواب دینے کے بعد آخری رکوع کی آیتوں کو لف ونشر مرتب کے طور پر چاروں جوابوں پر متفرع کیا گیا ہے۔ " أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلاً (102) قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً (103) الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً (104) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً (105) ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُواً (106) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً (107) خَالِدِينَ فِيهَا لا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلاً (108) "

(رکوع 12)

پہلے جواب پر بالذات اور دوسرے پر بالتبع متفرع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے غیب داں اور کارساز نہیں تو جنات میں یہ صفت کیونکر پائی جاسکتی ہے۔ " قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ الخ " **تیسرے جواب پر بالذات اور چوتھے پر بالتبع متفرع ہے**۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی غیب داں ہے۔ جب اس کے سوا کوئی غیب داں نہیں تو متصرف فی الامور بھی کوئی نہیں۔

آخر میں " قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ الخ" **سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا کیا کہ آپ اپنے متعلق بھی اعلان فرمادیں کہ میں بھی غیب داں اور کارساز نہیں ہوں۔** بلکہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور میرے پاس وحی کے ذریعے یہی مضمون بھیجا گیا ہے کہ غیب داں اور کارساز حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

سورت کے آخری جملے " فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ الخ" **میں پوری سورت کا خلاصہ بیان فرمایا** کہ جو شخص آخرت میں لقاء ربانی اور رحمت خداوندی کا امید وار ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ نیک عمل کرے لیکن اس کیساتھ اللہ کی **توحید** کو مانے۔ اصحاب کہف، حضرت خضر، فرشتوں اور جنوں کو کارساز سمجھ کر نہ پکارے اور شرک جلی اور خفی سے دور رہے۔

سورۃ کہف میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔ " الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجاً (1) قَيِّماً لِّيُنذِرَ بَأْساً شَدِيداً مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً حَسَناً (2) مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَداً (3) وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً
(4) " **تمام صفاتِ کارسازی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہی متصرف وکارساز ہے اور اس کا کوئی نائب نہیں۔**

2 ۔ " وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَهاً لَّقَدْ قُلْنَا إِذاً شَطَطاً
(14) هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً
(15) وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلاَّ اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم
مِّرْفَقاً (16) " (رکوع 2) **نفی تصرف از اولیاء اللہ (اصحاب کہف)**

3 ۔ " وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا
لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
بِكُمْ أَحَداً (19) " (رکوع 3) **نفی علم غیب از اصحاب کہف۔**

4 ۔ " وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَداً (23) " (رکوع 4)۔ **نفی تصرف واختیار از آنحضرت**

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

5 ۔" قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وأَسْمِعْ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن ولِيٍّ ولا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَداً (26) " (رکوع4) **نفی علم غیب از غیر اللہ۔**

6 ۔" واتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ولَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً (27) واصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ والْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وجْهَهُ ولا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا ولا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا واتَّبَعَ هَوَاهُ وكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً (28) " **نفی شرک فی التصرف۔**

7 ۔" لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي ولا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَداً (38) ولَوْلا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ " (رکوع5)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

8 ۔" هُنَالِكَ الوَلايَةُ لِلَّهِ الحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَاباً وخَيْرٌ عُقْباً (44) " (رکوع5)۔ **نفی شرک فی التصف۔**

9 ۔" وإِذْ قُلْنَا لِلْمَلائِكَةِ اسْجُدُوا لآدَمَ فَسَجَدُوا إِلاَّ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً (50) مَّا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ولا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ ومَا كُنتُ مُتَّخِذَ المُضِلِّينَ عَضُداً (51) " (رکوع7)۔ **نفی شرک اعتقادی و نفی نائب برائے خدا تعالی۔**

10 ۔" فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَباً (61) فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَذَا نَصَباً (62) قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلاَّ الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَباً (63) " (رکوع9)۔ **حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی سے علم غیب کی نفی اور ان کی احتیاج کا اثبات۔**

11 ۔" قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً (66) قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً (67) وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْراً (68) " (رکوع9)۔ **نفی علم غیب از موسیٰ (علیہ السلام)۔**

12 ۔" قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْراً (73) فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَاماً فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْساً زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُّكْراً (74) قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً (75) قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْراً (76) " (رکوع10)۔ **نفی علم غیب از حضرت موسیٰ علیہ السلام۔**

13:۔" وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ **وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي** ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً (82) "۔ **نفی تصرف اختیار از خضر علیہ السلام۔**

14:۔" إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَباً (84) " (رکوع 11)۔**ذوالقرنین کو مافوق الاسباب قدرت حاصل نہ تھی ہم نے ظاہری اسباب مہیا کر دیئے تھے۔**

15 ۔" فَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلاً (102) " **نفی شرک فی التصرف۔**

16 ۔قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً (109)۔ **عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کا علم لا محدود ہے۔**

17 ۔" قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً (110) "۔ **نفی علم غیب از آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

سورۃ کہف ختم ہوئی

سورۃ مریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا حصہ:۔ پہلے حصے میں مشرکین کے شبہات کا جواب دیا گیا ہے۔کچھ شبہات انبیاء (علیہم السلام) سے متعلق ہیں۔

ایک شبہ حضرت مریم صدیقہ کے بارے میں اور ایک فرشتوں کے بارے میں ہے۔

پہلا شبہہ حضرت زکریا (علیہ السلام) کے بارے میں تھا۔ یہودی ان کو متصرف جان کر پکارتے تھے۔ان کا خیال تھا کہ ان کی آخری عمر میں خارق عادت کے طور پر ان کے یہاں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا تھا اور زکریا (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ سے فرزند عطا کرنے کی درخواست کی تھی۔

دوسرا شبہہ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ (علیہما السلام) کے بارے میں تھا۔ عیسائیوں کا خیال تھا کہ حضرت مریم کے پاس بے موسم کے پھل آتے تھے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مردوں کو زندہ کرتے، کوڑھیوں اور مادرزاد اندھوں کو چنگا کر دیتے تھے اور مٹی کے جانوروں میں

جان ڈال دیتے تھے۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران رکوع 4و5 میں گذر چکا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں مافوق البشر طاقت اور قدرت کے مالک تھے، اس لیے ان کو پکارنا چاہیے۔ **دوسرے رکوع میں اس شبہہ کا جواب دیا گیا** کہ حضرت مریم صدیقہ تو خود اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کر رہی ہیں اور اسی طرح حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی صاف اعلان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرا اور تم سب کا معبود ہے۔

تیسرا شبہہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں تھا یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب ان کو کارساز سمجھ کر پکارتے تھے۔ تیسرے رکوع میں اس کا جواب دیا گیا کہ وہ خود معبودان باطلہ سے بیزار تھے اور انہوں نے ان کے خلاف آواز اٹھائی تھی کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے اس لیے ان کو حاجات میں غائبانہ مت پکارو۔ **ان کے علاوہ تین پیغمبروں (حضرت موسیٰ، حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس علیہم السلام) کا مختصر ذکر کیا گیا**، ان تینوں کو بھی پکارا گیا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں فرمایا "وَنَادَيْنَاهُ الخ" موسیٰ (علیہ السلام) کو ہم ہی نے بوت عطا کی اور ہارون (علیہ السلام) کو ان کا معاون بنایا ہر چیز ہم نے ان کو دی اس لیے وہ بھی کارساز نہیں ہوسکتے۔

اسی طرح اسمعیل (علیہ السلام) بھی ہمارے بڑے فرمانبردار بندے تھے خود بھی ہماری عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو بھی خدائے واحد کی عبادت کا حکم دیتے تھے اس لیے وہ بھی پکار کے لائق نہیں اسی طرح ادریس (علیہ السلام) کو بھی ہم ہی نے درجاتِ عالیہ عطا فرمائے تھے اس لیے وہ بھی کارساز نہیں ہوسکتے۔

اس کے بعد ان تمام انبیاء (علیہم السلام) کے بارے میں فرمایا وہ سب اللہ کی مخلوق اور اپنے آباء و اجداد کی اولاد تھے اور محتاج تھے اس لیے وہ کارساز اور متصرف نہیں ہوسکتے۔

فرشتوں کے بارے میں یہ شبہہ تھا کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قریب رہتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض اختیارات ان کو دے رکھے ہیں۔ مشرکین کہتے وہ اللہ کی بیٹیاں اور اس کے نائب ہیں۔

" وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلاَّ بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِياً (64) " (رکوع 4)

میں اس کا جواب دیا گیا کہ فرشتے تو خود اللہ تعالیٰ کے محکوم ہیں اور اقرار کر رہے ہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر زمین پر بھی نہیں اتر سکتے۔ اس لیے جو عاجز اور محکوم ہوں وہ کارساز نہیں ہوسکتے

درمیان میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ذکر کے بعد " فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ " میں اور پھر چھ انبیاء (علیہم السلام) کے ذکر کے بعد " فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ الخ" میں **ایک سوال مقدر کا جواب دیا گیا ہے۔ سوال یہ تھا کہ جب تمام انبیاء (علیہم السلام) خدا ہی کو پکارتے تھے۔** تو پھر ان کو متصرف جان کر کیوں پکارا گیا **تو اس کا جواب دیا** کہ ان کے بعد ناخلف لوگ، علماء سوء اور پیران سیاہ کار پیدا ہوئے جنہوں نے محض نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو شرک کی تعلیم دی۔

اس حصے کے آخر میں " رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الخ" میں **شبہات** دور کرنے کے بعد بطور ثمرہ اصل **دعوی** کا ذکر کیا گیا کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس کا کوئی ہمسر اور ہم صفت نہیں اس لیے حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔

دوسرا حصہ:۔ دوسرے حصہ میں **شکوے**، **زجریں**، **تخویفیں** اور **بشارتیں** اور **آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی مذکور ہے۔** اور سورت کے اختتام پر وہی مضمون دہرایا گیا ہے۔ جو سورۃ کہف کی ابتداء میں ذکر کیا گیا۔ وہاں فرمایا تھا۔ قرآن ان لوگوں کو ڈر سنانے

کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ جو خداوند تعالیٰ کے لیے ولد یعنی نائب تجویز کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات اپنے برگزیدہ بندوں کو سونپ دیئے ہیں اور ان لوگوں کو خوشخبری سنانے کے لیے جو اللہ تعالیٰ پر خالص ایمان لاتے اور نیک کام کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی مضمون ذکر کیا گیا۔ البتہ پہلے گروہ کو" قَوْماً لُّداً " (جھگڑالو لوگ) سے اور دوسرے فریق کو" المتقین " (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور شرک سے بچنے والے) سے تعبیر فرمایا۔

اس حصے میں دو خصوصی باتیں مذکور ہیں۔

اول " واتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً الخ" (رکوع 5) معبودان باطلہ کی عبادت سے مشرکین کا مقصود یہ تھا کہ وہ دنیا میں ان کی مدد و کارسازی کریں۔

دوم " لا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلاَّ مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَنِ عَهْداً (87) الخ (رکوع 6) "۔ **شفاعت قہری کی نفی** یعنی معبودانِ باطلہ مشرکین کی سفارش نہیں کر سکیں گے اور نہ ان کے کام آسکیں گے۔

سورۃ مریم میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔ ” كٓهيعٓصٓ (1) ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا (2) “ الی آخر الایات۔ نفی تصرف از زکریا علیہ السلام۔

2 ۔ ” قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِياً (19) “ (رکوع 2)۔ جبریل (علیہ السلام) متصرف نہ تھے محض پیغام رساں تھے۔

3 ۔ ” مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (35) “ نفی شرک فی التصرف

4 ۔ ” وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (36) فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ (37) “ مسئلہ توحید تو بالکل واضح ہے لیکن مشرک پیشواؤں نے اس میں اختلاف ڈال دیا۔

5 ۔ ” وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَّبِياً (41) إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئاً (42) يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطاً سَوِياً (43) يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِياً (44) يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ

لِلشَّيْطَانِ وَلِياً (45) قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِياً (46) قَالَ سَلَامٌ
عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِياً (47) وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَى أَلاَّ أَكُونَ
بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِياً (48) فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَكُلاًّ جَعَلْنَا نَبِياً (49)
وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِياً (50) وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصاً وَكَانَ
رَسُولاً نَّبِياً (51) وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِياً (52) وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِياً
(53) وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَّبِياً (54) وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ
وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِياً (55) وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَّبِياً (56) وَرَفَعْنَاهُ مَكَاناً عَلِياً
(57) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّداً وَبُكِياً (58) " (رکوع 4)۔ **نفی الوہیت**

از انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام۔

6 ۔" فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَياً (59) " (رکوع 4)

مسئلہ توحید میں مشرک گدی نشینوں اور راہنماؤں نے اختلاف ڈالدیا۔

7 ۔" وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلاَّ بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِياً (64) " (رکوع)۔

نفی الوہیت از ملائکہ۔

8 ۔" رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِياً (65) " **نفی شرک**

فی التصرف۔

9۔" واتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزاً (81) كَلاَّ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِداً (82) " (رکوع5)۔ نفی شرک فی التصرف۔یہ آیت بزرگوں کی الوہیت کی نفی کر رہی ہے۔

10۔" لا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلاَّ مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَنِ عَهْداً (87) " (رکوع6) نفی شفاعت قہری۔

11۔" وقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَداً (88) لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئاً إِداً (89) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الأَرْضُ وَتَخِرُّ الجِبَالُ هَداً (90) أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَداً (91) " نفی شرک فی التصرف۔شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ مشرک شرک کر کے نظام کائنات کو بگاڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

12۔" إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ إِلاَّ آتِي الرَّحْمَنِ عَبْداً (93) " نفی الوہیت از انبیاء (علیہم السلام) واولیاء وملائکہ کرام۔

سورۃ مریم ختم ہوئی

سورۃ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :۔ سورۃ طہ میں دو مضمون مذکور ہیں۔ اول توحید دوم تشجیع۔

مسئلہ توحید:۔ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب اور متصرف و کارساز ہے لہذا احاجات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔ آیات توحید پانچ ہیں۔

(1) " تَنزِيلاً مِّمَّنْ خَلَقَ الأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ العُلَى (4) الرَّحْمَنُ عَلَى العَرْشِ اسْتَوَى (5) لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى (6) وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى (7) اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى (8) " (رکوع 1)۔ توحید کی خاطر اگر کوئی تکلیف آجائے تو کیا ہوا یہ حکم نامہ اس بادشاہ کا ہے جو ساری کائنات کا خالق و مالک اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(2) " إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي (14) " اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ متصرف و مختار اور عالم الغیب وہی ہے۔

(3) " قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى (50) قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَى (51) قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى (52) الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْداً وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلاً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّن نَّبَاتٍ شَتَّى (53) " (رکوع 2)۔پیدا کرنا اور مخلوق کو روزی دینا اسی کا کام ہے لہذا کارساز بھی وہی ہے۔

(4)۔" أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرّاً وَلَا نَفْعاً (89) " (رکوع 4)یہ گوسالہ نفع نقصان کا مالک نہیں اور الہ وہی ہو سکتا ہے جو متصرف اور نافع وضار ہو۔

(5) " " (رکوع 5)۔ متصرف و مختار اور عالم الغیب وہی ہے لہذا کارساز بھی وہی ہے۔اس کے بعد " فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ " (رکوع 6) **میں آیات توحید کا ثمرہ ذکر کیا گیا ہے** کہ مذکورہ بیان سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی عظیم الشان اور عالی مرتبہ بادشاہ ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں، وہی سب کا کارساز اور حاجت رواہے۔

آیات تشجیع :۔ آیات تشجیع بھی پانچ ہیں جن کا مقصد جرات دلانا اور شجاعت اور بہادری سے مسئلہ توحید کی تبلیغ کرنے کی ترغیب و تعلیم دینا ہے۔

(1)۔ " مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى (2) " (رکوع 1)۔ یہ قرآن آپ پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑیں یہ توڑنے والوں کے لیے نصیحت تذکرہ ہے۔ لیکن **توحید** کی وجہ سے اگر کوئی تکلیف آجائے تو صبر کرنا۔

(2)۔ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى (9) إِذْ رَأَى نَاراً فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَاراً لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى (10) فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَى (11) إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (12) وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى (13) "۔ دیکھو موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی **توحید** کی خاطر کسی قدر مصائب برداشت کیے آپ بھی اعلاء کلمۃ اللہ میں ہر مصیبت پر صبر کریں۔

(3)۔ " كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْراً (99) " (رکوع 5)۔ یعنی ہم پہلے انبیاء (علیہم السلام) کے قصے اسی لیے بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ تبلیغ احکام الٰہی کی خاطر انہوں نے کس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھائیں۔

(4)۔ " وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْماً (114) وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً (115) " (رکوع 6)۔ وحی کو یاد کرنے میں آپ جلدی نہ کریں ہم آپ کو یاد کرادیں گے۔ نیز خیال رہے آدم (علیہ السلام) کی طرح آپ کے عزم میں کمزوری نہ آنے پائے۔

(5) " فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى (130) " (رکوع 8)۔کوئی بھی مصیبت آجائے اس پر صبر اور اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس صبر پر اس قدر اجر عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

اس سلسلے میں دو قصے بھی ذکر کیے گئے ہیں ایک حضرت موسیٰ علی السلام کا دوسرا حضرت (علیہ السلام) کا۔**پہلا قصہ** تفصیل کے ساتھ اور دوسرا اختصار کیساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ کی طرح جرات، بہادری اور عزم و استقلال کے ساتھ مسئلہ **توحید** کی تبلیغ کرو۔اور حضرت آدم (علیہ السلام) کی مانند تمہارے عزم میں کسی قسم کی کمزوری نہ آنے پائے۔ **آخر میں فرمایا** " وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ " یعنی مشرکین کے کثرت و دولت اور مال و منال کی پروانہ کرتے ہوئے مسئلہ **توحید** کی تبلیغ کیے جاؤ۔پھر " وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا " سے امر مصلح نماز کا ذکر کیا گیا۔

سورۃ طٰہٰ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔تَنزِيلاً مِّمَّنْ خَلَقَ الأَرْضَ والسَّمَوَاتِ العُلَى (4) الرَّحْمَنُ عَلَى العَرْشِ اسْتَوَى (5) لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي
الأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا ومَا تَحْتَ الثَّرَى (6) وإن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وأَخْفَى (7) اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَهُ الأَسْمَاءُ
الحُسْنَى (8)۔ **متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا احاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔**

2 ۔إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدْنِي وأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي (14)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

3 ۔فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (20) قَالَ خُذْهَا ولا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الأُولَى (21) ۔ **نفی علم غیب از موسیٰ (علیہ السلام)**

4 ۔قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى (50) قَالَ فَمَا بَالُ القُرُونِ الأُولَى (51) قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي
فِي كِتَابٍ لاَّ يَضِلُّ رَبِّي ولا يَنسَى (52) الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ مَهْداً وسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلاً وأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّن نَّبَاتٍ شَتَّى (53) كُلُوا وارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لأُوْلِي النُّهَى (54) مِنْهَا
خَلَقْنَاكُمْ وفِيهَا نُعِيدُكُمْ ومِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى (55) (رکوع 3) **نفی شرک فی التصرف۔**

5 ۔فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَى (67) قُلْنَا لا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الأَعْلَى (68) (رکوع3)۔ **نفی تصرف از موسیٰ علیہ السلام۔**

6 ۔أَفَلا يَرَوْنَ أَلاَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً وَلا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرّاً وَلا نَفْعاً (89) (رکوع4) **نفی شرک فی التصرف۔**

7 ۔إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً (98) (رکوع5)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

8 ۔فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْماً (114)

(رکوع6) **معبود برحق اللہ تعالیٰ ہی ہے جو عظیم الشان شہنشاہ ہے۔**

9 ۔ دعوت **توحید** سب سے بڑے بادشاہ کی طرف سے ہے اس لیے اس کی تبلیغ میں اگر کوئی تکلیف آجائے تو کوئی بڑی بات نہیں۔

10 ۔ آخرت میں شفاعت صرف مومنوں کے حق میں ہو گی، مشرکوں کے حق میں شفاعت کرنے کی اجازت ہی نہیں ہو گی۔

11 ۔ دعوت **توحید** کی تبلیغ و اشاعت میں ثابت قدم رہنا چاہیے اور عزم و استقلال میں ضعف نہ آنا

چاہیے۔

12 ۔دولت دنیا کافروں کے حق میں فتنہ ہے۔

سورۃ طہ ختم ہوئی

سورۃ الانبیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ:۔ سورۃ انبیاء کا **دعوی** یہ ہے کہ زمینوں اور آسمانوں کی تمام باتیں جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔لہذا وہی کارساز اور متصرف و مختار ہے۔حاجات و مشکلات میں صرف اسی کو پکارو۔یہ **دعویٰ**" قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ والأَرْضِ وهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ (4) " (رکوع 1)میں ذکر کیا گیا ہے اور اس دعوے کے اثبات پر **تین عقلی دلیلیں اور گیارہ نقلی دلیلیں**(ایک اجمالی **عقلی** دلیلوں کے درمیان اور دس تفصیلی ان کے بعد)**اور آخر میں ایک دلیل وحی ذکر کی گئی ہے۔**

سورت کی ابتداء میں **دعویٰ** سے پہلے اور دعوے کے بعد " كَمَا أُرْسِلَ الأَوَّلُونَ " تک مشرکین پر **زجرو شکوی** کا ذکر کیا گیا ہے۔جو آنحضرت(**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)کو جادو گر اور قرآن

کو جادو کہتے تھے۔ اور آپ کا اور آپ کی لائی ہوئی دعوت کا انکار کرتے ہوئے حجت بازی کرتے اور کہتے تھے کہ یہ تو آدمی ہے پیغمبر تو فرشتہ ہونا چاہیئے تھا۔

اس کے بعد تین مقدر سوالوں کا جواب دیا گیا ہے۔

" وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِمْ الخ" **یہ پہلے سوال مقدر کا جواب ہے۔** یعنی حضرت محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) سے پہلے جتنے بھی رسول آئے ہیں وہ سب آدمی اور بشر تھے۔

" وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَداً لاَّ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ" **یہ دوسرے سوال مقدر کا جواب ہے** یعنی تمام انبیاء (علیہم السلام) کھاتے پیتے تھے

اور " وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ" **سے تیسرے سوال مقدر کا جواب دیا گیا ہے** یعنی آپ سے پہلے جو پیغمبر تھے وہ بھی دنیا میں ہمیشہ نہ رہے۔

" وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ" (رکوع2) **تخویف دنیوی ہے۔**

تین عقلی دلیلیں:۔ اس کے بعد دعوی توحید پر تین عقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں

(1) " وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ (16) "

(2) " وَلَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ الخ""أَوَ لَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً" (رکوع 3)۔اس کے بعد بطور معارضہ مشرکین سے شرک پر دلیل کا مطالبہ کیا گیا ہے۔" قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ " یعنی کوئی ایک **عقلی** یا نقلی دلیل پیش کرو۔

مقصد یہ ہے کہ عقل تو مسئلہ **توحید** کی مؤید ہے اس لیے وہ شرک کی تائید میں **عقلی** دلائل لانے سے عاجز ہیں۔اور نقلی دلیل لانا بھی ان کے بس میں نہیں۔کیونکہ تمام انبیاء(علیہم السلام) مسئلہ **توحید** کی تبلیغ کے لیے بھیجے گئے تھے۔یعنی ہم نے تو **توحید** پر **عقلی** اور **نقلی** دلائل پیش کر دیئے اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔

دلیل نقلی اجمالی:۔اس کے بعد" وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ الخ" میں تمام انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے مسئلہ **توحید** کی حقانیت پر اجمالاً نقلی دلیل پیش کی گئی ہے کہ وہ سب مسئلہ **توحید** ہی کا پیغام لے کر آئے تھے۔

" وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَداً " **مشرکین پر شکوی ہے۔** جس کا سات وجوہ سے جواب دیا گیا ہے۔

وجہ اول ” سُبْحَانَهُ “ **وجہ دوم** ” بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ “ **وجہ سوم** ” لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ “ **وجہ چہارم**

” وهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ “ **وجہ پنجم** ” يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ومَا خَلْفَهُمْ “ **وجہ ششم** ” ولا يَشْفَعُونَ إلاَّ لِمَنِ

ارْتَضَى “ **وجہ ہفتم** ” وهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ “

اس کے بعد ” أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا وجَعَلْنَا مِنَ المَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلا يُؤْمِنُونَ (30) وجَعَلْنَا فِي الأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجاً سُبُلاً لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (31) وجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفاً مَّحْفُوظاً وهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ (32) وهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ والنَّهَارَ والشَّمْسَ والْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (33) “ سے **تیسری عقلی دلیل ذکر کی گئی ہے۔**

” ومَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الخُلْدَ “ **مشرکین کے لیے زجر اور سوال ثالث کے جواب کا اعادہ ہے۔**

” خُلِقَ الإنسَانُ مِنْ عَجَلٍ “ **زجر ہے۔**

” سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلا تَسْتَعْجِلُونِ “ **تخویف دنیوی۔**

” ويَقُولُونَ مَتَى هَذَا الوَعْدُ الخ“ **شکوی۔**

” لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا الخ“ **جواب شکوی مع تخویف اخروی۔**

" ولَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ " **آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔**

" قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ " (رکوع 4) **تخویف دنیوی۔**

" بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ " اور " أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم " **زجر**

" أَفَلا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الغَالِبُونَ (44) الخ" **تخویف دنیوی۔**

" ونَضَعُ المَوَازِينَ القِسْطَ الخ" **تخویف اخروی اس کے بعد لائل نقلیہ تفصیلیہ کا ذکر ہے۔**

دلائل نقلیہ بالتفصیل:۔ دلائل نقلیہ کے ذکر میں تمام صیغے جمع متکلم کے استعمال کیے گئے ہیں جس سے اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ یہ سارے کام ہمارے ہی ہیں کسی دوسرے کا ان میں دخل نہیں۔ دلائل نقلیہ کے ذکر میں ترتیب زبانی ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکہ اصل مقصود اس بات کا بیان ہے کہ تمام انبیاء (علیہم السلام) **توحید** کے مبلغ تھے۔

" ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وهَارُونَ الفُرْقَانَ " **دلیل نقلی تفصیلی اول از حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام۔**

" ولَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ" (رکوع 5)۔ **دلیل نقلی دوم از حضرت ابراہیم (علیہ السلام)**

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے کس قدر شدت کے ساتھ قوم کو شرک سے روکا۔ اور ان کو آگ سے ہم نے بچایا۔

" ولُوطاً آتَيْنَاهُ حُكْماً وعِلْماً " **دلیل نقلی سوم از حضرت لوط (علیہ السلام)**

" ونُوحاً إِذْ نَادَى مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ "۔ **دلیل نقلی چہارم از حضرت نوح علیہ السلام**۔ حضرت نوح (علیہ السلام) نے طوفان میں ہمیں پکارا اور ہم ہی نے ان کو طوفان سے نجات دی۔

" وداوُدَ وسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الحَرْثِ الخ"۔ **دلیل نقلی پنجم از حضرت داؤد و سلیمان (علیہما السلام)**

" وأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ الخ"۔ **دلیل نقلی ششم از حضرت ایوب (علیہ السلام)**

اپنی تکلیف اور بیماری کا شکوی اللہ سے کیا۔ اور اسی سے تکلیف دور کرنے کی دعا کی۔

" وإِسْمَاعِيلَ وإِدْرِيسَ وذَا الكِفْلِ الخ" **دلیل نقلی تفصیلی ہفتم از حضرت اسماعیل، ادریس اور ذو الکفل علیہم السلام۔**

" وذَا النُّونِ إذ ذَّهَبَ مُغَاضِباً الخ" **دلیل نقلی ہشتم از حضرت یونس (علیہ السلام) مصیبت میں مبتلا ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑائے اور اللہ کو پکارا۔**

" وزَكَرِيَّا إذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لا تَذَرْنِي فَرْداً الخ" **دلیل نقلی نہم از حضرت زکریا علیہ السلام۔** اولاد کی آرزو پیدا ہوئی تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ غیر اللہ کو نہیں پکارا۔

" إنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ الخ" **یہ آیت تمام مذکورہ واقعات سے متعلق ہے۔** یعنی یہ تمام مذکورہ انبیاء (علیہم السلام) نیکی کے کاموں کو دوڑ کر بجالاتے اور امید و بیم کی حالت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو غائبانہ پکارتے تھے۔

" والَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا الخ"۔ **دلیل نقلی دہم از حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)۔**

" إنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً واحِدَةً الخ" **اس میں انبیاء (علیہم السلام) کی پوری جماعت کی طرف اشارہ ہے۔** یعنی تمام انبیاء (علیہم السلام) کا دین ایک ہی تھا۔ وہ سب حاجات و مصائب میں اللہ ہی کو متصرف وکارساز سمجھ کر پکارتے تھے۔ لہٰذا وہ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج تھے۔ اور خود کارساز اور حاجت روانہ تھے۔

" وأَنَا رَبُّكُمْ " واؤ تفسیریہ ہے اور یہ جملہ ماقبل کی تفسیر ہے۔

” وتَقَطَّعُوا “ **یہ سوال مقدر کا جواب ہے** یعنی اگر تمام پیغمبر **توحید** کے داعی تھے پھر ان کو کیوں پکارا گیا جواب دیا گیا کہ ان کے بعد باغی لوگوں نے **توحید** میں اختلاف کیا اور لوگوں کو گمراہ کر دیا

” فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ “ **بشارت اخروی ہے**۔

” حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ ومَأْجُوجُ “ (رکوع7) **تخویف دنیوی**۔ ” إِنَّكُمْ ومَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ “ **تخویف اخروی**۔

” ولَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ الخ“ **بشارت دنیوی ہے**۔

” قُلْ إِنَّمَا يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ واحِدٌ “ **توحید پر دلیل وحی ہے**۔

” وإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ (109) الخ“ **آخر میں دعویٰ سورت کا اعادہ کیا گیا ہے** کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ وہی غیب داں اور متصرف وکارساز ہے۔

سورۃ الحج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۃ:۔ مضمون کے اعتبار سے اس سورت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

حصہ اول۔ نفی شرک فی التصرف:۔ پہلا حصہ ابتدائے سورت سے لے کر رکوع 3 کے اختتام "نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ " تک ہے اس میں نفی شرک فی التصرف کا مضمون مذکور ہے اس حصہ میں **توحید** پر دو **عقلی** دلیلیں پیش کی گئی ہیں

شروع میں " يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ الخ" **تخویف اخروی ہے۔**

" وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ الخ" **زجر ہے** لیکن اس کے باوجود بعض اس قدر سرکش اور احمق ہیں کہ عذاب سے نہیں ڈرتے اور بلا دلیل محض شیطان کے بہکانے سے **توحید** میں جھگڑا کرتے ہیں۔

" يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم

مَّن يُتَوَفَّى وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (5) الخ" (رکوع 1)۔ **ثبوت قیامت اور توحید پر عقلی دلیل** یعنی جو ناچیز قطرہ آب سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ موت کے بعد اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور وہی قادر و توانا تمہاری معبود حقیقی ہے اس لیے حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔

" لِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (6) الخ" اور " وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ (7) الخ" چونکہ دلیل مذکور میں ثبوت قیامت بھی ہے اور نفی شرک فی التصرف بھی اس لیے یہ دونوں آیتیں دلیل مذکور کے نتیجے ہیں۔ " وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (8) الخ" (رکوع 1)۔ **اعادہ زجر اول علی سبیل الترقی**۔ جو لوگ غیر اللہ کو پکارتے ہیں ان کے پاس نہ **دلیل عقلی** ہے نہ **دلیل نقلی** ہے اور نہ **دلیل وحی**۔ وہ محض ضد و عناد کی وجہ سے شرک پر ڈٹ گئے ہیں۔

" لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ (9) الخ" (رکوع 1) **تخویف دنیوی واخروی۔**

" وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (11) الخ" (رکوع 2) **زجر ثانی**۔

" يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لا يَضُرُّهُ وَمَا لا يَنفَعُهُ ذَلِكَ هُوَ الضَّلالُ البَعِيدُ (12) الخ" **متعلق بزجر ثانی**۔ " إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (14) الخ"(رکوع

2) **بشارت اخروی**۔

" مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ (15) الخ" (رکوع2) **زجر ثالث**۔ جس کو یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا تو اسے ان لوگوں کا خیال کرنا چاہئے جو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں کیا اللہ ان کی مدد نہیں کرتا۔

" إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (17) الخ" (رکوع2) **تخویف اخروی**۔

" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَمَن فِي الأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ العَذَابُ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (18) الخ" (رکوع

2) **یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے** زمین سے لے کر آسمان تک ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی مطیع و منقاد ہے اور انبیاء و صلحاء بھی اللہ کے فرمانبردار ہیں۔لہذا وہی ساری کائنات کا مالک و مختار اور متصرف و کارساز ہے اس لیے صرف اسی سے استعانت و استغاثہ کرو۔

” فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (19) الخ“ (رکوع 2) **منکرین توحید کے لیے تخویف اخروی۔**

” إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (23) الخ“ (رکوع 3) **مومنین کے لیے بشارت اخروی ہے۔**

” إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (25) الخ“ (رکوع 3)۔ **توحید کو نہ ماننے والوں اور دوسروں کو توحید سے روکنے والوں کے لیے تخویف اخروی۔**

حصہ دوم۔ نفی شرک فعلی:۔ دوسرا حصہ : ” وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (26) الخ“ (ابتداء رکوع 4) سے لے کر رکوع 5 کے اختتام ” إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (38) “ تک ہے اس میں شرک فعلی کی نفی کا بیان ہے جس پر ایک **دلیل نقلی** حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے نقل کی گئی ہے اور چاروں عنوان مذکور ہیں

تحریمات اللہ بجاہیں۔ تحریمات غیر اللہ بے جاہیں۔ اللہ کی نذر و نیاز جائز ہے اور غیر اللہ کی نذر و نیاز حرام ہے۔

" إِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (26) الخ " (رکوع 4) یہ **نفی شرک فعلی پر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے دلیل نقلی ہے** حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو حکم دیا گیا کہ وہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) کو ہر قسم کے مشرکانہ اعمال و افعال سے پاک کریں اور لوگوں کو اس میں شرک کرنے سے روکیں۔

" وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (28) الخ "" وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ " (رکوع 4)۔ **اللہ کے نام کی نذر و نیاز کا حکم ہے**

اور " فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ " **میں نذر غیر اللہ کا ذکر ہے۔**

" وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ الخ " تحریمات اللہ کا ذکر ہے یعنی ایام احرام یا حرم میں جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے یعنی شکار وغیرہ سے ان سے باز رہنا اور اللہ کے حکم کی تعظیم کو برقرار رکھنا۔

" وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الأَنْعَامُ إِلاَّ مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30) الخ" (رکوع 4)۔ تحریمات غیر اللہ کی نفی ہے یعنی تم نے اپنی طرف سے جو جانور مثلاً بحیرہ سائبہ وغیرہ حرام کر رکھے ہیں وہ حرام نہیں ہیں بلکہ حلال ہیں۔ حرام صرف وہی ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور یہ چوپائے جنہیں تم از خود حرام ٹھہرا دیتے ہو یہ تو اللہ نے حلال کیے ہیں۔

" ذَلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (32) الخ" (رکوع 4) بطور تاکید اللہ کی نیازوں کا بیان

" وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكاً لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (34) الخ" (رکوع 5)۔

" وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (36) الخ" نذور اللہ کا اعادہ تا آخر رکوع۔

" أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39) الخ" (رکوع 4) سے دونوں مضمونوں کے آخر میں مسلمانوں کو جہاد کی اجازت کا ذکر کیا گیا کہ جن مشرکوں نے تمہیں محض توحید کی خاطر

بیت اللہ سے روکا اور خود اس میں شرک کرتے ہیں اور تمہیں اپنا وطن مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کیا ان سے جہاد کرو اور ساتھ ہی نصرت و امداد کا وعدہ بھی فرمادیا۔

" وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيراً وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (40) الخ" مشروعیت جہاد کی وجہ یعنی اگر اللہ تعالیٰ ظالم کے مقابلے میں مظلوم کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ دے اور مظلوم کے ہاتھوں ظالم کا اقتدار پامال نہ کرائے تو دنیا میں اور تو اور عبادت خانے میں بھی محفوظ نہ رہیں۔

" وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ (42) الخ" (رکوع 6)۔ **آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی اور آپ کو نہ ماننے والوں کے لیے تخویف دنیوی ہے۔**

" وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَإِنَّ يَوْماً عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (47) الخ" **زجر مع تخویف دنیوی۔**

" قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (49) " (رکوع 7) **ترغیب ایمان۔**

" فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (50) الخ" **بشارت اخروی برائے مومنین۔**

” وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الجَحِيمِ (51) الخ“ **تخویف اخروی برائے منکرین۔**

” وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلا نَبِيٍّ إِلاَّ إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (52) الخ“ (رکوع 7) یہاں منکرین کے نہ ماننے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ شیطان ان کے دلوں میں کئی قسم کے **شبہات** ڈال دیتا ہے جن کی وجہ سے وہ حق سے دور ہو جاتے ہیں کما قال تعالی

” وكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُواً شَيَاطِينَ الإنسِ والْجِنِّ “ (انعام)۔ ” وَلا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ (55) الخ“ (رکوع 7) **تخویف اخروی۔**

” فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (56) الخ“ **بشارت اخروی۔**

” الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (57) الخ“ **تخویف اخروی۔**

” وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقاً حَسَناً وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (58) الخ“ (رکوع 8)۔ **اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کے لیے بشارت اخرویہ ودنیویہ** یعنی جن

لوگوں کو محض اس لیے گھروں سے بے گھر کیا جائے کہ وہ اللہ کی **توحید** کو مانتے ہیں ایسے مہاجرین اگر مشرکین سے جہاد کریں تو آخر فتح ان کی ہو گی اور ان کو خواہ وہ بستر پر مریں یا مشرکین سے جہاد میں شہید ہو جائیں آخرت میں ہر قسم کی نعمتیں اور آسائشیں ملیں گی۔

" ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ الخ" یہ ماقبل کی دلیل لمی ہے۔یعنی جو مظلوم ہو اور ظالم کے ہاتھوں ستایا جائے جب وہ مقابلے کے لیے اٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔

" ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (61) الخ" **یہ ماقبل کی دلیل انی ہے۔**یعنی جو اللہ سارے نظام عالم کا مختار و متصرف ہے وہ مظلوم مجاہدین کی امداد و تائید پر بھی قادر ہے۔

" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (63) الخ" (رکوع 8)۔**اعادہ مضمون اول یعنی نفی شرک فی التصرف مع دلائل یہ دلیل عقلی اول ہے۔**

" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (65) الخ" (رکوع 9) **دوسری عقلی دلیل**۔

" وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الإِنسَانَ لَكَفُورٌ (66) الخ" **تیسری عقلی دلیل**۔

" لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكاً هُمْ نَاسِكُوهُ فَلاَ يُنَازِعُنَّكَ فِي الأَمْرِ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَى هُدًى مُّسْتَقِيمٍ (67) الخ" (رکوع 9) مضمون ثانی (نفی شرک فعلی) کا اعادہ ہے یعنی ہم نے ہر امت کے لیے یہ دستور مقرر کیا **کہ وہ نذر و نیاز صرف اللہ کے نام پر دیا کریں**۔

" أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (70) الخ" یہ دونوں مضمونوں سے متعلق ہے یعنی جب عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تو اس کے سوائے کسی دوسرے کو کارساز اور متصرف و مختار بھی نہ سمجھو اور اس کے سوا کسی کی نذر و نیاز بھی نہ دو۔

"وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ (71) الخ" **زجر برائے مشرکین**۔ یعنی ایسے واضح دلائل کے باوجود مشرکین شرک سے باز نہیں آتے۔

" أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (72) الخ" (رکوع 9) **تخویف اخروی برائے مشرکین**۔

" يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَاباً وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً لاَّ يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ (73) الخ" (رکوع 10)۔ یہ بھی دونوں مضمونوں

سے متعلق ہے یہاں ایک مثال سے معبودان باطلہ کا عجز، ان کی بے چارگی اور بے بسی کو واضح کیا گیا ہے یعنی جن کو مشرکین حاجات میں پکارتے ہیں وہ تو بالکل بے بس ہیں اور اپنے نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے تو اپنے پجاریوں کا کیا سنواریں گے لہذا ان کو غائبانہ پکارنا اور ان کے نام کی نیازیں دینا محض بے سود ہے۔

" اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (75) الخ" **یہ ایک شبہ کا جواب ہے**

گویا یوں کہا گیا کہ پیغمبر، اولیاء اور فرشتے اللہ کے برگزیدہ اور محبوب بندے ہیں اگر وہ حاجت روا بھی ہوں تو کیا بعید ہے۔ اس کا ازالہ کیا گیا کہ اگرچہ وہ برگزیدہ ہیں لیکن صفات الوہیت کے مالک نہیں ہیں وہ نہ سمیع لکل شیءً (ہر بات کو سننے والے ہیں) اور نہ بصیر بکل شیء (ہر چیز کو دیکھنے والے اور جاننے والے) ہی ہیں لہذا وہ عبادت اور پکار کے لائق بھی نہیں ہیں عالم الغیب اور متصرف و مختار اللہ ہے لہذا اسی کو پکارو اور اسی کے نام کی نیازیں دو۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (77) الخ" **مضامین سورت کا بالاجمال اعادہ** " ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ " **میں بالذات نفی شرک فی التصرف اور بالواسطہ نفی شرک فعلی کی طرف اشارہ ہے۔**

" وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ " **اشارہ بسوئے جہاد فی سبیل اللہ۔**

" مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ الخ" **دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے۔**

مختصر خلاصہ: سورۃ حج مضمون کے اعتبار سے دو حصوں میں منقسم ہے۔

حصہ اول ابتداء سورت سے لے کر رکوع 3 کے آخر " نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ " **تک ہے** اس حصے میں نفی شرک فی التصرف کا مضمون مذکور ہے **اس حصے میں نفی شرک فی التصرف پر دو عقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں** پہلی دلیل ثبوت قیامت اور نفی شرک فی التصرف دونوں پر دلالت کرتی ہے **اس حصے میں تین زجریں ہیں زجر اول کا تفصیلی اعادہ بھی کیا گیا ہے۔**

دوسرا حصہ: " وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ " (رکوع 4) سے لے کر رکوع 5 کے آخر " إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (38) " تک ہے **اس میں نفی شرک فعلی کا بیان ہے** جس پر ایک **دلیل نقلی** پیش کی گئی ہے **اور چار عنوانوں میں نفی شرک فعلی کا ذکر ہے۔**

1۔ تحریمات باری۔ ان کو قائم رکھو۔

2۔ تحریمات غیر اللہ۔ ان کو ختم کرو۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی نذر و منت۔ اس کو پورا کرو۔

4۔ غیر اللہ کی نذر مت دو۔ دونوں مضمونوں کے بعد " أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39) الخ" اجازت جہاد اور اس کے بعد متصل ہی وعدہ فتح و نصرت کا ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد رکوع 7 میں وعدہ فتح کا اعادہ کیا گیا ہے۔ پھر رکوع 8، 9 میں دونوں مضمونوں کا اعادہ ہے مع **دلائل عقلیہ**۔ آخر میں ایک تمثیل سے دونوں مضمونوں کی وضاحت کی گئی ہے پھر سورت کے اختتام پر سورت کے تمام مضامین کا بالاجمال اعادہ کیا گیا۔

سورۃ حج کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ
مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ
وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّى وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئاً وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا
عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (5) ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ (6) " (رکوع 1) **دلیل عقلی برائے ثبوت قیامت و نفی شرک فی التصرف**

2 ۔ " يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنفَعُهُ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ (12) يَدْعُو لَمَن ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ
لَبِئْسَ الْمَوْلَى وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ (13) " (رکوع 2) **نفی شرک فی التصرف**

3:۔ " أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ
وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (18) "
(رکوع 5)۔ **نفی شرک فی التصرف**

4 ۔ " وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ
(26) وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (27) لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (28) ثُمَّ
لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (29) ذَلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ
وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30) حُنَفَاءَ (غَيْرَ
مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (31) ذَلِكَ

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (32) لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ (33) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكاً لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (34) " (رکوع5) **نفی شرک فعلی۔**

5۔" ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (62) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (63) لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (64) " (رکوع8)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

6۔" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (63) لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (64) " (رکوع8)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

7۔" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (65) وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ (66) " (رکوع9) **نفی شرک فی التصرف۔**

8۔" أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (70) " (رکوع 9) **نفی شرک فی التصرف بالذات و نفی شرک فعلی بالتبع۔**

9۔" يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَاباً وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ (73) مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (74) " (رکوع10)۔ **تمثیل برائے نفی تصرف واختیار از معبودان باطلہ۔**

10:۔اس سورت میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور مستحق نذر و نیاز نہیں اور مشرکین کے پاس کوئی **عقلی** و نقلی اور وحی کی دلیل نہیں۔

11 ۔طواف صرف اللہ کے گھر کا جائز ہے اور اعتکاف،رکوع اور سجدہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔

12:۔**توحید** کی تبلیغ کے وقت شیطان لوگوں کے دلوں میں **شبہات** ڈال کر **توحید** سے بد ظن کرتا ہے۔

13:۔اعلان فتح اور فتح کے اسباب

14:۔پہلے تمام دینوں میں صرف اللہ کی نذر و نیاز دینا جائز تھا۔اور غیر اللہ کی نذر و نیاز کسی دین میں جائز نہ تھی۔

15 :معبودان باطلہ اس قدر عاجز ہیں کہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے بلکہ مکھی سے بھی عاجز ہیں۔

سورۃ الحج ختم ہوئی

سورۃ المومنون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۃ دلائل کے اعتبار سے یہ سورت دو حصوں میں منقسم ہے

حصہ اول ابتدا سے لے کر " حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ (77) " (رکوع 4)تک ہے اور دوسرا حصہ " وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (78) " (رکوع 4)سے لے کر سورت کے آخر تک ہے۔

حصہ اول:۔ حصہ اول کی ابتداء میں عذاب آخرت سے بچنے کے لیے امور ثلاثہ کا بیان ہے۔ امر اول۔ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کرو۔

" الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (2) "۔**امر دوم شرک اعتقادی اور شرک فعلی سے بچو**۔

" وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (3) وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ (4) "۔**امر سوم**۔ ہر قسم کے ظلم سے باز رہو۔

" والَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (5) إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (6) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ العَادُونَ (7) والَّذِينَ هُمْ لأَمَانَاتِهِمْ وعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (8) "۔ **اس کے بعد توحید پر تین عقلی دلیلیں مذکور ہیں۔**

دلائل عقلیہ:۔ پہلی عقلی دلیل " ولَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن سُلالَةٍ مِّن طِينٍ (12) ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (13) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا العَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا المُضْغَةَ عِظَاماً فَكَسَوْنَا العِظَامَ لَحْماً ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ (14) "۔ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مٹی کے **خلاصہ** سے پیدا فرمایا اور پھر نطفہ سے توالد و تناسل کا سلسلہ شروع کیا۔ رحم مادر میں نطفہ کو مختلف منازل سے گذار کر اس سے کامل الخلقت اور حسین و جمیل انسان پیدا کیا۔ وہی سب کا خالق اور برکات دہندہ ہے۔ لہذا وہی کارساز اور حاجت روا ہے۔

دوسری عقلی دلیل۔ " ولَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ومَا كُنَّا عَنِ الخَلْقِ غَافِلِينَ (17) وأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الأَرْضِ وإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ (18) فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ ومِنْهَا تَأْكُلُونَ (19) وشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وصِبْغٍ لِّلآكِلِينَ (20) "۔ انسانوں کے علاوہ آسمانوں اور زمین کو بھی اللہ ہی نے پیدا کیا وہی آسمان سے بارش برسا کر زمین سے

انواع واقسام کے پھل اور میوے پیدا کرتا ہے اسی نے زیتون جیسا کارآمد درخت پیدا کیا۔ جب سب کچھ دینے والا بھی وہی ہے تو بھی اس کے سوا کسی کو مت پکارو اور اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے غیر اللہ کی نذر ونیاز مت دو۔

تیسری عقلی دلیل : " وإِنَّ لَكُمْ فِي الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا ولَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ ومِنْهَا تَأْكُلُونَ (21) وعَلَيْهَا وعَلَى الفُلْكِ تُحْمَلُونَ (22) " (رکوع 1)۔ یہ تمام چوپائے بھی اسی نے پیدا کیے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا دودھ پیا اور گوشت کھایا جاتا ہے۔ کچھ باربرداری اور سواری کے کام آتے ہیں۔ اس کے علاوہ کشتیوں کو بھی باربرداری اور سواری کے لیے استعمال کرتے ہو۔ جس مالک و قادر اور محسن و منعم نے یہ انعامات عطا فرمائے وہی سب کا کارساز ہے اور وہی پکار اور نذر ومنت کا مستحق ہے۔

اس کے بعد چھ نقلی دلیلیں مذکور ہیں۔

دلائل نقلیہ:۔ پہلی نقلی دلیل: " ولَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلا تَتَّقُونَ (23) فَقَالَ المَلأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَذَا إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ولَوْ شَاءَ اللَّهُ لأَنزَلَ مَلائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الأَوَّلِينَ (24) إِنْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّى حِينٍ (25) قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ (26) فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا ووَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وأَهْلَكَ إلاَّ مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ولا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ (27) فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ ومَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (28) وقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلاً مُّبَارَكاً وأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (29) إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ وإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ (30) " (رکوع2)۔یہ حضرت نوح (علیہ السلام) سے تفصیلی نقلی دلیل ہے جس سے نفی شرک فی التصرف مقصود ہے۔

" يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ "۔اے میری قوم صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو کیونکہ اس کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں۔

دوسری نقلی تفصیلی دلیل از ہود (علیہ السلام) برائے نفی شرک فی التصرف۔

" فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلا تَتَّقُونَ (32) " (رکوع2)تا" مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا ومَا يَسْتَأْخِرُونَ (43) " (رکوع3)۔ہود (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم کو یہی دعوت دی۔" اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ "۔

تیسری نقلی دلیل اجمالی: " ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضاً وجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْداً لِّقَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ (44) "۔ہود (علیہ السلام) سے لے کر موسیٰ وہارون (علیہما السلام) تک ہم مسلسل دنیا میں پیغمبر بھیجتے رہے جو لوگوں کو پیغام **توحید** سناتے رہے۔

چوتھی نقلی دلیل تفصیلی از موسیٰ وہارون (علیہما السلام) " ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَى وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (45) إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْماً عَالِينَ (46) فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ (47) فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ (48) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (49) "

حضرت موسیٰ وہارون (علیہما السلام) فرعون کے پاس پیغام **توحید** لے کر آئے مگر قوم نے انکار و استکبار کیا۔

پانچویں نقلی دلیل تفصیلی از عیسیٰ (علیہ السلام) " وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (50) "۔ حضرت عیسیٰ اور مریم صدیقہ (علیہما السلام) بھی ہماری قدرت اور وحدانیت کانشان تھے انہوں نے حال شیر خوارگی ہی میں اعلان کر دیا تھا۔ " وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (36) الخ" (مریم رکوع 2) یعنی میرا اور تم سب کا مالک اور کارساز اللہ ہی ہے لہٰذا اسی کو پکارو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔

چھٹی نقلی دلیل اجمالی از تمام رسل علیہم الصلوۃ والسلام برائے نفی شرک فعلی۔ " يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (51) الخ" (رکوع 4) اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومرسلین (علیہم السلام) کو حکم دیا تھا کہ میری حلال اور پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ اور ان کو استعمال کرو اور

ان میں سے کسی چیز کو حرام نہ کرو اور غیر اللہ کی نذر و نیاز مت کھاؤ۔

" وإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً واحِدَةً وأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ (52) الخ" **یہ تمام مذکورہ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے متعلق ہے** جو مسئلہ مذکورہ بالا دلائل سے واضح کیا گیا ہے، وہ تمام انبیاء (علیہم السلام) کا مشترکہ مسئلہ ہے کہ سب کا کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی نذر و منت کا مستحق ہے اس کے بعد حصہ اول کے آخر تک **زجریں** ہیں اور درمیان میں امور ثلاثہ مذکور الصدر کا اعادہ ہے۔

" إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ (57) " **میں امر اول کا اعادہ ہے۔ یعنی مومنین اللہ تعالیٰ سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔**" والَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لا يُشْرِكُونَ (59) " **سے امر دوم کا اعادہ کیا گیا ہے۔ یعنی وہ شرک نہیں کرتے** اور" والَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وقُلُوبُهُمْ وجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (60) الخ" **سے امر سوم کا اعادہ کیا گیا یعنی وہ ظلم نہیں کرتے**۔

حصہ دوم:۔ حصہ دوم میں نفی شرک اعتقادی پر چار **عقلی** دلیلیں پیش کی گئی ہیں ایک تفصیلی اور تین علی سبیل الاعتراف من الخصم۔

پہلی عقلی دلیل " وهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ والأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (78) وهُوَ الَّذِي

ذَرَأَكُمْ فِي الأَرْضِ وإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (79) وهُوَ الَّذِي يُحْيِي ويُمِيتُ ولَهُ اخْتِلافُ اللَّيْلِ والنَّهَارِ أَفَلا تَعْقِلُونَ (80)

" (رکوع 5)۔ اللہ تعالیٰ ہی نے سب کو سننے دیکھنے اور سمجھنے کی قوتیں اور صلاحیتیں عطا کیں اسی نے زمین پر انسانوں کو آباد کیا۔ زندگی اور موت بھی اسی کے قبضہ میں ہے۔ رات دن کی آمد و رفت اور کمی بیشی بھی اسی کے قبضہ میں ہے اس لیے انسان کو سوچ بچار سے کام لینا چاہئے اور اللہ کے ان انعامات کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اسی کو اپنا معبود اور کارساز سمجھنا چاہئے۔

دوسری عقلی دلیل۔ " قُل لِّمَنِ الأَرْضُ ومَن فِيهَا إن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (84) الخ" مشرکین اعتراف کرتے ہیں کہ زمین اور زمین کی ساری مخلوقات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تیسری عقلی دلیل:۔ " قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ورَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ (86) الخ" مشرکین یہ بھی مانتے ہیں کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

چوتھی عقلی دلیل۔ " قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وهُوَ يُجِيرُ ولا يُجَارُ عَلَيْهِ إن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (88) الخ" مشرکین اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ سارے جہان کے مکمل اختیارات صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں وہ جسے چاہے بچالے مگر جسے وہ نہ بچانا چاہے اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ **یہ تینوں دلیلیں علی سبیل الاعتراف من الخصم ہیں**۔ اس لیے ہر دلیل کے بعد مشرکین کو متنبہ کیا گیا

کہ جب تم جانتے ہو کہ ہر چیز کا مالک حقیقی اور سارے جہان کا مدبر و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر اس سے کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے اور خدا سے نہیں ڈرتے ہو۔ اور اللہ کے سوا غیروں کو کارساز اور حاجت روا کیوں سمجھتے ہو؟۔

اس کے بعد **زجریں تخویفیں اور بشارتیں ہیں** اور درمیان میں " ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ " (رکوع 6) سے طریق تبلیغ کا ذکر ہے۔ یعنی نرم لہجہ سے تبلیغ فرمائیں اور مسئلہ **توحید** دلائل کے ساتھ واضح کر کے پیش کریں اور **آخر میں سورت کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے بطور ثمرہ دلائل مذکورہ** " فَتَعَالَى اللَّهُ المَلِكُ الحَقُّ الخ"۔ اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں اور نہ کوئی نذر و منت کا مستحق ہے۔" ومَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ الخ" **یہ تخویف اخروی ہے۔**

حصہ اول:۔ دفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ، **توحید پر تین عقلی اور چھ نقلی دلائل کا ذکر۔**

سورۃ مومنون میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (1) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُونَ (2) والَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (3) والَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ (4) والَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (5) إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (6) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ العَادُونَ (7) والَّذِينَ هُمْ لأَمَانَاتِهِمْ وعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (8) والَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (9) أُوْلَئِكَ هُمُ الوَارِثُونَ (10) الَّذِينَ يَرِثُونَ الفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (11) "

عذاب الٰہی سے بچنے کے لیے امور ثلاثہ کا بیان۔

2 ۔" ولَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن سُلالَةٍ مِّن طِينٍ (12) ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (13) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا العَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا المُضْغَةَ عِظَاماً فَكَسَوْنَا العِظَامَ لَحْماً ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ (14) ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ (15) ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ تُبْعَثُونَ (16) ولَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ومَا كُنَّا عَنِ الخَلْقِ غَافِلِينَ (17) وأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الأَرْضِ وإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ (18) فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ ومِنْهَا تَأْكُلُونَ (19) وشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وصِبْغٍ لِّلآكِلِينَ (20) وإِنَّ لَكُمْ فِي الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا ولَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ ومِنْهَا تَأْكُلُونَ (21) وعَلَيْهَا وعَلَى الفُلْكِ تُحْمَلُونَ (22) " (رکوع 1)

نفی شرک فی التصرف پر دلائل عقلیہ۔

3 ۔" ولَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلا تَتَّقُونَ (23) "۔(رکوع 2)

نفی شرک اعتقادی۔

4 ۔" يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ واعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (51) " (رکوع4)۔ **نفی شرک فعلی۔**

5 ۔" إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ (57) والَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (58) والَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لا يُشْرِكُونَ (59) والَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وقُلُوبُهُمْ وجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (60) أُوْلَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الخَيْرَاتِ وهُمْ لَهَا سَابِقُونَ (61) " (رکوع4) **دفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ کا اعادہ۔**

6 ۔" **وَلَوِ اتَّبَعَ الحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ والأَرْضُ ومَن فِيهِنَّ** بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ (71) " **نفی کارسازی از غیر اللہ۔**

7 ۔" وهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ والأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (78) وهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الأَرْضِ وإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (79) وهُوَ الَّذِي يُحْيِي ويُمِيتُ ولَهُ اخْتِلافُ اللَّيْلِ والنَّهَارِ أَفَلا تَعْقِلُونَ (80) " (رکوع5)۔

نفی شرک اعتقادی۔

8 ۔" قُل لِّمَنِ الأَرْضُ ومَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (84) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلا تَذَكَّرُونَ (85) قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ورَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ (86) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلا تَتَّقُونَ (87) قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ

وهُوَ يُجِيرُ ولا يُجَارُ عَلَيْهِ إن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (88) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ (89) "۔ **نفی شرک**

اعتقادی پر تین دلائل عقلیہ علی سبیل الاعتراف من الخصم۔

9 ۔" مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن ولَدٍ ومَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ إذاً لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ ولَعَلا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ (91) عَالِمِ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ فَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (92) "۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

10 ۔" فَتَعَالَى اللَّهُ المَلِكُ الحَقُّ لا إِلَهَ إلاَّ هُوَ رَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ (116) ومَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الكَافِرُونَ (117) وقُل رَّبِّ اغْفِرْ وارْحَمْ وأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (118) "

(رکوع6) **نفی شرک ہر قسم**

سورۃ مومنون ختم ہوئی

سورۃ النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورۃ نور کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتداء سورت سے لے کر رکوع 7 کے آخر "ولَبِئْسَ المَصِيرُ" **تک ہے اور خلاصہ مضامین یہ ہے۔** تمہید، **ترغیب الی القرآن** اصلاح معاشرہ کے لیے چار احکام، تہمت لگانے والوں پر **زجریں**، پھر اصلاح معاشرہ کے لیے چھ قوانین **دعوی توحید** جس کی عداوت سے **منافقین** نے تہمت لگائی۔ **دعوی توحید پر ایک نقلی دلیل اور تین عقلی دلیلیں**

دوسرا حصہ رکوع 8 کی ابتداء "يا أَيُّهَا الَذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ والَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الحُلُمَ مِنكُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلاةِ الفَجْرِ وحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ ومِنْ بَعْدِ صَلاةِ العِشَاءِ ثَلاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ ولا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ واللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (58) وإذَا بَلَغَ الأَطْفَالُ مِنكُمُ الحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ واللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (59) والْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللاَّتِي لا يَرْجُونَ نِكَاحاً فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ

غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ واللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (60) لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ ولا عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ ولا عَلَى المَرِيضِ حَرَجٌ ولا عَلَى أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعاً أَوْ أَشْتَاتاً فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (61) إِنَّمَا المُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ واسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (62) لا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (63) أَلا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ ويَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا واللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (64) " سے لے کر سورت کے آخر تک ہے۔

خلاصہ مضامین یہ ہے:۔اصلاح معاشرہ کے لیے تین قوانین، مخلصین و **منافقین** کے اعمال کا تقابل، آداب رسول (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)اور **دعوی توحید** کا دوسری بار ذکر جس کی وجہ سے **منافقین** نے تہمت لگائی۔

دوسرا حصہ: پہلے اصلاح معاشرہ کے لیے تین قوانین مذکور ہیں اور آخر میں مخلص مومنوں اور منافقوں کے احوال کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

پہلا قانون : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ والَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الحُلُمَ مِنكُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلاةِ الفَجْرِ وحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ ومِنْ بَعْدِ صَلاةِ العِشَاءِ ثَلاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ ولا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ واللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (58) الخ (رکوع 8)۔ اوقات استراحت وخواب میں غلاموں اور باشعور بچوں کو اجازت لے کر اندر داخل ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان اوقات میں اکثر زائد کپڑے اتار دیئے جاتے ہیں اور معمولی ہلکے سے کپڑوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

دوسرا قانون: " والْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللاَّتِي لا يَرْجُونَ نِكَاحاً فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ واللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (60) الخ" بوڑھی عورتوں کو اجازت ہے کہ وہ گھر میں معمولی لباس میں رہیں اور زیادہ پردے کے لیے مزید کپڑے نہ پہنیں لیکن اگر احتیاط کریں تو بہتر ہے۔

تیسرا قانون: لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ ولا عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ ولا عَلَى المَرِيضِ حَرَجٌ ولا عَلَى أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ

بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعاً أَوْ أَشْتَاتاً فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (61) الخ دوسروں کے گھروں میں جانے کی ہر حال میں ممانعت نہیں بلکہ ضروری کاموں کے لیے جاسکتے ہو۔

" كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (61) الخ" **یہ ترغیب الی القرآن ہے۔**

" إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (62) الخ" (رکوع 9) **مومنین** اور **منافقین** کی صفات کا تقابل،

مومنین اللہ اور اس کے رسول (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) پر پورے اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور جہاد ایسے نہایت اہم کاموں میں شرکت سے معذوری کی صورت میں حضور (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) سے اجازت لے کر جاتے ہیں۔

" لا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (63) الخ" **یہ زجر ہے مع تخویف دنیوی۔**

نیز ادب رسول (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی تعلیم ہے۔

" قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (63) الخ" یہ **منافقین** کا حال ہے کہ وہ حضور (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) سے اجازت لے کر نہیں جاتے بلکہ جونہی موقعہ پایا آنکھ بچا کر کھسک گئے۔

" أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (64) " آخر میں **دعوی توحید** کا ذکر ہے جس کی وجہ سے ضد میں آکر **منافقین** نے تہمت لگائی تھی۔

سورۃ نور میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1:۔" إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ (11) " (رکوع2)۔ **نفی علم غیب از نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

2:۔" اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (35) " (رکوع5)۔ **عالم الغیب اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔**

3:۔" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ (43) يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ (44) وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (45) " (رکوع6)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

4:۔" وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ (55) " (رکوع 7)۔**ہر قسم کے شرک سے بچنے والوں کیلئے بشارت دنیوی۔**

5:۔حد زنا، حد قذف، لعان اور دیگر آداب معاشرت کا بیان۔

6:۔مخلصین اور **منافقین** کے اعمال کا تقابل

7:۔آداب و حقوق رسول(**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔

سورۃ نور ختم ہوئی

سورۃ الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورت کا **دعوی** یہ ہے کہ برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہے۔ دنیا اور آخرت کی خیر و برکت اسی کی جانب سے ہے۔ **یہ دعوی سورت میں تین جگہ مذکور ہے**۔

اول ابتداء سورت "تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيراً (1) الخ" میں۔

دوم "تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْراً مِّن ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُوراً (10) الخ" (رکوع 2) میں۔ ان دونوں جگہوں میں ذکر **دعوی** کے بعد دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ دنیوی برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہے۔

سوم "تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُّنِيراً (61) الخ" (رکوع 6) میں۔

تیسری بار ذکر دعوی سے مقصود یہ ہے کہ اخروی برکات بھی اللہ ہی کے اختیار میں

ہیں۔ اس سورت میں زیادہ زور **عقلی** دلائل پر دیا گیا ہے اور دلائل نقلیہ کی طرف محض اشارہ کیا گیا ہے۔

چناچہ **دعوی سورت پر تیرہ دلائل عقلیہ بالتفصیل اور سات دلائل نقلیہ بالاجمال ذکر کیے گئے ہیں اور دلائل کے درمیان سات شکوے مذکور ہیں۔**

دلائل عقلیہ:۔ پہلی عقلی دلیل۔ پہلی بار ذکر دعوی کے ساتھ " تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيراً (1) الخ" فرمایا یعنی برکات دہندہ وہی ہے جس نے تمام دینی اور دنیوی برکات کا خزانہ قرآن مجید نازل فرمایا۔

دوسری عقلی دلیل۔ " الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ولَمْ يَتَّخِذْ ولَداً ولَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي المُلْكِ وخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً (2) الخ" برکات کا سرچشمہ وہی ذات پاک ہے جس کے قبضہ وتصرف میں سارا جہان ہے اور جس کا کوئی نائب وشریک نہیں۔

تیسری عقلی دلیل۔ " وخلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً (2) الخ" جس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا وہی برکات دہندہ ہے اس کے سوا کوئی اور برکات دہندہ نہیں۔

چوتھی عقلی دلیل۔ دعوے پر عقلی دلیلوں کے بعد " واتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وهُمْ يُخْلَقُونَ ولا يَمْلِكُونَ لأَنفُسِهِمْ ضَراً ولا نَفْعاً ولا يَمْلِكُونَ مَوْتاً ولا حَيَاةً ولا نُشُوراً (3) الخ" **میں مشرکین پر زجر ہے** جنہوں نے اللہ کے عاجز اور بے بس بندوں کو متصرف و مختار اور برکات دہندہ سمجھ رکھا ہے اور اس کے ضمن میں **چوتھی عقلی دلیل** مذکور ہے یعنی اصل میں برکات دہندہ تو اللہ تعالیٰ ہے جو ساری کائنات کا خالق ہے اور سب نفع نقصان اور موت و حیات جس کے قبضے میں ہے۔

" وقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلاَّ إِفْكٌ افْتَرَاهُ وأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْماً وزُوراً (4) الخ" **یہ شکوی اولی ہے** مشرکین نے ازراہ عناد کہا یہ **دعوی** کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کا خود ساختہ ہے۔

" وأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْماً وزُوراً (4) الخ" **یہ دوسرا شکوی ہے** یعنی کچھ دوسرے لوگ اس میں اس کے معاون ہیں۔

" وقَالُوا أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وأَصِيلاً (5) الخ" **یہ تیسرا شکوی ہے** انہوں نے کہا یہ قرآن پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں جو صبح وشام دہرائے جاتے ہیں۔

" قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (6) الخ" **یہ تینوں شکووں کا جواب ہے اور اصل دعوی پر پانچویں عقلی دلیل بھی**۔ یہ **دعوی** کسی کا خود ساختہ نہیں اور نہ یہ قرآن قصے کہانیاں ہے، بلکہ یہ **دعوی** اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے جو ظاہر وباطن کو جانتا ہے۔ جب عالم الغیب وہی ہے تو مفیض برکات بھی وہی ہے۔

" وقَالُوا مَا لِهَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ ويَمْشِي فِي الأَسْوَاقِ لَوْلا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيراً (7) الخ" **یہ چوتھا شکوہ ہے** یہ تو کھاتا پیتا اور بازاروں میں کاروبار کرتا ہے یہ کس طرح رسول ہو سکتا ہے۔ رسول تو فرشتہ ہونا چاہیے تھا۔

" لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيراً (7) الخ" **پانچوا شکوی**، اگر رسول خدا فرشتہ نہ ہوتا تو کم از کم اس کے ساتھ ہی کوئی فرشتہ بھیجدیا جاتا جو اس کی تائید کرتا۔

" أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلاَّ رَجُلاً مَّسْحُوراً (8) الخ" **چھٹا شکوی**، رسول کی تو بڑی ٹھاٹھ اور شان و شوکت ہونی چاہیے۔ وہ خزانوں اور باغوں کا مالک ہونا چاہیے، ان تینوں شکووں کے جوابات لف و نشر غیر مرتب کے طور پر آگے آرہے ہیں۔

" وقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلاَّ رَجُلاً مَّسْحُوراً (8) الخ" **یہ مذکورہ تینوں شکووں سے متعلق ہے۔**

" تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْراً مِّن ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ويَجْعَل لَّكَ قُصُوراً (10) الخ" (رکوع 2) **یہ دعوی سورت کا اعادہ ہے اور لف و نشر غیر مرتب کے طور پر چھٹے شکوے کا جواب ہے۔** یعنی اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی آپ کو خزانے اور باغات دے سکتا ہے لیکن نعیم آخرت آپ کے لیے شوکت دنیوی سے کہیں بہتر ہے۔

" بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيراً (11) إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظاً وزَفِيراً (12) وإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَاناً ضَيِّقاً مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوراً (13) لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوراً واحِداً وادْعُوا ثُبُوراً كَثِيراً (14) " **تخویف اخروی ہے۔**

" قُلْ أَذَلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الخُلْدِ الَّتِي وعِدَ المُتَّقُونَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً ومَصِيراً (15) لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ كَانَ عَلَى رَبِّكَ وعْداً مَّسْئُولاً (16) " **بشارت اخروی ہے۔**

" ويَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ومَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (17) قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ ولَكِن مَّتَّعْتَهُمْ وآبَاءَهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وكَانُوا قَوْماً بُوراً (18) فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفاً ولا نَصْراً ومَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيراً (19) "

مشرکین کے لیے تخویف اخروی ہے اور خصوصیت سورت کا بیان ہے یعنی جن کو مشرکین دنیا میں برکات دہندہ سمجھ کر پکارتے ہیں قیامت کے دن وہ صاف اعلان کریں گے کہ وہ کارساز اور برکات دہندہ نہیں تھے۔ برکات دہندہ اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

" ومَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ المُرْسَلِينَ إِلاَّ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ ويَمْشُونَ فِي الأَسْوَاقِ وجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وكَانَ رَبُّكَ بَصِيراً (20) " **یہ چوتھے شکوے کا جواب ہے** آپ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے وہ سب بشر تھے اور سب لوازم بشریہ سے متصف تھے، ہماری سنت جاریہ ہی یہی ہے۔

" وَقَالَ الَّذِينَ لا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلا أُنزِلَ عَلَيْنَا المَلائِكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وعَتَوْا عُتُوّاً كَبِيراً (21) الخ" (رکوع 3) **یہ پانچویں شکوے کا اعادہ ہے مع الزیادہ، یعنی زائد بات کے ساتھ،**

مشرکین اور منکرین بعث کہتے ہیں ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں ہوئے جو ہمارے پاس آکر اس پیغمبر کی تصدیق کریں یا اللہ تعالیٰ بالمشافہہ ہمیں پیغمبر (علیہ السلام) پر ایمان لانے کا حکم دے، یہ زائد بات ہے۔

" يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْراً مَّحْجُوراً (22) الخ" **یہ پانچویں شکوے کا جواب ہے۔** فرشتوں کو دیکھ لینے سے انہیں کوئی فائدہ ہوگا نہ خوشی ہوگی۔ فرشتوں کو دیکھ کر بھی اگر وہ نہ مانیں گے تو سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

" أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَراً وَأَحْسَنُ مَقِيلاً (24) الخ" **بشارت اخروی**۔

" وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلاً (25) الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْماً عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيراً (26) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً (27) يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَاناً خَلِيلاً (28) لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً (29) وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوراً (30) " **تخویف اخروی**۔

" وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَى بِرَبِّكَ هَادِياً وَنَصِيراً (31) الخ" **کاف بیان کمال کے لیے ہے۔**

" وقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً واحِدَةً كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ورَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً (32) الخ" **یہ ساتوں شکوی ہے**۔ یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوتا ہے سارا ایک بار کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم تھوڑا تھوڑا کر کے خود بناتے ہو۔

" كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ورَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً (32) الخ" **یہ شکوی مذکورہ کا جواب ہے**۔ قرآن مجید تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کا مقصد آپ کے دل کی تثبیت ہے۔

" ولا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلاَّ جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وأَحْسَنَ تَفْسِيراً (33) الخ" **ساتوں شکووں کا جواب دے کر فرمایا ان کے علاوہ ان کی طرف سے جو بھی شبہہ وارد کیا جائیگا اس کا نہایت شافی اور احسن جواب دیا جائے گا۔**

" الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُوْلَئِكَ شَرٌّ مَّكَاناً وأَضَلُّ سَبِيلاً الخ" **یہ تخویف اخروی ہے۔**

دلائل نقلیہ: ان قوموں کے پاس اللہ کے پیغمبر یہی **دعوی** تبارک لے کر آئے لیکن انہوں نے نہ مانا اس لیے ان کو ہلاک کر دیا گیا۔

" ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الكِتَابَ و جَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَرُونَ وزِيراً (35) الخ" **یہ دعوی سورت پر پہلی نقلی دلیل ہے۔ نیز منکرین دعوی کے لئے تخویف دنیوی ہے**

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَاباً أَلِيماً (37) الخ **دوسری نقلی دلیل مع تخویف دنیوی۔**

" وعَاداً وثَمُودَ وأَصْحَابَ الرَّسِّ وقُرُوناً بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيراً (38) و كُلاًّ ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ و كُلاًّ تَبَّرْنَا تَتْبِيراً (39) " **دلیل نقلی سوم تا ششم مع تخویف دنیوی۔**

" ولَقَدْ أَتَوْا عَلَى القَرْيَةِ التِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لا يَرْجُونَ نُشُوراً (40) الخ" **ساتویں نقلی دلی۔**

" وإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلاَّ هُزُواً أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولاً (41) إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا وسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ العَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلاً (42) " **زجریں ہیں۔**

" أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ولَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِناً ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلاً (45) الخ" (رکوع 5)

یہ دعوی سورت پر چھٹی عقلی دلیل ہے۔ سائے کا بڑھنا گھٹنا جو سورج کی رفتار پر منحصر ہے اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

" وهُوَ الَذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاساً والنَّوْمَ سُبَاتاً وجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوراً (47) الخ" ساتویں لانے والی ہوائیں اور بارش جس سے بنجر زمینیں زرخیز ہو جاتی ہیں اور جس سے تمام انسانوں اور حیوانوں کو پینے کا پانی میسر آتا ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے تو معلوم ہوا کہ ہر خیر وبرکت اسی کی جانب سے ہے، اور وہی برکات دہندہ ہے اور اس کے سوا کوئی اور برکات دہندہ نہیں۔

" ولَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ كُفُوراً (50) الخ" یہ **ان معاندین پر زجر ہے جو اس قدر واضح دلائل کے باوجود نہیں مانتے اور اللہ کے سوا اوروں کو برکات دہندہ سمجھ کر ان سے مانگتے ہیں۔**

" وهُوَ الَذِي مَرَجَ البَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخاً وحِجْراً مَّحْجُوراً (53) الخ"

نویں عقلی دلیل۔ یہ بھی اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ دو مختلف الذائقہ دریا بلا حائل اکٹھے چلتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ آپس میں مل نہیں سکتے۔

" وهُوَ الَذِي خَلَقَ مِنَ المَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وصِهْراً وكَانَ رَبُّكَ قَدِيراً (54) الخ" **دسویں عقلی دلیل۔** یہ بھی اس کی قدرت کا کمال ہے کہ اس نے قطرہ آب سے اشرف المخلوقات بشر کو پیدا فرمایا اور پھر

انسانوں کو باہمی رشتوں میں منسلک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی معطی برکات اور مفیض خیرات ہے اور کوئی نہیں

" وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لا يَنفَعُهُمْ وَلا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيراً (55) الخ" **یہ دلائل مذکورہ کا ثمرہ ہے بطور زجر۔** دلائل مذکور سے ثابت ہو گیا کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں مگر اس کے باوجود مشرکین اپنے خود ساختہ معبودوں کو برکات دہندہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ان کے نفع کے مختار ہیں نہ نقصان کے۔

" وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ مُبَشِّراً وَنَذِيراً (56) " **یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔** مشرکین کا مطالبہ تھا کہ ہم جو معجزہ مانگیں دکھادو تو ہم مان لیں گے فرمایا معجزہ دکھانا آپ کے اختیار میں نہیں آپ کو تو نذیر و بشیر بنا کر بھیجا گیا۔

" وَتَوَكَّلْ عَلَى الحَيِّ الَّذِي لا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيراً (58) الخ" **آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔** یعنی اگر اس قدر واضح دلائل کے باوجود بھی مشرکین نہیں مانتے اور آپ کو تکلیفیں دیتے ہیں تو آپ اللہ پر بھروسہ کریں جو زندہ جاوید ہے۔

" الَذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ ومَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ الرَّحْمَنُ فَاسْئَلْ بِهِ خَبِيراً (59) الخ" **یہ دعوی سورت پر گیارہویں عقلی دلیل ہے** سارے جہان کا خالق بھی وہی ہے اور سارے جہاں میں متصرف و مختار بھی وہی ہے اس نے تدبیر عالم کا کوئی کام کسی کے حوالے نہیں کر رکھالہذا اس کے سوابرکات دہندہ بھی کوئی نہیں۔

" وإذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا ومَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وزَادَهُمْ نُفُوراً (60) الخ" **یہ شکوی ہے۔** جب مشرکین سے صرف خدائے واحد کو سجدہ کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ اس سے نفرت کرتے ہیں۔

" تَبَارَكَ الَذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وجَعَلَ فِيهَا سِرَاجاً وقَمَراً مُّنِيراً (61) الخ" (رکوع6)۔ **یہ دعوی سورت کا دوسری بار اعادہ ہے اور دعوی پر بارہویں عقلی دلیل ہے۔** جس طرح دنیا میں برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح آخرت کی برکات بھی اسی کے قبضے میں ہیں۔ چنانچہ اللہ کے جن نیک بندوں کا آگے ذکر آرہاہے آخرت میں ان کو جو برکات نصیب ہوں گی وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ان کو ملیں گی۔

" وهُوَ الَذِي جَعَلَ اللَّيْلَ والنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُوراً (62) الخ" **یہ تیرہویں عقلی دلیل ہے۔**

" وعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الأَرْضِ هَوْناً وإِذَا خَاطَبَهُمُ الجَاهِلُونَ قَالُوا سَلاماً (63) والَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وقِيَاماً (64) والَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً (65) إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَراً ومُقَاماً (66) والَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا ولَمْ يَقْتُرُوا وكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً (67) والَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ ولا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ولا يَزْنُونَ ومَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً (68) يُضَاعَفْ لَهُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ ويَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً (69) إِلاَّ مَن تَابَ وآمَنَ وعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (70) ومَن تَابَ وعَمِلَ صَالِحاً فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَاباً (71) والَّذِينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَاماً (72) والَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُماً وعُمْيَاناً (73) والَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ واجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَاماً (74) " **میں اللہ کے نیک بندوں کی آٹھ صفتیں بیان کی گئی ہیں۔**

" أُوْلَئِكَ يُجْزَوْنَ الغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا ويُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وسَلاماً (75) خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَراً ومُقَاماً (76)

" میں مذکورہ بالا صفات سے متصف اللہ کے بندوں کو آخرت میں ملنے والی برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔

" قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (77) الخ" **تخویف دنیوی۔**

الحاصل برکات دہندہ وہی ذات بابرکات ہے جس نے فرقان نازل فرمایا، جو ساری کائنات کا مالک، ہر چیز کا خالق، نفع نقصان اور موت وحیات کا مختار، عالم الغیب اور تمام نظام کائنات جس کے اختیار و تصرف میں ہے ایسے واضح دلائل کے باوجود مشرکین محض ضد وعناد کی وجہ سے قرآن کو خود ساختہ اور پہلے لوگوں کی کہانیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ اس قرآن کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے جو عالم الغیب ہے۔ پیغمبر (علیہ السلام) کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ وہ کھاتا پیتا ہے۔ اس کی تائید کے لیے کوئی فرشتہ اس کے ساتھ آنا چاہیئے تھا۔ نیز اس کے پاس دولت کے خزانے ہوتے، فرمایا پہلے تمام انبیاء (علیہم السلام) بھی کھاتے پیتے تھے اور بشر تھے، فرشتوں کا آنا ان کے لیے خوشی کا باعث نہ ہو گا اور اگر اللہ چاہتا تو پیغمبر (علیہ السلام) کو دنیا میں بے حساب دولت دے دیتا لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ دنیا کے بجائے آخرت میں آپ کو بے حد وحساب انعام واکرام سے نوازے۔ مشرکین کا یہ بھی اعتراض ہے کہ سارا قرآن ایک ہی بار کیوں نازل نہیں ہوا۔ فرمایا تھوڑا تھوڑا نازل کرنے سے آپ کی تثبیت خاطر ملحوظ ہے۔ مشرکین کے یہ تمام **شبہات** باطل ہیں جیسا کہ مذکورہ جوابات سے واضح ہو گیا ان کے علاوہ بھی اگر وہ کوئی اعتراض کرینگے تو اس کا بھی نہایت شافی جواب دیا جائیگا۔ ان

تمام دلائل سے ثابت ہو گیا کہ دنیاو آخرت میں برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں ایسے واضح دلائل **عقلیہ** اور شکوک و **شبہات** کے ایسے شافی جوابوں کے بعد بھی اگر وہ نہ مانیں تو انہیں قوم فرعون، قوم عاد، قوم ثمود، قوم شعیب اور دیگر امم سابقہ کی تاریخ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے جنہیں ان کے انکار و جحود کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا۔

مختصر خلاصہ : دعوی سورت کا تین بار ذکر، دعوی سورت پر تیرہ عقلی اور سات نقلی دلیلوں کا ذکر۔ **دعوی** مذکورہ کے بارے میں سات شکوؤں اور شبہوں کے جوابات **زجر** و تخویف، **تسلیہ**، نیک بندوں کے اوصاف۔

سورۃ فرقان میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيراً (1) الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً (2) " **نفی شرک فی التصرف، و نفی برکات از غیر اللہ۔**

2 ۔" وَاتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتاً وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُوراً (3) " معبودان باطلہ نہ خالق ہیں نہ مالک و متصرف، نفع نقصان اور موت وحیات بھی ان کے اختیار میں نہیں لہذا وہ برکات دہندہ بھی نہیں ہیں۔

3:۔" قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (6) "۔ **اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے لہذا برکات دہندہ بھی وہی ہے۔**

4:۔" وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (17) قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْماً بُوراً (18) فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفاً وَلَا نَصْراً وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيراً (19) " (رکوع 2)۔یہ سورت کی خصوصیت ہے مشرکین دنیا میں جن بزرگوں کو برکات دہندہ سمجھتے

اور حاجات میں پکارتے ہیں، قیامت کے دن وہ اپنے کارساز اور برکات دہندہ ہونے سے صاف انکار کریں گے۔

5:۔" وإذا رَأَوْكَ إن يَتَّخِذُونَكَ إلاَّ هُزُواً أَهَذَا الَذِي بَعَثَ اللهُ رَسُولاً (41) إن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا وسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ العَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلاً (42) أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلاً (43) " (رکوع 4)۔ خصوصیت سورت۔ جس نے بھی مسئلہ توحید پیش کیا لوگوں نے اس سے استہزاء کیا۔ مشرکین اپنی خواہش نفس سے جس کو چاہتے ہیں برکات دہندہ سمجھ کر پکارنے لگتے ہیں۔

6:۔" أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ولَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِناً ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلاً (45) ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضاً يَسِيراً (46) وهُوَ الَذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاساً والنَّوْمَ سُبَاتاً وجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوراً (47) وهُوَ الَذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوراً (48) لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً ونُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَاماً وأَنَاسِيَّ كَثِيراً (49) " (رکوع 5)۔ جب یہ تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں تو برکات دہندہ بھی وہی ہے۔

7:۔" ويَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لا يَنفَعُهُمْ ولا يَضُرُّهُمْ وكَانَ الكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيراً (55) " خصوصیت

سورت۔ جو نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ مشرکین ان وبرکات دہندہ سمجھ کر پکارتے ہیں۔

سورۃ فرقان ختم ہوئی

سورۃ الشعراء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر خلاصہ

خلاصہ۔ یہ سورت حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔ تمہید مع ترغیب، تسلی، زجر بر منکرین مع تخویف دنیوی۔ ایک دلیل عقلی، سات دلائل نقلیہ مفصلہ اور مشرکین کے دو شبہات کا جواب۔

تِلْكَ آيَاتُ الكِتَابِ المُبِينِ (2) **تمہید مع ترغیب۔**

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلاَّ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (3) **تسلی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**

ومَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إلاَّ كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ (5) **زجر منکرین۔**

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (6) **تخویف دنیوی۔**

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ (7) **دلیل نقلی و تخویف دنیوی۔**

وإِذْ نَادَى رَبُّكَ مُوسَى أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (10) **پہلی نقلی دلیل۔**

واتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ (69) **دوسری نقلی دلیل۔**

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ (105) **تیسری نقلی دلیل۔**

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ (123) **چوتھی نقلی دلیل۔**

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ (141) **پانچویں نقلی دلیل۔**

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ (160) **چھٹی نقلی دلیل۔**

كَذَّبَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ (176) **ساتویں نقلی دلیل۔**

وإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (192) ابتداء سورت ومَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إِلاَّ كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ (5) سے متعلق اور دلیل وحی ہے

وإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الأَوَّلِينَ (196) **دلیل نقلی۔**

أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ (197) **دلیل نقلی۔**

وما تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ (210) **مشرکین کے پہلے شبہہ کا جواب ہے اسکے بعد بیان سابق کا ثمرہ ہے جس میں چار امور مذکور ہیں۔**

اول فَلا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ (213)

دوم وأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ (214)

سوم واخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (215)

چہارم وتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (217) الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ (218) وتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ (219) إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (220) هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ (221) **یہ شبہہ اولی کے جواب کا تتمہ ہے-**

والشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (224) **مشرکین کے دوسرے شبہہ کا جواب۔**

حاصل۔ یہ توحید کے نہایت واضح دلائل ہیں۔ اسکے باوجود اگر مشرکین نہیں مانتے تو غم سے آپ اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ اگر ہم چاہتے تو کوئی نشان ظاہر کرکے انکو ماننے پر مجبور کر دیتے لیکن جبری ایمان مطلوب نہیں۔ یہ مشرکین ہر نئی اور تازہ دلیل کا انکار کر رہے ہیں اسلئے انہیں اب اس انجام کیلئے تیار رہنا چاہئے جو پہلی جھٹلانے والی قوموں کا ہوا۔ کیا وہ اس بات میں بھی غور نہیں کرتے کہ ہم نے زمین میں گونا گوں فائدے کی چیزیں پیدا کی ہیں۔ دلائل تو اور بھی بہت ہیں

لیکن سمجھنے کیلئے یہ ایک دلیل ہی کافی ہے اسی میں غور کریں تو سمجھ لیں کہ اللہ کے سوا کوئی برکات دہند نہیں انکو امم سابقہ مثلاً قوم فرعون، قوم نوح علیہ السلام، قوم لوط علیہ السلام، اور اصحاب الایکہ کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ ان و قوموں کو ہمارے پیغمبروں نے توحید کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اللہ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں۔ جب ان قوموں نے نہ مانا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ **ان دلائل نقلیہ سے ثابت ہوا کہ یہ دعوی تبارک اللہ کی طرف سے ہے یہ نہ تو شیطانی وسوسہ ہے نہ شاعرانہ بات۔**

مفصل خلاصہ۔ یہ سورت حسبِ ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔

ابتداء میں تسلی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، زجر بر منکرین مع تخویف دنیوی۔

ایک دلیل عقلی، اور پھر سات دلائل نقلیہ مفصلہ اور آخر میں ایک دلیل وحی دو نقلی دلیلیں اور مشرکین کے دو شہبوں کا جواب۔

تفصیل۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (2) **تمہید مع الترغیب۔**

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (3) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی۔**

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ (5) **زجر بر منکرین۔**

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (6) **تخویف دنیوی**۔ وہ ہر بار دعوی توحید کو جھٹلاتے ہیں اس لئے اب امم ماضیہ کی طرح کیفر کردار کو پہنچیں گے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ (7) الخ **دعوی توحید پر عقلی دلیل اور تخویف دنیوی ہے**۔ زمین کو نہیں دیکھتے ہم نے اس کو ہر قسم کی مفید پیداوار سے سرسبز وشاداب کررکھا ہے۔ جب وہ اس کام پر قادر ہے تو ہر کات دہندہ بھی وہی ہے۔ اور وہ امم سابقہ کی طرح تمہیں ہلاک کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس کے بعد سات دلائل نقلیہ تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں جو دراصل امم سابقہ کے وقائع ہیں اور ان کے بیان سے مشرکین کو متنبہ کرنا مقصود ہے اگر تم تکذیب دعوی سے باز نہ آئے تو تمہارا حال بھی یہی ہوگا۔

پہلی دلیل نقلی: وإِذْ نَادَى رَبُّكَ مُوسَى أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (10) (رکوع ۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغام توحید دے کر فرعون کے پاس بھیجا گیا انہوں نے پیغام توحید پیش کیا اور معجزات بھی دکھائے، لیکن فرعون اور اس کی قوم نشۂ حکومت میں مدہوش تھی انہوں نے ان کو جھٹلایا اور دعوت توحید کو رد کردیا تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کو مع لاؤلشکر غرقاب کردیا۔ اے مشرکین مکہ! عبرت ونصیحت کے لئے تو یہ ایک ہی واقعہ کافی ہے، اسی سے عبرت پکڑو اور ضد وعناد سے باز آکر دعوت حق کو قبول کرلو۔

دوسری نقلی دلیل: واتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ (69) (رکوع ۵) دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس قدر واشگاف الفاظ میں اپنے باپ اور اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور صاف صاف کہہ دیا کہ نفع ونقصان، بیماری اور تندرستی، موت اور زندگی سب

کچھ اللہ کے اختیار میں ہے اور وہی برکات دہندہ ہے۔ سمجھنے کے لئے یہ بھی تنہا کافی دلیل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں صرف اللہ سے مانگ رہے ہیں کیونکہ ہر خیر وبرکت اسی کے قبضے میں ہے۔

تیسری نقلی دلیل: كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ (105) (رکوع ٦) حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو اللہ کی توحید کی دعوت دی کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز، حاجت روا اور برکات دہندہ نہیں۔ مگر قوم کے دنیادار طبقہ نے توحید کو نہ مانا اور۔ ماننے والوں کو نہایت حقارت سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا عذابِ طوفان سے بالکلیہ خاتمہ کر دیا۔ اگر ان معاندین کے دلوں میں خدا کا خوف ہو اور وہ راہِ انصاف پر چلیں تو عبرت کے لئے یہی ایک واقعہ کافی ہے۔

چوتھی نقلی دلیل: كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ (123) الخ (رکوع ٧) قوم کے عاد کے پاس حضرت ہود علیہ السلام کو دلائل وبراہین دے کر بھیجا۔ ہود علیہ السلام نے ہر طرح سے قوم کو سمجھایا، اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اور اس کے لاتعداد انعامات یاد دلا کر انہیں بتایا کہ جس ربِ جہاں نے تمہیں یہ سب کچھ عطا فرمایا ہے وہی کارساز اور مفیض برکات ہے۔ اس لئے صرف اسی کو پکارو۔ مگر قوم کی ضد اور ہٹ کا یہ حال تھا کہ انہوں نے صاف کہہ دیا اے ہود! تو ہمیں وعظ کر یا نہ کر ہم تیری بات ہرگز نہیں مانیں گے۔ آخر اللہ نے ان کو عبرتناک عذاب سے ہلاک کر دیا۔

پانچیں نقلی دلیل: كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ (141) الخ (رکوع ٩) قوم ثمود نے بھی حضرت صالح علیہ السلام کی ناصحانہ تعلیم وتبلیغ اور مصلحانہ دعوت کا نہایت ہی معاندانہ جواب دیا۔ معجزۂ ناقہ دیکھ کر بھی متاثر نہ ہوئے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو انعاماتِ خداوندی یاد دلائے اور سمجھایا کہ اللہ ہی تم سب کا خالق ومالک اور کارساز ہے اور وہی برکات دہندہ ہے مگر قوم مسلسل تکذیب پر قائم رہی آخر اپنے گناہوں کی پاداش میں دردناک عذاب سے ہلاک ہوئی۔

چھٹی نقلی دلیل: كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ (160) الخ (رکوع ۹) حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی بدکردار قوم کو بہتیرا سمجھایا، ہر ممکن طریق سے ان کی اصلاح کی کوشش کی مگر وہ بدبخت قوم اپنی بداعمالیوں اور سیاہ کرداریوں سے باز نہ آئی اور ہلاک کردی گئی۔

ساتویں نقلی دلیل: كَذَّبَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ (176) الخ (رکوع ۱۰) قوم شعیب علیہ السلام کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ قوم نے ان کی پند و نصیحت کو درخورِ اعتناء نہ سمجھا اور ان کو جھٹلایا آخر دنیا ہی میں شدید عذاب میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہو گئے۔ مذکورہ بالا وقائع میں سے ایک ایک واقعہ اپنی جگہ عبرت و نصیحت کے لئے کافی ہے۔ لیکن ان تمام وقائع کو سن کر اور جان کر بھی اگر مشرکین مکہ دعوتِ توحید کی تکذیب کریں گے تو وہ پھر ایسے ہی انجام کے لئے تیار رہیں۔

وإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ العَالَمِينَ (192) (رکوع ۱۱) **یہ ابتدائے سورت میں مذکور زجر سے متعلق ہے اور دعوی توحید پر دلیل وحی ہے۔** یہ ظالم اس دعوی توحید کی تکذیب کرتے ہیں حالانکہ یہ دعوی اللہ کی طرف سے جبریل امین علیہ السلام کی وساطت سے آپ پر نازل کیا گیا ہے

وإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الأَوَّلِينَ (196) **دلیل نقلی ہے اور یہ دعوی کتب سابقہ میں بھی مذکور ہے**

أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ (197) الخ **یہ بھی دلیل نقلی ہے**

كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ المُجْرِمِينَ (200) الخ **تخویف دنیوی ہے**

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ (204) الخ **معاندین پر زجر ہے جو ماننے کے بجائے الٹا عذاب مانگتے ہیں۔**

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ (210) الخ یہ وإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (192) الخ پر **مشرکین کے دو شبہوں میں سے پہلے شبہہ کا جواب ہے**، شبہہ یہ تھا کہ محمد ﷺ کے پاس جن آتے ہیں جو اسے کچھ سکھا جاتے ہیں تو جواب میں فرمایا کہ قرآنی مضامین شیطانوں کی دسترس سے باہر ہیں کیونکہ ان کی ملأ اعلیٰ تک رسائی ناممکن ہے اس لئے قرآنی تعلیمات شیطانی وساوس کی آمیزش سے قطعاپاک اور مبرّا ہیں۔

فَلا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ الخ **یہ بیان سابق کا ثمرہ و نتیجہ ہے جس میں چار امور مذکور ہیں یہ امر اول ہے**۔ یعنی جب یہ حقیقت دلائل عقلیہ ونقلیہ، دلیل وحی اور شبہات کے شافی جوابات سے ثابت اور روشن ہوگئی کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور برکات دہندہ نہیں۔ تو اب طلب برکات اور سوال خیرات کے لئے اس کے سوا کسی اور کو مت پکارو۔

امر دوم وأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ (214) الخ جب یہی بات حق ہے کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو خصوصیت سے تبلیغ کرو تاکہ وہ بھی اس حقیقت کو سمجھ لیں۔

امر سوم واخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (215) الخ ایمان والوں کے ساتھ نرمی اور حسن خلق کا برتاؤ فرمائیں تاکہ ان کے دلوں میں آپ کی دعوت کی قدر ومنزلت بڑھ جائے اور وہ اس پر دل وجان سے نچھاور ہو جائیں۔

امر چہارم وتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (217) الخ آپ کا مسئلہ حق اور آپ کی دعوت سراپا خیر وبرکت ہے اس لئے اس دعوت کی راہ میں جو تکلیفیں آئیں ان کو بخوشی برداشت کریں اور اللہ پت بھروسہ رکھیں وہ آپ کا حامی وناصر ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے تمام احوال سے باخبر ہے۔

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ (221) الخ **یہ شبہہ اولیٰ کے جواب کا تتمہ ہے**۔یعنی شیاطین تو جھوٹوں اور فریب کاروں کے پاس آتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ان کو جھوٹی سچی باتیں خلط ملط کر کے بتاتے ہیں۔ اللہ کے سچے پیغمبر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے ان خبیث روحوں کو کیا واسطہ ہو سکتا ہے۔

والشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الغَاوُونَ (224) الخ **یہ دوسرے شبہہ کا جواب ہے شبہہ یہ تھا کہ یہ شاعر ہے**۔ جواب میں فرمایا شاعر تو خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور ان کے متبعین بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا پیغمبر اور آپ کے پیرو تو صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت پر ہیں۔ البتہ جو شاعر مؤمن ہوں اور پیغمبر خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صحیح فرمانبردار ہوں وہ بھی گمراہ نہیں ہیں۔

سورۃ الشعراء میں آیات توحید

1 ۔" وَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ (7) " جب سارے کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو برکات دہندہ بھی وہی ہے اور کوئی نہیں۔

2 ۔" إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ (70) قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَاماً فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ (71) قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ (72) أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ (73) قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ (74) " (رکوع 5) نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔" الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ (78) وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (79) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (80) وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (81) "۔ یہ سارے کام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں اس لیے کارساز اور برکات دہندہ بھی وہی ہے۔

4 ۔" وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ (92) مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ (93) فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ (94) وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ (95) قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ (96) تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (97) إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (98) وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ (99) "۔ مشرکین جن کو برکات دہندہ اور سفارشی سمجھتے ہیں قیامت کے دن وہ ان کو خدا کے عذاب سے نہیں چھڑا

سکیں گے۔ معلوم ہوا کہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ ہی برکات دہندہ ہے اور کوئی نہیں۔

5 ۔" وإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ العَالَمِينَ (192) نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الأَمِينُ (193) عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ المُنذِرِينَ (194)
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ (195) وإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الأَوَّلِينَ (196) أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ (197)
" (رکوع 11)۔ **دعوی " تبارک " اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، وہ پہلی کتابوں میں بھی مذکور ہے اور علماء اہل کتاب بھی اس کی صداقت کو جانتے ہیں۔**

6 ۔" فَلا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ المُعَذَّبِينَ (213) " **جب ثابت ہو گیا کہ اللہ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں تو حاجات وبلیلات میں اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔**

سورۃ شعراء ختم ہوئی

سورۃ النمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : " تِلْكَ آيَاتُ الْقُرآنِ و كِتَابٍ مُّبِينٍ (1) هُدًى و بُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (2) " **تمہید مع ترغیب**۔

" الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ و يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ و هُم بِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (3) الخ" **بشارت**۔

" إِنَّ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ (4) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ و هُمْ فِي الآخِرَةِ هُمُ الأَخْسَرُونَ (5) " **تخویف اخروی**۔

" و إِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ (6) الخ" **ترغیب الی القرآن مع تسلی**۔

" إِذْ قَالَ مُوسَى لأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَاراً سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ (7) فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ و مَنْ حَوْلَهَا و سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (8) يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (9) و أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً و لَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى لا تَخَفْ إِنِّي لا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ (10) إِلاَّ مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْناً بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ (11) و أَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ و قَوْمِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً فَاسِقِينَ (12) فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (13) و جَحَدُوا بِهَا و اسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْماً و عُلُواً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ

(14) "۔ **یہ پہلا واقعہ ہے اور اس کے ضمن میں دعوی " تبارک " کی پہلی علت کا بیان مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔** موسیٰ (علیہ السلام) کے اس واقعہ کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیب داں نہ تھے۔

" ولَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وسُلَيْمَانَ عِلْماً وقَالا الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ المُؤْمِنِينَ (15) " (رکوع 2) تا " وأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ (44) "۔ **یہ دوسرا واقعہ ہے اور اس کے ضمن میں بھی پہلی علت ہی کا ذکر ہے**۔ ہدہد کے غائب ہونے کی وجہ، ملکہ سبا اور اس کی قوم کے حالات کا حضرت سلیمان (علیہ السلام) کو علم نہ تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ غیب داں نہ تھے، عالم الغیب صرف اللہ ہی ہے اس لیے برکات دہندہ بھی وہی ہے۔

" ولَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ (45) قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الحَسَنَةِ لَوْلا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (46) قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وبِمَن مَّعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ (47) وكَانَ فِي المَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ ولا يُصْلِحُونَ (48) قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وإِنَّا لَصَادِقُونَ (49) ومَكَرُوا مَكْراً ومَكَرْنَا مَكْراً وهُمْ لا يَشْعُرُونَ (50) فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ (51) فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (52) وأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وكَانُوا يَتَّقُونَ (53) " (رکوع 4) **یہ تیسرا**

واقعہ ہے جس کے ضمن میں دعوے کی دوسری علت بیان کی گئی ہے۔ حضرت صالح (علیہ السلام) اور ایمان والوں کو اللہ نے بچالیا اور مشرکین کو ہلاک کر دیا۔ ایمان والوں کو بچانا اور مشرکین کو ہلاک کرنا اللہ کا کام ہے اور یہ اسی کے تصرف و اختیار میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ برکات دہندہ بھی وہی ہے اور کوئی نہیں۔

" وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ (54) أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (55) فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلاَّ أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ (56) فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلاَّ امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الغَابِرِينَ (57) وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَراً فَسَاءَ مَطَرُ المُنذَرِينَ (58) " **یہ چوتھا واقعہ ہے اور اس کے ضمن میں بھی دوسری علت مذکور ہے۔** اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط (علیہ السلام) اور **مومنین** کو بچالیا اور مجرمین کو ہلاک کر دیا۔

" قُلِ الحَمْدُ لِلَّهِ الخ" (رکوع 5) **یہ لف و نشر غیر مرتب کے طور پر تیسرے اور چوتھے واقعہ پر متفرع ہے یعنی ان دونوں قصوں سے معلوم ہوا کہ صفاتِ کارسازی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔** کافروں کو ہلاک کرنا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو عذاب سے بچا کر سلامتی عطا فرمانا اسی کا کام ہے لہذا برکات دہندہ بھی وہی ہے اور حاجات میں صرف اسی کو پکارنا چاہیے۔

اس کے بعد اس علت پر پانچ عقلی دلیلیں پیش کی گئی ہیں علی سبیل الاعتراف من الخصم۔

پہلی عقلی دلیل " أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ وأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنْبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ (60) الخ'

دوسری عقلی دلیل " أَمَّن جَعَلَ الأَرْضَ قَرَاراً وجَعَلَ خِلالَهَا أَنْهَاراً وجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وجَعَلَ بَيْنَ البَحْرَيْنِ حَاجِزاً أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ (61) الخ"۔

تیسری عقلی دلیل " أَمَّن يُجِيبُ المُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ ويَكْشِفُ السُّوءَ ويَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الأَرْضِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (62) الخ، **یہ مقصودی دلیل ہے۔** جب یہ تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور حاجت روا بھی وہی ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ برکات دہندہ بھی وہی ہے لہذا مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارنا چاہیے۔

چوتھی عقلی دلیل " أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ البَرِّ والْبَحْرِ ومَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (63) الخ"۔

پانچویں عقلی دلیل " أَمَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (64) الخ" " قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (64) الخ" یہ مذکورہ پانچوں دلیلوں سے متعلق ہے یعنی ہم نے تو اپنے دعوے پر دلائل واضحہ بیان کر دیئے ہیں لیکن اگر اب بھی تم نہیں مانتے ہو تو کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔

" قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (65) الخ" **یہ لف ونشر غیر مرتب کے طور پر پہلے دونوں قصوں پر متفرع ہے یعنی زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔**

" وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ (67) الخ" (رکوع6) **شکوہ ہے**۔ دوبارہ جی اٹھنے کی بات ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی کہی گئی۔ بھلا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ جی اٹھنا کیسا یہ تو محض افسانہ ہے۔

" قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ (69) الخ" **منکرین کے لیے تخویف دنیوی ہے**۔

" ولا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ولا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ (70) الخ" **تسلی برائے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**۔

" ويَقُولُونَ مَتَى هَذَا الوَعْدُ إن كُنتُمْ صَادِقِينَ (71) الخ" **یہ دوسرا شکوی ہے۔**

" قُلْ عَسَى أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَذِي تَسْتَعْجِلُونَ (72) الخ" **یہ جواب شکوی ہے۔** اب آخر میں ہر علت پر ایک ایک **عقلی** دلیل ذکر کی گئی ہے۔

" وإنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ ومَا يُعْلِنُونَ (74) الخ" **یہ پہلی عقلی دلیل ہے اور پہلی علت سے متعلق ہے۔ یعنی سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔**

" إنَّ هَذَا القُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِي إسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (76) الخ" **جملہ معترضہ برائے بیان صداقت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**۔

" فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إنَّكَ عَلَى الحَقِّ المُبِينِ (79) الخ" **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔**

" وإِذَا وقَعَ القَوْلُ علَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لا يُوقِنُونَ (82) الخ"

تخویف دنیوی۔

" ويَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ (83) الخ" (رکوع7) **یہ تخویف اخروی ہے۔**

" أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ والنَّهَارَ مُبْصِراً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (86) الخ" **یہ دوسری عقلی دلیل ہے اور دوسری علت سے متعلق ہے۔** یعنی متصرف و مختار اللہ تعالیٰ ہے لہذا برکات دہندہ بھی وہی ہے۔

" ويَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَوَاتِ ومَن فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَن شَاءَ اللَّهُ وكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ (87) الخ"

یہ تخویف اخروی ہے۔

" مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ (89) الخ" **بشارت اخروی ہے۔**

" ومَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلاَّ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (90) الخ" **تخویف اخروی۔**

" إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (91) الخ"

آخر میں دعوی مذکورہ پر دلیل وحی بطور ثمرہ۔

" إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ (92) " **یہ پہلے دونوں قصوں پر متفرع ہے یعنی مجھے معلوم نہیں کہ عذاب کب آئیگا میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔**

" وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (93) الخ" **یہ پچھلے دونوں قصوں پر متفرع ہے** یعنی تمام صفات کارسازی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔

مختصر خلاصہ:۔ ابتداء میں تمہید مع **ترغیب**۔ تین بار **تسلی** کا ذکر۔ ایک بار ابتداء میں دو بار آخر میں۔

انبیاء (علیہم السلام) کے چار قصے۔ پہلے دو قصوں کے ضمن میں پہلی علت بیان کی گئی ہے اور پچھلے دو قصوں میں دوسری علت کا ذکر ہے، اس کے بعد لف و نشر غیر مرتب کے طور پر پچھلے دو قصوں کا ثمرہ ذکر کیا گیا ہے، **پھر دوسری علت پر پانچ عقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں** ہر دلیل کے بعد " أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ " فرما کر بندوں سے سوال کیا گیا ہے کہ اس دلیل میں غور کر کے بتاؤ کیا اللہ کے سوا کوئی اور الہ

ہو سکتا ہے؟ **اور اس کے بعد پہلے دو قصوں کا ثمرہ مذکور ہے**۔ اس کے بعد لف و نشر مرتب کے طور پر دونوں علتوں پر ایک ایک **عقلی** دلیل پیش کی گئی ہے۔ آخر میں بطور ثمرہ دونوں پر ایک **دلیل وحی** ذکر کی گئی ہے اور اختتام پر لف و نشر مرتب کے طور پر اول پہلے دونوں قصوں کا پھر پچھلے دونوں قصوں کا ثمرہ ذکر کیا گیا ہے۔

سورۃ النمل میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔یَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (9)۔ **نفی شرک فی التصرف**۔

2 ۔وأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى لا تَخَفْ إِنِّي لا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ (10)۔ **نفی علم غیب از موسیٰ علیہ السلام**۔

3 ۔حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لا يَشْعُرُونَ (18)۔(رکوع 2)۔ **نفی علم غیب از سلیمان (علیہ السلام) واصحاب سلیمان علیہ السلام**۔

4 ۔أَلاَّ يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ (25) اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (26)۔ **نفی شرک فی العلم وشرک فی التصرف**۔

5 ۔قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (27)۔ **نفی علم غیب از سلیمان علیہ السلام**۔

6 ۔إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (30) أَلاَّ تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ (31)۔ **اللہ کے سوا کسی اور سے استعانت نہ کرو**۔

7 ۔ولَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ (45)(رکوع4)۔ **نفی شرک فی التصرف**۔

8 ۔قُلِ الحَمْدُ لِلَّهِ وسَلامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ (59)۔(رکوع5)۔ **تمام صفات کارسازی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں لہذا وہی برکات دہندہ ہے**۔

9 ۔أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ وأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنْبِتُوا
شَجَرَهَا أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ (60) أَمَّن جَعَلَ الأَرْضَ قَرَاراً وجَعَلَ خِلالَهَا أَنْهَاراً وجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وجَعَلَ بَيْنَ البَحْرَيْنِ حَاجِزاً أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ (61) أَمَّن يُجِيبُ المُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ ويَكْشِفُ السُّوءَ
ويَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الأَرْضِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (62) أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ البَرِّ والْبَحْرِ ومَن يُرْسِلُ
الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (63) أَمَّن يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ومَن يَرْزُقُكُم مِّنَ
السَّمَاءِ والأَرْضِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (64)۔ **نفی شرک فی التصرف پر پانچ عقلی دلیلیں علی سبیل الاعتراف من الخصم**۔

10 ۔قُل لاَّ يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ الغَيْبَ إِلاَّ اللَّهُ ومَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (65)(رکوع5)۔ **نفی شرک فی العلم**۔

11 ۔وإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ ومَا يُعْلِنُونَ (74) ومَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ والأَرْضِ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

(75)۔(رکوع 6)۔ **نفی شرک فی العلم**۔

12:۔إِنَّكَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتَى ولا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا ولَّوْا مُدْبِرِينَ (80) ومَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلالَتِهِمْ إِن تُسْمِعُ إِلاَّ مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (81)۔ **کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے اس سے سماع موتی کی نفی ہوتی ہے۔**

13 ۔أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ والنَّهَارَ مُبْصِراً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (86) (رکوع 7)۔

نفی شرک فی التصرف۔

14 ۔إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا ولَهُ كُلُّ شَيْءٍ وأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (91)۔

نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ نمل ختم ہوئی

سورۃ القصص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: یہ سورت حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قبل نبوت زندگی کے حالات، نبوت کے بعد دعوت **توحید**، قوم کے ردو انکار اور ایذا رسانی، آخر موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے متبعین کے غلبہ اور فرعون اور اس کی قوم کی مغلوبیت و ہلاکت کے واقعات پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد **شکوے، تخویفیں اور بشارتیں** مذکور ہیں اور موسیٰ (علیہ السلام) کے پیش کردہ **دعوی توحید** پر پانچ **عقلی** دلیلیں جن میں سے تیسری اور چوتھی علی سبیل الاعتراف من الخصم ہیں اور پہلی دو کے بعد ان کا ثمرہ بھی بیان کیا گیا ہے اور ایک **دلیل نقلی** علماء اہل کتاب سے ذکر کی گئی ہے۔

تِلْكَ آيَاتُ الكِتَابِ المُبِينِ، **یہ تمہید مع ترغیب ہے**۔

نَتْلُو عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (3) إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلا فِي الأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعاً يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (4) وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (5) وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ (6)، **یہ سارے قصے کا اجمال ہے۔**

اس کے بعد وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلا تَخَافِي وَلا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ (7) فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُواً وَحَزَناً إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ (8) وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لا تَقْتُلُوهُ عَسَى أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً وَهُمْ لا يَشْعُرُونَ (9) وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَارِغاً إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلا أَن رَّبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (10) وَقَالَتْ لأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لا يَشْعُرُونَ (11) وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ (12) فَرَدَدْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (13) وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَى آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (14) وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلانِ هَذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ (15) قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (16) قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيراً لِّلْمُجْرِمِينَ (17) فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفاً يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ (18) فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْساً بِالأَمْسِ إِن تُرِيدُ إِلاَّ أَن تَكُونَ جَبَّاراً فِي الأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ (19) وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَى قَالَ يَا مُوسَى إِنَّ الْمَلأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ (20)

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (21) ولَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَى رَبِّي أَن
يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ (22) ولَمَّا وردَ مَاءَ مَدْيَنَ وجدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ووَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأتَيْنِ تَذُودَانِ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ (23) فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ
إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ (24) فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ
مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (25) قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ
اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ (26) قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَن
تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِندِكَ ومَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ
(27) قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وبَيْنَكَ أَيَّمَا الأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلا عُدْوَانَ عَلَيَّ واللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وكِيلٌ (28) فَلَمَّا قَضَى
مُوسَى الأَجَلَ وسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَاراً قَالَ لأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَاراً لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ (29) فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ
أَن يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (30) وأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ ولَّى مُدْبِراً ولَمْ يُعَقِّبْ يَا
مُوسَى أَقْبِلْ ولا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الآمِنِينَ (31) اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ واضْمُمْ إِلَيْكَ
جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَى فِرْعَوْنَ ومَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً فَاسِقِينَ (32) قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ
مِنْهُمْ نَفْساً فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ (33) وأَخِي هَرُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَاناً فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءاً يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَن
يُكَذِّبُونِ (34) قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ ونَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَاناً فَلا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنتُمَا ومَنِ اتَّبَعَكُمَا
الْغَالِبُونَ (35) فَلَمَّا جَاءَهُم مُّوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلاَّ سِحْرٌ مُّفْتَرًى ومَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الأَوَّلِينَ
(36) وقَالَ مُوسَى رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَى مِنْ عِندِهِ ومَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (37)
وقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَل لِّي صَرْحاً لَّعَلِّي أَطَّلِعُ
إِلَى إِلَهِ مُوسَى وإِنِّي لأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ (38) واسْتَكْبَرَ هُوَ وجُنُودُهُ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لا

يُرْجَعُونَ (39) فَأَخَذْنَاهُ وجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي اليَمِّ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (40) وجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ويَوْمَ القِيَامَةِ لا يُنصَرُونَ (41) وأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ويَوْمَ القِيَامَةِ هُم مِّنَ المَقْبُوحِينَ (42)(رکوع4) **میں قصے کی تفصیلات کا ذکر ہے۔ اس قصے میں چھ امور مذکور ہے۔**

امر اول: إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلا فِي الأَرْضِ وجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعاً يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ ويَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ المُفْسِدِينَ (4) ،فرعون بڑا سرکش تھا وہ محکوم قوم پر ظلم وستم کرتا تھا۔

امر دوم : إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وجَاعِلُوهُ مِنَ المُرْسَلِينَ ،موسیٰ(علیہ السلام) کی والدہ کو ہم نے الہام کے ذریعہ سے بتایا کہ غم نہ کر ہم موسیٰ کو تمہارے پاس واپس لائیں گے۔

امر سوم : وجَاعِلُوهُ مِنَ المُرْسَلِينَ، تمہیں تو اس کا علم نہیں ہم موسیٰ کو مرتبہ رسالت بھی عطا کریں گے۔

امر چہارم : قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيراً لِّلْمُجْرِمِينَ (17)،موسیٰ(علیہ السلام) نے اللہ سے عہد کیا کہ تو نے مجھ پر مہربانی فرمائی کہ میری خطا معاف کر دی میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ مجرموں کی اعانت نہیں کروں گا۔

امر پنجم : وقَالَ مُوسَى رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَى مِنْ عِندِهِ ومَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (37) (کوع 4)۔ قوم کے ردو انکار کے جواب میں موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا۔ ہدایت پر کون ہے اور بہتر انجام کس کا ہوگا یہ سب کچھ میری پروردگار کو معلوم ہے۔

امر ششم : وهُوَ اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَهُ الحَمْدُ فِي الأُولَى والآخِرَةِ ولَهُ الحُكْمُ وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (70) (رکوع 7)۔ اللہ کے سوا دعاء اور پکار کے لائق کوئی نہیں۔ یہ امور موسیٰ (علیہ السلام) کے حالات سے متعلق ہیں۔

سورت کے آخر میں ایسے ہی چھ امور مذکور ہوں گے جو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات سے متعلق ہیں۔

ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا القُرُونَ الأُولَى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وهُدًى ورَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (43)،

پہلی قوموں نے مسئلہ توحید کو نہ مانا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے دعوت توحید پیش کی اور فرعون اور اس کی قوم نے انکار کیا تو انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا اب آپ کو قرآن دے کر بھیجا ہے آپ کے منکرین بھی ہلاک ہوں گے اور آخر غلبہ آپ کا ہوگا۔

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ ذکر کرنے کے بعد بطور جملہ معترضہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صداقت کا ذکر کیا گیا۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ (44) وَلَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُوناً فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ وَمَا كُنتَ ثَاوِياً فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (45) وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (46) (رکوع 5)۔ یہ جملہ واقعات جو سینکڑوں برس آپ سے پہلے پیش آچکے ہیں ان میں آپ موجود نہ تھے۔ لیکن ہم نے اپنی مہربانی سے آپ کو رسالت کا منصب عطا کیا اور بذریعہ وحی یہ تمام واقعات آپ کو بتادیئے۔

وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولاً فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (47)، **یہ تخویف دنیوی ہے**۔

فَلَمَّا جَاءهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَى أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَى مِن قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ (48) **یہ شکوی ہے** یعنی ہماری طرف بھی ویسی ہی کتاب نازل کی جاتی جیسے موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی۔

أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَى مِن قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ (48) **یہ جواب شکوی ہے۔** ان کا یہ مطالبہ محض ضد پر مبنی ہے کیونکہ اس سے پہلے وہ موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب کا بھی انکار کر چکے ہیں۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (51) (رکوع 6) **یہ ترغیب الی القرآن ہے۔**

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ (52)، **یہ پچھلی کتابوں کے عالموں سے دلیل نقلی ہے۔** انصاف پسند علماء اہل قرآن پر ایمان لا چکے ہیں یہ اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔

أُوْلَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (54)، **مومنین اہل کتاب کے لیے بشارت اخروی ہے۔**

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (56) **آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔**

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَماً آمِناً يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقاً مِّن لَّدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (57) **یہ دوسرا شکوی ہے**۔ اگر ہم آپ کی بات مان لیں تو دوسرے مشرکین ہمیں یہاں سے نکال دیں گے۔

أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَماً آمِناً يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقاً مِّن لَّدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (57) **یہ جواب شکوی ہے**۔ یعنی ہم نے ان کو حرم میں پناہ دے رکھی ہے جس کا احترام سب کے دلوں میں ہے اس لیے اگر وہ ہدایت کو قبول کر لیں تو کوئی انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلاَّ قَلِيلاً وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ (58)،

یہ تخویف دنیوی ہے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (62) الخ (رکوع 7) **تخویف اخروی ہے**۔

فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَعَسَى أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ (67) **بشارت اخروی ہے**۔

اس کے بعد اس **دعوی توحید** پر پانچ **عقلی** دلیلیں ذکر کی گئی ہیں جن میں سے علی سبیل الاعتراف من الخصم ہیں۔

پہلی عقلی دلیل، وربُّكَ يَخلُقُ مَا يَشَاءُ ويَختَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّهِ وتَعالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (68)، سارے جہاں کا خالق اور متصرف و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا برکات دہندہ اور پکار کے لائق بھی وہی ہے۔ **دوسری عقلی دلیل**،وربُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ ومَا يُعْلِنُونَ (69)، عالم الغیب بھی وہی ہے لہذا وہی حاجت روا اور مجیب الدعا ہے۔وهُوَ اللَّهُ لا إلَهَ إلاَّ هُوَ لَهُ الحَمْدُ فِي الأُولَى والآخِرَةِ ولَهُ الحُكْمُ وإلَيْهِ تُرْجَعُونَ (70) یہ مذکورہ دونوں دلیلوں کا ثمرہ ہے۔جب متصرف و مختار اور عالم الغیب وہی ہے تو غائبانہ حاجات میں پکارنے کے لائق اور برکات دہندہ بھی وہی ہے۔

تیسری عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم۔قُلْ أَرَأَيْتُمْ إن جعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَداً إلَى يَوْمِ القِيَامَةِ مَنْ إلَهٌ غَيْرُ اللّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ أَفَلا تَسْمَعُونَ (71)

چوتھی عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم۔قُلْ أَرَأَيْتُمْ إن جعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَداً إلَى يَوْمِ القِيَامَةِ مَنْ إلَهٌ غَيْرُ اللّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلا تُبْصِرُونَ (72)، یہ سارا نظام شمسی اللہ کے اختیار میں ہے۔دن رات کی آمد و رفت اسی نظام کا حصہ ہے۔جس کے قبضے میں یہ سب کچھ ہے وہی پکار کے لائق ہے۔

پانچویں **عقلی** دلیل یہ اصل میں تیسری اور چوتھی دلیلوں کا بالاجمال اعادہ ہے۔ وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (73) اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دن رات کو پیدا فرمایا رات تمہارے آرام کے لیے ہے اور دن کاروبار کے لیے۔ اس خدائے رحیم و مہربان کا شکر ادا کرو اور عبادت اور پکار میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (74) ، یہ **تخویف اخروی** ہے۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُوْلِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ (76) یہ **تخویف دنیوی** ہے قارون کا حال دیکھو کتنا بڑا دولت مند اور کس قدر وسیع وسائل کا مالک تھا لیکن انکار **توحید** پر اللہ کے عذاب سے اسے کوئی چیز نہ بچا سکی۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوّاً فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (83) (رکوع 9)، یہاں سے ان چھ امور کا ذکر شروع ہوتا ہے جو مذکور الصدر چھ امور پر متفرع ہے۔ فرعون متکبر و

سرکش تھا جسے دنیا ہی میں ہلاک کر دیا گیا اور یہاں فرمایا جو لوگ زمین پر سرکشی اور فساد نہیں کرتے بلکہ اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں آخرت میں نیک انجام صرف انہی کا ہو گا۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (85) الخ، یہ امر دوم پر متفرع ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کی والدہ کے پاس واپس بھیجا اسی طرح وہ آخرت میں عظیم الشان ٹھکانے کی طرف یا بعد ہجرت مکہ کی طرف آپ کو واپس لوٹائے گا۔

قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (85)، یہ امر پنجم پر متفرع ہے جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا کہ اللہ ہی جانتا ہے ہدایت پر کون ہے اور نیک انجام کس کا ہو گا اسی طرح حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی یہی جواب دینے کا حکم دیا گیا۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَى إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ (86)، یہ امر سوم پر متفرع ہے۔ جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر پیغمبر ہو گا اسی طرح حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ آپ پر اللہ کی وحی نازل ہو گی۔

فَلا تَكُونَنَّ ظَهِيراً لِّلْكَافِرِينَ، یہ امر چہارم پر امر متفرع ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے عہد کیا تھا کہ میں مجرموں سے تعاون نہیں کروں گا یہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی اس سے منع کیا گیا۔ ولا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلاَّ وَجْهَهُ لَهُ الحُكْمُ وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (88)، یہ امر ششم پر متفرع ہے اور سورت کا ثمرہ ہے۔ **اس سورت میں مذکورہ عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت ہو گیا کہ متصرف وکارساز، عالم الغیب اور برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں لہذا حاجات و مصائب میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔**

سورۃ القصص میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔ولَمَّا وردَ مَاءَ مَدْيَنَ وجدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ووَجدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ (23)(رکوع 3)۔خاندان شعیب(علیہ السلام)پر یہ تنگی قوم نے محض توحید سے ضد کی بناپر کرر کھی تھی۔

2 ۔فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (25)۔عورت کو ہر حال میں شرم وحیاء سے رہنا چاہیے۔

3 ۔قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِندِكَ ومَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (27)،دس سال موسیٰ(علیہ السلام)کو اس خدمت کے ذریعہ تربیت دی گئی تاکہ وہ آئندہ مصائب برداشت کرنے کے قابل ہو جائیں۔

4 ۔فَلَمَّا قَضَى مُوسَى الأَجَلَ وسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَاراً قَالَ لأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَاراً لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ (29)۔(رکوع 4)نفی علم غیب از موسیٰ علیہ السلام۔

5 ۔إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ العَالَمِينَ (30)۔ سارے جہانوں کا پروردگار اور سارے عالم میں متصرف و مختار صرف اللہ ہی ہے۔

6 ۔وأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً ولَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى أَقْبِلْ ولا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الآمِنِينَ (31)۔ نفی علم غیب از موسیٰ علیہ السلام۔

7 ۔ومَا كُنتَ بِجَانِبِ الغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى الأَمْرَ ومَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ (44) ولَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُوناً فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ العُمُرُ ومَا كُنتَ ثَاوِياً فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ولَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (45) ومَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا ولَكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (46)(رکوع 7)

نفی علم غیب و حاضر و ناظر از نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

8 ۔ويَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (62) قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ القَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ (63) وقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ ورَأَوُا العَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ (64)(رکوع 5) نفی شرک فی التصرف۔

9 ۔ورَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ويَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (68) ورَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ ومَا يُعْلِنُونَ (69) وهُوَ اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَهُ الحَمْدُ فِي الأُولَى والآخِرَةِ ولَهُ الحُكْمُ وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (70) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ أَفَلا تَسْمَعُونَ (71) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلا تُبْصِرُونَ

(72) ومِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ والنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ولِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ولَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (73)۔ نفی شرک فی التصرف وشرک فی العلم۔

10 ۔إنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَى ومَنْ هُوَ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (85)۔ توحید کی خاطر مصائب برداشت کرنے کے بعد آخر غلبہ آپ ہی کو ملے گا۔

11 ۔ومَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَى إِلَيْكَ الكِتَابُ إلاَّ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلا تَكُونَنَّ ظَهِيراً لِّلْكَافِرِينَ (86)، نفی علم غیب از نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔اللہ تعالیٰ توحید کو ماننے کی توفیق دے تو مشرکین سے تعاون نہ کرنا چاہیے۔

12 ۔ولا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لا إِلَهَ إلاَّ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إلاَّ وجْهَهُ لَهُ الحُكْمُ وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (88) نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ القصص ختم ہوئی

سورۃ عنکبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ:۔ سورۃ عنکبوت کے **دو خصوصی دعوے ہیں** اور **ایک عام دعوی جو سارے قرآن کا مرکزی دعوی ہے**۔ دو خصوصی دعوے یہ ہیں

(1) مسئلہ **توحید** کی وجہ سے ایمان والوں پر مصائب آئیں گے۔

(2) مسئلہ **توحید** کا انکار کرنے والے ہماری گرفت سے بچ نہیں سکیں گے۔

اس کے بعد سات واقعات مذکور ہیں جن میں سے پہلے تین پہلے دعوے پر اور پچھلے چار دوسرے دعوے پر لف ونشر مرتب کے طور پر مرتب ہیں۔ عمومی **دعوی، دعوی توحید** ہے جو سورت کے درمیان میں مذکور ہے

اس کے بعد اس پر چار دلائل عقلیہ جن میں سے دو علی سبیل الاعتراف من الخصم ہیں ایک **دلیل وحی** اور ایک **دلیل نقلی** مذکور ہے۔

پہلا دعوی۔ ایمان والوں پر آزمائشیں آئیں گی۔ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (2) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (3)۔ اس پر تین واقعات مرتب ہیں۔

پہلا واقعہ حضرت نوح (علیہ السلام) کا ہے۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَاماً فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ (14) فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (15)۔ نوح (علیہ السلام) نے ساڑھے نو سو سال مسئلہ **توحید** کی خاطر مشرکوں کے ہاتھوں گوناگوں تکلیفیں اٹھائیں۔ ایمان والو! اسی طرح تم پر آزمائشیں آئیں گی۔

دوسرا واقعہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا ہے۔ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (16) إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً وَتَخْلُقُونَ إِفْكاً إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقاً فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (17) وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (18) أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (19)

قُلْ سِيرُوا فِي الأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (20) يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ (21) وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الأَرْضِ وَلا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلا نَصِيرٍ (22) وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُوْلَئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (23) فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلاَّ أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (24) وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ القِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضاً وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ (25) فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي إِنَّهُ هُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (26) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ (27)۔ **ابراہیم (علیہ السلام) نے مسئلہ توحید کی خاطر اپنی قوم کے ہاتھوں کیسی کیسی اذیتیں اٹھائیں یہاں تک کہ انہیں آگ میں ڈالا گیا۔**

تیسرا قصہ حضرت لوط (علیہ السلام) کا ہے۔ وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ العَالَمِينَ (28) أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ المُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلاَّ أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (29) قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى القَوْمِ المُفْسِدِينَ (30) وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هَذِهِ القَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ (31) قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطاً قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلاَّ امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الغَابِرِينَ (32) وَلَمَّا أَن جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالُوا لا تَخَفْ وَلا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلاَّ امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الغَابِرِينَ (33) إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ القَرْيَةِ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (34) وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

(35) (رکوع 4)۔لوط (علیہ السلام) اپنی سرکش قوم کے ہاتھوں مصائب و تکالیف میں مبتلا ہوئے۔ قوم کے طعنے سنے اور قوم نے ان کے معزز مہمانوں کی بیعزتی کا ارادہ کر کے انہیں اذیت پہنچائی۔ ایمان والو! ان انبیاء کرام (علیہم السلام) کی طرح تم پر بھی مسئلہ توحید کی وجہ سے تکلیفیں آئیں گی اس لیے ان پر صبر کرنا ہو گا۔ یہ تینوں قصے اگرچہ بالذات اور براہ راست پہلے دعوے سے متعلق ہیں لیکن بالواسطہ دوسری دعوی بھی ان سے ثابت ہو رہا ہے یعنی یہ منکرین توحید اور معاند قومیں ہماری گرفت سے بچ نہ سکیں۔ جب ہمارا عذاب آ پہنچا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ الخ (رکوع 1) یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ اللہ کے دین کی خاطر جو مصائب مقدر ہیں وہ ضرور آئیں گے ان سے گھبرانا نہیں۔

ومَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ الخ، توحید اور دین حق کی خاطر جو لوگ تکلیفیں اٹھاتے ہیں اس میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے کسی پر احسان نہیں۔

والَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ولَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (7)

بشارت اخروی۔

ووَصَّيْنَا الإنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وإن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (8)، مسئلہ **توحید** کی وجہ سے تمہیں مصائب کا سامنا کرنا ہوگا یہ نہایت عظیم الشان **دعوی** ہے اسی لیے ہم نے انسان کو وصیت کی کہ وہ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر مشرک والدین تمہیں شرک پر مجبور کریں تو اس معاملے میں ان کی اطاعت بھی جائز نہ ہوگی۔ والَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ (9)، **بشارت اخروی**۔

ومِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ولَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ العَالَمِينَ (10)، بیان حال **منافقین**، یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تھوڑی سی تکلیف ہی سے ایمان کو چھوڑ دیتے ہیں۔

وقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا ولْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ ومَا هُم بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (12)، **شکوی** مع **تخویف اخروی**۔

دوسری دعوی۔ مشرکین ہماری گرفت سے بچ نہیں سکیں گے۔ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (4)۔ اس دعوے پر چار قصے متفرع ہیں۔

پہلا قصہ قوم شعیب (علیہ السلام) کا ہے۔ وإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وارْجُوا اليَوْمَ الآخِرَ ولا تَعْثَوْا فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ (36) فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (37)۔ (رکوع4)۔

دوسرا اور تیسرا قصہ عادو ثمود و قوم ہود و صالح (علیہما السلام) کا ہے۔ وعَاداً وثَمُودَ وقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ وزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ (38)۔

چوتھا قصہ قوم موسیٰ (علیہ السلام) کا ہے۔ وقَارُونَ وفِرْعَوْنَ وهَامَانَ ولَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الأَرْضِ ومَا كَانُوا سَابِقِينَ (39) فَكُلاًّ أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِباً ومِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ومِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الأَرْضَ ومِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ومَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ ولَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (40)۔ ان قوموں نے انتہائی سرکشی کی اور ضد و عناد کی وجہ سے مسئلہ **توحید** کا انکار کیا۔ وہ فسق و فجور اور انکار و عصیان میں اس قدر آگے بڑھ گئے گویا ان کا خیال تھا کہ وہ خدا کے ہاتھ نہیں آسکیں گے اور اس کی

گرفت سے بچ جائیں گے، لیکن ہم نے سب کو مقررہ وقت پر پکڑ لیا اور دردناک عذاب سے ہلاک کر دیا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارے عذاب سے بچ نہ سکا۔فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۔

مرکزی دعوی۔اللہ کے سوا کوئی برکات دہندہ اور کارساز نہیں۔ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتاً وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (41) إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (42) وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ (43)۔اس کے بعد اس دعوے پر **چار عقلی دلیلیں**، **ایک دلیل وحی** اور **ایک نقلی دلیل مذکور ہے**۔

وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ۔یہ **پہلی عقلی دلیل** ہے۔زمین و آسمان کو اظہار حق کی خاطر اسی نے پیدا کیا ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی قدرت کاملہ، اس کی وحدانیت اور کارسازی کی دلیل ہے۔

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (45)(رکوع 5)۔یہ **دلیل وحی** ہے۔جو کتاب آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی جا رہی ہے آپ اس کی روشنی میں مسئلہ **توحید** بیان کرتے رہیں۔ واقم الصلوۃ، یہ امر مصلح ہے۔ مشرکین کی ایذاء رفع کرنے کے لیے آپ نماز قائم کریں۔

ولا تُجَادِلُوا أَهْلَ الكِتَابِ، یہ طریق تبلیغ ہے۔یعنی نرمی کے ساتھ تبلیغ کرتے رہو۔

فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الكِتَابَ، **دلیل نقلی** از **مومنین** اہل کتاب۔یعنی اہل کتاب کے انصاف پسند لوگ

بھی مسئلہ **توحید** کو مان چکے ہیں یہ بھی اس کی سچائی کی دلیل ہے۔

ومَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ ولا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إذاً لاَّرْتَابَ المُبْطِلُونَ (48)، یہ جملہ معترضہ ہے برائے

بیان صداقت آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔یعنی لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود آپ

(**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) یہ علوم و معارف بیان کر رہے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ

اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر اللہ کی جانب سے وحی آتی ہے اور جو **دعوی توحید** آپ پیش کر

رہے ہیں اس میں آپ سچے ہیں۔

وقَالُوا لَوْلا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (50)۔ **یہ شکوی ہے** مشرکین

کہتے ہیں یہ پیغمبر ہمیں منہ مانگے معجزے کیوں نہیں دکھاتا؟

قُلْ إِنَّمَا الآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (50)۔ **جواب شکوہ ہے**۔ معجزات اللہ کے اختیار میں ہیں میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

أَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةً وذِكْرَى لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (51)، **یہ بھی جواب شکوی سے متعلق ہے**۔ کیا آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی سچائی معلوم کرنے کے لیے انہیں یہ معجزہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے جو ہر لحاظ سے معجزہ ہے اور جس کی مثال پیش کرنے سے وہ عاجز ہو چکے ہیں۔

ويَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ولَوْلا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ العَذَابُ ولَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وهُمْ لا يَشْعُرُونَ (53) **زجر مع تخویف دنیوی واخروی**۔

ويَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ولَوْلا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ العَذَابُ ولَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وهُمْ لا يَشْعُرُونَ (53) **اعادہ زجر مع تخویف دنیوی واخروی**۔

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي واسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (56) یہ ابتداء سورت یعنی ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہ میں جس چیز کی طرف اشارہ تھا یہاں اس کی صراحت ہے۔ یعنی اگر عبادت کر سکو۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفاً تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ

(58) **بشارت اخرو۔**

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لاَّ تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (60) (رکوع 6) یہ جواب سوال مقدر ہے یعنی اگر وطن سے ہجرت کر جائیں گے تو رزق کہا سے آئے گا۔ فرمایا یہ بے زبان چوپائے کب اپنی روزی اپنے ساتھ اٹھائے پھرتے ہیں۔ جس طرح وہ چوپایوں کو روزی دیتا ہے تمہیں بھی دے گا اس کی فکر نہ کرو۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ (61)، **یہ دعوی توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے** علی سبیل الاعتراف من الخصم۔ جب مشرکین کو تسلیم ہے کہ زمین و آسمان کا خالق اور نظام کائنات میں متصرف و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر ان کی کیوں عقل ماری گئی ہے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو برکات دہندہ اور کارساز سمجھ کر غائبانہ پکارتے ہیں۔

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (62)، **یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔**

رزق کی فراخی اور تنگی اللہ کے اختیار میں ہے اور سب کچھ جاننے والا بھی وہی ہے لہذا کارساز اور مستحق دعاء و پکار بھی وہی ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

(63) **یہ چوتھی عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخصم۔** مشرکین یہ بھی مانتے ہیں کہ آسمان سے بارش برسانا اور زمین میں سرسبز و شاداب کھیت اگانا بھی اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ جب یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تمام صفاتِ کارسازی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں، اس کے سوا کوئی کارساز اور دعاء و پکار کے لائق نہیں۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (65) (رکوع 7) **زجر بر مشرکین۔** جب ان کی کشتیاں خطرات میں گھر جاتی ہیں تو وہ سب کو چھوڑ چھاڑ خالص اللہ کو پکارتے ہیں، جب اللہ ان کی کشتیوں کو صحیح سلامت کنارے لگا دیتا ہے تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَماً آمِناً وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ (67) الخ دلائل میں بھی غور و فکر کرو اور ہمارے احسانات کو بھی دیکھو اور ان کا شکر بجالاؤ۔ ہم نے تمہیں اپنے حرم کے جواب میں بسا دیا ہے اور امن و اطمینان کی زندگی عطا کی ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ (68) **زجر مع تخویف اخروی۔**

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (69) یہ بھی ابتدائے سورت سے متعلق ہے

مسئلہ **توحید** کی وجہ سے کفار کی طرف سے مصائب آئیں گے جو لوگ مردانہ وار ان کا مقابلہ کریں

گے اور **توحید** کی خاطر وطن سے بے وطن ہونے پر آمادہ ہو جائیں ہم انہیں راہ **توحید** پر ثابت قدم

رکھیں گے اور انہیں سیدھی راہ پر قائم رہنے کی توفیق عطا کریں گے۔

سورۃ عنکبوت کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (2) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (3)۔ اے ایمان والو! جس طرح پہلے لوگوں پر **توحید** کی وجہ سے آزمائشیں آئیں اسی طرح تم پر بھی آئیں گی۔(خصوصیت)

2 ۔أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (4)۔ مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ وہ کہیں بھاگ کر ہمارے عذاب سے اپنی جان بچا لیں گے (خصوصیت)۔

3 ۔وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ (10)۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو **توحید** کی خاطر تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتے اور معمولی تکلیف آنے پر بھی **توحید** کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ (خصوصیت)

۔فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (15)۔ مصائب و مشکلات میں کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

5 ۔إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً وتَخْلُقُونَ إِفْكاً إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقاً فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ واعْبُدُوهُ واشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (17)۔ **نفی شرک فی التصرف**۔

6 ۔وقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ القِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ ويَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضاً ومَأْوَاكُمُ النَّارُ ومَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ (25)۔(رکوع 3) **۔ نفی شرک فی التصرف**۔

7 ۔ولَمَّا أَن جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وقَالُوا لا تَخَفْ ولا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وأَهْلَكَ إِلاَّ امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الغَابِرِينَ (33) (رکوع 4) **۔ نفی علم غیب وتصرف از لوط علیہ الصلوۃ والسلام۔**

8 ۔مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ العَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتاً وإِنَّ أَوْهَنَ البُيُوتِ لَبَيْتُ العَنكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (41)۔ **نفی تصرف واختیار از معبودانِ باطلہ۔**

9 ۔إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ وهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (42)۔ نفی شرک فی العلم۔

10 ۔خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (44)۔ نفی شرک فی التصرف۔

11 ۔**اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الكِتَابِ** وأَقِمِ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهَى عَنِ الفَحْشَاءِ والْمُنكَرِ ولَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ واللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (45)(رکوع 5)۔ قرآن کے ذریعہ سے مسئلہ **توحید** بیان کرتے رہئے۔

12 ۔وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ (61) اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (62) وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْقِلُونَ (63)(رکوع 6)۔ نفی شرک فی التصرف۔

13 ۔فَإِذَا رَكِبُوا فِي الفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى البَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (65) لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (66)(رکوع 7)۔جب کشتیوں کو خطرے میں دیکھتے ہیں تو ہر طرف سے مایوس ہو کر خالص اللہ کو پکارتے ہیں۔(خصوصیت)۔

سورۃ عنکبوت ختم ہوئی

سورۃ روم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: مسلمانوں کو مشرکین پر فتح و نصرت چونکہ محض **توحید** پر قائم رہنے سے حاصل ہو گی اس لیے فرمایا فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ الخ یعنی تم اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے شریکوں سے پاک سمجھو اور ہر وقت اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو اس مضمون کا دوسرے انداز سے دوبار اس کے بعد بھی ذکر کیا گیا۔

اول فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (30)(رکوع4)۔

دوم فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ (43)(رکوع5)۔

مسئلہ **توحید** ایک ایسا اہم اور اٹل مسئلہ ہے جو بیشمار دلائل **عقلیہ** سے ثابت ہے اس لیے تم سختی اور

مضبوطی کے ساتھ دین **توحید** پر قائم رہو۔ **درمیان میں عذاب سے بچنے کے لیے امور ثلاثہ کا ذکر کیا گیا ہے۔**

مسلمانوں کو کفار پر غلبہ چونکہ محض **توحید** کی وجہ سے حاصل ہو گا اس لیے اس سورت میں مسئلہ **توحید** کو ایک مثال اور تیری **عقلی** دلیلوں کے ساتھ مدلل اور واضح کیا گیا۔

ابتدائے سورت میں مسلمانوں کو مشرکین پر فتح و غلبہ کی خوشخبری دی گئی وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ۔ جس دن رومیوں کو فتح ہو گی اسی دن مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر غلبہ حاصل ہو گا۔ یہ غلبہ محض اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ہو گا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس میں ہر گز تخلف نہیں ہو گا۔

اس کے بعد اس آیت سے لیکر يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ (7) أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم مَّا خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ (8)۔ تک **مشرکین پر زجریں ہیں۔**

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (9)

تخویف دنیوی ہے۔

اللہ يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (11)(رکوع2) **حشر و نشر کے ثبوت پر عقلی دلیل ہے**

یعنی جو ذات پاک پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ بھی مخلوق کو پیدا کر سکتا ہے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ المُجْرِمُونَ (12) **تفصیل انجام مومنین و کفار ۔**

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ (15) **بشارت اخروی**۔

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الآخِرَةِ فَأُوْلَئِكَ فِي العَذَابِ مُحْضَرُونَ (16) **تخویف اخروی**۔

فَسُبْحَانَ اللہ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ (17)۔ یہ ابتدائے سورت پر مرتب ہے یعنی اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر تم **توحید** پر قائم رہو گے تو تمہیں کفار پر غلبہ دوں گا لہذا اس کو ہر شریک سے پاک سمجھو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

اس کے بعد مسئلہ توحید پر تیرہ عقلی دلیلیں مذکور ہیں۔ آٹھ دلیلوں کے بعد معبود برحق اور معبود باطل کی تمثیل ہے۔

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلاً مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿28﴾ اور اس کے بعد ان دلیلوں اور تمثیل پر مرتب مسئلہ **توحید** پر قائم رہنے کا حکم ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ ﴿30﴾ اس کے بعد **مزید دو عقلی دلیلوں کا ذکر کر کے بعد عہد کی وجہ سے اس حکم کا اعادہ کیا گیا ہے۔**

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿43﴾ **پھر بقیہ دلائل عقلیہ مذکور ہیں۔** نو دلائل **عقلیہ** کے بعد عذاب الٰہی سے بچنے کے لیے تین امر مذکور ہیں۔ شرک نہ کرو، احسان کرو اور ظلم نہ کرو۔ فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿38﴾۔

پہلی عقلی دلیل۔وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ﴿20﴾(رکوع 3)۔انسانوں کو مٹی سے پیدا کر کے خوبصورت شکل عطا کرنا بھی اس کی قدرت اور وحدانیت کی دلیل ہے۔

دوسری عقلی دلیل وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (21) انسانوں کی جنس ہی میں سے ان کے آرام و سکون کی خاطر عورتیں پیدا کرنا۔

تیسری عقلی دلیل۔وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ (22)۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا۔ انسانوں کی زبانوں اور ان کے رنگوں کو مختلف ہونا۔

چوتھی عقلی دلیل۔وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (23) رات اس نے تمہارے آرام و سکون کے لیے اور دن تلاش رزق کے لیے بنایا ہے۔

پانچویں عقلی دلیل وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (24) یہ بجلیوں کی چمک اور آسمان سے باران رحمت اتارنا اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

چھٹی عقلی دلیل وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ (25) آسمان اور زمین اسی کی قدرت سے قائم ہیں اور دوبارہ بھی وہی زندہ کرے گا۔

ساتویں عقلی دلیل وَلَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ (26)، سارا نظام کائنات اسی کے اختیار و تصرف میں ہے۔

آٹھویں عقلی دلیل وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ المَثَلُ الأَعْلَى فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (27) ساری کائنات کا ابتداء اسی نے پیدا فرمایا اور قیامت کے دن سب کو دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا۔وَلَهُ المَثَلُ الأَعْلَى فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (27) یہ ان تمام دلائل کا ماحاصل ہے۔**یعنی یہ تمام صفات جو آٹھ دلائل عقلیہ کے طور پر مذکور ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ مختص ہیں**۔زمین و آسمان میں کوئی بھی ان صفات میں اس کا شریک نہیں۔ لہذا ان دلائل بالا سے معلوم ہوا کہ جب یہ تمام تصرفات اور یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں تو پھر اس کے سوا کارساز اور برکات دہندہ بھی کوئی نہیں نہ اس کے سوا کوئی حاجات و مشکلات میں غائبانہ دعاء و پکار کے لائق ہے۔

اس کے بعد ضَرَبَ لَكُم مَّثَلاً مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (28) (رکوع 4)سے معبود برحق اور معبود باطل کی مثال ذکر کی گئی ہے۔**مثال کا حاصل یہ ہے** کہ جس طرح تمہارے غلام تمہاری

دولت و جائیداد اور تمہارے اختیارات و تصرفات میں تمہارے شریک اور ہمسر نہیں ہوسکتے اسی طرح اللہ کے نیک بندے انبیاء و ملائکہ (علیہم السلام) اور اولیاء کرام جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق بلکہ اس کے غلام اور عبید ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تصرفات اور اختیارات میں شریک و ہمسر نہیں ہوسکتے۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللهُ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (29) **یعنی مسئلہ توحید میں شک و شبہہ کی گنجائش نہیں، مسئلہ دلائل عقلیہ سے خوب واضح ہوچکا ہے۔** لیکن مشرک لوگ محض نفسانی خواہشوں کے پیچھے چل کر **توحید** کا انکار کر رہے ہیں۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (30) یہ دلائل مذکورہ پر متفرع ہے یعنی جب یہ مسئلہ **توحید** ایسے دلائل **عقلیہ** اور براہین قویہ سے ثابت ہے تو آپ اس دین فطرت یعنی **توحید** پر قائم رہیں جس میں آج تک تبدیلی نہ ہوئی اور نہ آئندہ کبھی ہوگی۔

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (33) **یہ مشرکین پر زجر ہے۔** جب ان ظالموں پر کوئی مصیبت آجاتی ہے تو اپنے خود ساختہ معبودوں سے مایوس ہو کر خالصۃً اللہ کو منسوب کر دیتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (37) یہ **توحید** پر نویں **عقلی** دلیل۔ہے رزق کی فراخی اور تنگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس لیے کارساز اور برکات دہندہ بھی وہی ہے۔فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (38)۔ دفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ کا ذکر یعنی شرک نہ کرو اس کا ذکر دلائل کے ضمن میں گذر چکا۔احسان کرو اور ظلم نہ کرو یہ دونوں امور ان آیتوں میں مذکور ہیں۔

اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَلِكُم مِّن شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (40) **توحید پر دسویں عقلی دلیل۔** جب خالق وراز بھی وہی ہے اور موت وحیات بھی اسی کے اختیار میں ہے اور تمہارے مزعومہ معبودوں میں سے کوئی بھی ان صفات میں سے کسی ایک صفت کا مالک بھی نہیں تو پھر ان میں سے کوئی بھی صفات کارسازی میں اللہ کا شریک نہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (41) (رکوع

5)۔ **تخویف دنیوی ہے** یہ خشکی اور تری میں جو شر و فساد اور افرا تفری برپا ہے اور لوگ گونا گوں مصائب و آفات میں مبتلا ہیں یہ سب شرک کی وجہ سے ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ (42) **تخویف دنیو۔**

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ (43)۔ **یہ توحید پر قائم رہنے کے حکم کا اعادہ ہے بوجہ بعد عہد۔**

مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ (43) **تخویف اخروی ہے**۔

مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ (44) **بشارت اخروی**۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (46) **یہ گیارہویں عقلی دلیل ہے**۔ جب یہ ٹھنڈی اور خشک ہوائیں اللہ ہی اپنی رحمت سے بھیجتا ہے ان ہواؤں کے ذریعہ سے ہماری کشتیاں بھی دریاؤں اور ندیوں میں سفر کرتی ہیں تو معلوم ہوا کہ وہی کارساز اور حاجت روا ہے اور کوئی نہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلاً إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (47) **تخویف دنیوی برائے مشرکین وبشارت اخروی برائے مومنین۔** اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ دشمنان انبیاء (علیہم السلام) کو دنیا میں ہلاک کیا اور ایمان والوں کی مدد کی۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یہ ابتدائے سورت میں مذکور وعدہ نصرت یعنی وَعْدَ اللهِ **لَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ** وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (6) کا اعادہ ہے۔

اللهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (48) **یہ بارہویں عقلی دلیل ہے۔** اللہ تعالیٰ ہواؤں کے ذریعہ سے بادلوں کو ادھر سے ادھر لے جاتا ہے اور جہاں چاہتا ہے بارش برساتا ہے اور مردہ زمین کو از سر نو زندہ کر کے زرخیز بنا دیتا ہے۔ جو ان تمام تصرفات کا مالک ہے وہی کارساز اور برکات دہندہ ہے۔

إِنَّ ذَلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **یہ جملہ معترضہ ہے** برائے اثباتِ حشر جب وہ خشک اور مردہ زمین کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو مردوں کو بھی دوبارہ زندہ کر لے گا۔ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تعلیل برائے ما قبل۔

وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ (51) **زجر برائے مشرکین** یہ ایسے معاند ہیں کہ عذاب دیکھ کر بھی نہیں مانیں گے۔

فَإِنَّكَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَلا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ (52) یہ آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے **تسلی** ہے۔یعنی اگر ایسے واضح دلائل کے باوجود بھی وہ نہیں مانتے تو آپ ان کو چھوڑ دیں ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے اور ان کا حال مردوں کا سا ہے جو کچھ نہیں سن سکتے۔مہر جباریت کی وجہ سے ان کے دل مردہ اور بے حس ہو چکے ہیں اب ان پر آپ کے وعظ و تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔

اللهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ (54)(رکوع6) **یہ تیرہویں عقلی دلیل ہے**۔اللہ تعالیٰ ہی سب کا خالق ہے اور انسانوں کو عمر کے مختلف مراحل سے گذار کر بڑھاپے تک پہنچانا اسی کے اختیار میں ہے لہذا کارساز اور برکات دہندہ بھی وہی ہے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ (55)، **یہ تخویف اخروی ہے۔**

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ (58)

یہ شکوی ہے یعنی ہم نے ہر ضروری بات کو اور خصوصا مسئلہ **توحید** کو قرآن مجید میں ہر انداز سے بیان کر کے سمجھا دیا ہے مگر اس کے باوجود معاندین اسے باطل کہتے ہیں۔ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (59) کاف بمعنی لام تعلیلیہ ہے یعنی تکذیب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ معاندین کے دلوں پر مہر جباریت لگا دیتا ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ (20) (رکوع 3)۔ یہ آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے **تسلی** اور وعدہ نصرت کا دوسری بار اعادہ ہے۔

سورۃ روم میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔فِي بِضْعِ سِنِينَ **لِلَّهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ** وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ (4)۔(رکوع 1)۔ **فتح و شکست اللہ کے اختیار میں ہے۔**

2 ۔**وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ** وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ (13)۔(رکوع 2)۔ **نفی شفاعت قہری۔**

3 ۔وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ (20) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (21) وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ (22) وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (23) وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (24) وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ (25) وَلَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ (26) وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (27)(رکوع 3)۔ **نفی شرک فی التصرف۔**

4 ۔ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (28)(رکوع 4)۔ **نفی تصرف و اختیار از معبودان باطلہ۔**

5 ۔فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (30) مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَلا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (31) مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا
دِينَهُم وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (32)۔ **توحید تمام پیغمبروں کا دین ہے۔**

6 ۔اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَلِكُم مِّن شَيْءٍ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (40)۔ نفی شرک فی التصرف۔

7 ۔وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ (46)۔(رکوع 5)۔ نفی شرک فی التصرف۔

8 ۔اللهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ
خِلالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (48) وَإِن كَانُوا مِن قَبْلِ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِ
لَمُبْلِسِينَ (49) فَانظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَتِ اللهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (50)۔ نفی شرک فی التصرف۔

9 ۔ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ (59)۔ جو لوگ حق واضح ہو جانے اور حجت خداوندی قائم ہو جانے کے بعد بھی محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کو نہ مانیں ان کے دلوں پر مہر جباریت ثبت کر کے ان سے قبول حق کی توفیق و استعداد سلب کر لی جاتی ہے۔ سورۃ روم ختم ہوئی

سورۃ لقمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ لقمان **میں آیات توحید** اور اس کی خصوصیات

1 ۔هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (11)(رکوع 1) نفی شرک فی التصرف

2:۔وإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وهُوَ يَعِظُهُ **يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ** إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (13)(رکوع 2)۔ نفی شرک ہر قسم

3 ۔**وإِن جَاهَدَاكَ عَلَى أَن تُشْرِكَ** بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً واتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (15)(رکوع 2)۔والدین کا اولاد پر بہت بڑا حق ہے لیکن اگر وہ اولاد کو شرک پر مجبور کریں تو اس معاملے میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔

4 ۔ولَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ والْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (25) لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ والْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (26)(رکوع 3) نفی شرک فی التصرف۔

5 ۔ولَوْ أَنَّمَا فِي الأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلامٌ والْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ (27)۔ **نفی شرک فی العلم۔**

6 ۔ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الحَقُّ وأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ البَاطِلُ وأَنَّ اللَّهَ هُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ (30)۔(رکوع 3)۔ **نفی**
معبودیت والوہیت از معبودان باطلہ۔

7 ۔إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ويُنَزِّلُ الغَيْثَ ويَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ ومَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً ومَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (34)(رکوع 4)۔ **نفی شرک فی العلم۔**

سورۃ لقمان ختم ہوئی

سورۃ السجدۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : اس سورۃ کا مرکزی مضمون شفاعت قہری کی نفی ہے جس پر دو عقلی دلیلیں اور ایک نقلی دلیل مذکور ہے۔

ابتداء میں تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (2) **تمہید مع ترغیب ہے**۔ یہ قرآن بلاشبہ رب العالمین نے نازل فرمایاہے **اس لیے اس کا دعوی حق ہے اسے مانو**۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ **شکوی ہے**۔

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ **یہ جواب شکوی ہے** یہ قرآن محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کا ساختہ نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (4)، **یہ نفی شفاعت قہری پر عقلی دلیل ہے**۔ یعنی زمین و آسمان کا خالق بھی

اللہ ہے مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ۔ یہ مقصودی جملہ ہے اور ما قبل پر مرتب ہے یعنی جب تمام اختیارات کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اس کے سوا نہ کوئی خود برکات دہندہ اور کارساز ہے اور نہ کوئی اس کے یہاں شفیع غالب ہے۔ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (5) سارے جہان کی تدبیر کار بھی اسی کے ہاتھ ہے ذَلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (6) وہی عالم الغیب ہے۔الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ (7) ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ (8) ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (9) ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے سننے، دیکھنے اور سوچنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وَقَالُوا أَئِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَئِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ (10) **یہ شکوی ہے۔** مشرکین نہ صرف **توحید** کا انکار کرتے تھے بلکہ وہ حشر و نشر کو بھی نہیں مانتے تھے اور کہتے جب ہم مر کر مٹی مل کر گم ہو جائیں گے تو پھر کس طرح دوبارہ زندہ ہوں گے؟

قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (11) **یہ جواب شکوی ہے** جس طرح موت اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ ملک الموت کے ذریعے تمہاری جانیں قبض کرتا ہے اسی طرح وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

وَلَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً إِنَّا مُوقِنُونَ (12) (رکوع 2)۔ **یہ منکرین توحید اور بعث و نشور کے لیے تخویف اخروی ہے**۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّداً وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (15)۔ یہ **توحید** کے ماننے والوں اور ہر حال میں اللہ کو پکارنے والوں کے لیے **بشارت اخروی** ہے۔

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِناً كَمَن كَانَ فَاسِقاً لَّا يَسْتَوُونَ (18) **اعادہ بشارت و تخویف بطور لف و نشر غیر مرتب**۔

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلاً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (19) **تفصیل بشارت**۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ (20)، **تفصیل تخویف**۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ (22) **زجر مع تخویف۔**

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ (23) (رکوع 3)۔ یہ **دعوی سورت** (نفی شفاعت قہری) پر نقلی دلیل ہے از تورات و موسیٰ (علیہ السلام) علماء بنی اسرائیل۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات دی اس میں بھی یہی **دعوی** تھا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ بنی اسرائیل کے علماء حق بھی اسی مسئلہ کی دعوت دیتے رہے۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ (26)، یہ **تخویف دنیوی** ہے ان سے پہلے ہم نے بڑی زبردست اقوام کو اسی جرم کی پاداش میں ہلاک کیا کہ انہوں نے دعوت **توحید** کو رد کیا۔ مشرکین مکہ کو اسی سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعاً تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ (27)

یہ دعوی سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے اور اس سے حشر و نشر بھی ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان سے مینہ برسا کر بنجر اور ناکارہ زمین کو زرخیز بنادیتا ہے وہی برکات دہندہ اور کارساز ہے اور جس

طرح وہ مردہ زمین کو حیات نو عطا فرما کر سر سبز و شاداب بنا دیتا ہے اسی طرح وہ مردوں کو بھی دوبارہ زندگی عطا کرنے پر قادر ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (28) **یہ شکوی ہے**۔ مشرکین ازراہ عناد کہتے اچھا تو وہ قیامت کا دن کب آئے گا جس میں ہر چیز کا فیصلہ ہو گا۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ (29)۔ **یہ جواب شکوی ہے**۔ یہ سوال بے فائدہ ہے کہ قیامت کب آئے گی اصل چیز یہ ہے کہ قیامت کے دن کے لیے تیاری کرو۔ یعنی دنیا کی زندگی میں **توحید** کو مان کر اعمال صالحہ بجالاؤ اور قیامت کے دن کا ایمان کسی کام نہ آئے گا۔

سورۃ سجدہ کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ ومَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن ولِيٍّ ولا شَفِيعٍ أَفَلا تَتَذَكَّرُونَ (4)۔(رکوع 1)۔ نفی شفاعت قہریہ

2 ۔ يُدَبِّرُ الأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (5) ذَلِكَ عَالِمُ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ العَزِيزُ الرَّحِيمُ (6)۔ نفی شرک فی التصرف والعلم۔

3 ۔أَوَ لَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ المَاءَ إِلَى الأَرْضِ الجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعاً تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وأَنفُسُهُمْ أَفَلا يُبْصِرُونَ (27)۔ نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ الم السجدۃ ختم ہوئی

سورۃ احزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ احزاب میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (1)(رکوع 1) آپ کافروں اور منافقوں کی بات ہر گز نہ مانیں۔ اور ان کے مزعومہ معبودوں شفاعت قہری کی نفی کرتے رہیں۔

2 ۔مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (4) ۔(رکوع 1) جن بیویوں سے تم نے ظہار کیا ہے، وہ تمہاری مائیں نہیں بن سکیں۔ اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹے بن سکتے ہیں۔ اسی طرح زبانی دعوی سے تمہارے مزعومہ معبود شفیع غالب نہیں بن سکتے۔

3 اس سورت سے متبنی کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کو حرام سمجھنے کی جاہلانہ رسم کو موقوف کیا گیا ہے۔

سورۃ احزاب ختم ہوئی

سورۃ سبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورۃ سبا سے قرآن مجید کا چوتھا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں جو اپنی مرضی کے مطابق اللہ تعالیٰ سے کام کرالے۔ اس لیے حاجات و مشکلات میں اور مصائب و بلیلات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو۔ اور صرف اسی کی عبادت کرو۔ اور اس کی پکار اور عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس حصے کے مرکزی مضمون دو ہیں۔

(1) نفی شفاعت قہری اور

(2) نفی عبادت غیر اللہ۔

چناچہ سورۃ سبا میں نفی شفاعت قہری کا بیان ہے۔ اور سورۃ فاطر میں بطور نتیجہ و ثمرہ بیان کیا گیا کہ جب اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں تو پھر غیر اللہ (انبیاء کرام و ملائکہ) کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ اور انہیں حاجات میں مافوق الاسباب کیوں پکارتے ہو؟ اس کے بعد یسین، صافات اور ص میں

مضمون اول (نفی شفاعت قہری) بطریق ترقی بیان کیا گیا۔ چناچہ سورۃ یسین میں ذکر کیا گیا کہ ہم نے معاندین اور منکرین توحید کو پکڑا مگر ان کے مزعومہ سفارشیوں میں سے کوئی بھی انہیں ہماری گرفت سے نہ چھڑا سکا۔

اور سورۃ صافات میں فرمایا چھڑانا تو در کنار جن خاصانِ خدا یعنی انبیاء (علیہم السلام) کے بارے میں مشرکین کا گمان ہے کہ وہ عند اللہ شفیع غالب ہیں وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے سامنے مصائب و بلیلات میں انتہائی عاجزی اور زاری کا اظہار کر رہے ہیں۔

اور اس کے بعد سورۃ ص میں فرمایا وہ نہ صرف اللہ کے سامنے اپنے عجز کا اعتراف کر رہے ہیں بلکہ بطور ابتلا بعض جسمانی مصائب و تکالیف میں خود گرفتار ہیں۔ اس طرح یہ تینوں سورتیں، سورۃ سبا پر مرتب و مبنی ہیں۔ نیز سورۃ زمر میں بھی یہ مضمون مذکور ہے کہ اللہ کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں۔ اس طرح سورۃ زمر بھی سبا پر مبنی ہے۔

اسی طرح سورۃ فاطر میں عبادت اور پکار کا مسئلہ بیان کیا گیا اور پھر سورۃ زمر اور حوامیم میں ہر قسم کے دلائل سے اس کی توضیح کی گئی۔ اور شبہات کا جواب دیا گیا۔

اس طرح سورۃ زمر اور حوامیم سبعہ سورۃ فاطر پر مرتب اور اس کی تفصیل ہیں۔ چونکہ سورۃ سبا، یسین، صافات اور ص کا دیباچہ اور مبدا ہے۔ اور اسی طرح سورۃ فاطر، زمر اور حوامیم کا مبدا اور دیباچہ ہے۔ اس لیے ان دونوں سورتوں کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے۔

حوامیم کے بعد تا آخر قرآن زیادہ تر تخویفات اخرویہ اور قیامت کا بیان ہے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ حوامیم کے بعد تا آخر مستقل پانچواں حصہ قرار دیا جائے۔ سورۃ سبا میں مرکزی مضمون شفاعت قہری ہے۔ جسے چھ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک **دلیل نقلی** اور ایک **دلیل وحی** ہے۔ اور چار **عقلی** دلیلیں ہیں۔ جن میں سے ایک علی سبیل الاعتراف من الخصم ہے۔ اور اصل مضمون کے بارے میں چار **شبہات** کا ازالہ کیا گیا ہے۔

پہلا شبہ حضرت داود (علیہ السلام) کے بارے میں۔ دوسرا حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے بارے میں۔ اور تیسرا اجنات کے بارے میں اور چوتھا ملائکہ کے بارے میں ہے۔

آٹھ طریقائے تبلیغ، تین درمیان میں اور پانچ آخر میں مذکور ہیں۔ موقع بموقع تخویفات اور زجریں وغیرہ بھی ہیں۔

تفصیلی خلاصہ:۔

الْحَمْدُ لله الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (1)، **یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔** تمام صفات کارسازی اس ذات پاک کے ساتھ مختص ہیں جو سارے جہاں کی خالق ومالک اور ساری کائنات میں متصرف ومختار ہے دنیا میں بھی وہی کارساز ہے اور آخرت میں بھی ۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ (2)، **یہ پہلی دلیل کا دوسرا حصہ ہے۔** وہ عالم الغیب ہے اور کائنات کے ذرے ذرے سے باخبر ہے۔ اس لیے ایسے حکیم وخبیر اور ایسی قدرت وسلطنت کے مالک کی بارگاہ میں سب عاجز ودرماندہ ہیں اور کوئی اس کے یہاں شفیع غالب نہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى – وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلا فِي الأَرْضِ وَلا أَصْغَرُ مِن ذَلِكَ وَلا أَكْبَرُ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (3)، **یہ شکوہ ہے۔** کفار نہ صرف غیر اللہ کو خدا کے یہاں شفیع غالب سمجھتے ہیں بلکہ قیامت کا بھی انکار کرتے ہیں۔

قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الغَيْبِ لا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلا فِي الأَرْضِ وَلا أَصْغَرُ مِن ذَلِكَ وَلا أَكْبَرُ إلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ، **یہ جواب شکوی اور توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے**۔ قیامت ضرور آئے گی۔ اور ہر آدمی کو اس کے اعمال کے مطابق جزاوسزا ملے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

جواب کو قسم کے ساتھ مؤکد کیا گیا۔ مقسم بہ (ربی) کے ایسے اوصاف ذکر کیے گئے ہیں جو **توحید** کی **عقلی** دلیل ہیں۔ یعنی وہ عالم الغیب ہے۔ کوئی ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (4) الخ، یہ مومنوں کے لیے **بشارت اخروی** ہے۔

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ (5) الخ، یہ معاندین کے لیے **تخویف اخروی** ہے۔

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا العِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى – صِرَاطِ العَزِيزِ الحَمِيدِ (6) الخ، **یہ مومنین اہل کتاب سے نقلی دلیل ہے** یعنی اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ اس

بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو دعوت توحید پیش کی ہے وہ سراپا حق ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَى - رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ (7)، **یہ شکوی ہے۔**

بَلِ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ فِي العَذَابِ وَالضَّلالِ البَعِيدِ، **جواب شکوی**۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وأَشَدَّ قُوَّةً وآثَاراً فِي الأَرْضِ فَمَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ (82) الخ، **یہ منکرین توحید کے لیے تخویف دنیوی ہے۔**

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلاً يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْـــرَ وَأَلَنَّا لَهُ الحَدِيدَ (10)، **یہ شبہ اولیٰ کا جواب ہے۔**

شبہ اولیٰ یہ تھا کہ حضرت داود (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح پڑھتے تھے۔ اور لوہا ان کے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم تھا جب انہیں اس قدر تصرف حاصل تھا تو کیا وہ خدا کے یہاں شفیع غالب نہ ہوں گے؟ تو اس کا جواب فرمایا کہ یہ تمام فضیلت وبزرگی ہم نے ان کو دی تھی یہ ان کے اختیار میں نہیں تھی اس لیے وہ شفیع غالب نہیں بن سکتے۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ (12)، **یہ دوسرے شبہ کا جواب ہے** شبہ یہ تھا کہ ہوا اور جن حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے تابع فرمان تھے اور یہ چیزیں ان کے اپنے اختیار میں تھیں اور وہ شفیع غالب تھے۔ فرمایا سلیمان (علیہ السلام) بیشک بڑے مرتبہ کے پیغمبر اور بادشاہ تھے۔ لیکن یہ چیزیں ان کے اپنے اختیار و تصرف میں نہ تھیں بلکہ ان کو ہم نے اپنے حکم سے ان کے ماتحت کر دیا تھا اور وہ انسان کے فائدے کے لیے ہمارے حکم سے کام کرتے تھے۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى – مَوْتِهِ إِلاَّ دَابَّةُ الأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (14)، **یہ تیسرے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین کا جنات کے بارے میں بھی گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہیں حضرت سلیمان (علیہ السلام) جنوں کو کام لگا کر خود عبادت خانے میں لاٹھی سے ٹیک لگا کر عبادت میں مصروف ہو گئے اور اسی حال میں ان کی روح رفیق اعلی سے جا ملی۔ لیکن لاٹھی کے سہارے کی وجہ سے ان کا بدن مبارک اسی طرح کھڑا رہا اور جن بھی ان کو زندہ سمجھ کر کام میں لگے رہے۔ عرصہ کے بعد جب لاٹھی کو دیمک لگ گئی اور وہ ٹوٹ گئی تو حضرت سلیمان**

(علیہ السلام) کا بدن مبارک زمین پر گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوا کہ وہ تو وفات پا چکے ہیں۔اب جنوں کی حقیقت ظاہر ہوگئی کہ وہ غیب نہیں جانتے۔اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اتنا عرصہ اس محنت شاقہ میں کیوں مبتلا رہتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَأٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ (15)، **یہ تخویف دنیوی ہے۔** قوم سبا کو دنیا میں کس قدر آرام وراحت اور عیش و عشرت کی زندگی سے ہمکنار کیا گیا۔ لیکن جب انہوں نے ناشکری کی تو ان کے لہلاتے کھیتوں اور سرسبز و شاداب باغوں کو تباہ وویران کر دیا گیا۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللهِ لا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلا فِي الأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ (22) (رکوع 3) **چوتھے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین فرشتوں کو بھی عند اللہ شفیع غالب مانتے تھے۔ فرمایا ان کے اختیار میں تو کچھ بھی نہیں۔اس لیے وہ شفیع غالب نہیں بن سکتے۔**

وَلا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلاَّ لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى - إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ (23)، **یہ نفی شفاعت قہری ہے۔یعنی خدا کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں۔**

قیامت کے دن جب ملائکہ سے پوچھا جائے گا تو وہ صحیح صحیح بیان دے دیں گے۔قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللهُ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَى - هُدًى أَوْ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (24)۔ **یہ دوسری عقلی دلیل ہے لیکن علی سبیل الاعتراف من الخصم،** جب تم مانتے ہو کہ سارے جہاں کا رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ ساری کائنات میں متصرف و مختار بھی وہی ہے۔

وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَى هُدًى أَوْ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ، **یہ پہلا طریق تبلیغ ہے۔اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ مشرکین سے خطاب میں لب ولہجہ نرم اختیار کیا جائے۔**

قُل لاَّ تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ (25)، **یہ دوسرا طریق تبلیغ ہے۔ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہے۔**

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الفَتَّاحُ العَلِيمُ (26)، **یہ تیسرا طریق تبلیغ ہے۔قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کر کے فیصلہ فرمائے گا۔اور ہر ایک اپنے اعمال کی جزاء و سزا پالے گا۔**

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿29﴾، **یہ شکوی ہے**۔ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کا معین وقت بتایا جائے۔

قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لاَّ تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿30﴾، **یہ جواب شکوی ہے**۔ اس کا وقت مقرر ہے۔ وہ اپنے وقت پر ضرور آئے گا۔ اور اس میں ہرگز کمی بیشی نہ ہوگی۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿31﴾(رکوع2)، **یہ شکوی ہے**۔

وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ، **یہ تخویف اخروی ہے**۔ جن لوگوں نے دنیا میں گمراہی اختیار کی اور دوسروں کو گمراہ کیا، قیامت کے دن جب عذاب کو دیکھیں گے تو سخت نادم ہوں گے۔ مگر بے سود۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلاَّ قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿34﴾، **یہ تخویف دنیوی ہے**۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (39)

یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ روزی کی فراخی اور تنگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور وہی سارے جہاں میں متصرف و مختار ہے۔

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ (37)، **یہ زجر ہے**۔

مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ، **بشارت اخروی**۔

وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُوْلَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ (38)، **زجر مع تخویف اخروی**۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (39)،

اعادہ دلیل ثالث۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ (40)، **تخویف اخروی**۔

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَقَالُوا مَا هَذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ (43)، **شکوی**۔

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (45)، **تخویف دنیوی ہے۔**

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَى وَفُرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (46)(رکوع 5)، **یہ ترغیب الی التوحید اور چوتھا طریق تبلیغ ہے۔**

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (47)، **پانچواں طریق تبلیغ۔ تبلیغ حق پر میں تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔**

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (48)، **یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔** میرا رب حق کھول کر بیان فرماتا ہے۔ اور وہی علام الغیوب ہے۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ (49)، **یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ دین حق کو غلبہ حاصل ہو چکا ہے۔ دلائل حق کے سامنے باطل ہمیشہ مغلوب رہے گا۔**

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَى نَفْسِي وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ (50)، **یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ تمہیں اپنے اعمال درست کرنے کی کوشش کرنا چاہیے میرے اعمال کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔**

وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ (51) وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (52) وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (53) وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ (54) **تخویف اخروی**۔

سورۃ سبا میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَلَهُ الحَمْدُ فِي الآخِرَةِ وَهُوَ الحَكِيمُ الخَبِيرُ (1) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الغَفُورُ (2)۔(رکوع 1)۔ **نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم۔**

2 ۔وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى – وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الغَيْبِ لا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلا فِي الأَرْضِ وَلا أَصْغَرُ مِن ذَلِكَ وَلا أَكْبَرُ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (3)۔(رکوع 1) **نفی شرک فی العلم۔**

3 ۔قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللهِ لا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلا فِي الأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ (22)(رکوع 3)۔ **نفی شرک فی التصرف (شرک اعتقادی)**

4 ۔وَلا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلاَّ لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى – إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ (23)(رکوع 3)۔ نفی شفاعت قہری۔

5 ۔قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللهُ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَى – هُدًى أَوْ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (24)(رکوع 3)۔ نفی شرک فی التصرف۔

6 ۔قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلاَّ بَلْ هُوَ اللهُ العَزِيزُ الحَكِيمُ (27)(رکوع 3)۔ نفی شرک ہر قسم۔

7 ۔قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (36)۔(رکوع 4)۔ نفی شرک فی التصرف۔

8 ۔وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلائِكَةِ أَهَؤُلاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ (40) قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ (41) فَالْيَوْمَ لا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ (42)۔(رکوع 5)۔ نفی شرک فی التصرف و نفی شفاعت قہری۔

سورۃ سبا ختم ہوئی

سورۃ فاطر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: اس سورت میں نفی شرک اعتقادی (شرک فی التصرف) کا مضمون ذکر کیا گیا ہے کہ ساری کائنات کا مالک اور خالق اور سارے عالم میں متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لیے حاجات و مشکلات میں صرف اسی ہی کو پکارو۔ **اس دعوئے پر بارہ دلائل ذکر کیے گئے گیارہ عقلی اور ایک دلیل وحی**۔ دلائل کے ساتھ ساتھ تین جگہ دلائل کا ثمرہ بھی ذکر کیا گیا ہے ایک جگہ اجمالاً اور دو جگہ تفصیلاً اور ساتھ ہی موقع بموقع **تخویفیں**، **بشارتیں** اور **زجریں** بھی مذکور ہیں۔

تفصیلی **خلاصہ** : **پہلی عقلی دلیل** : الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ جَاعِلِ المَلائِكَةِ رُسُلاً أُوْلِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَى وَثُلاثَ وَرُبَاعَ يَزِيدُ فِي الخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1)۔ تمام صفات کارسازی اللہ کے ساتھ مختص ہیں۔ زمین و آسمان کا خالق بھی وہی ہے۔ فرشتوں کو بھی اسی نے پیدا فرمایا اور مختلف

خدمات ان کے ذمے لگا دیں۔ تو فرشتے خدام ہوئے نہ کہ کارساز، کارساز وہی ہے جو تمام صفاتِ کارسازی کا مالک اور ساری کائنات اور فرشتوں کا خالق ہے جو خدام ہیں۔

دوسری عقلی دلیل : مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (2)۔ رحمت و برکت کا دروازہ کھولنا اور بند کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس لیے وہی کارساز ہے اور حاجات میں اسی کو پکارو۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (3): **یہ ترغیب الی التوحید ہے**۔ ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس کی نعمتوں کو یاد رکھو اور اللہ کا شکر ادا کرو اور اللہ کو وحدہ لاشریک مانو۔

تیسری عقلی دلیل : هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ۔ یہ پہلا اور مختصر ثمرہ بھی ہے جو پہلی دونوں دلیلوں پر مرتب ہے۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی رازق نہیں لہذا اس کے سوا کارساز اور حاجت روا بھی کوئی نہیں۔ پہلی اور دوسری دلیل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق ہے اور رحمت و برکت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے تو اس کا نتیجہ و ثمرہ یہ ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی خالق و رازق نہیں۔

وإن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ وإلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (4): **تسلی** برائے نبی کریم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلا تَغُرَّنَّكُمُ الحَيَاةُ الدُّنْيَا ولا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الغَرُورُ (5) إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُواً إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ (6) الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ، **تخویف اخروی ہے۔**

والَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وأَجْرٌ كَبِيرٌ : **یہ مومنوں کے لیے بشارت اخروی ہے۔**

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَناً فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ ويَهْدِي مَن يَشَاءُ فَلا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (8) (رکوع 3) **زجر ہے۔** جن لوگوں کو اپنی بد اعمالیاں بھی اچھی معلوم ہوتی ہیں ان کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لیے آپ ان کی وجہ سے اپنی جان کو دکھ میں نہ ڈالیں۔

چوتھی عقلی دلیل : واللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَاباً فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ (9)، اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے مینہ برسا کر بنجر اور ناکارہ زمین کو زرخیز اور شاداب بناتا ہے لہذا وہی کارساز ہے۔

مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعاً إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ والْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ والَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ومَكْرُ أُوْلَئِكَ هُوَ يَبُورُ (10): **یہ ایک شبہ کا ازالہ ہے**، مشرکین اس خیال سے معبودانِ باطلہ کو پکارتے ہیں کہ انہیں عزت و شوکت حاصل ہو جائے۔ فرمایا جو لوگ عزت و عظمت چاہتے ہیں ان کو لازم ہے کہ وہ خالصۃً اللہ ہی کو حاجات میں پکارا کریں کیونکہ عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے۔

والَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ومَكْرُ أُوْلَئِكَ هُوَ يَبُورُ: **یہ منکرین کے لیے تخویف اخروی ہے**۔

پانچویں عقلی دلیل: واللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجاً ومَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَى ولا تَضَعُ إِلاَّ بِعِلْمِهِ ومَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ ولا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلاَّ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (11)، اللہ تعالیٰ نے کمال قدرت سے تمہارے جد اعلیٰ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور پھر قطرہ آب سے اس کی نسل کا سلسلہ جاری کیا۔ شکم مادر میں بچہ پر جو کچھ گذرتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر ایک کی عمر کا انداز بھی اسے معلوم ہے۔ سب کا خالق بھی وہی اور عالم الغیب بھی وہی اس لیے کارساز بھی وہی ہے لہٰذا حاجات میں مافوق الاسباب اسی کو پکارو۔

چھٹی عقلی دلیل : ومَا يَسْتَوِي البَحْرَانِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائغٌ شَرَابُهُ وهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ومِن كُلٍّ تأْكُلُونَ لَحْماً طَرِياً وتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وتَرَى الفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ولَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12)۔ شیریں اور کھاری پانی کے سمندر بھی اسی نے پیدا کیے پھر ان میں تمہاری خوراک کے لیے مچھلیاں اور زینت و آرائش کے لیے قیمتی جواہرات پیدا کیے اور وہی سمندروں میں چلنے والی کشتیوں کو سہارا دیتا ہے تاکہ تم ان کے ذریعے تجارت سے نفع کماؤ۔ جس نے یہ ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔

ساتویں عقلی دلیل: يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ ويُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وسَخَّرَ الشَّمْسَ والْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى ۔رات دن کی آمد و رفت، ان کا گھٹنا اور بڑھنا، سورج اور چاند دوسرے لفظوں میں سارا نظام شمسی جو ساری کائنات سے عبارت ہے۔ اللہ کے اختیار و تصرف میں ہے۔

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ المُلْكُ والَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (13) إن تَدْعُوهُمْ لا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ولَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ويَوْمَ القِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ولا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ (14)۔ یہ دلائل سابقہ کا دوسرا اور تفصیلی ثمرہ مذکورہ دلائل میں جو اوصاف ذکر کیے گئے ہیں ان سے جو ذات متصف ہے حقیقت میں وہی تم سب کی مالک اور کارساز ہے۔ ساری کائنات میں اسی کا تصرف و سلطان ہے اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اے مشرکین! اللہ کے سوا تم جن خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہو۔ وہ تو ایک تنکے

کے بھی مالک نہیں۔ اور پھر تمہاری دعا اور پکار کو سن بھی نہیں سکتے اور اگر بفرض محال سن بھی لیں تو تمہاری مقصد بر آری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ تمہاری دعا اور پکار سے ان کی بیخبری کا یہ عالم ہے کہ قیامت کے دن وہ صاف کہہ دیں گے کہ ہمیں تو ان کے اس مشرکانہ فعل کی خبر تک نہ تھی۔ جن کے عجز اور بیخبری کا یہ حال ہو وہ کس طرح کارساز بن سکتے ہیں۔

آٹھویں عقلی دلیل : يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ واللَّهُ هُوَ الغَنِيُّ الحَمِيدُ (15) إن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ ويَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (16) ومَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ (17) (رکوع 3) جن وبشر اور فرشتے سب اللہ کے محتاج ہیں۔ لیکن اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ وہ چاہے تو سب انسانوں کو یکدم ختم کر کے ان کی جگہ اور انسان پیدا کر لے۔ یہ اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس لیے وہی متصرف و مختار اور سب کا کارساز ہے۔

ولا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وإن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى حِمْلِهَا لا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ ولَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى إِنَّمَا تُنذِرُ الَذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وأَقَامُوا الصَّلاةَ ومَن تَزَكَّى فَإِنَّمَا يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ وإِلَى اللَّهِ المَصِيرُ (18) : **یہ تخویف اخروی ہے۔**

إِنَّمَا تُنذِرُ الَذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وأَقَامُوا الصَّلاةَ ومَن تَزَكَّى فَإِنَّمَا يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ وإِلَى اللَّهِ المَصِيرُ : **یہ بشارت اخروی ہے۔**

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ (19) وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ (20) وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ (21) وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ (22)۔ **یہ مومن وکافر اور توحید وشرک کی تمثیلات ہیں۔**

إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ (23) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلا فِيهَا نَذِيرٌ (24): **تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ (25) ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (26): **تسلیہ مع تخویف دنیوی۔**

نوی عقلی دلیل : أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفاً أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ (27) (رکوع 4): آسمان سے مینہ برسانا اور زمین سے مختلف الوان واقسام کے پھل اور میوں پیدا کرنا پہاڑوں میں سفید، سرخ اور سیاہ وغیرہ مختلف رنگوں کے پتھر، انسانوں اور چوپاؤں میں رنگوں کا اختلاف۔ یہ سب اس کے کمال قدرت وصنعت کی نشانیاں ہیں۔ اس قادر وتوانا کے سوا کوئی کارساز نہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (28) : **یہ زجر ہے۔**

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِراً وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ (29) لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (30): **بشارت اخروی ہے۔**

دلیل وحی: وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ (31)۔

قرآن کی صورت میں ہم نے آپ کے پاس جو وحی بھیجی ہے اس میں جو مسئلہ **توحید** بیان کیا ہے وہ سراپا حق ہے۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (32) جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤاً وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (33) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ (34) الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ (35): **کتاب اللہ کی خدمت کرنے والوں کے لیے بشارت اخروی۔**

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ (36) وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ (37)۔ **منکرین کے لیے تخویف اخروی۔**

دسویں عقلی دلیل: إنَّ اللّٰہَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (38) (رکوع 5):

زمین و آسمان کی ہر پوشیدہ چیز کو اور دلوں میں چھپے ہوئے رازوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس لیے وہی کارساز اور حاجت روا ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلائِفَ فِي الأَرْضِ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ولا يَزِيدُ الكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إلاَّ مَقْتاً ولا يَزِيدُ الكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إلاَّ خَسَاراً (39) : **ترغیب مع تخویف اخروی۔**

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَاباً فَهُمْ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنْهُ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضاً إلاَّ غُرُوراً (40)۔ یہ دلائل سابقہ کا دوسرا تفصیلی ثمرہ ہے گذشتہ دلائل سے واضح ہو گیا ہے کہ ساری کائنات کا خالق و مالک بلا شرکت غیرے اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا اس کے سوا کوئی کارساز اور پکارے جاننے کے لائق نہیں۔ اب جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کیا زمین و آسمان کے پیدا کرنے میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اور اگر خالق ہوئے بغیر ہی وہ کارساز اور دعا پکارنے کے مستحق ہو گئے ہیں۔ تو اس کی کیا دلیل ہے؟ **مشرکین سے دلیل عقلی اور نقلی کا مطالبہ کیا گیا۔** اور وحی کا چونکہ امکان ہی نہیں ہے اس لیے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

گیارہویں عقلی دلیل: إنَّ اللّٰہَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ أَن تَزُولا ولَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً (41)۔ زمین کو اور آسمانوں کو اپنی اپنی جگہ اللہ ہی نے روک رکھا ہے۔ اللہ

کے سوا کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔ اس لیے ساری کائنات کا سہارا اور کارساز بھی وہی ہے۔ پہلی دلیل میں فرمایا زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور آخری دلیل میں فرمایا زمین اور آسمان کا نگہبان اور ان کو قائم رکھنے والا بھی وہی ہے۔

وأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَى مِنْ إِحْدَى الأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلاَّ نُفُوراً (42) اسْتِكْبَاراً فِي الأَرْضِ ومَكْرَ السَّيِّئِ ولا يَحِيقُ المَكْرُ السَّيِّئُ إِلاَّ بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ سُنَّتَ الأَوَّلِينَ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلاً ولَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلاً (43): **زجر مع تخویف دنیوی۔**

أَوَ لَمْ يَسِيرُوا فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ومَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ ولا فِي الأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيماً قَدِيراً (44) : **یہ تخویف دنیوی ہے۔**

سورۃ فاطر میں آیات توحید

1 ۔الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ جَاعِلِ المَلائِكَةِ رُسُلاً أُوْلِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَى وثُلاثَ ورُبَاعَ يَزِيدُ فِي الخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1) مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلا مُمْسِكَ لَهَا ومَا يُمْسِكْ فَلا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (2) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ والأَرْضِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (3)(رکوع 1)۔ نفی شرک فی التصرف

2 ۔واللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَاباً فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ (9) مَن كَانَ يُرِيدُ العِزَّةَ فَلِلَّهِ العِزَّةُ جَمِيعاً إِلَيْهِ يَصْعَدُ الكَلِمُ الطَّيِّبُ والْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ والَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ومَكْرُ أُوْلَئِكَ هُوَ يَبُورُ (10)(رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف

3 ۔واللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجاً ومَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَى ولا تَضَعُ إِلاَّ بِعِلْمِهِ ومَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ ولا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلاَّ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (11)۔(رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم۔

4 ۔ومَا يَسْتَوِي البَحْرَانِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ومِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْماً طَرِياً وتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وتَرَى الفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ولَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12) يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ ويُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وسَخَّرَ الشَّمْسَ والْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ المُلْكُ والَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (13)(رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف۔

5 ۔يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (13) إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ (14)(رکوع 2) ۔ نفی شرک فی الدعاء۔

6 ۔يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (15) إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (16) وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ (17)(رکوع 3)۔ نفی شرک فی التصرف۔

7 ۔وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ (19) وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ (20) وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ (21) وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ (22)(رکوع 3)۔ نفی شرک فی التصرف۔

8 ۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفاً أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ (27) وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (28)(رکوع 4)۔ نفی شرک فی التصرف

9 ۔إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (38)(رکوع 5)۔ نفی شرک فی العلم۔

10 ۔قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَاباً فَهُمْ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنْهُ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضاً إِلَّا غُرُوراً (40) إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ

والأَرْضَ أَن تَزُولا ولَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً (41)۔(رکوع 5)۔ نفی شرک فی العبادۃ و نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ فاطر ختم ہوئی

سورۃ یسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :

تمہید مع ترغیب

درمیان میں دعوی سورت کا ذکر اور دعوے پر پانچ دلائل عقلیہ چار درمیان میں ایک آخر میں،

شکوے

زجریں

تخویفیں

بشارتیں

اور سب سے آخر میں سورت کا **خلاصہ**۔

تفصیل: يس (1) والْقُرْآنِ الحَكِيمِ (2) إنَّكَ لَمِنَ المُرْسَلِينَ (3) عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (4) تَنزِيلَ العَزِيزِ الرَّحِيمِ (5) لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (6) لَقَدْ حَقَّ القَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لا يُؤْمِنُونَ (7) إنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلالاً فَهِيَ إِلَى الأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ (8) وجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَداً ومِنْ خَلْفِهِمْ سَداً فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لا يُبْصِرُونَ (9) وسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لا يُؤْمِنُونَ (10) إنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وخَشِيَ الرَّحْمَنَ

بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وأَجْرٍ كَرِيمٍ (11)، **تمہید مع ترغیب۔** قرآن حکیم ایسی عظیم الشان کتاب آپ کی صداقت پر شاہد ہے لیکن اکثر لوگ بوجہ مہر جباریت ایمان نہیں لائیں گے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى ونَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وآثَارَهُمْ وكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (12)۔ **تخویف اخروی ہے۔**

واضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (13) إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ (14) قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا ومَا أَنزَلَ الرَّحْمَنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ تَكْذِبُونَ (15) قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ (16) ومَا عَلَيْنَا إِلاَّ الْبَلاغُ الْمُبِينُ (17) قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ ولَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (18) قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ (19) وجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (20) اتَّبِعُوا مَن لاَّ يَسْأَلُكُمْ أَجْراً وهُم مُّهْتَدُونَ (21) ومَا لِيَ لا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (22) أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئاً ولا يُنقِذُونِ (23) إِنِّي إِذاً لَّفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (24) إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ (25) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ (26) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ (27) ومَا أَنزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ ومَا كُنَّا مُنزِلِينَ (28) إِن كَانَتْ إِلاَّ صَيْحَةً واحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ (29) (رکوع 2)۔ اصحاب القریہ کا قصہ کس قدر عبرت آموز ہے انہوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ایک مومن ناصح کو شہید کر ڈالا۔ ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔ لیکن ان کے سفارشی ان کو ہماری گرفت سے نہ چھڑا سکے۔ اس قصے کے ضمن میں **دعوی سورت** بھی آگیا۔ أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ

لا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئاً وَلا يُنقِذُونِ (23)، یعنی اللہ کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں جو کسی کو اس کی گرفت سے بچا سکے۔

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلاَّ كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (30): **یہ شکوہ ہے۔**

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لا يَرْجِعُونَ (31) وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (32)،

یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ ہم نے کتنی ہی سرکش اور مشرک قوموں کو ہلاک کیا اور ان کے شفعاء نے ان کو ہلاکت سے نہ بچایا۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ الأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَباً فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ (33) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ (34) لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلا يَشْكُرُونَ (35) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لا يَعْلَمُونَ (36) (رکوع 3)، **یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔** مردہ زمین کو زندہ کر کے اس سے غلہ پیدا کرنا کھجور اور انگور اور پھلوں کے باغات پیدا کرنا۔ زمین سے پانی کے چشمے جاری کرنا۔ یہ ہمارا کام ہے ان کے شفعاء اس میں شریک نہیں ہیں۔ تمہارے مزعومہ شفعاء اور معبود (فرشتے، جن، انبیاء علیہم السلام) ان کاموں میں سے ایک کام بھی نہیں کرسکتے۔ پھر وہ شفیع اور معبود کیسے بن سکتے ہیں۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ (37) وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (38) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (39) لا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (40)، **یہ تیسری عقلی دلیل ہے** یہ سارا نظام شمسی اللہ تعالیٰ کے

تصرف سے چل رہا ہے۔ اس کائنات کے نظم ونسق میں آج تک سر مو فرق نہیں آیا۔ اگر کوئی شفیع غالب ہے تو اس نظام میں ادنی سے ادنی تبدیلی کر کے دکھادے۔

وآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الفُلْكِ المَشْحُونِ (41) وخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (42) وإن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلا صَرِيخَ لَهُمْ ولا هُمْ يُنقَذُونَ (43) إلاَّ رَحْمَةً مِّنَّا ومَتَاعاً إلَى حِينٍ (44)، **یہ چوتھی عقلی دلیل ہے** ہم ان کو کشتیوں اور بحری جہازوں میں صحیح سلامت پار اتارتے ہیں۔ اور جب چاہیں غرق کر دیں لیکن ان کے مزعومہ سفارشہ اور کارساز انہیں غرق ہونے سے نہ بچا سکیں۔

وإذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ ومَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (45) ومَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إلاَّ كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (46) وإذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إنْ أَنتُمْ إلاَّ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (47)، **شکوہ ہے۔**

ويَقُولُونَ مَتَى هَذَا الوَعْدُ إن كُنتُمْ صَادِقِينَ (48) مَا يَنظُرُونَ إلاَّ صَيْحَةً واحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وهُمْ يَخِصِّمُونَ (49) فَلا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً ولا إلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ (50) ونُفِخَ فِي الصُّورِ فَإذَا هُم مِّنَ الأَجْدَاثِ إلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ (51) قَالُوا يَا ويْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وعَدَ الرَّحْمَنُ وصَدَقَ المُرْسَلُونَ (52) إن كَانَتْ إلاَّ صَيْحَةً واحِدَةً فَإذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (53) فَالْيَوْمَ لا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً ولا تُجْزَوْنَ إلاَّ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (54) (رکوع4)،

یہ تخویف اخروی ہے۔

إنَّ أَصْحَابَ الجَنَّةِ اليَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ (55) هُمْ وأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلالٍ عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ (56) لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ ولَهُم مَّا يَدَّعُونَ (57) سَلامٌ قَوْلاً مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ (58)، **یہ بشارت اخروی ہے۔**

وامْتَازُوا اليَوْمَ أَيُّهَا المُجْرِمُونَ (59) أَلَمْ أَعْهَدْ إلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لاَّ تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (60) وأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (61) ولَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلاًّ كَثِيراً أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (62) هَذِهِ جَهَنَّمُ الَتِي

كُنتُمْ تُوعَدُونَ (63) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (64) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (65)، **یہ بھی تخویف اخروی ہے۔**
وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ (66) وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيّاً وَلَا يَرْجِعُونَ (67) وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ (68)، **یہ تخویف دنیوی ہے۔**
وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ (69) لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيّاً وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (70) (رکوع5) **یہ آں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صداقت کی دلیل ہے۔**

مشرکین کہتے ہیں یہ (پیغمبر (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) شاعر ہے اور یہ قرآن شعر ہے، فرمایا قرآن شعر نہیں اور نہ ہم نے پیغمبر (علیہ السلام) کو شاعری کی استعداد ہی عطا فرمائی ہے۔ کیونکہ شاعری آپ کی شان کے لائق ہی نہیں۔
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَاماً فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (71) وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ (72) وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (73)۔ **یہ پانچویں عقلی دلیل ہے** یہ انواع و اقسام کے چوپائے جن میں سے کچھ تو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا وہ گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ یہ سب ہم ہی نے پیدا کیے ہیں ان کے مزعومہ معبودوں کا ان کی تخلیق میں کوئی حصہ نہیں۔ اس لیے وہ معبود اور شفیع نہیں ہوسکتے۔ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

يُنصَرُونَ (74)، جن کو ان مشرکین نے اپنا کارساز بنا رکھا ہے تا کہ بوقت حاجت ان کے کام آئیں وہ سب مل کر بھی ان کی مدد نہیں کر سکتے۔

فَلا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (76)، **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی اور مشرکین کے لیے تخویف اخروی ہے۔**

أَوَلَمْ يَرَ الإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (77) وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ (78)، **یہ شکوی ہے۔** انسان کس قدر احسان فراموش ہے۔ ہم نے اس کو ایک ناچیز قطرہ آب سے پیدا کیا۔ لیکن بڑا ہو کر وہ ہماری **توحید** اور قدرت میں جھگڑنے لگا اور کہنے لگا بھلا ان بوسیدہ ہڈیوں کو بھی کوئی زندہ کر سکتا ہے اس موقع پر اس نے اپنی پیدائش بھلا دی۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (79) الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الأَخْضَرِ نَاراً فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ (80) أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَى وَهُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِيمُ (81) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (82) فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (83)، **یہ جواب شکوی اور قیامت کا ثبوت ہے۔** جس ذات پاک نے پہلی بار ہر چیز کو نیست سے ہست کر لیا۔ مردہ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ جس کی قدرت کا ایک ادنی کرشمہ یہ ہے کہ وہ سرسبز درخت سے آگ پیدا کر سکتا ہے پھر جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمالیا وہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ حالانکہ اس کے لیے کوئی کام دشوار اور مشکل نہیں کسی کام کے پایہ تکمیل کو پہنچنے کے لیے صرف اس کا ارادہ ہی کافی ہے۔

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (83)، **یہ سورت کالب لباب ہے۔** ساری کائنات کا مکمل نظم ونسق صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں، اور قیامت ضرور آئے گی جس میں سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

سورۃ یسین میں آیات توحید

1:۔ومَا لِيَ لا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (22) أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئاً ولا يُنقِذُونِ (23)(رکوع2) نفی شرک اعتقادی و نفی شفاعت قہری۔

2:۔وآيَةٌ لَّهُمُ الأَرْضُ المَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَباً فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ (33) وجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وأَعْنَابٍ وفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ العُيُونِ (34) لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ ومَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلا يَشْكُرُونَ (35) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الأَرْضُ ومِنْ أَنفُسِهِمْ ومِمَّا لا يَعْلَمُونَ (36) وآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ (37) والشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ (38) والْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ القَدِيمِ (39) لا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ القَمَرَ ولا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (40) وآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الفُلْكِ المَشْحُونِ (41) وخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (42) وإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلا صَرِيخَ لَهُمْ ولا هُمْ يُنقَذُونَ (43)(رکوع3) نفی شرک فی التصرف

3 ۔ومَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ ومَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ وقُرْآنٌ مُّبِينٌ (69)۔(رکوع5) نفی علم شعر از نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)ودلیل صداقت آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

4 ۔أَوَ لَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَاماً فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (71) وذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ ومِنْهَا يَأْكُلُونَ (72) ولَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ ومَشَارِبُ أَفَلا يَشْكُرُونَ (73)(رکوع5) نفی شرک فی التصرف۔

5 ۔فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (83)۔(رکوع5)۔ نفی شرک ہر قسم و نفی شفاعت قہری۔

سورۃ یسین ختم ہوئی

سورۃ الصافات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ صٰفّٰت میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔وَالصَّافَّاتِ صَفاً (1) فَالزَّاجِرَاتِ زَجراً (2) فَالتَّالِيَاتِ ذِكْراً (3) إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ (4) رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ المَشَارِقِ (5)(رکوع 1)۔ نفی شفاعت قہری از ملائکہ

2 ۔وَحِفْظاً مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ (7) لا يَسَّمَّعُونَ إِلَى المَلإِ الأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ (8) دُحُوراً وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ (9) إِلاَّ مَنْ خَطِفَ الخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (10)(رکوع 1)۔ نفی شفاعت از شیاطین۔

3 ۔احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ (22) مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الجَحِيمِ (23) وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ (24) مَا لَكُمْ لا تَنَاصَرُونَ (25) بَلْ هُمُ اليَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ (26) وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (27) قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ اليَمِينِ (28) قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (29) وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ بَلْ كُنتُمْ قَوْماً طَاغِينَ (30) فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ (31) فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ (32) فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي العَذَابِ مُشْتَرِكُونَ (33) إِنَّا كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ (34)۔(رکوع 1)۔ نفی شفاعت از رہنمایانِ سوء و ذکر انجام بد تابعان و تبوعان۔

4 ۔سات پیغمبروں کے قصے برائے نفی شفاعت قہری۔

5 ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (180) وسَلامٌ عَلَى المُرْسَلِينَ (181) والْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ (182)۔ (رکوع 5)۔ نفی شرک ہمہ اقسام۔

سورۃ صافات ختم ہوئی

سورۃ ص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : تمہید مع ترغیب، تخویف، زجر، شکوی، دعوی پر پانچ نقلی دلیلیں۔ ایک عقلی دلیل اور ایک دلیل وحی۔ آخر میں فرشتوں اور جنات کے عجز کا بیان۔

تفصیلی خلاصہ : ص والْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ (1) بَلِ الَذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وشِقَاقٍ (2)، **تمہید مع ترغیب**۔ یہ قرآن سراپا نصیحت ہے اسے مانو۔ عناد و استکبار کی وجہ سے اس سے اعراض نہ کرو۔

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوْا ولاتَ حِينَ مَنَاصٍ (3) : **تخویف دنیوی**۔ ان سے پہلے منکرین کو ہم نے عذاب سے ہلاک کر دیا۔

وعَجِبُوا أَن جاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ وقَالَ الكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ (4)، **یہ شکوی ہے**۔ مشرکین کو تعجب ہے کہ ایک بشر کو نبی بنایا گیا، اس لیے وہ نبی نہیں بلکہ جادو گر ہے۔ اور مسئلہ **توحید** کا ایک نیا ڈھونگ رچائے ہوئے۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ (9)، **یہ زجر ہے۔** اللہ تعالیٰ تمام خزانوں کا مالک اور زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اسے معلوم ہے کون نبوت کا مستحق ہے۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ (9)، **یہ تخویف دنیوی ہے۔** ان سے پہلے بڑی بڑی طاقتور قومیں انکار حق کے جرم میں تہس نہس کر دی گئیں۔ یہ مشرکین بھی اسی طرح کے انجام کے منتظر ہیں۔

وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ (16): (رکوع 2)۔ **یہ شکوی ہے۔** یہ معاندین کس قدر بے باک ہیں کہ آخرت کا عذاب دنیا ہی میں مانگتے ہیں۔

اصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (17)۔ **آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔**

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ: **یہ پہلی نقلی دلیل ہے۔** حضرت داود (علیہ السلام) کیسے عظیم المرتبت پیغمبر تھے۔ دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال تھے۔ مگر اس کے باوجود ایک لغزش پر ان کو بھی تنبیہ کی گئی۔ جس پر انہوں نے انتہائی عاجزی اور زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اس لیے وہ کارساز اور شفیع غالب ہرگز نہیں ہو سکتے۔

ومَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ والأَرْضَ ومَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً ذَلِكَ ظَنُّ الَذِينَ كَفَرُوا فوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفرُوا مِنَ النَّارِ (27) (رکوع 3)، **یہ توحید پر عقلی دلیل ہے۔** زمین و آسمان اور یہ ساری کائنات یونہی بیکار نہیں پیدا کی گئی۔ بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ، **تخویف اخروی۔**

أَمْ نَجْعَلُ الَذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ (28)، **یہ زجر ہے۔**

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ ولِيَتَذَكَّرَ أُوْلُوا الأَلْبَابِ (29): **یہ دلیل وحی ہے۔** یہ سراپا برکت کتاب (قرآن) جس میں مسئلہ **توحید** اور دوسرے احکام کھول کر بیان کیے گئے ہیں ہم نے اس لیے نازل کی ہے تاکہ سمجھنے والے اس میں غور کر سکیں اور اسے سمجھیں۔

ووَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ العَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ (30) إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الجِيَادُ (31) فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ (32) رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوقِ والأَعْنَاقِ (33) ولَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَداً ثُمَّ أَنَابَ (34) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وهَبْ لِي مُلْكاً لاَّ يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الوَهَّابُ (35) فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ (36) والشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وغَوَّاصٍ (37) وآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الأَصْفَادِ (38) هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (39) وإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَى

وحُسْنَ مَآبٍ (40)(رکوع 3) **دوسری نقلی دلیل ہے۔** حضرت سلیمان (علیہ السلام) بڑے مرتبے کے پیغمبر اور بادشاہ تھے۔ وہ بھی ایک ابتلاء میں گرفتار ہوگئے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کی تو اس ابتلاء سے نجات پائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کارساز اور شفیع غالب نہ تھے۔

واذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وعَذَابٍ (41) (رکوع 4)، **تیسری نقلی دلیل،** حضرت ایوب (علیہ السلام) سخت جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ آخر اپنے مولائے مہربان کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کی تو اس نے محض اپنی رحمت سے انہیں شفائے کامل عطا فرمائی۔ جو خود ایسی تکلیفوں میں مبتلا ہوں اور مصائب سے اپنی حفاظت نہ کر سکیں۔ بھلا وہ کس طرح شفیع غالب اور کارساز ہو سکتے ہیں۔

واذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وإِسْحَاقَ ويَعْقُوبَ أُوْلِي الأَيْدِي والأَبْصَارِ (45)، **یہ چوتھی نقلی دلیل ہے۔** حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) ہمارے مخلص اور برگزیدہ بندے تھے اور ہمیشہ آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے تھے اس لیے وہ نہ کارساز ہو سکتے ہیں، نہ شفیع غالب۔

وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ (48)، **یہ پانچویں نقلی دلیل ہے۔** حضرت اسمعیل، الیسع اور ذوالکفر (علیہم السلام) سب نیکوکار اور ہمارے فرمانبردار بندے تھے، وہ کارساز اور شفیع غالب نہ تھے۔

وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ (49) جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ (50) مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ (51) وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ (52) هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ (53) إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ (54)، **بشارت اخروی ہے۔**

وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ (55) جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ (56) هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ (57) وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ (58) هَذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَباً بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ (59) قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَباً بِكُمْ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ (60) قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَذَا فَزِدْهُ عَذَاباً ضِعْفاً فِي النَّارِ (61) وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالاً كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ (62) أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيّاً أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ (63) إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ (64)۔ **یہ تخویف اخروی ہے۔**

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (65) رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ (66) قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ (67) أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ (68) (رکوع 5)، **دلائل عقلیہ ونقلیہ کے بعد دعوائے سورت کا ذکر ہے۔** جلیل القدر انبیاء (علیہم السلام) کا تو یہ حال ہے کہ بطور امتحان وابتلاء خود مصائب وبلیلات میں ماخوذ ہیں اور بارگاہ الٰہی میں عاجزی کر رہے ہیں اس لیے خدائے واحد وقہار اور

مولائے عزیز و غفار کے سوا کوئی کارساز اور متصرف و مختار نہیں۔ اور انبیاء (علیہم السلام) میں سے کوئی بھی اس کی بارگاہ میں شفیع غالب نہیں۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَى إِذْ يَخْتَصِمُونَ (69) إِن يُوحَى إِلَيَّ إِلاَّ أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (70)، **یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔** مشرکین کہتے تھے اگر تم سچے پیغمبر ہو تو ہمیں آئندہ حوادث کی قبل از وقوع اطلاع دو۔ نیز بتاؤ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ کب آئے گا۔ فرمایا جواب دو کہ مجھے کچھ علم نہیں کہ ملا اعلیٰ میں آئندہ حوادث کے بارے میں کیا طے ہو رہا ہے۔ مجھے تو جو چیز بتائی جاتی ہے وہ وحی کے ذریعے سے بتائی جاتی ہے۔ اور وحی کا تعلق بھی اکثر انہی امور سے ہوتا ہے جن کی دین و شریعت میں ضرورت ہو۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِّن طِينٍ (71) فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (72) فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (73)، ان آیتوں میں فرشتوں کا حال مذکور ہے کہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے عاجز اور فرمانبردار بندے ہیں اور اس کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ اس لیے وہ بھی کسی طرح شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔

إِلاَّ إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (74) قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ (75) قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (76) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ (77) وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ (78) قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (79) قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ

(80) إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (81) قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (82)۔ جنات کا یہ حال ہے کہ ان کے جد اعلی کو حکم خداوندی سے بغاوت کی بنا پر ملعون و مردود کر دیا گیا اور اس کو اور اس کی ذریت کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ اس لیے ایسی ملعون و مطرود جماعت بھی عند اللہ شفیع غالب نہیں ہو سکتی۔

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ (86) إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (87) وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ (88)، میں اس ناصحانہ تبلیغ اور ان واضح بیانات کا تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ تکلف سے اپنے دل سے باتیں بناتا ہوں۔ بلکہ اللہ کی وحی تم کو سناتا ہوں۔ اب تم نہیں مانتے قیامت کے دن غیر اللہ کو کارساز اور شفیع غالب سمجھنے کا انجام بد خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

سورۃ صٓ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهاً واحِداً إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (5)(رکوع 1)۔ نفی شرک فی التصرف۔

2 ۔" أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ العَزِيزِ الوَهَّابِ (9) أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا فِي الأَسْبَابِ (10) " نفئ شرک فی التصرف۔

3 ۔" قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ومَا مِنْ إِلَهٍ إِلاَّ اللَّهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ (65) رَبُّ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا العَزِيزُ الغَفَّارُ (66) " (رکوع 5)۔ نفئ شرک فی التصرف و نفئ شفاعتِ قہری۔

سورۃ صٓ ختم ہوئی

سورۃ زمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : تمہید مع ترغیب، ذکر دعوی تین بار، تفریع بر دعوی، دلائل عقلیہ علی سبیل الترقی سات، بیان ثمرہ دلائل چار بار، چھ دلائل وحی۔ ایک دلیل نقلی ضمنًا۔ بیان **زجر** چار بار تقابل **مومنین** وکافرین تین بار، **ترغیب** الی الھجرت۔

تفصیل:۔ " تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (1) " **تمہید مع ترغیب۔** یہ بہت بڑے غالب اور حکیم کا حکمنامہ ہے اسے مانو۔ اس سورت کو مضمون کے اعتبار سے چھ سلسلہائے مضامین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1) سلسلہ مضمون ذکر **دعوی**۔

(2) سلسلہ دلائل **عقلیہ**۔

(3) سلسلہ دلائل وحی۔

(4) سلسلہ بیان ثمرات

(5) سلسلہ ذکر **زجرات** اور

(6) سلسلہ تقابل بین **المومنین** والمشرکین۔

1۔ سلسلہ مضمون ذکر دعوی:۔ **دعویٰ** سورت کو تین بار ذکر کیا گیا ہے۔ اول " فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ " یہ **دعوی** سورۃ سابقہ پر متفرع ہے۔ جب اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب اور کارساز نہیں اور کوئی اس کی بارگاہ میں شفیع قاہر نہیں تو صرف اسی کی عبادت کرو۔

" أَلا لِلَّهِ الدِّينُ الخَالِصُ " یہ تنبیہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

" هُوَ اللَّهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ "۔ یہ **دعوی** پر تفریع ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور سب پر غالب ہے۔ ذکر **دعوی** دوسری بار۔ " قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصاً لَّهُ دِينِي (14) " (رکوع 2)، میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کروں گا واضح دلائل کے باوجود تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

2۔ سلسلہ دلائل عقلیہ علی سبیل الترقی:۔

پہلی عقلی دلیل: " خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ ويُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وسَخَّرَ الشَّمْسَ والْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى أَلا هُوَ العَزِيزُ الغَفَّارُ (5) " (رکوع 1)۔ زمین و آسمان کو اللہ نے

پیدا فرمایا۔ یہ دن رات کی آمد و رفت اور سورج اور چاند کا میعاد معین تک چلنا یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس کائنات میں غور و فکر کرو۔ یہ سب اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کے دلائل ہیں۔

دوسری عقلی دلیل: " خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقاً مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلاثٍ " (رکوع 1)۔ یہ دلیل اول سے بطور ترقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نظام شمسی کو پیدا فرمایا بلکہ خود تمہیں بھی اسی نے پیدا فرمایا۔ رحمِ مادر میں مختلف حالات سے گذار کر تمہاری پیدائش کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

تیسری عقلی دلیل: " أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعاً مُّخْتَلِفاً أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَراً ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَاماً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِأُوْلِي الْأَلْبَابِ (21) " (رکوع 2)۔ یہ دوسری دلیل سے بطور ترقی ہے۔ اللہ نے تمہیں پیدا کر کے ایسے ہی نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ تمہاری زندگی کی تمام ضروریات خصوصاً خوراک بھی مہیا فرمادی۔ اس لیے صرف اسی کی عبادت بجالاؤ۔ " ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً رَّجُلاً فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلاً سَلَماً لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ (29) " (رکوع 3) تمثیل برائے مؤمن و مشرک۔

چوتھی عقلی دلیل: " وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ (رکوع 4)، یہ دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم ہے جب تم مانتے ہو کہ زمین و آسمان کا خالق اللہ تعالی ہے تو لا محالہ اس کے سوا کوئی معبود اور پکار کے لائق بھی نہیں ہو گا۔

پانچویں عقلی دلیل: " اللَّهُ يَتَوَفَّى الأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا والَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ ويُرْسِلُ الأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتفَكَّرُونَ (42) " (رکوع 5)، پہلی اور دوسری دلیل میں ابتدائی حالات کا ذکر تھا۔ اب اس دلیل میں انسان کی انتہائی حالت کا ذکر ہے حاصل یہ کہ انسان کی ابتداء وانتہاء اللہ تعالیٰ کے تصرف واختیار میں ہے اس لیے وہی معبود برحق ہے۔

چھٹی عقلی دلیل: " أَوَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ ويَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (52) " (رکوع 5)۔ انسان کے ابتدائی اور انتہائی حالات کے بعد اس دلیل میں اس کے درمیانی حالات کا ذکر کیا گیا ہے کہ زندگی میں انسان کو روزی دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور جو خالق و رازق ہو وہی معبود ہو سکتا ہے۔

ساتویں عقلی دلیل: " اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وكِيلٌ (62) لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ " (رکوع 6)، ہر چیز کا خالق بھی وہی ہے اور ہر چیز کا محافظ و نگران بھی وہی ہے۔ لہذا سب کا معبود بھی وہی ہے۔

3۔ سلسلہ دلائل وحی:

پہلی دلیل وحی: " إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ (2) " (رکوع 1)۔ ہم نے آپ پر ایک عظیم الشان کتاب نازل فرمائی۔ جس کا سب سے اہم اور اولین پیغام یہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ یہ مسئلہ کسی کا خود ساختہ نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔

دوسری دلیل وحی: " قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ (11) وأُمِرْتُ لأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ (12) (رکوع 2)، مجھے وحی کے ذریعے سے حکم دیا گیا ہے کہ میں خالصۃً خدائے واحد کی عبادت کروں اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص عبادت کا مسئلہ میرا من گھڑت نہیں، بلکہ من عند اللہ ہے۔

تیسری دلیل وحی: " اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَاباً مُّتَشَابِهاً مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ومَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (23)" (رکوع 3)، یہ عمدہ اور پر تاثیر کتاب اللہ نے نازل فرمائی ہے۔ ایمان والے اس کی آیتیں سن کر کانپ اٹھتے ہیں۔ یہ کتاب میں نے اپنے پاس سے نہیں بنائی۔

چوتھی دلیل وحی: " إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدَى فَلِنَفْسِهِ ومَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ومَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ (41) " (رکوع 4)، ہم نے آپ پر پیغام حق کے ساتھ یہ عمدہ اور پر تاثیر کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ آپ تو ہماری پیغام سناتے ہیں اپنی طرف سے کوئی دعوی نہیں کرتے۔

پانچویں دلیل وحی علی سبیل الترقی: " واتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ العَذَابُ بَغْتَةً وأَنتُمْ لا تَشْعُرُونَ (55) (رکوع 6)، یہ ترقی من الادنی الی الاعلی ہے۔ پہلے فرمایا اعلان کرو کہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کہتا ہوں اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ پھر فرمایا یہ کیسی عمدہ اور پر تاثیر کتاب ہے (دلیل وحی سوم)، یہاں فرمایا اس احسن واعلیٰ کتاب کی دل وجان سے پیروی کرو۔

چھٹی دلیل وحی: " ولَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ولَتَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ (65) بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ (66) " (رکوع 7)، اللہ کی جانب سے میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ شرک سے تمام اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں جس طرح **توحید** کی طرف اللہ کے حکم سے دعوت دیتا ہوں۔ اسی طرح شرک کا رد بھی اسی کے حکم ہی سے کرتا ہوں۔ اس **دلیل وحی** کے ضمن میں **دلیل نقلی** بھی آگئی " وإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ " انبیاء سابقین (علیہم السلام) پر بھی یہ وحی نازل کی گئی کہ شرک سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

4:۔ سلسلہ بیان ثمراتِ دلائل:

پہلا چھوٹا ثمرہ " لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ " (رکوع 1) یہ پہلی عقلی دلیلوں کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔ ان دونوں دلیلوں سے واضح ہو گیا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

دوسرا چھوٹا ثمرہ " الحَمْدُ لِلَّهِ " (رکوع 3)، تیسری عقلی دلیل اور تمثیل مومن و کافر کے بعد دلیل اور تمثیل کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے کہ ان سے معلوم ہو گیا کہ تمام صفات کارسازی اللہ کے ساتھ خاص ہیں۔

پہلا بڑا ثمرہ " قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ " (رکوع 4)، گذشتہ دلائل سے واضح اور روشن ہو گیا کہ ساری کائنات میں متصرف و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لہذا اللہ کے سوا مشرکین جن کو پکارتے ہیں وہ تکلیف کو دور کرنے اور نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے۔

دوسرا بڑا ثمرہ " قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (46) " (رکوع 5)، یہ لوگ ایسے روشن اور واضح دلائل سے بھی نہیں مانتے اور انکار و جحود پر مصر ہیں۔ اس لیے آپ اللہ سے عرض کریں کہ اے اللہ! ہمارے اور ان کے درمیان آخری فیصلہ قیامت کے دن تو ہی فرمائے گا۔

5:۔ سلسلہ بیان زجرات:۔

زجر اول: " وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (3) " (رکوع 1)، مشرکین جو خود ساختہ معبودوں کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کا دعوی ہے کہ وہ ان معبودوں کو بالاستقلال مستحق عبادت نہیں سمجھتے۔ بلکہ

ان کی عبادت و تعظیم کو قرب خداوندی کا ذریعہ و وسیلہ اور ان کو عند اللہ شفیع سمجھتے ہیں۔ فرمایا دنیا میں دلائل سے انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ آخرت میں ان کو جہنم میں ڈال کر اس اختلاف کا قطعی فیصلہ کروں گا۔

زجر دوم: " وإِذَا مَسَّ الإنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيباً إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وجَعَلَ لِلَّهِ أَندَاداً لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ" (رکوع 1)۔ جب مشرک آدمی پر مصیبت آتی ہے تو وہ خود ساختہ شفعاء سے مایوس ہو کر معبود حق کو پکارتا ہے۔ لیکن اللہ اس کو اپنی مہربانی سے مصیبتوں سے نجات عطا فرمادیتا ہے تو وہ خدا کو بھول جاتا ہے۔ اور خدا کے انعامات کو معبودانِ باطل کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

زجر سوم: " أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لا يَمْلِكُونَ شَيْئاً ولا يَعْقِلُونَ (43) قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعاً لَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (44) وإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ وإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (45) " (رکوع 5)، یہ زجر اول کی تشریح ہے۔ مشرکین اپنے معبودانِ خود ساختہ کو عند اللہ شفیع غالب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ سراپا عاجز ہیں اور کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔

زجر چہارم " فَإِذَا مَسَّ الإنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ ولَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (49) " (رکوع 5)، یہ **زجر** بطور **شکویٰ** ہے۔ مشرک انسان جب معبودان باطلہ

سے مایوس ہو کر اپنی مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرما کر اس کو مصیبت سے نجات عطا فرماتا ہے تو وہ اس کامیابی کو اپنے علم و فہم کا کمال قرار دیتا ہے اور کہتا ہے میں نے فلاں حیلہ کیا۔ اور فلاں بزرگ کو سفارشی بنایا جس کی وجہ سے مصیبت ٹل گئی۔

6:۔ سلسلہ تقابل بین المؤمن والکافر:

اول: " أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِداً وَقَائِماً يَحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الأَلْبَابِ (9) (رکوع 1)، دلیل کے بعد مومن و کافر کی صفات میں تقابل کا ذکر کیا گیا۔ ایک وہ (مؤمن) ہے جو راتوں کو اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہوتا اور عبادت کرتا ہے اور آخرت کے عذاب سے ڈرتا اور رحمت خداوندی کی امید رکھتا ہے۔ اس کے مقابلے میں کافر ہے جو ان صفات سے عاری ہے۔

دوم " أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلإِسْلامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ أُوْلَئِكَ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (22) " (رکوع 3)، ایک وہ مومن ہے جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے اور اس کا سینہ نور اسلام سے منور ہو چکا ہے۔ اور ایک وہ کافر ہے جس کا دل پتھر کی مانند سخت ہے۔ اور اس میں قبول اسلام کی صلاحیت ہی موجود نہیں۔ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

سوم: " أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ العَذَابِ يَوْمَ القِيَامَةِ " (رکوع 3)۔ ایک وہ کافر ہے جس کے دونوں ہاتھ قیامت کے دن اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوں گے اور جہنم کی آگ سے وہ اپنے چہرے کی اوٹ

سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کے مقابلے میں مومن ہے جو عذاب جہنم سے مامون و محفوظ رہے س گا، کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں ؟۔ ابتدائے سورت میں دو دلیلوں کے بعد ثمرہ بیان کیا گیا اور سورت کے آخر میں تمام دلائل کے بعد بھی ثمرہ بیان کیا گیا۔ '' سُبْحَانَهُ وتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ '' (رکوع 7)، تاکہ معلوم ہو جائے کہ تمام دلائل دعویٰ کو صراحت سے ثابت کر رہے۔ اس سورت میں '' وأَرْضُ اللّٰهِ واسِعَةٌ '' (رکوع 2)، ہجرت کی ترغیب کی طرف اشارہ ہے۔ سورت میں جابجا تخویف و تبشیر کا بھی ذکر ہے۔

سورۃ زمر میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ (2) أَلا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (3)۔(رکوع 1)۔ نفی شرک فی الدعاء۔

2 ۔" إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ (2) أَلا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (3) " (رکوع 1)۔ نفی شفاعت قہری۔

3 ۔" قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ (11) وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ (12) " (کوع 1) ۔ نفی شرک فی الدعاء)۔

4 ۔" قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصاً لَّهُ دِينِي (14)" (رکوع 2)۔ نفی شرک فی الدعاء

5 ۔" ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً رَّجُلاً فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلاً سَلَماً لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ (29)" (رکوع 3)۔ تمثیل مشرک وموحد۔

6 ۔" وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ (38)

" (رکوع 4)۔ نفی شرک فی التصرف۔

7 ۔ " أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَ لَوْ كَانُوا لا يَمْلِكُونَ شَيْئاً ولا يَعْقِلُونَ (43) قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعاً لَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (44) " (رکوع 5)۔ نفی شفاعت قہری۔

8 ۔ " قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ عَالِمَ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (46) " (رکوع 5)۔ نفی شرک فی العلم۔

9 ۔ " قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الجَاهِلُونَ (64) " (رکوع 7)۔ نفی شرک فی العبادۃ۔

سورۃ زمر ختم ہوئی

سورۃ غافر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: سورت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ از ابتدائے سورت تا" الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ" (رکوع 7)

اور دوسرا حصہ از" قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِي البَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ العَالَمِينَ (66) (رکوع 7)۔ تا آخر سورت۔

پہلا حصہ:۔ چار عنوانوں پر مشتمل تمہید، اس کے بعد ترغیب، دعوائے سورت کا تین بار ذکر، اثبات **دعوی** کیلئے ایک **دلیل وحی**، ایک **دلیل نقلی** اور دو **عقلی** دلیلیں۔ ہر **عقلی** دلیل کے بعد ایک ایک ثمرہ، **تخویف دنیوی** کا مفصل نمونہ اور دوبار **تسلی** برائے آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔

دوسرا حصہ:۔ پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ۔

تفصیلی خلاصہ :" حم " تا" فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ "۔ تمہید ہے جو چار عنوانوں پر مشتمل ہے۔

عنوان اول " تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (2) غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ (3) "۔ یہ حکمنامہ اس شہنشاہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ مہربان ایسا کہ ہر توبہ کرنے والے کو معافی دے دے اور زبردست ایسا کہ سرکشوں کو سخت عذاب میں گرفتار کر دے۔

عنوان دوم:" مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ (4) كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (5) وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ (6) " اس ظاہر وباہر حکمنامے کا انکار صرف معاندین ہی کریں گے، او اقوام گذشتہ کی طرح اس جدال وانکار کی سزا دنیا ہی میں پالیں گے۔

عنوان سوم: " الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (7) رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (8) وَقِهِمُ

السَّيِّئَاتِ وَمَن تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الفَوْزُ العَظِيمُ (9) " جو لوگ اس حکمنامے کو مان لیں گے، ان کو یہ شرف حاصل ہو گا کہ عرش الٰہی کو اٹھانے والے اور عرش کے گرد تسبیح و تقدیس کرنے والے فرشتے ان کے لیے اللہ سے دعائیں کرتے رہیں گے۔

عنوان چہارم: " إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ (10) قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ (11) ذَلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ العَلِيِّ الكَبِيرِ (12) " (رکوع 2)۔ جو لوگ اس حکمنامے کو نہیں مانیں گے وہ آخرت میں غضب خداوندی کا مورد بنیں گے۔ " هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقاً وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلاَّ مَن يُنِيبُ (13) **یہ حکم نامہ ماننے کی ترغیب ہے۔**

ذکر دعوی: سورت کا مرکزی دعوی تین بار ذکر کیا گیا ہے۔

پہلی بار: " فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الكَافِرُونَ (14) (رکوع 2)۔ مصائب و حاجات میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناگوار گذرے اور وہ غیظ و غضب سے جل جائیں۔ " رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو العَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلاقِ (15) يَوْمَ هُم بَارِزُونَ لا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّمَنِ المُلْكُ اليَوْمَ لِلَّهِ الوَاحِدِ القَهَّارِ (16) الْيَوْمَ تُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

لا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (17) " **دعوی** کی اہمیت کا ذکر ہے۔ یہ حکمنامہ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ بلدن شان والے عرش عظیم کے مالک کی طرف سے ہے، جو ہمیشہ سے اپنے پیغمبروں پر اپنا حکمنامہ نازل فرماتا رہا ہے۔" وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ (18) " **تخویف اخروی** ہے۔" وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (20) " (الایۃ) متعلق **بدعوی** ہے۔" وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ " یہ امر اول ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے ہر ارادے کے مطابق فیصلہ کرلیتا ہے۔" وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ " یہ امر دوم ہے یعنی معبودانِ باطلہ ایسا نہیں کرسکتے۔" إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ " یہ ماقبل کی دونوں باتوں کی دلیل ہے۔

ذکر دعوی دوسری بار: " وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (60) " (رکوع 6)۔ اپنے مالک اور پروردگار کا حکم ہے کہ حاجات میں غائبانہ صرف مجھ ہی کو پکارو، جو لوگ صرف مجھے ہی پکارنے کے پابند نہیں، بلکہ میرے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں، میں انہیں ذلیل ورسوا کر کے جہنم میں داخل کروں گا۔

ذکر دعوی تیسری بار: ” هُوَ الحَيُّ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ (65) “ (رکوع 7)۔ اللہ تعالیٰ ہی زندہ جاوید ہے، اس پر کبھی موت نہیں آئیگی، اس لیے مصائب و آفات اور حاجات و مشکلات میں خالصۃً اسی کو پکارو، تمام صفات الوہیت اسی کی ذات پاک کے ساتھ مختص ہیں۔

دلیل وحی: ” تَنزِيلُ الكِتَابِ مِنَ اللَّهِ العَزِيزِ العَلِيمِ (2) “ (رکوع 1)۔ یہ حکمنامہ جو دعوائے **توحید** پر مشتمل ہے کسی انسان کا ساختہ پرداختہ نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

دلیل نقلی: ” ولَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الهُدَى وأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الكِتَابَ (53) “ (رکوع 6)۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو ہم نے جو کتاب دی تھی، جو بنی اسرائیل کے لیے ضابطہ ہدایت تھی، اس میں بھی ہم نے حکم دیا تھا کہ میرے سوا کوئی کارساز نہیں، اس لیے مصائب و حاجات میں صرف مجھے ہی پکارو۔

دلیل نقلی کے بعد" فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ (55)

" میں آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے **تسلی** ہے اور اس سے پہلے " إِنَّا لَنَنصُرُ

رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ (51) " میں بھی **تسلیہ** ہے۔

" إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلاَّ كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (56) " **زجر برائے معاندین۔** " لَخَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ

أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ (57) ثبوت قیامت پر دلیل انی۔" وما یستوی الاعمی والبصیر (الایۃ)" ثبوت

قیامت پر دلیل لمی۔" إِنَّ السَّاعَةَ لآتِيَةٌ لاَّ رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يُؤْمِنُونَ (59) دعوائے قیام

قیامت۔

پہلی عقلی دلیل: " اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِراً إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ

أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَشْكُرُونَ (61) " رکوع 7۔ رات اور دن ایسی نعمتیں اور ان کے علاوہ دیگر انعامات سب

اللہ کی طرف سے ہیں۔" ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (62) " یہ ثمرہ دلیل

ہے۔ وہی منعم و محسن اللہ تم سب کا مالک و خالق ہے اس کے سوا کوئی کارساز نہیں، اس لیے حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔

" كَذَلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ (63) " **یہ زجر ہے۔**

دوسری عقلی دلیل: " اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَاراً وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (64) " (رکوع 7)۔ اللہ نے تمہاری خاطر زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، تمہیں خوبصورت شکلیں عطا کیں اور تمہارے لیے حلال اور پاکیزہ روزی کا انتظام فرمایا۔ " ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ " یہ **دوسری عقلی دلیل** کا ثمرہ ہے۔ مذکورہ بالا صفتوں والا اللہ ہی تمہارا رب اور کارساز ہے اور وہی سب کا پروردگار ہے اس لیے غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔

تخویف دنیوی : " أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَاراً فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ (21) ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ (22) " (رکوع 3)۔ یہ مشرکین زمین میں چل پھر کر ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھتے جو ان سے قوت اور کارناموں میں بہت زیادہ

تھے، جب ہم نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑا تو ان کے وہ معبود انہیں ہمارے عذاب سے نہ چھڑا سکے جنہیں وہ دنیا میں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ اس کے بعد؛

" ولَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (23) " (رکوع 3) " تا " فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ العَذَابِ (45) " (رکوع 5)، **تخویف دنیوی کا ایک مفصل نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔**

" النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُواً وعَشِياً ويَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ العَذَابِ (46) وإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعاً فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيباً مِّنَ النَّارِ (47) قَالَ الَذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ العِبَادِ (48) وقَالَ الَذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْماً مِّنَ العَذَابِ (49) قَالُوا أَوَ لَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا ومَا دُعَاءُ الكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلالٍ (50) " (رکوع 5)۔ " إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا والَّذِينَ آمَنُوا فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا ويَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ (51) " (رکوع 6)۔ **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے پہلی بار تسلی کا ذکر ہے۔** اس کے بعد " فَاصْبِرْ إِنَّ وعْدَ اللَّهِ حَقٌّ واسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ والإِبْكَارِ (55) " **میں دوبارہ تسلی ہے۔**

دوسرا حصہ: دوسرے حصے میں پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ ہے۔

اعادہ دلیل وحی: " قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (66) " (رکوع 7) غیر اللہ کی دعا اور عبادت کو میں نے از خود شرک نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے مجھے منع کر دیا ہے کہ میں معبودان باطلہ کو پکاروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا فرمانبردار بندہ ہو کر رہوں جو ساری کائنات کا مالک اور کارساز ہے۔

اعادہ پہلی نقلی دلیل: " الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (70)، یہ **دلیل نقلی** اجمالی کی طرف اشارہ ہے اور " ما ارسلنا به " سے مسئلہ **توحید** مراد ہے۔

دوسری نقلی دلیل: " وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ (78) " (رکوع 8)۔ یہ بھی **دلیل نقلی** اجمالی کی طرف اشارہ ہے۔

اعادہ دلیل عقلی اول: " هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخاً وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّى مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلاً مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (67) هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (68) " (رکوع 7)۔ اللہ تعالیٰ ہی نے تمام انسانوں کو پیدا

کیا۔رحم مادر میں تخلیق کے تمام مدارج سے گذار کر احسن تقویم میں پیدا کیا اور دنیا کی زندگی میں تمام ضروریات مہیا کیں۔زندگی اور موت اسی کے قبضہ میں ہے۔اس لیے وہی کارساز اور حاجت روا ہے، حاجات میں غائبانہ اسی کو پکارنا چاہیے۔

دلیل عقلی دوم: "اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (79) وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ (80) وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ (81)"

(رکوع 9)،اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے چوپائے پیدا فرمائے جن میں سے کچھ تو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جن کا گوشت کھایا اور دودھ پیا جاتا ہے۔جس محسن حقیقی نے یہ سب نعمتیں عطا فرمادیں وہی مالک و معبود اور متصرف و کارساز ہے، مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارنا چاہیے۔

اعادہ تخویف دنیوی: مشرکین مکہ نے ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ طاقتور اور زیادہ دولتمند تھے۔انہوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں پکڑ لیا۔سرکش لوگوں کے لیے ہمارا یہی دستور ہے۔

سورۃ مومن میں آیت توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔ ” فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (14) “ (رکوع 2)۔ نفی شرک اعتقادی۔

2 ۔ ” وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (20) “ (کوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔ ” وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (60) “ (رکوع 6)۔ نفی شرک اعتقادی۔

4 ۔ ” ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (62) “ (رکوع 7)۔ نفی شرک ہر قسم۔

5 ۔ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۔ برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

6 ۔ ” هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (65) “ نفی شرک اعتقادی۔

7 ۔ ” قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (66) “ نفی شرک اعتقادی۔

سورۃ غافر ختم ہوئی

سورۃ حم السجدۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :

1۔ تمہید مع ترغیب،

2۔ چار عقلی دلیلیں علی سبیل الترقی،

3۔ ہر دلیل کے بعد تخویف دنیوی یا اخروی، چار شکوے علی سبیل الترقی دوسرے اور تیسرے شکوے کے درمیان طریق تبلیغ کا بیان اور چاروں شکووں کے بعد ایک ایسی آیت جس کا تعلق چاروں شکووں سے ہے۔

4۔ تین شبہات کے جوابات

5۔ اور ایک دلیل وحی ضمناً۔

تفصیل: " تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (2) كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآناً عَرَبِياً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (3) بَشِيراً وَنَذِيراً فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لا يَسْمَعُونَ (4) " (رکوع 1) **۔ تمہید مع ترغیب** یہ حکمناہ (کتاب) بڑے مہربان

بادشاہ کا ہے جس کی ہر آیت اور ہر بات نہایت واضح اور مفصل ہے، اس کی زبان نہایت فصیح و بلیغ عربی ہے۔ جو اللہ کی طرف انابت (رجوع) کرنے والوں کے لیے سراپا ہدایت ہے اور **بشارت** و تخویف پر مشتمل ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان اور اہم حکمنامہ ہے کہ اسے ضرور ماننا چاہیے۔

دعوائے سورت: " قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ (6) " (رکوع 1)۔ **اس میں صراحۃً دعوائے سورت کا ذکر ہے اور ضمناً دلیل وحی کا**۔ تم سب کا معبود اور کارساز ایک ہے اور یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بلکہ اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ اس لیے اسی کی طرف سیدھی راہ پر چلو، **توحید** کو مانو اور اسی سے اب تک جو شرک کیا ہے، اس کی اور دوسرے گناہوں کی معافی مانگو۔ کسی اور سے نہ مانگو

" قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ (6) الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (7) " **یہ تخویف اخروی ہے** اور جو اس کی طرف سیدھی راہ (راہ **توحید**) پر نہ چلا وہ مشرک ہے اور مشرکین کے لیے ویل (ہلاکت یا دوزخ کا مخصوص طبقہ) ہے جو اللہ کی **توحید** اور آخرت کو نہیں مانتے۔

" إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (8) " **یہ بشارت اخروی ہے** سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے۔

جواب شبہ: اس دعوے کے بارے میں یہ **شبہہ** کیا جاتا ہے کہ بعض اوقات مصیبت زدہ انسان غیروں کو پکارتا ہے تو وہ مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ یا بعض خواب ایسے نظر آتے ہیں جن سے غیر اللہ کو پکارنے کی تائید ہوتی ہے۔ تو اس کا جواب دیا " وقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ومَا خَلْفَهُمْ وحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ والإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (25) " رکوع 3) ۔یعنی یہ محض شیطانی کا اثر ہے۔ نیز شیاطین خواب دکھا کر شرک کی تلقین کرتے ہیں۔

چار شکوے علی سبیل الترقی:

پہلا شکوی " بَشِيراً ونَذِيراً فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لا يَسْمَعُونَ (4) وقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وفِي آذَانِنَا وقْرٌ ومِنْ بَيْنِنَا وبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ (5) " (رکوع 1) **یہ زجر بھی ہے۔** آپ ان مشرکین کو ایسی عظیم الشان کتاب سناتے ہیں۔ لیکن وہ اس سے اعراض کرتے ہیں اور سنتے بھی نہیں اور کہتے ہیں مسئلہ **توحید** سے ہمارے دل پردے میں ہیں اور ہمارے کان بہرے ہیں یعنی تمہاری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ بلکہ ہم تو ایسی باتوں کو سننے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں۔ جاؤ میاں اپنا کام کرو۔ ہم تو وہی کچھ کریں گے جو پہلے کرتے ہیں۔

دوسرا شکوی " وقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (26) " (رکوع 4)۔ یہ شکوی پہلے شکوے سے علی سبیل الترقی ہے۔ یہ معاندین نہ صرف یہ کہ خود قرآن نہیں سنتے بلکہ دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو شور پا کر دیا کرو، تا کہ تمہارے شور و شغب میں قرآن پڑھنے والے کی آواز دب کر رہ جائے۔

" فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَاباً شَدِيداً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (27) ذَلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ (28) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ (29) " (رکوع 4) **دوسرے شکوے بعد تخویف اخروی کا ذکر ہے** کفار و مشرکین کو ان کی بداعمالیوں کا شدید ترین عذاب دیا جائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

" إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (30) نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ (31) نُزُلاً مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (32) " (رکوع 4) **یہ اللہ کی توحید کو ماننے والوں اور اس پر قائم رہنے والوں کے لیے بشارت اخرویہ ہے** ان کو جنت ہر آسائش اور ہر منہ مانگی نعمت ملے گی۔

" وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (33) وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (34) وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (35) وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (36) " (رکوع 5)

۔یہ دوسرے شکوے سے متعلق ہے اور **اس میں ترغیب وترہیب اور طریق تبلیغ کا بیان ہے۔**
جب آپ ان کو حکمنامہ خداوندی سنائیں گے، وہ شور مچائیں گے، اور گالیاں دیں گے، اس وقت آپ صبر کریں۔ اوران کی سختی اور درشتی کا نرمی سے جواب دیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ بھی نرم پڑجائیں گے اور آپ کی بات سنیں گے۔ لیکن اگر کبھی بتقاضائے بشریت آپ کو غصہ آجائے تو شیطان کے شر سے خدا کی پناہ مانگیں۔

تیسرا شکوی: " إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ (41) لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (42) " (رکوع 5)۔یہ تیسرے شکوے کی تمہید ہے۔ مشرکین ازراہ عناد آپ پر اعتراضات کریں گے آپ اس سے تنگدل نہ ہوں، حالانکہ یہ ایک ایسی سچی کتاب ہے کہ اس پر اعتراض کی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ باطل اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ کیونکہ وہ حکمت والے اور ہر صفت سے متصف بادشاہ کا حکم نامہ ہے۔

" مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ (43) " **تمہید کے بعد یہ اصل شکوی ہے۔ اور ضمناً آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے،**
مشرکین آپ پر جو اعتراضات کر رہے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے انبیاء ورسل (علیہم السلام) کے ساتھ ان کے معاصر مشرکین نے بھی یہی رویہ اختیار کیا۔

اس کے بعد تین شبہات یا اعتراضات کا جواب ہے۔ یہ **شکوی** دوسرے شکوے سے بطور ترقی ہے۔ **اول تو وہ سنتے ہیں نہیں، خود سننا تو در کنار بلکہ وہ دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں۔ اور اگر وہ حسن تبلیغ اور نرمی گفتار سے متاثر ہو کر قرآن سن بھی لیں تو اس کا اثر قبول کرنے کے بجائے الٹے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن آپ اس سے غمگین نہ ہوں کیونکہ سابق انبیاء (علیہم السلام) کو بھی اس قسم کے حالات سے سابقہ پڑچکا ہے۔**

تین شبہات کا جواب:

پہلے شبہے کا جواب:۔ " وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآناً أَعْجَمِياً لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُوْلَئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (44) "

مشرکین کا شبہہ یہ تھا کہ قرآن کسی عجمی (غیر عربی) زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ یہ عربی قرآن تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خود بنا کر سناتا ہے۔ اس کا جواب دیا کہ اگر قرآن کسی عجمی زبان میں اترتا تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ یہ قرآن واضح اور مفصل کیوں نہیں، وہ ہماری تو سمجھ ہی میں نہیں آتا یہ قرآن ماننے والوں کے لیے سراسر ہدایت اور نسخہ شفا ہے۔ لیکن جو اسے سنتے ہی نہیں، اس لیے وہ گمراہی کی تاریکی ہی میں گم رہیں گے۔

دوسرے شبہے کا جواب " وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (45) " شبہہ یہ تھا کہ یہ قرآن سارے کا سارا ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوا، معلوم ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے پاس سے تھوڑا تھوڑا بنا کر سناتا ہے۔ نیز اگر یہ سچی کتاب ہوتی تو اس کے بارے میں اختلاف نہ ہوتا بلکہ سب لوگ ہی اس پر ایمان لے آتے۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو جو کتاب دی تھی وہ ایک ہی دفعہ میں ساری نازل کی گئی تھی اور وہ تھی بھی سچی کتاب، لیکن پھر بھی اس میں اختلاف کیا گیا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ انکار محض عناداً ہے۔

تیسرے شبہے کا جواب " وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ " شبہہ یہ تھا کہ جب ہم مانتے نہیں، تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا؟ تو اس کا جواب دیا گیا کہ عذاب کی آمد کا ایک وقت مقرر ہے وہ آئے گا ضرور، لیکن اپنے وقت پر اس سے پہلے نہیں آ سکتا۔

چوتھا شبہہ " لَا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ (49) وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَى رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَى فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ (50) وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ (51) " (رکوع 6)۔ انسان مشرک، معبودانِ باطلہ سے مانگتا ہوا تھکتا نہیں۔ لیکن جب اسے ان سے کچھ حاصل نہ ہو، تو فوراً ناامید ہو جاتا ہے اور خدا کو پکارنے لگتا ہے۔ اس کے بعد اگر اللہ

تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اس کی تکلیف دور کردے، تو صاف کہہ دیتا ہے بیشک میں اس انعام کا مستحق تھا، کیونکہ میں نے فلاں معبود یا بزرگ کو پکارا تھا۔ اور یہ قیامت جس کی آمد آمد کا ڈھنڈورہ پیٹا جارہا ہے اول تو آئے گی ہی نہیں اور اگر بالفرض آگئی تو وہاں بھی میرا بھلا ہی ہوگا۔ کیونکہ میرے یہ معبود اور بزرگ وہاں میرے سفارشی ہوں گے۔ مشرک انسان مذبذب اور ڈانواں ڈول رہتا ہے اور ایک حال پر قائم نہیں رہتا۔ جب اللہ تعالیٰ اس پر انعام فرماتا ہے تو وہ فخر و غرور سے اتراتا ہے اور خدا کا شکر نہیں بجالاتا۔ اور اگر اس پر کوئی مصیبت آجائے تو معبودانِ باطلہ سے مایوس ہو کر خدا کو پکارنے لگتا ہے اس شکوے کے درمیان " وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَى رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَى **فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ** (50) " **میں تخویف اخروی مذکور ہے**۔

" قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ (52) " یہ چاروں شکووں سے متعلق ہے، یعنی یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس سے کفر کرو، نہ خود اسے سنو اور نہ کسی اور کو سننے دو اور اگر کبھی سن ہی لو تو اس سے اثر پذیر ہونے کے بجائے اس پر ازراہ عناد و اعتراضات ہی کرتے رہو اور معبودانِ باطلہ کی دعا پکار کو ترک نہ کرو کیا یہ چیز تمہارے حق میں نقصان دہ نہ ہوگی؟ ضرور ہوگی اور ایسے معاند لوگ سب سے بڑے گمراہ ہیں۔

" **سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ** أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (53) " (رکوع 6)۔ **یہ تخویف دنیوی ہے**۔ ہم اپنے متصرف فی الامور ہونے کی نشانیاں اطراف

والے لوگوں میں اور خود ان میں دکھائیں گے جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ واقعی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

چار عقلی دلیلیں علی سبیل الترقی: اس سورت میں چار عقلی دلیلیں مذکور ہیں۔

پہلی دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے اور آخری دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔ جب وہی متصرف و مختار اور عالم الغیب ہے تو اس کے سوا کسی کو مصائب و حاجات میں پکارنا جائز نہیں۔ ہر **عقلی** دلیل کے بعد تخویف مذکور ہے۔

پہلی عقلی دلیل: " قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَاداً ذَلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ (9) وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ (10) ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعاً أَوْ كَرْهاً قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ (11) فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظاً ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (12)"

(رکوع 6)۔ حاصل یہ کہ تم کیسے نادان ہو کہ اس ذات پاک کے ساتھ اوروں کو شریک بناتے ہو۔ جس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی اور زمین کو رزق کے خزانوں سے مالا مال کر دیا۔ لیکن تمہارے خود ساختہ معبود جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان میں سے کوئی بھی یہ کام انجام نہیں دے سکتا۔

" فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ (13) إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ (14) فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ (15) فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً صَرْصَراً فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَى وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ (16) وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (17) " (رکوع 3)۔ **یہ پہلی عقلی دلیل کے بعد تخویف دنیوی ہے**۔ اگر مشرکین مکہ اس حکمنامے سے اعراض کریں تو ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو قوم عاد و ثمود کا ہوا۔ انہوں نے بھی اس حکم (الا تعبدوا الا اللہ) کا انکار کیا تو قوم عاد کو طوفان باد سے اور قوم ثمود کو آسمانی کڑک سے ہلاک کر دیا گیا۔

" وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (18) " **یہ اس حکم ماننے والوں کے لیے بشارت اخروی ہے۔**

" وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ (19) حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (20) وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (21) وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيراً مِّمَّا تَعْمَلُونَ (22) وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ (23) فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ (24) " (رکوع 3)۔ **یہ تخویف اخروی ہے** دنیوی عذاب کے علاوہ ان منکرین کے لیے آخرت میں بھی سخت عذاب تیار ہے۔ آخرت میں ان کے کان، ان کی آنکھیں، ان کے چہرے بلکہ ان کے تمام اعضاء ان کے خلاف

گواہی دیں گے، اس طرح ان کا کوئی جرم پوشیدہ نہیں رہے گا، اور انہیں ہر جرم اور گناہ کی پوری پوری سزا ملے گی۔

دوسری عقلی دلیل، یہ دلیل پہلی دلیل سے ترقی اور ان کی تفصیل ہے۔ اور اس میں قیامت کا اثبات بھی ہے " ومِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ والنَّهَارُ والشَّمْسُ والْقَمَرُ لا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ ولا لِلْقَمَرِ واسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (37) " (رکوع 5)۔ یہ پہلی دلیل کے ایک حصے (یعنی آسمان سے متعلق) کی تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشاناتِ قدرت میں سے دن، رات اور سورج و چاند ہے۔ یہ چیزیں اسی کے اختیار و تصرف میں ہیں۔ اور اس کے تابع فرمان ہیں۔ لہذا ان کو کارساز سمجھ کر ان کی عبادت و تعظیم بجانہ لاؤ۔

" ومِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ ورَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (39) " یہ پہلی دلیل کے ارضی (زمین سے متعلق) حصے کی تفصیل ہے۔ یہ بھی اس کی قدرت کے نشانات میں سے ہے کہ بنجر اور خشک زمین کو وہ مینہ برسا کر زندہ کرتا اور اس میں لہلہاتا سبزہ پیدا کر کے دکھاتا ہے کہ جو اس مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن مردہ انسانوں کو بھی زندہ کر لے گا۔ یہی قادر و قیوم تم سب کا معبود اور کارساز ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔

" إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَن يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِناً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (40) " (رکوع 5)۔ **یہ دوسری عقلی دلیل کے بعد تخویف اخروی ہے اور**

ضمناً بشارت اخروی ہے۔ ملحد اور مومن اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ ملحدین کو جہنم میں ڈالا جائے گا اور **مومنین** کاملین جہنم سے محفوظ رہیں گے۔ دونوں جماعتوں میں سے وہی جماعت بہتر ہے جو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے مامومن رہے گی۔

تیسری عقلی دلیل: " إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ (47) " (رکوع6)۔ اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں غیب کی کنجیاں اس نے کسی کے ہاتھ میں نہیں دیں۔

" إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ (47) وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ (48) " (رکوع6)۔ یہ تیسری دلیل کے بعد **تخویف اخروی ہے** قیامت کے دن مشرکین کے خود ساختہ سفارشی ان کے کام نہیں آئیں گے اور انہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

چوتھی عقلی دلیل " يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ " (رکوع6) اس دلیل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب اور حاضر وناظر نہیں۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا پروردگار ہر چیز سے باخبر اور اپنے علم محیط سے ہر جگہ حاضر وناظر ہے؟ پھر اس کے سوا اوروں کو کیوں پکارا جائے جو عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر وناظر نہیں ہیں۔

” أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ (54) “۔ یہ چوتھی دلیل کے بعد **تخویف دنیوی واخروی ہے**۔ ان منکرین **توحید** کا قیامت پر بھی ایمان نہیں۔ انہیں خبر دار رہنا چاہئے کہ وہ کسی بھی وقت اس کی دسترس سے باہر نہیں ہوسکتے۔ وہ جب چاہے دنیا میں انہیں پکڑے اور قیامت کے دن بھی وہ اس کی دسترس سے باہر نہیں ہونگے اور وہاں بھی وہ سزا پائیں گے۔

سورۃ حم السجدہ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَاداً ذَلِكَ رَبُّ العَالَمِينَ (9) وجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وبَارَكَ فِيهَا وقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ (10) ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا ولِلأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعاً أَوْ كَرْهاً قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ (11) فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وحِفْظاً ذَلِكَ تَقْدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ (12)" (رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف۔

2 ۔" وقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ومَا خَلْفَهُمْ وحَقَّ عَلَيْهِمُ القَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الجِنِّ والإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (25) " (رکوع 3)۔شیاطین انسانوں کو بیداری میں اور خواب میں مختلف طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں۔

3 ۔" ومِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ والنَّهَارُ والشَّمْسُ والْقَمَرُ لا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ ولا لِلْقَمَرِ واسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (37) فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ والنَّهَارِ وهُمْ لا يَسْأَمُونَ (38) ومِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا المَاءَ اهْتَزَّتْ ورَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي المَوْتَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (39) "۔(رکوع 5)۔ نفی شرک فی التصرف واثبات حشر ونشر۔

4 ۔" إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ومَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا ومَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَى ولا تَضَعُ إِلاَّ بِعِلْمِهِ ويَوْمَ

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ (47) " (رکوع 6)۔ نفی شرک فی العلم۔

5 ۔" سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الآفَاقِ وفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الحَقُّ أَوَ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (53) " (رکوع 6) نفی شرک فی العلم۔

سورۃ الشوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : ازالۃ شبہہ اور اس کے بعد اس سے متعلق دونوں دعو وں کے بارے میں آیات۔

پہلا دعوی تمام انبیاء(علیہم السلام) کی طرف یہی وحی کی گئی تھی کہ عالم الغیب اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔اس لیے صرف اسی کو پکارو۔

دوسرا دعوی انبیاء(علیہم السلام) کی اس متفق علیہ تعلیم کے خلاف جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیاہے وہ باغی اور گمراہ علماء کا کارنامہ ہے۔یہ تحریفات بعد کے لوگوں کے لیے قابل عذر نہیں ہیں جس طرح گوسالہ سامری کا آواز نکالنا گوسالہ پرستوں کے لیے قابل معذرت نہیں تھا پھر دونوں دعو وں کے متعلق آیات ہوں گی اور درمیان میں دفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ کا بیان ہو گا آخر سورت میں تینوں دلائل عقلی، نقلی اور وحی۔

تفصیل: " كَذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (3) " (رکوع 1)۔انبیاء(علیہم

السلام) کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اس سارے جہان میں اللہ تعالیٰ ہی متصرف و مختار اور کارساز ہے۔ " تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (5) "۔ فرشتے بھی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں اور اہل **توحید** کیلئے اللہ سے استغفار کرتے ہیں۔

" وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ (6) " **مشرکین پر زجر مع تخویف ہے۔**

" وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآناً عَرَبِياً لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ (7) " **ترغیب الی القرآن وبشارت تخویف اخروی۔**

" أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (9) " **اعادہ زجر۔**

" فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجاً يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (11) لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (12) "

یہ " لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ " سے متعلق ہے یعنی یہ مضامین بھی تمام انبیاء(علیہم السلام) کی طرف وحی کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب اور مالک و مختار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

" شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ (13) "

(رکوع 2) تمام انبیاء(علیہم السلام) کو ایک ہی دین کو قائم کرنے یعنی اللہ کی توحید کی تبلیغ کرنے اور غیر اللہ کی پکار سے روکنے کا حکم دیا گیا۔ تمام پیغمبر اللہ کی **توحید** پر متفق تھے۔

" وَمَا تَفَرَّقُوا إِلاَّ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ وَلَوْلا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (14) " **یہ اس سورت کے مرکزی شبہہ کا جواب ہے۔** شبہہ یہ ہے کہ جب تمام انبیاء(علیہم السلام) مسئلہ **توحید** پر متفق تھے، تو پھر کتب سابقہ میں اس کے خلاف لکھا ہوا کیوں ملتا ہے تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ بعد کے باغی پیشواؤں کی تحریف ہے، انہوں نے مسئلہ **توحید** کو سمجھنے اور جاننے کے بعد ضد و عناد کی وجہ سے **توحید** میں اختلاف ڈالا۔

" ومَا تفرَّقُوا إلاَّ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ العِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ ولَوْلا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وإنَّ الَذِينَ أُورِثُوا الكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (14) " **یہ ایک سوال کا جواب ہے۔** ان باغیوں اور سرکشوں پر عذاب کیوں نہیں آتا جو **توحید** کا انکار کرتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ اپنے وقت پر آئیگا۔

" وإنَّ الَذِينَ أُورِثُوا الكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ " ان گمراہ کن اور باغی علماء کے بعد جو لوگ آئے وہ ان کی محرف کتابوں کو دیکھ کر **توحید** کے بارے میں شکوک و **شبہات** کا شکار ہو گئے۔

" فَلِذَلِكَ فَادْعُ واسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ولا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ وأُمِرْتُ لأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا ورَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا ولَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لا حُجَّةَ بَيْنَنَا وبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وإلَيْهِ المَصِيرُ (15) " یہ ما قبل پر چار امور متفرعہ ہیں

(1) " فَلِذَلِكَ فَادْعُ " **آپ اسی حکنامہ کی دعوت دیتے رہیں**

(2) " واسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ، اسی پر قائم رہیں۔

(3) " ولا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ " ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔

(4) " قُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ وأُمِرْتُ لأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا ورَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا ولَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لا حُجَّةَ بَيْنَنَا وبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وإِلَيْهِ المَصِيرُ " میرا اسی پر ایمان ہے جو خدا نے نازل فرمایا۔ باغیوں کی تحریفات کو نہیں مانوں گا۔

" وأُمِرْتُ لأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ " مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔

حاصل یہ ہے کہ وہ لوگ شکوک میں پڑے رہیں اور باغیوں کی تحریرات کو مانتے رہیں، لیکن آپ **مسئلہ توحید کی دعوت کو جاری رکھیں** اور اسی پر قائم رہیں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاجات میں پکاریں اور اسی کی تبلیغ کریں اور اعلان کر دیں کہ میں اسی چیز کو مانوں گا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور مجھے انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

" والَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وعَلَيْهِمْ غَضَبٌ ولَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ "

(16) " باغی اور گمراہ علماء کی تحریفات کی پیروی کرتے ہوئے جن لوگوں نے اللہ کی **توحید** کو چھوڑا وہ اس بارے میں معذور نہیں ہیں، کیونکہ اول تو اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمادی ہے جو حق و باطل کے درمیان میزان ہے۔ دوم اس مسئلہ کو انبیاء (علیہم السلام) اور علماء حق تسلیم کر چکے ہیں اس لیے ان

مشرکین کا عذر قابل قبول نہیں جیسا کہ گوسالہ سامری کا آواز نکالنا گوسالہ پرستوں کے لیے معذوف ہونے کا سبب نہ بن سکا۔

" اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ (17) يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (18) "۔ یہ مشرکین کے لیے **تخویف اخروی ہے**۔

" اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (19) " یہ آیت پہلے دعوے سے متعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے، اس لیے غائبانہ اسی کو پکارو۔

" مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ (20) " (رکوع 3)۔ **یہ ترغیب فی الاخرۃ وتزہید فی الدنیا ہے**۔

" أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (21) " یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے۔ خدا کی شریعت میں تو یہی تھا کہ صرف اللہ ہی کو پکارو، کیا تمہارے پیشواؤں اور معبودوں نے اس کی شریعت کے خلاف کوئی نئی شریعت بنالی ہے؟۔

" أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (21) تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (22) " **تخویف اخروی ہے۔**

" تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (22) ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ (23) " **یہ بشارت اخرویہ ہے** اور درمیان میں " قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ " **سے ترغیب ہے**۔

" أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً فَإِن يَشَأِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (24) " **یہ شکوی ہے** رسول اللہ (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) گذشتہ انبیاء (علیہم السلام) اور کتب سابقہ کے مطابق دعوت پیش کرتے ہیں، لیکن معاندین پھر بھی آپ کو مفتری کہتے ہیں۔ " وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (25) " یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کنندہ اور غیب داں ہے، اسی سے گناہ بخشواؤ اور اسی کو پکارو۔

" ويَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ويَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ والْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (26) "

بشارت اخرویہ۔

" والْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ " **تخویف اخروی**۔

" ولَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الأَرْضِ ولَكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ (27) " یہ ایک سوال کا جواب ہے، وہ ایسا مہربان ہے تو سب کو فراخی سے رزق کیوں نہیں دیتا؟ اگر وہ سب کو فراخی سے رزق دیتا تو سب ہی اس کے احکام سے باغ ہو جاتے، اسلیے وہ اپنی حکمت سے ہر ایک کو ایک خاص اندازے سے دیتا ہے۔

" وهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وينشُرُ رَحْمَتَهُ وهُوَ الوَلِيُّ الحَمِيدُ (28) ومِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ وهُوَ عَلَى جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ (29) " یہ پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ کارساز اور متصرف و مختار وہی ہے، اس لیے حاجات میں اسی کو پکارو یہ پہلے **دعوی** پر **پہلی عقلی دلیل** ہے۔

" وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (30) وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (31) وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (32) إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (33) أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ (34) وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ (35) فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (36) " (رکوع4)۔ **یہ تخویف دنیوی ہے**۔

" فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا **وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (36) وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (37) وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (38) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ (39) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (40) وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ (41)** " یہ ایمان والوں کے لیے **بشارت اخرویہ** ہے۔ اور اس میں دفع عذاب کے لیے اور ثلاثہ کا بیان بھی ہے

(۱) شرک نہ کرو۔ " **لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ** "۔

(2) ظلم نہ کرو " وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (37) " اور

(3)احسان کرو(والَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (37) وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (38) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ (39) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (40) وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُوْلَئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ (41) إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ (42))۔یہ **تخویف اخروی** ہے۔

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ (44)

(رکوع5)۔یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے یعنی جو شخص محض ضدو عناد کی وجہ سے باطل پرست علماء کی تحریفات کو مان کر گمراہ ہو گیا، اسے راہ راست پر کوئی نہیں لا سکتا۔

” وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ (44) وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ (45) وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ (46) “ یہ **تخویف اخروی** ہے۔

" اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَأٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ (47) "۔ یہ دوسرے دعوے سے متعلق ہے اور **تخویف اخروی** بھی ہے۔ یعنی باغیوں اور گمراہوں کی تحریفات کی پیروی نہ کرو اور صرف اللہ ہی کو پکارو۔

" فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً إِنْ عَلَيْكَ إِلاَّ الْبَلاغُ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الإِنسَانَ كَفُورٌ (48) " یہ **زجر مع تسلیہ** ہے۔ اگر معاندین اعراض کرتے ہیں، تو آپ غمگین نہ ہوں آپ کا کام سنانا اور سمجھانا ہے نہ کہ منوانا۔

" وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الإِنسَانَ كَفُورٌ " یہ **زجر** ہے۔

" لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثاً وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ (49) أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَاناً وَإِنَاثاً وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيماً إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (50) " **یہ پہلے دعوی پر عقلی دلیل ہے** اور پہلے **دعوی** سے متعلق ہے۔ ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے اور اولاد دینا بھی اسی کے اختیار

میں ہے۔اس لیے حاجات میں اسی کو پکارو۔" وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلاَّ وَحْياً أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولاً فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ (51) " یہ ہی طریقوں سے کلام کیا گیا۔جو چیز اس وحی کے خلاف ہو گی وہ مفسد اور گمراہ کن پیشواؤں کی ایجاد اور تحریف ہو گی۔

" وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِن جَعَلْنَاهُ نُوراً نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (52) " یہ **دلیل وحی** ہے۔ان ہی تین طریقوں سے ہم نے آپ کی طرح وحی بھیجی ہے اور انبیاء سابقین (علیہم السلام) کی طرح آپ کو بھی **توحید** ہی کے لیے مبعوث کیا ہے۔

" صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ (53) " **دلیل عقلی** کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ شوریٰ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَهُوَ العَلِيُّ العَظِيمُ (4) " (رکوع 1)۔ نفی شرک فی التصرف۔

2 ۔" فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَمِنَ الأَنْعَامِ أَزْوَاجاً يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ (11) لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (12) " (رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف و نفی شرک فی العلم۔

3 ۔" شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلاَ تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى المُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ (13) " (رکوع 2)۔ تمام انبیاء (علیہم السلام) کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ صرف اللہ ہی کو پکارو تمام پیغمبروں کا دین ایک تھا۔

4 ۔" وَمَا تَفَرَّقُوا إِلاَّ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ العِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ وَلَوْلاَ كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (14) " (رکوع 2)۔ باغیوں نے مسئلہ توحید کو سمجھنے کے بعد محض ضد و عناد کی وجہ سے اس میں اختلاف ڈالا۔

5 ۔" وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الوَلِيُّ الحَمِيدُ (28) وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ

السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ وهُوَ عَلَى جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ (29) " (رکوع 3)۔ نفی شرک فی التصرف۔

6 ۔ " لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثاً ويَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ (49) " (رکوع 5)۔ نفی شرک فی التصرف۔ سورۃ الشوری ختم ہوئی

سورۃ زخرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : **تمہید مع ترغیب**، تین **عقلی** دلیلیں جن میں سے دو علی سبیل الاعتراف من الخصم ہیں۔ایک شروع میں اور ایک آخر میں۔چار نقلی دلیلیں۔ تین تفصیلی اور ایک اجمالی اور ایک **دلیل وحی** اور آخر سورت میں **دعوی** مذکور ہے یعنی شبہہ کا ازالہ اور درمیان میں ایک نہایت اہم **زجر** اور ایک **شکوی** اس کے علاوہ تخویف و تبشری اور عام **زجریں** اور شکوے۔

تفصیل:" حـــم (1) والْكِتَابِ المُبِينِ (2) إنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِياً لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (3) وإنَّهُ فِي أُمِّ الكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ (4) " **تمہید مع ترغیب ہے** اور عظمت کتاب کا بیان ہے۔یہ روشن اور واضح کتاب جس کا نام لوح محفوظ" علی حکیم "ہے،اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔

أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحاً أَن كُنتُمْ قَوْماً مُّسْرِفِينَ (5) **زجر ہے۔**

" وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الأَوَّلِينَ (6) وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلاَّ كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (7) فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشاً وَمَضَى مَثَلُ الأَوَّلِينَ (8)" **تخویف دنیوی ہے۔** ہم نے گذشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے، انہوں نے ماننے کے بجائے ان کا مذاق اڑایا، تو ہم نے ان سرکشوں کو ہلاک کر دیا جو ان مشرکین قریش سے بھی زیادہ طاقتور اور تنومند تھے۔

" وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ العَزِيزُ العَلِيمُ (9) " **یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے** علی سبیل الاعتراف۔ اگر ان مشرکین سے پوچھو کہ زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے، تو کہیں گے کہ اللہ نے، جب ہر چیز کا خالق وہی ہے تو کارساز بھی وہی ہے۔

" الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ مَهْداً وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلاً لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (10) وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ (11) وَالَّذِي خَلَقَ الأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الفُلْكِ وَالأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ (12) " **یہ دلیل عقلی پر تنویرات ہیں۔** زمین و آسمان کا خالق وہی ہے جس نے زمین کو ہموار بنایا اور اس میں راستے بنائے اور آسمان سے مینہ برسا کر مردہ زمین کو زندہ کیا اور ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا اور سواری کے لیے کشتیاں اور چوپائے پیدا کیے یہ سب کچھ اس لیے کیا تا کہ تم کائنات کو دیکھ کر

اس میں غور و فکر کر کے سمجھ لو کہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں اور تم اس کی طرف رجوع کرو۔

" وجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءاً إِنَّ الإنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ (15) أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ (16) وإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلاً ظَلَّ وجْهُهُ مُسْوَداً وهُوَ كَظِيمٌ (17) أَوَ مَن يُنَشَّأُ فِي الحِلْيَةِ وهُوَ فِي الخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ (18) " (رکوع 2) **یہ زجر ہے۔ دلیل عقلی** اور اس کی تنویر سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مشرکین کے اس عقیدے کا رد کیا گیا ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور کائنات میں اللہ کی طرف سے نائب متصرف ہیں اور پھر اللہ کی طرف نسبت کی تو بیٹیوں کی، حالانکہ خود بیٹیوں سے نفرت کرتے ہیں۔

" وجَعَلُوا المَلائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَاثاً أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ ويُسْأَلُونَ (19) " **یہ اعادہ زجر ہے** اور پہلے " جعلوا " کی تفسیر ہے۔

" وقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُم مَّا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ (20) " **یہ شکوی ہے۔**

مشرکین سے جب کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو مشیت ایزدی کا سہارا لیتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ حالانکہ یہ دلیل نہیں۔ شریعت دلیل عقلی، دلیل نقلی یا دلیل وحی سے ثابت

ہوتی ہے۔ " مَّا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ " لیکن ان کے پاس کوئی **عقلی** دلیل نہیں۔ " أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَاباً مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ (21) " اور ان کے پاس کوئی نقلی دلیل بھی نہیں ہے۔ " **بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا** آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ " اور **دلیل وحی** تو ان کے پاس ہو ہی نہیں سکتی۔ ان کے پاس اگر کوئی دلیل ہے تو صرف یہ کہ ہمارے باپ دادا چونکہ اسی دین (شرک) پر تھے، اس لیے ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

" وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ (23) " **یہ شکوے سے متعلق ہے**، آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں مسئلہ **توحید** پہنچانے کے لیے اپنا پیغمبر بھیجا، وہاں کے دنیادار اور دولتمند لوگوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی دین پر پایا ہے، اس لیے ہم انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔

" فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (25) " **یہ تخویف دنیوی ہے۔** ہم نے ان معاندین سے دنیا ہی میں انتقام لے لیا اور ان کا انجام بد کسی سے پوشیدہ نہیں۔

" وإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ (26) " (رکوع 3)۔ **یہ پہلی دلیل نقلی تفصیلی ہے**، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے اس دعوے پر کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت، دعا اور پکار کے لائق نہیں۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے معبودان باطلہ کی عبادت اور پکار سے بیزار ہوں۔ **اللہ تعالیٰ نے اس دعوت ابراہیمی (دعوت توحید) کو ان کی اولاد میں جاری فرمادیا اور اس کی تبلیغ کے لیے پیغمبر مبعوث کیے۔**

" بَلْ مَتَّعْتُ هَؤُلَاءِ وآبَاءَهُمْ حَتَّى جَاءَهُمُ الحَقُّ ورَسُولٌ مُّبِينٌ (29) " **یہ اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔** دلائل سے اہل مکہ پر مسئلہ **توحید** واضح ہو چکا ہے، اس لیے اب شبہے کی تو کوئی گنجائش نہیں، **بلکہ ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا میں متاع عیش سے مالا مال کر دیا، تو دنیوی عیش اور دولت کے نشے میں مخمور ہو کر انہوں نے انکار کر دیا۔**

"وقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا القُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ القَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ (31) " **یہ شکوی ہے۔** دولت دنیا نے انہیں اس قدر مسحور کیا کہ وہ نبوت کو بھی اپنا حق سمجھنے لگے۔

" أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضاً سُخْرِياً وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (32) " **یہ جواب شکوی ہے۔** اگر ہم نے دنیا میں ان کو دولت زیادہ دیدی ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کی رحمت (جس میں نبوت بھی داخل ہے) کی تقسیم بھی ان کے اختیار میں ہے۔

" وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ (33) " یہ " وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ (31) " **(شکوی) سے متعلق ہے۔** یہ لوگ دولت دنیا پر مغرور ہو کر الٹے سیدھے سوال کرتے ہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت ہی نہیں۔

" وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ (36) وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (37) حَتَّى إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ (38) وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ (39) " (رکوع 4)۔ **زجر مع تخویف اخروی ہے اور مشرکین کے نہ ماننے کی وجہ۔** جو لوگ محض ضد و عناد کی وجہ سے **توحید** کو نہیں مانتے، ان پر شیاطین مسلط ہو جاتے ہیں جو انہیں سیدھی راہ سے روکتے اور شرک کو مزین کر کے ان کو دکھاتے ہیں اور وہ شرک

کو ہدایت سمجھتے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن جب انہیں اپنے انجام کا پتہ چلے گا تو ان سے بیزار ہوں گے۔ لیکن اس وقت اس سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

" أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (40) " **یہ زجر ہے۔** ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے، آپ ان کو راہ راست پر نہیں لا سکتے۔

" فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ (41) " **یہ تخویف دنیوی ہے۔** یہ لوگ انتقام سے نہیں بچ سکتے، خواہ دنیا سے آپ کے رخصت ہو جانے کے بعد خواہ آپ کی زندگی میں، بہر حال وہ دنیوی عذاب اور رسوائی سے نہیں بچ سکتے۔

" فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (43) " **یہ دلیل وحی ہے۔** آپ حق پر اور سیدھی راہ پر ہیں، اس لیے آپ کی طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو، آپ اسی پر قائم رہیں۔

" وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ (45) " **یہ تمام انبیاء (علیہم السلام) سے دلیل نقلی اجمالی ہے۔** اپنے جد امجد حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا حال تو تم نے

سن ہی لیا، بھلا یہ بتاؤ کہ ان کے علاوہ جتنے بھی رسول ہم نے دنیا میں بھیجے ہیں کیا ان میں سے کسی کو ہم نے غیر اللہ کی عبادت کرنے اور غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت دی تھی؟

" ولَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا إِلَى فِرْعَوْنَ ومَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ العَالَمِينَ (46) فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ (47) وما نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلاَّ هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (48) وقَالُوا يَا أَيُّهَا السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ (49) فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ العَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ (50) ونَادَى فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وهَذِهِ الأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلا تُبْصِرُونَ (51) أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ولا يَكَادُ يُبِينُ (52) فَلَوْلا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ المَلائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ (53) فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً فَاسِقِينَ (54) فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ (55) فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفاً ومَثَلاً لِّلآخِرِينَ (56) " (رکوع 5)۔ **دوسری دلیل نقلی تفصیلی از موسیٰ (علیہ السلام) نیز متعلق بہ شکوی**

" وقَالُوا لَوْلا نُزِّلَ هَذَا القُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ القَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ (31) " **تخویف دنیوی** جس طرح مشرکین مکہ آپ پر اعتراض کرتے ہیں، فرعون نے بھی موسیٰ (علیہ السلام) پر اسی قسم کے اعتراضات کیے۔ آخر جب فرعون نے استکبار و عناد اور تحقیر حق و توہین اہل حق سے اللہ کے غضب کو دعوت دی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے ساری قوم کے ساتھ غرق کر کے ان سے انتقام لیا اور پچھلوں کیلئے عبرت و نصیحت کا ایک نمونہ بنا دیا۔ " ولَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ (57) " (رکوع 6)۔ جب حضرت عیسیٰ

(علیہ السلام) کا ذکر آتا ہے تو مشرکین مکہ تالیاں بجاتے ہیں کہ ان کی بھی تو عبادت کی گئی تھی، اس کا جواب آگے آرہا ہے کہ انہوں نے تو یہی تعلیم دی تھی کہ اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو اور انہوں نے اپنی عبادت کا کسی کو حکم نہیں دیا تھا بلکہ ان کے رفع کے بعد باغیوں نے ان کی عبات شروع کر دی۔"

ولَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ (60) " یہ ایک شبہہ کا جواب ہے۔ مشرکین نے کہا ہمارے معبود تو فرشتے ہیں نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ تو فرمایا فرشتہ ہونا معبود ہونے کا موجب نہیں، اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں۔

" ولَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ ولِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وأَطِيعُونِ (63) " ، **تیسری دلیل نقلی تفصیلی** از حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دلائل وبینات کے ساتھ آئے، تو انہوں نے یہی اعلان فرمایا کہ میرا اور تم سب کا مالک اور کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لیے صرف اسی کی عبادت کرو اور حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو، یہی صراط مستقیم (سیدھی راہ) ہے۔

" فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ (65) " **یہ سوال مقدر کا جواب ہے** کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی عبادت کرنے کا کسی کو حکم نہیں دیا تھا۔ تو پھر ان کی عبادت کیوں کی گئی۔ تو اس کا

جواب دیا گیا کہ بعد میں باغیوں نے **توحید** میں اختلاف ڈالا اور حضرت مسیح (علیہ السلام) کو معبود بنا لیا۔

" فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ " **یہ تخویف اخروی ہے۔**

" يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ (68) الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ (69) ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ (70) يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (71) وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (72) لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ (73) " (رکوع 7)۔ **یہ بشارت اخرویہ ہے۔** ایمان والوں کو قیامت کے دن کوئی خوف اور غم نہیں ہو گا۔ جنت میں ان کو ہر نعمت ملے گی وہاں ان کی ہر نعمت ملے گی اور وہاں ان کی ہر خواہش پوری کی جائے گی۔

"إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ (74) لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ (75) وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ (76) وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ (77) " **یہ تخویف اخروی ہے۔**

مجرمین عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ عذاب ان سے کبھی منقطع نہیں ہو گا اور نہ اس میں تخفیف ہی ہو گی۔

" لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ (78) " **یہ اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔**

" أَمْ أَبْرَمُوا أَمْراً فَإِنَّا مُبْرِمُونَ (79) " **یہ زجر ہے۔** مشرکین پیغمبر (علیہ السلام) کو ایذا پہنچانے کے منصوبے بنا رہے ہیں اور ہم نے آپ کی حفاظت کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہم ان کے پوشیدہ پروگراموں سے بیخبر ہیں۔ حالانکہ ان کی ہر بات فرشتوں کے پاس محفوظ ہے۔

"قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ (81) " یہ ابتداء سورت " وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءاً إِنَّ الإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ (15) " سے متعلق ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی نائب ہوتا، تو میں سب سے پہلے اس بات کو مانتا اور اس کی اطات کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان اور عرش عظیم کا مالک ہے، وہ نائب سے پاک اور منزہ ہے۔

" فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ (83) " **یہ زجر مع تخویف ہے۔**

" وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ (84) وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (85) " **یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔** زمین و آسمان میں وہی معبود برحق اور متصرف و کارساز ہے، ساری کائنات اسی کے قبضہ و اختیار میں ہے اور قیامت کا علم

بھی صرف اسی کو ہے۔ جب ساری کائنات میں وہی معبود اور متصرف و مختار ہے تو کوئی اس کا نائب بھی نہیں۔

" ولا یَمْلِكُ الَّذِینَ یَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلاَّ مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وهُمْ یَعْلَمُونَ (86) " **یہ سورت کا مرکزی دعوی ہے اور مشرکین کے ایک شبہے کا جواب ہے** کہ ہم نے مانا کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے، لیکن ہم اپنے معبودوں کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سفارشی ہیں۔ فرمایا مشرکین جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں انہیں ان کے حق میں شفاعت کا کوئی اختیار نہیں ہو گا۔

" ولَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خلَقَهُمْ لَیَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى یُؤْفَكُونَ (87) " **یہ تیسرے عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخصم۔** مشرکین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کا اور ان کے معبودان باطلہ کا خالق اللہ ہے، لیکن وہ پھر نہیں سمجھتے اور اللہ کیلئے ولد اور نائب تجویز کرتے ہیں۔

" وقِیلِهِ یَا رَبِّ إِنَّ هَؤُلاءِ قَوْمٌ لاَّ یُؤْمِنُونَ (88) " **یہ تخویف ہے۔** یہ لوگ ایسے سرکش اور ضدی ہیں کہ ایمان لانے کا نام نہیں لیتے آپ ان سے اعراض کریں۔ وہ عنقریب ہی دنیا میں اور پھر آخرت میں اپنا

انجام دیکھ لیں گے اور حقیقت ان پر واضح ہو جائیگی۔

سورۃ زخرف میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔ ” ولَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ العَزِيزُ العَلِيمُ (9) الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ مَهْداً وجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلاً لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (10) والَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ (11) والَّذِي خَلَقَ الأَزْوَاجَ كُلَّهَا وجَعَلَ لَكُم مِّنَ الفُلْكِ والأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ (12) “ (رکوع 1)۔

نفی شرک فی التصرف۔

2 ۔ ” وجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءاً إِنَّ الإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ (15) أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ (16) وإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلاً ظَلَّ وجْهُهُ مُسْوَدّاً وهُوَ كَظِيمٌ (17) أَوَ مَن يُنَشَّأُ فِي الحِلْيَةِ وهُوَ فِي الخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ (18) وجَعَلُوا المَلائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَاثاً أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ ويُسْأَلُونَ (19) وقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُم مَّا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ (20) أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَاباً مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ (21) بَلْ قَالُوا إِنَّا وجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ (22) “

(رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔ ” وإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ وقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ (26) إِلاَّ الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ (27) وجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (28) “ (رکوع 3) نفی شرک فی العبادۃ والدعاء۔

4 ۔ ” وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ (45) “ (رکوع 4)۔ کسی پیغمبر کی شریعت میں غیر اللہ کی عبادت اور پکار کو جائز نہیں رکھا گیا۔

5 ۔ ” إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (51) “ (رکوع 6)۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تعلیم یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو، انہوں نے اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا۔

6 ۔ ” وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ (84) وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (85) “ (رکوع 7)۔ نفی شرک فی العبادۃ والتصرف و نفی شرک فی العلم۔

7 ۔ ” وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (86) “ (رکوع 7)۔ نفی شفاعت قہریہ و نفی شفاعت بحق مشرکین۔

سورۃ زخرف ختم ہوئی

سورۃ الدخان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :

تمہید مع ترغیب،

دعوائے سورت (إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) **تخویف دنیوی،**

تخویف اخروی،

بشارت اخرویہ اور درمیان میں **توحید** پر ایک **دلیل عقلی** (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ (38) مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (39) "۔

تفصیل:" حم (1) وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ (2) إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ (3) فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (4) أَمْراً مِّنْ عِندِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (5) رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ "۔ **تمہید مع ترغیب**۔ یہ ایک عظیم الشان حکمنامہ ہے جسے ہم نے برکت والی رات میں **دعوی** ہے اور مشرکین کے ایک شب ہے کا جواب ہے۔

" فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ (10) يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ (11) رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ (12) أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ (13) ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ (14) إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلاً إِنَّكُمْ عَائِدُونَ (15) يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ (16)" **تخویف دنیوی ہے۔** مشرکین مکہ پر عنقریب قحط سالی کی صورت میں عذاب الٰہی آنے والا ہے، اس وقت خدا کو پکاریں گے کہ یہ عذاب دور کر دے تو ہم ایمان لے آئیں گے، لیکن جب ہم عذاب دور کر دیں گے تو وہ پھر سرکشی کریں گے آخر میدان بدر میں ہم ان کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ (17) أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (18) وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (19) وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ (20) وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ (21) فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ (22) فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلاً إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ (23) وَاتْرُكِ البَحْرَ رَهْواً إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ (24) كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (25) وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ (26) وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ (27) كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْماً آخَرِينَ (28) فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ (29)۔ **تخویف دنیوی کا نمونہ۔** فرعون اور اس کی قوم کا انجام دیکھ لو انہیں تکذیب، غرور و استکبار اور سرکشی کی کیا سزا ملی۔ جب ہمارا عذاب آیا تو کوئی چیز کام نہ آئی۔ دولت و سلطنت نہ لاؤ لشکر۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ العَذَابِ المُهِينِ (30) مِن فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَالِياً مِّنَ المُسْرِفِينَ (31) وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَى عِلْمٍ عَلَى العَالَمِينَ (32) وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ (33) (رکوع 2)۔ **بشارت دنیویہ کا نمونہ۔** بنی اسرائیل کو صبر و استقلال کا پھل ملا فرعون کے عذاب سے نجات ملی اور اپنے زمانے کے لوگوں پر اللہ نے ان کو فضیلت عطاء فرمائی۔

" إِنَّ هَؤُلاءِ لَيَقُولُونَ (34) إِنْ هِيَ إِلاَّ مَوْتَتُنَا الأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ (35) فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (36)" التفات بسوئے اہل مکہ، **یہ شکوی ہے**۔نہ صرف یہ کہ وہ **توحید** کا انکار کرتے ہیں، بلکہ قیامت اور دوبارہ جی اٹھنے کو بھی نہیں مانتے۔

"أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ (37) " **تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ**۔ مشرکین مکہ قوم تبع سے زیادہ طاقتور اور دولتمند نہیں ہیں۔ جب انہیں شرک اور استکبار کے جرم میں ہلاک کر دیا، تو یہ بیچارے کس باغ کی مولی ہیں۔

" وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لاعِبِينَ (38) مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (39) " **یہ توحید پر دلیل عقلی ہے**۔ زمین و آسمان اور اس سارے جہان کو ہم نے یونہی بیکار پیدا نہیں کیا، بلکہ ہر چیز کو اظہار حق کیلئے پیدا کیا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ ہماری وحدانیت اور قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔

" إِنَّ يَوْمَ الفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ (40) " **تخویف وبشارت اخرویہ ہے**۔

" إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ (43) طَعَامُ الأَثِيمِ (44) كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي البُطُونِ (45) كَغَلْيِ الحَمِيمِ (46) خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الجَحِيمِ (47) ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الحَمِيمِ (48) ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الكَرِيمُ (49) إِنَّ هَذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ (50)" (رجوع 3)۔ **یہ تخویف اخروی ہے**۔ کفار کو جہنم میں کھانے کو زقوم و رپینے کو کھولتا ہوا پانی دیا جائیگا۔

" إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ (51) فِي جَنَّاتٍ وعُيُونٍ (52) يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ (53) كَذَلِكَ وزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ (54) يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ (55) لا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلاَّ الْمَوْتَةَ الأُولَى ووَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (56) فَضْلاً مِّن رَّبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (57) " **یہ بشارت اخرویہ ہے۔**

متقی لوگ جنت میں ہوں گے جو ایک پر امن مقام ہو گا۔ پہننے کے لیے اعلی درجہ کا لباس ہو گا۔ حوران بہشتی رفاقت میں ہوں گی، ہر میوہ میسر ہو گا اور یہ تمام نعمتیں دائمی اور غیر فانی ہوں گی۔

" فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (58) " **یہ تمام سورت سے متعلق ہے۔**

" فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ (59) " **یہ تخویف دنیوی۔**

" فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ (10) " کیساتھ متلعق ہے۔

سورۃ دخان میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (6) رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ (7) لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ يُحْيِي ويُمِيتُ رَبُّكُمْ ورَبُّ آبَائِكُمُ الأَوَّلِينَ (8) "۔ نفی شرک اعتقادی۔

2 ۔" ومَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ والأَرْضَ ومَا بَيْنَهُمَا لاعِبِينَ (38) مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ ولَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (39) إِنَّ يَوْمَ الفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ (40) يَوْمَ لا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئاً ولا هُمْ يُنصَرُونَ (41) إِلاَّ مَن رَّحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ العَزِيزُ الرَّحِيمُ (42) " (رکوع 2) نفی شفاعت قہریہ و دلیل عقلی برائے اثبات توحید۔

سورۃ الدخان ختم ہوئی

سورۃ جاثیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :

تمہید مع ترغیب،

توحید پر پانچ عقلی دلیلیں اور ایک دلیل نقلی،

زجریں،

تخویفیں،

بشارتیں اور شکوے اور درمیان میں " ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (18) " سورت کا مقصودی دعوے۔

تفصیل:" حم (1) تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (2) " تمہید مع ترغیب، یہ حکمنامہ غالب اور حکمت والے بادشاہ کا ہے اسے مانو۔

" إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ لآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ (3) وفِي خَلْقِكُمْ ومَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (4) واخْتِلافِ اللَّيْلِ والنَّهَارِ ومَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (5) تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ (6) "۔ **یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الترقی والتدریج۔** صرف زمین و آسمان ہی میں ایمان والوں کے لیے خوشخبری اللہ کی وحدانیت کے کافی دلائل موجود ہیں۔ پھر انسانوں اور دیگر تمام جانوروں کی پیدائش میں رات دن کی آمد و رفت میں آسمان اور زمین سے روزی کا سامان بہم پہنچانے میں اور مختلف قسم کی ہوائیں چلانے میں عقل و بصیرت والوں کے لیے اس کی قدرت و وحدانیت کے بیشمار نشانات موجود ہیں۔ اگر مشرکین ان آیات و نشانات کو دیکھ کر بھی اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہیں لائیں گے تو پھر اس سے واضح تر تو کوئی دلیل نہیں۔

" ويْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (7) يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِراً كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (8) "

یہ زجر ہے مع تخویف اخروی۔ اس جھوٹے اور مجرم کے لیے ہلاکت ہے جو اللہ کی آیات بینات سنتا ہے اور غرور و استکبار سے اس طرح ان سے اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں، ایسے مجرم کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

" وإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئاً اتَّخَذَهَا هُزُواً أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (9) مِن ورَائِهِمْ جَهَنَّمُ ولا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئاً ولا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ولَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (10) هَذَا هُدًى والَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ (11) "۔ **یہ زجر ثانی ہے مع تخویف اخروی۔** یہ لوگ ایسے معاند ہیں کہ جب کوئی

آیت سن پاتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے نہایت ذلت آمیز عذاب تیار ہے اللہ کے عذاب سے نہ انہیں دنیا کی دولت بچاسکے گی اور نہ ان کے معبودان باطلہ ہی نجات دلا سکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لیے نہایت ہی ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

" اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ البَحْرَ لِتَجْرِيَ الفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ ولِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ولَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12) وسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مِّنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (13)" (رکوع 2)۔ **یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بطور ترقی۔** نہ صرف زمین میں بہنے والے دریا اور اس مندر اس نے اپنے حکم سے تمہارے کام میں لگا رکھے ہیں، بلکہ اس کے علاوہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو اس نے اپنے حکم سے تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں اللہ کی وحدانیت وقدرت کے کافی دلائل موجود ہیں۔

" قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْماً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (14) مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ ومَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (15)" **یہ تخویف دنیوی ہے۔** جو لوگ اللہ کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتے اور بیباک ہو کر اللہ کے حکمنامے کا انکار کرتے ہیں ان پر دنیا ہی میں اللہ کا عذاب آئیگا۔

" ولَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الكِتَابَ والْحُكْمَ والنُّبُوَّةَ ورَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى العَالَمِينَ (16) وآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلاَّ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ العِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ فِيمَا

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (17) " **یہ دلیل نقلی ہے۔** ہم نے توراۃ میں بھی یہی حکم دیا تھا کہ میرے سوا کسی اور کو کارساز نہ بنانا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد علماء سوٗ نے دیدہ و دانستہ محض ضد کی وجہ سے اس مسئلے میں اختلاف کیا۔

" ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (18) إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ (19) " **یہ سورت کا مقصودی دعویٰ ہے۔** ہم نے آپ کو واضح اور روشن شریعت عطا کی ہے آپ اس کی پیروی کریں اور ان نادانوں کی خواہشات نفسانیہ کا اتباع نہ کریں جو اندھا دھند اپنے مشرک باپ دادا اور گمراہ پیروں اور رہنماؤں کی پیروی میں خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہیں۔ ان کی اطاعت میں کچھ فائدہ نہیں۔

" أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (21) " **یہ زجر ہے** ان بدکردار اور منکرین کا خیال ہے کہ ہم ان کو **مومنین** صالحین کے باربر درجہ دیں گے۔ یہ خیال محض باطل ہے۔

" وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (22) " (رکوع 3)۔

یہ تیسری عقلی دلیل ہے مع تخویف اخروی۔ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے اظہار حق کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزاء و سزا ملے گی اور کسی پر زیادتی نہیں ہو گی۔

"أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (23)"۔ **یہ زجر ہے۔** یہ مشرکین اپنی خواہشات کی پیروی میں دلائل عقل و نقل کے بغیر ہی غیر اللہ کو معبود بنا کر پکارتے ہیں اللہ نے ان کے ضد و عناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت ثبت کر دی ہے، اس لیے وہ راہ راست پر نہیں آسکتے۔

" وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (24) " **یہ شکوی اولی ہے۔** یہ لوگ نہ صرف **توحید** باری تعالیٰ کے منکر ہیں بلکہ وہ قیامت کے بھی منکر ہیں اور نہ اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ دنیوی عذاب ان کے گناہوں کی سزا ہے وہ اسے حوادث زمانہ کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

" وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (25) " **یہ شکوی ثانیہ ہے۔** جب ان کے سامنے بعث و نشور کے دلائل نقل کیے جاتے ہیں۔ تو سوائے اس کے ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا کہ اگر تم سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا ہے تو ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھادو۔

" قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (26) " **یہ دونوں شکووں کا جواب ہے۔** جس ذات قادر و قیوم نے تمہیں نیست سے ہست کیا اور جس کے

اختیار میں موت ہے اس کو دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت ہے اور وہ لا محالہ سب کو دوبارہ زندہ کر کے میدان حشر میں جمع کرے گا۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ المُبْطِلُونَ (27) (رکوع 4)۔ زمین و آسمان کی حکومت اللہ ہی کے لیے مختص ہے اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے، اس لیے اس کے سوا کوئی معبود، کارساز اور پکارے جانے کے لائق نہیں۔

" وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ (27) وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (28) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** قیامت کے دن باطل پرست بہت بڑے خسارے میں رہیں گے۔ ہر شخص کا اعمالنامہ جس میں اس کے تمام اعمال کا مکمل ریکارڈ ہو گا اسی کے مطابق سب کو سزائیں دی جائیں گی۔

" فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (30) " **یہ بشارت اخرویہ ہے۔** جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گئے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْماً مُّجْرِمِينَ (31) وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلاَّ ظَناً وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ (32) وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (33) وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ (34) ذَلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُواً وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلا هُمْ

يُسْتَعْتَبُونَ (35) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** قیامت کے دن کفار و مشرکین سے کہا جائیگا کہ کیا تمہیں اللہ کی آیتیں نہیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں، لیکن تم غرور و استکبار سے ان کو جھٹلاتے تھے اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور قیامت ضرور آئے گی تو تم کہتے تھے ہم قیامت کو کیا جانیں، ہم نہیں مانتے۔ قیامت کے دن ان کے تمام اعمال بد کا نتیجہ ظاہر ہو جائے گا اور ان کا خمیازہ بھگتیں گے۔

"وقِيلَ اليَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا ومَأْوَاكُمُ النَّارُ ومَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ (34)" ۔ قیامت کے دن ان سے یہ بھی کہا جائیگا کہ جس طرح تم نے آخرت کی پروانہ کرتے ہوئے اس کے لیے کوئی تیاری نہ کی اسی طرح آج تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا اور تمہاری ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیونکہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا اور دنیوی زندگی پر مغرور ہو گئے۔ آج تمہیں اللہ کے عذاب سے بچانیوالا کوئی نہیں۔

فَلِلَّهِ الحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ ورَبِّ الأَرْضِ رَبِّ العَالَمِينَ (36)۔ **یہ پانچویں دلیل عقلی ہے** اور چوتھی دلیل پر متفرع ہے جب زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے تو تمام صفات کارسازی بھی اسی کے ساتھ مختص ہیں کیونکہ وہ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق اور مربی ہے، اس ساری کائنات میں بڑائی اور برتری بھی اسی ہی کی صفت ہے، عظمت و کبریا کا مالک وہی ہے۔

سورۃ جاثیہ کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔" وفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (4) واخْتِلافِ اللَّيْلِ والنَّهَارِ ومَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (5) (رکوع 1)۔ نفی شرک فی التصرف۔

2 ۔" اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ البَحْرَ لِتَجْرِيَ الفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ ولِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ولَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12) وسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مِّنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (13) (رکوع 2)۔ نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔ولِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ويَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ المُبْطِلُونَ (27) (رکوع 4)۔ نفی شرک فی التصرف۔

4 ۔" فَلِلَّهِ الحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ ورَبِّ الأَرْضِ رَبِّ العَالَمِينَ (36) ولَهُ الكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (37) " (رکوع 4)۔ نفی شرک فی التصرف واثبات تمام صفات کارسازی برائے اللہ تعالیٰ۔

سورۃ جاثیہ ختم ہوئی

سورۃ الاحقاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : دعوائے سورت پر چار تفصیلی دلائل، ایک دلیل عقلی اور ایک دلیل وحی، ابتدا میں تمہید مع ترغیب کے بعد مشرکین سے دلیل عقل و نقل کا مطالبہ اور آخر میں سورت کے مرکزی مضمون کا ذکر، زجر و تخویف، شکوی، تخویف و تبشیر اور آخر میں ایک دلیل عقلی برائے اثبات قیامت، خاتمہ میں ایک آیت متعلقہ تمام حوامیم۔

تفصیل: "تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (2) " **تمہید مع ترغیب۔** یہ حکمنامہ غالب و حکیم بادشاہ کا ہے۔ اسے مانو۔

" مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ (3) "

دلیل توحید عقلی۔ اس ساری کائنات کو ہم نے اظہار حق کے لیے پیدا کیا ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، اس کی صفات کارسازی اور اس کی وحدانیت کی دلیل ہے۔

" والَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ" **یہ زجر ہے،** لیکن اس کے باوجود کفار اعراض کرتے ہیں۔

" قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (4)" اس میں مشرکین سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ غیر اللہ کی الوہیت اور پکار کے لائق ہونے پر کوئی **عقلی** یا نقلی دلیل پیش کریں۔ جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں کیا وہ کسی چیز کے خالق ہیں، یا کسی آسمانی کتاب یا کسی پیغمبر کے ارشاد و عمل سے ان کا **دعوی** ثابت ہے تو پیش کریں۔

" وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لاَّ يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ (5) وإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ (6)" **یہ مذکورہ مطالبے کا ثمرہ ہے،** جب تمہارے پاس کوئی **عقلی** اور نقلی دلیل موجود نہیں تو پھر ان کو کیوں پکارتے ہو۔ جو شخص ایسے خود ساختہ معبودوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک بھی کسی کی پکار کا جواب نہ دے سکیں اور پکارنے والوں کی پکار سے بیخبر ہوں، اس سے بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے۔

" وإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (7) " **یہ پہلا شکوی ہے۔**

جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو جادو بتاتے ہیں۔

" أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئاً هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ كَفَى بِهِ شَهِيداً بَيْنِي وبَيْنَكُمْ وهُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ (8) " **یہ دوسرا شکوی ہے** کہتے ہیں یہ قرآن عیاذاباللہ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کا خود ساختہ ہے۔

" أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئاً هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ كَفَى بِهِ شَهِيداً بَيْنِي وبَيْنَكُمْ وهُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ (8) " **یہ دوسرے شکوے کا جواب ہے اور ضمناً دلیل وحی ہے۔**

میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا، بلکہ اللہ کی وحی سے کہہ رہا ہوں اور اگر میں نے اللہ پر افتراء کیا ہے، تو تم مجھے اللہ کی گرفت سے نہیں چھڑا سکتے۔

" قُلْ مَا كُنتُ بِدْعاً مِّنَ الرُّسُلِ ومَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي ولَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ ومَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (9) "

یہ دلیل وحی پر ایک سوال وحی آئے۔

" قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَ كَفَرْتُم بِهِ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (10) " **یہ زجر ہے اور اس کے ضمن میں پہلی دلیل نقلی تفصیلی کا ذکر ہے۔** اے منکرین! یہ بتاؤ اگر یہ قرآن فی الواقع اللہ کی طرف سے ہو اور علماء اہل کتاب بھی اس کی تصدیق کر چکے ہوں، لیکن پھر بھی تم ایمان نہ لاؤ تو کیا تم سب سے بڑے گمراہ نہیں ہو گے؟

" وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْراً مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ (11) "

یہ شکوی ہے۔ مشرکین، ایمان والوں کے بارے میں کہتے ہیں اگر توحید اور قرآن کوئی اچھی چیز ہوتی تو وہ اسے قبول کرنے میں ہم پر سبقت نہ لیجاتے کیونکہ ہم ہمیشہ نیک کاموں میں آگے آگے ہوتے ہیں یہ ان کا زعم باطل تھا۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول حق کی توفیق ہی نہیں دی اس لیے وہ اس کو افترا بتاتے ہیں۔

" وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً وَرَحْمَةً وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَاناً عَرَبِياً لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَى لِلْمُحْسِنِينَ (12) " **یہ پہلی تفصیلی نقلی دلیل ہے از تورات۔** اور اس سے پہلے تورات میں بھی یہی مضمون بیان کیا جاچکا ہے۔ اسلیے قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔

" إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ (13) أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (14) " (رکوع 2)۔ **یہ بشارت اخرویہ ہے۔** جن لوگوں نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور پھر تادم واپسیں اس پر قائم رہے انہیں آخرت میں کوئی خوف و غم نہیں ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

" وَوَصَّيْنَا الإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (15) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ (16) " اگر کوئی شخص چالیس برس کی عمر میں کفر و شرک سے توبہ کرلے، تو اس کے بھی گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اسے جنت میں داخل کردیا جائیگا۔

" وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلاَّ أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ (17) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (18) " **یہ زجر ہے مع تخویف اخروی۔** لیکن جو لوگ اپنے

توحید پرست والدین کی بات نہیں مانتے، شرک اور انکار آخرت پر اڑے رہتے ہیں ان کے لیے آخرت میں دائمی خسارہ ہے۔

" ویوم يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا واسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ (20)" یہ بھی تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے مشرکین و کفار سے کہا جائیگا تم دنیا میں عیش و عشرت کے مزے اڑا چکے اور تمام لذات سے دنیا میں متمتع ہو چکے ہو۔ اس لیے آج تمہیں کبر و غرور اور عناد و استکبار کی سزا میں رسوا کن عذاب دیا جائیگا۔

" واذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالأَحْقَافِ وقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ومِنْ خَلْفِهِ أَلاَّ تَعْبُدُوا إلاَّ اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (21) قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (22) قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ ولَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ (23) فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضاً مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ (24) تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لا يُرَى إلاَّ مَسَاكِنُهُمْ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ (25) ولَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعاً وأَبْصَاراً وأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ ولا أَبْصَارُهُمْ ولا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (26)" (رکوع 3)۔ یہ دوسری تفصیلی نقلی دلیل ہے از ہود (علیہ السلام)

مع تخویف دنیوی۔ قوم عاد کے پاس حضرت ہود (علیہ السلام) آئے، انہیں اللہ کا پیغام پہنچایا، لیکن وہ انکار واستکبار پر قائم رہے تو اللہ نے ان کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔ لیکن ان کے خود ساختہ معبودوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی۔

" ولَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ القُرَى وصَرَّفْنَا الآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (27) فَلَوْلا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَاناً آلِهَةً بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ وذَلِكَ إِفْكُهُمْ ومَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (28) " (رکوع 4)۔ **یہ سورت کا مرکزی مضمون ہے۔** ہم نے مکہ کے گردونواح میں بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا مثلاً قوم عاد، قوم ثمود اور اصحاب حجر کی بستیاں، جب ان قوموں پر ہمارا عذاب آیا تو جن معبودوں کو انہوں نے کارساز اور متصرف و مختار سمجھ رکھا تھا ان میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا اور کسی نے بھی ان کو خدا کے عذاب سے نہ چھڑایا۔

" وإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَراً مِّنَ الجِنِّ يَسْتَمِعُونَ القُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ ولَّوْا إِلَى قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ (29) قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَاباً أُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الحَقِّ وإِلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ (30) يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ ويُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (31) ومَن لاَّ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الأَرْضِ ولَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُوْلَئِكَ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (32) "۔ **یہ تیسری تفصیلی نقلی دلیل ہے از جنات۔** جنات کو دیکھو کہ وہ بھی کلام الٰہی سن کر نہ صرف خود اس پر

ایمان لے آئے بلکہ واپس جا کر اپنی قوم کو بھی دعوت دینے لگے کہ تم بھی اللہ کی اس آخری کتاب پر ایمان لے آؤ۔

" أَوَ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَى أَن يُحْيِيَ المَوْتَى بَلَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (33) " **یہ حیات بعد الممات کے اثبات پر عقلی دلیل ہے۔** جس ذات پاک نے زمین و آسمان ایسی بڑی چیزوں کو پیدا فرمالیا ہے کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں، وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

" وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا العَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (34) " **یہ تخویف اخروی ہے۔**

" فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُوْلُوا العَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ بَلاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلاَّ القَوْمُ الفَاسِقُونَ (35) " **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلیہ ہے۔** آپ انبیاء اولی العزم (علیہم السلام) کی طرح صبر و تحمل سے کام لیں اور معاندین کے لیے جلدی عذاب نہ مانگیں۔ ہمارا عذاب ضرور آئیگا جب وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے تو انہیں اپنی زندگی کی ساری خوشیاں اور عشرتیں بھول جائیں گی۔

سورۃ احقاف میں آیات توحید

1 ۔" قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (4) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ (5) " (رکوع 1)۔ نفی شرک اعتقادی

2 ۔" قُلْ مَا كُنتُ بِدْعاً مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (9) " نفی علم غیب از نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

3 ۔" وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ **أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ** إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (21) " (رکوع 3)۔ نفی شرک فی العبادۃ۔

4 ۔" فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَاناً آلِهَةً بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ وَذَلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (28) " الآیۃ۔(رکوع 4)۔ نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ الاحقاف ختم ہوئی

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: مسئلہ **توحید** کا مفصل اور واضح بیان سورۃ احقاف تک ہو چکا ہے اب اگلی سورتوں میں زیادہ تر قیامت کا بیان ہو گا اور مسئلہ **توحید** چونکہ مقصود اصلی ہے، اس لیے تھوڑا تھوڑا ذکر اس کا بھی آتا رہے گا اور جہاد کا ذکر بھی ہو گا۔ اس لیے اگر سورۃ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) سے آخر تک کو قرآن مجید کا پانچواں حصہ قرار دے دیا جائے تو یہ بھی درست ہے۔ سورۃ محمد، فتح اور حجرات تینوں باہم مرتبط ہیں گویا تینوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے۔ اگلی سورتوں میں بھی ایسا ہو گا کہ ایک مضمون متعدد سورتوں میں بیان کیا جائے گا۔ سورۃ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) میں قتال کا حکم ہے کہ مرد بنو اور جہاد کرو اور سورۃ فتح میں فتوحات کا وعدہ ہے اور سورۃ حجرات میں نظم ونسق کے قواعد وضوابط اور اصول وآداب ذکر کیے گئے ہیں یعنی اگر جہاد کرو گے تو اللہ تمہیں فتوحات عطا فرمائے

گا اور جب فتوحات ہو جائیں تو ان قواعد و ضوابط کے مطابق نظم و نسق چلاؤ۔ **سورۃ محمد کے مضمون کے اعتبار سے دو حصے ہیں۔**

پہلا حصہ ابتداء سے لے کر " واللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ ومَثْوَاکُمْ " (رکوع 2) تک ہے۔

اور دوسرا حصہ " ویَقُولُ الَذِینَ آمَنُوا " (رکوع 3) سے لے کر آخر سورت تک ہے۔

پہلے حصے میں مومنین اور مشرکین کی صفات کا مقابلہ اور دونوں کی جزا مذکور ہے نیز حکم جہاد و ترغیب الی الجہاد کی علتیں اور وہ مقصد یعنی مسئلہ **توحید** جس کی خاطر جہاد فرض ہے۔

دوسرے حصے میں منافقین پر **زجریں** ہوں گی جو نہ جہاد میں شریک ہونا چاہتے تھے اور نہ جہاد میں مال ہی خرچ کرنا چاہتے تھے۔ اور آخر میں احوال مشرکین کا بیان۔

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خصوصیات اور اس میں آیات توحید

1 ۔ مومنوں اور کافروں کی صفات کا تقابل۔

2 ۔ ترغیب الی الجہاد اور اس کی علتیں۔

3 ۔فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ واسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ ولِلْمُؤْمِنِينَ والْمُؤْمِنَاتِ واللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ ومَثْوَاكُمْ (19) نفی شرک ہم انواع واثبات ہمہ صفات کارسازی برائے اللہ تعالیٰ جل شانہ وعز برہانہ۔

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ختم ہوئی

سورۃ فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : مضمون کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ از ابتداء تا " عَذَاباً أَلِيماً " آخر رکوع 2۔ اس میں دو **بشارتیں** اور ان کی علتیں مذکور ہیں۔ اور **ترغیب** الی الجہاد اور **زجر** برائے **منافقین**، سورت محمد سے بطور ترقی مسئلہ **توحید** کا بیان یعنی " تسبحوہ" شرک کی نفی کرو۔

اور دوسرا حصہ " لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ " ابتداء رکوع 3 تا آخر سورت۔ اعادہ مضامین حصہ اول اور آخر میں

" لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَلِكَ فَتْحاً قَرِيباً (27) " سے ایک شبہے کا ازالہ۔

تفصیل:۔

پہلا حصہ:۔ " إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيناً (1) " **یہ پہلی خوشخبری ہے**۔ صلح حدیبیہ کی ظاہر شرائط کو دیکھ کر اسے شکست نہ سمجھو یہ حقیقت میں تمہاری فتح عظیم ہے۔

" هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَاناً مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً (4) " **یہ دوسری بشارت ہے** اللہ نے مومنوں کے دل پر طمانیت نازل فرما کر ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

" هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَاناً مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً (4) " **یہ دوسری بشارت کی پہلی علت ہے** یعنی تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو جائے۔

" لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزاً عَظِيماً (5) " **یہ دوسری بشارت کی دوسری علت ہے**۔

درمیان میں " وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (7) " **جملہ معترضہ ہے۔ برائے اتمام بشارت** یعنی وہ فتح دینا اور سکینہ اتارنا اس کے اختیار میں ہے۔

” ويُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ والْمُنَافِقَاتِ والْمُشْرِكِينَ والْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ولَعَنَهُمْ وأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وسَاءَتْ مَصِيراً (6) “ یدخل پر معطوف ہے

” ولِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (7) “ اعادہ، جملہ معترضہ برائے تاکید۔

” إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً ومُبَشِّراً ونَذِيراً (8) “ بیان **توحید** بطور ترقی از سورۃ محمد بعد بیان دو **بشارت**۔

” إِنَّ الَذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ومَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً (10) “ **ترغیب فی الجہاد۔** آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسے پورا کرنے والے بڑا اجر و ثواب پائیں گے۔

” سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئاً إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرّاً أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعاً بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (11) “ یہ ان **منافقین پر زجر ہے** جو واقعہ حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ لوگ آپ کے پاس آکر لنگڑے بہانے بنائیں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ یہ لوگ مصائب و تکالیف سے بچنے کے لیے ساتھ نہیں گئے تو اگر اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے گھروں ہی میں مصیبت ڈال دے تو تمہیں ان سے کون بچائے گا۔

" بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَداً وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْماً بُوراً (12) " يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم کی تفسیر ہے۔ تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول اور **مومنین** زندہ سلامت واپس نہیں آئیں گے۔ مشرکین ان کا تکہ بوٹی کر دیں گے۔

" وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيراً (13) " **تخویف اخروی۔**

" وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (14) " جملہ معترضہ۔

" سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلاً (15) " **زجر برائے منافقین۔** یہ لوگ سفر مکہ میں آپ کے ساتھ نہیں گئے۔ کیونکہ جان کا خطرہ تھا۔ لیکن جنگ خیبر میں شریک ہونا چاہتے ہیں، کیونکہ مسلمانوں کا پلہ بھاری ہے اور انہیں مال غنیمت سے حصہ مل جانے کی توقع ہے انہیں فرما دیجئے تمہیں ہمارے ساتھ شریک ہونے کی اجازت نہیں۔

" قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُوْلِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْراً حَسَناً وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً (16) " تمہیں عنقریب ایک اور موقعا دیا جائیگا

جس میں تمہاری آزمائش ہوگی اگر اس میں تم نے اخلاص واطاعت کا ثبوت دیا تو تمہیں بہت اچھا بدلہ دیا جائے گا۔

"لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ ولا عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ ولا عَلَى المَرِيضِ حَرَجٌ ومَن يُطِعِ اللَّهَ ورَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ومَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَاباً أَلِيماً (17) " یہ لوگ معذور ہیں جہاد میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں۔

تفصیل: دوسرا حصہ: " لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ المُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيباً (18) ومَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (19) وعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ ولِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ويَهْدِيَكُمْ صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً (20) وأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيراً (21) ولَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الأَدْبَارَ ثُمَّ لا يَجِدُونَ ولِياً ولا نَصِيراً (22) سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ولَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلاً (23) وهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيراً (24) هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وصَدُّوكُمْ عَنِ المَسْجِدِ الحَرَامِ والْهَدْيَ مَعْكُوفاً أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ولَوْلا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ ونِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (25) إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وعَلَى المُؤْمِنِينَ وأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وأَهْلَهَا وكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً

(26) (رکوع 3)۔ مضامین حصہ اول میں سے **مومنین** کے لیے **بشارت اخرویہ** اور مشرکین پر غلبہ حاصل ہونے کی خوشخبری کا اعادہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا ذکر۔

" لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَلِكَ فَتْحاً قَرِيباً (27) " **جواب شبہہ۔** آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) نے خواب میں دیکھا کہ آپ صحابہ کی معیت میں مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہ ہو سکا اور آپ کو صحابہ (رض) سمیت مقام حدیبیہ سے واپس مدینہ جانا پڑا تو جواب دیا گیا کہ خواب سچا ہو کر رہے گا اور آپ مع صحابہ (رض) ضرور مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے۔ اس سال نہ سہی اگلے سال یہ خواب پورا ہو گا۔ کیونکہ خواب میں سال کی کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی۔

" هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً (28) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ

فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وأَجْراً عَظِيماً (29) " **جواب شبہ کے بعد اتباع رسول اور مسئلہ توحید کی ترغیب**

" والَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ ورِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ومَثَلُهُمْ فِي الإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وأَجْراً عَظِيماً " **مدح وبیان اوصاف صحابہ (رض) تاکہ بعد والے ان کا اتباع کریں۔**

سورۃ فتح میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔" إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً (8) لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (9) "۔ نفی شرک ہر قسم

2 ۔" سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ **قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ** شَيْئاً إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرّاً أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعاً بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (11)۔ الایۃ" نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔" وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (14) " نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ الفتح ختم ہوئی

سورۃ الحجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : حصہ اول میں آداب پیغمبر علیہ السلام۔ تنویر۔ مسلمانوں کو باہمی معاشرت کے آداب کی تعلیم۔

حصہ دوم میں اعراب پر **شکوی** اور بیان **توحید** بر سبیل ترقی سورۃ محمد میں فرمایا۔" لا الہ الا اللہ " کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر سورۃ فتح میں فرمایا۔" تسبحوہ " یعنی معبود وہی ہے کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ کیونکہ عالم الغیب وہی ہے اور کوئی نہیں یہ حجرات کے آخر میں فرمایا۔إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ واللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18)۔

تفصیل: اس سورت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ ابتدائے سورت سے لے کر" إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ " تک ہے اور **دوسرا حصہ** " قَالَتِ الأَعْرَابُ " سے لے کر آخر سورت تک ہے۔

پہلا حصہ: اس میں سات معاشرتی قوانین مذکور ہیں جن میں سے پہلے دو حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آداب سے متعلق ہیں اور باقی پانچ عام معاشرہ سے متعلق ہیں۔

پہلا قانون: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (1) " اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔

دوسرا قانون: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (2) إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (3) "۔ پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں گفتگو کرتے وقت تمہاری آواز آپ کی آواز سے بلند نہ ہونے پائے اور آپ کی مجلس میں پست آواز میں گفتگو کرو۔

" إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (4) وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (5) "۔ **یہ ان دیہاتیوں پر زجر ہے جنہوں نے آپ کے حجرات مبارکہ سے باہر کھڑے ہو کر آپ کو بلند آواز سے پکارنا شروع کیا۔**

تیسرا قانون: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (6) " کسی خبر کی بناء پر کوئی اقدام کرنے سے پہلے اس کی پوری تحقیق کرلو۔ تاکہ بعد میں اپنے اقدا پر پشیمان نہ ہونا پڑے۔

" وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُوْلَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (7) فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (8) " یہ قانون اول سے متعلق ہے یعنی تم پر رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت فرض ہے نہ کہ آپ پر تمہاری اطاعت۔ چونکہ تمہارے دلوں میں ایمان کو محبوب کرنا، کفر و فسق اور عصیان سے تمہیں دور رکھنا مقصود ہے اس لیے تم پر پیغمبر (علیہ الصلوۃ والسلام) کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔

چوتھا قانون: " وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (9) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (10) " اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک فریق صلح پر آمادہ نہ ہو تو اس سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ حکم الٰہی کے سامنے جھک جائے۔

پانچواں قانون: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (11) " آپس میں ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ، نہ ایک دوسرے کے عیبوں کا طعنوں نہ دو اور نہ ایک دوسرے کا نام بگاڑو۔

چھٹا قانون: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (12) " کسی کے بارے میں بلا وجہ بدگمانی نہ کرو۔ دوسروں کی عیب جوئی نہ کرو اور کسی کی پس پشت بدگوئی (غیبت) نہ کرو۔

ساتواں قانون: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13) " شرف نفس پر فخر نہ کرو، عظمت شان کا مدار نسب نہیں، بلکہ ایمان و تقوی ہے۔

دوسرا حصہ: " قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئاً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (14) " یہ ان دیہاتیوں پر زجر ہے جنہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کر کے پیغمبر (علیہ السلام) پر احسان کرنا چاہا۔ فرمایا ایمان کامل یہ ہے کہ

ایمان کے بعد شک پیدا نہ ہو اور اللہ کی راہ میں جان ومال سے جہاد کیا جائے اور پھر یہ تمہارا کونسا احسان ہے۔احسان تو اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی اور اسلام قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔

" إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18) " **آخر میں مسئلہ توحید کا بیان ہے علی سبیل الترقی۔** چونکہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے،اس لیے اس کے سوا کوئی معبود اور پکارے جانے کے لائق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

سورة حجرات میں آیت توحید۔

1۔ " إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18) " نفی شرک اعتقادی۔

سورة حجرات ختم ہوئی

سورۃ ق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : **دعوی سورت** یعنی حشر ونشر پر دو **عقلی** دلیلیں پہلی مفصل اور دوسری مختصر، ابتداء میں کفار کے لیے **زجر** اور آخر میں نبی کریم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے **تسلی** اور درمیان میں **دعوی توحید** کا ذکر علی سبیل الترقی بنسبت سورۃ سابقہ، منکرین **دعوی** (كَذَلِكَ الْخُرُوجُ) کیلئے **تخویف دنیوی** واخروی اور ماننے والوں کیلئے **بشارت** اور ذکر واقعات اشارۃً۔

تفصیل:۔ سورۃ ق، الذاریات اور الطور تینوں سورتوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے یعنی ثبوت قیامت، پھر اس مضمون کے تین حصے ہیں۔

اول، حشر ونشر یہ سورۃ ق میں "كَذَلِكَ الْخُرُوجُ " (رکوع 2) میں مذکور ہے۔ دوم، جزاء، سوم، سزا۔ سورۃ الذاریات میں جزاء وسزاء کا وقوع ثابت کیا گیا ہے۔ " وإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ (6) "(رکوع 1)

اور سورۃ الطور میں سزاء کا ذکر ہے۔ " ان عذاب ربک لواقع " (رکوع 1)۔

" ق والْقُرْآنِ المَجِيدِ (1) " **یہ ترغیب مع زجر ہے۔** یہ جلال وعظمت والا قرآن شاہد ہے کہ آپ سچے رسول ہیں اور قیامت ضرور آئیگی اس کے بعد شبہے کی تو کوئی گنجائش نہ تھی، لیکن وہ محض ازراہ عناد اعتراض کرتے ہیں کہ رسول بشر ہے اس لیے ہم نہیں مانتے۔

" بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ (2) " **یہ شکوی ہے۔** کافر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا بڑی عجیب بات ہے جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندگی حاصل کرنا تو بعید از فہم بات ہے۔

" قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ (4) " **جواب شکوی ہے۔** مرنے والوں کو ہم خوب جانتے ہیں ان کے ابدان کا ذرہ ذرہ ہمیں معلوم ہے۔ ہم ایک ایک کو دوبارہ زندہ کرلیں گے۔

" بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ (5) " انہوں نے حشر ونشر کا انکار کیا ہے جو کہ حق صریح ہے اور انکار کی ان کے پاس کوئی معقول دلیل نہیں۔

" أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وزَيَّنَّاهَا ومَا لَهَا مِن فُرُوجٍ (6) والأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (7) تَبْصِرَةً وذِكْرَى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ (8) ونَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكاً فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وحَبَّ الْحَصِيدِ (9) والنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ (10) رِزْقاً لِّلْعِبَادِ وأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً كَذَلِكَ الْخُرُوجُ (11) " (رکوع 1)۔ **یہ حشر نشر پر پہلی اور مفصل عقلی دلیل ہے** یہ منکرین

قیامت اس میں غور نہیں کرتے کہ ہم نے آسمانوں کو کسی طرح محفوظ و محکم بنایا، زمین کو پیدا کر کے اس پر پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ترو تازہ پھل پیدا کیے، ہم آسمان سے مینہ برسا کر باغات اور غلے پیدا کرتے ہیں اور بارش سے مردہ زمین کو زندگی اور تازگی عطاء فرماتے ہیں۔

" كَذَلِكَ الخُرُوجُ " **یہ سورت کا دعوی ہے۔** یعنی جس طرح ہم مذکورہ بالا کاموں پر قدرت رکھتے ہیں اسی طرح مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہیں اور جس طرح ہم نے مینہ برسا کر مردہ اور بنجر زمین میں جان ڈالدی اور اس سے طرح طرح کی سبزیاں اور درخت اگائے، اسی طرح ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے زمین سے نکال لیں گے۔

" كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وأَصْحَابُ الرَّسِّ وثَمُودُ (12) وعَادٌ وفِرْعَوْنُ وإِخْوَانُ لُوطٍ (13) وأَصْحَابُ الأَيْكَةِ وقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وعِيدِ (14) " **یہ تخویف دنیوی ہے۔** " بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ (5) " سے متعلق ہے۔ کفار قریش سے پہلے بہت سی قومیں گذر چکی ہیں مثلا قوم نوح، اصحاب الرس، ثمود، عاد، قوم فرعون، قوم لوط، اصحاب الایکہ اور قوم تبع ان سب نے پیغمبروں کی تکذیب کی، اللہ کی **توحید** اور حشر و نشر کا انکار کیا تو دنیا ہی میں سب پر اللہ کی گرفت آگئی۔

" أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ (15) " **یہ زجر ہے۔** کیا ہم پہلی بار انسانوں کو پیدا کر کے تھک گئے ہیں کہ اب دوبارہ انہیں پیدا کرنے کی ہم میں قدر باقی نہیں رہی؟ نہیں یہ بات نہیں، بلکہ کافروں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندگی میں شک ہے۔

" ولَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ ونَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ونَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الوَرِيدِ (16) إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ اليَمِينِ وعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ (17) مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (18) وجَاءَتْ سَكْرَةُ المَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ (19) ونُفِخَ فِي الصُّورِ ذَلِكَ يَوْمُ الوَعِيدِ (20) وجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وشَهِيدٌ (21) لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ اليَوْمَ حَدِيدٌ (22) وقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ (23) أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (24) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ (25) الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي العَذَابِ الشَّدِيدِ (26) قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ ولَكِن كَانَ فِي ضَلالٍ بَعِيدٍ (27) قَالَ لا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ (28) مَا يُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَيَّ ومَا أَنَا بِظَلاَّمٍ لِّلْعَبِيدِ (29) يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلأْتِ وتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ (30) " (رکوع 3)، **یہ تخویف اخروی ہے۔** ہم انسان کی پیدائش سے لے کر اس کے تمام ظاہری اور باطنی اعمال کو جانتے ہیں، اس کی ہر بات کو قلمبند کرنے کے لیے دائیں بائیں فرشتے متعین ہیں جب اس پر موت کا وقت آئیگا تو اسے کہا جائیگا یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ قیامت کے دن جب اسے دوبارہ زندہ کیا جائیگا تو اس سے کہا جائیگا کہ تو آج کے دن سے غافل تھا۔ آج تیری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا گیا ہے اور حقیقت تیرے سامنے عیاں ہے پھر حکم ہو گا کہ ایسے

سرکشوں، شریروں اور حق کے دشمنوں کو جنہوں نے اللہ کے سوا اور الٰہ بنائے، سخت ترین عذاب میں ڈال دو

" الَذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي العَذَابِ الشَّدِيدِ (26) " **میں مسئلہ توحید کا بیان ہے علی سبیل الترقی۔** جب ان سرکش کفار و مشرکین کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا تو جہنم " هَلْ مِن مَّزِيدٍ " کا نعرہ لگائیگا کہ میرا پیٹ ابھی نہیں بھرا مجھے اور سرکش چاہئیں۔

" وأُزْلِفَتِ الجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ (31) هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ (32) مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ (33) ادْخُلُوهَا بِسَلامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الخُلُودِ (34) لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا ولَدَيْنَا مَزِيدٌ (35) " یہ **ایمان والوں کیلئے بشارت اخرویہ ہے۔** جنت کو شرک سے بچنے والوں کے قریب کر دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کہ یہ جنت جس کا اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر مومن سے وعدہ کیا گیا تھا اے خدا سے ڈرنے والو! امن و سلامتی کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو۔ ان کو جنت میں خواہش کی ہر چیز ملے گی اور وہاں ان کی خواہشوں سے بڑھ کر نعمتیں ہوں گی۔

" وكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشاً فَنَقَّبُوا فِي البِلادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ (36) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وهُوَ شَهِيدٌ (37) " **یہ بھی تخویف دنیوی ہے۔** ہم نے ان مکہ والوں

سے زیادہ طاقتور قوموں کو تباہ وبرباد کیا مگر کوئی ان کو ہماری گرفت سے چھڑا نہ سکا۔ اس میں ہر عقلمند اور توجہ سے کام لینے والے کیلئے عبرت و نصیحت ہے۔

" ولَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ والأَرْضَ ومَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ومَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ (38) " **یہ ثبوت قیامت پر دوسری اور مختصر عقلی دلیل ہے۔** ہم نے اس ساری کائنات کو صرف چھ دنوں میں پیدا کر لیا اور ہم تھکے نہیں تو انسانوں کو دوبارہ پیدا کر لینا کونسا مشکل کام ہے جو ہم سے نہ ہو سکے گا؟۔

" فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وقَبْلَ الغُرُوبِ (39) " **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے تسلی ہے۔** آپ منکرین کے طعن و تشنیع پر صبر کریں اور اللہ کی عبادت اور اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں اور انتظار کریں کہ قیامت کے دن ان کا کیا حشر ہو گا۔ جب صورت پھونکا جائیگا تو سب اٹھ کھڑے ہوں گے۔

" إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي ونُمِيتُ وإِلَيْنَا المَصِيرُ (43) " موت وحیات ہمارے اختیار میں ہے۔ قیامت کے دن زمین پھٹ جائیگی اور سب لوگ تیزی سے نکلتے آئیں گے ہمارے لیے تو یہ بہت ہی آسان ہے

" نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (45) " **یہ بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے تسلی ہے۔** ہم ان کی باتوں کو خوب جانتے ہیں آپ ان کی پروانہ کریں اور ایمان والوں کو قرآن سے نصیحت فرماتے رہیں۔

سورۃ ق میں آیت توحید

ا۔ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي العَذَابِ الشَّدِيدِ (26) " نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ ق ختم ہوئی

سورۃ الذاریات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: ابتداء میں جزاء وسزا پر ایک شاہد اور حشر ونشر کا ایک نمونہ۔ اثبات **دعوی** کیلئے دو **عقلی** دلیلیں۔ دونوں دلیلوں کے درمیان **تخویف دنیوی** کے پانچ نمونے اور دفع عذاب کے لیے امور ثلاثہ کا بیان۔

تفصیل: ” وَالذَّارِيَاتِ ذَرْواً (1) فَالْحَامِلاتِ وِقْراً (2) فَالْجَارِيَاتِ يُسْراً (3) فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْراً (4) “ یہ جزاء وسزا پر شاہد ہے جس طرح ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر چلتی ہیں، کہیں باران رحمت ہوتی ہے اور کہیں اولے پڑتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن مومنوں پر اللہ کی رحمت ہوگی اور کافروں پر اس کا عذاب ہوگا۔

” والسَّمَاءِ ذَاتِ الحُبُكِ (7) “ یہ حشر ونشر کا نمونہ ہے جس طرح رات کو آسمان پر ستاروں کا ایک وسیع جال نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح مردے زمین سے نمودار ہوں گے۔

" إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ (8) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ (9) " **یہ زجر ہے** ایسے دلائل وشواہد کے باوجود تم پھر بھی باطل پر قائم ہو۔

" قُتِلَ الخَرَّاصُونَ (10) الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ (11) يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ (12) يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ (13) ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ (14) " **یہ تخویف اخروی ہے**۔ اٹکل سے باتیں کرنے والے اور جزا وسزا میں شک کرنے والے خدا کی رحمت سے دور ہو کر جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

" إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وعُيُونٍ (15) " **یہ بشارت اخرویہ ہے** متقی اور شرک سے بچنے والے لوگ جنت میں ہوں گے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے متمتع ہوں گے۔

" آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ (16) كَانُوا قَلِيلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (17) وبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (18) وفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ والْمَحْرُومِ (19)۔ یہ متقین کی صفات ہیں کہ وہ احسان کیا کرتے تھے راتوں کو کم سوتے تھے۔ رات کا اکثر حصہ عبادت واستغفار میں گذارتے تھے اور ہر سائل ومحتاج کی مالی اعانت کرتے تھے۔ یہاں دفع عذاب کیلئے امور ثلاثہ کا ذکر ہے یعنی شرک نہ کرنا۔ ظلم نہ کرنا اور احسان کرنا۔

" وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ (20) وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (21) " **یہ ثبوت قیامت پر پہلی عقلی دلیل ہے**۔ یعنی زمین میں اور خود تمہاری اپنی جانوں میں نشانیاں موجود ہیں ذرا غور و فکر کی ضرورت ہے۔

" وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ (22) فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ (23) "

آسمان سے بارش بھی نازل ہوتی ہے اور اولے بھی برستے ہیں یہ جزاوسزا کا نمونہ ہے۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم حشر و نشر برحق ہے جس طرح تم اپنے مونہوں سے الفاظ نکالتے ہو اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے۔

" هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ (24) إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ (25) فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ (26) فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (27) فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ (28) فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ (29) قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ (30) قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ (31) قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ (32) لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ (33) مُسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ (34) فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (35) فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ (36) وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (37) "

(رکوع 4)۔ **یہ تخویف دنیوی کے پانچ نمونوں میں سے پہلا نمونہ ہے**۔ حضرت ابراہیم (علیہ

السلام) کا قصہ بطور تمہید ہے اور قوم لوط (علیہ السلام) کا عبرتناک حشر **تخویف دنیوی** کا پہلا نمونہ ہے۔ یہ لوگ آخرت کی جزاوسزا سے غافل ہو کر گناہوں میں منہمک تھے کہ اللہ نے دردناک عذاب سے ان کو ہلاک کر دیا۔

" وَفِي مُوسَى إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَى فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (38) فَتَوَلَّى بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ (39) فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ (40) " **یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔** فرعون اور اس کی قوم کو کفر و شرک اور انکار و عناد کی پاداش میں غرق کر دیا گیا۔

" وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ (41) مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ (42) " **یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے۔** قوم عاد کو تند و تیز طوفان باد سے ہلاک کیا گیا۔

" وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّى حِينٍ (43) فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ (44) فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ (45) " **یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔** قوم ثمود کو ایک دلدوز کڑک سے تباہ کیا گیا۔ جس کے سامنے وہ ایک لمحہ نہ ٹھہر سکے۔

" وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً فَاسِقِينَ (46) " **یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔** ان سب سے پہلے قوم نوح (علیہ السلام) کے سرکشوں کو طوفان میں غرق کر دیا گیا۔

" والسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وإِنَّا لَمُوسِعُونَ (47) والأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ المَاهِدُونَ (48) ومِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (49) " تخویف دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کرنے کے بعد **دعوائے سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے**۔ ایسا وسیع و عریض آسمان پیدا کرنا، زمین کو بچھونے کی مانند ہموار بنانا اور ہر چیز کی کئی کئی قسمیں پیدا کرنا ہماری قدرت کاملہ کا ادنی کرشمہ ہے۔ اس لیے انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنا بھی ہماری قدرت سے بعید نہیں۔

" فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (50) " **بیان توحید علی سبیل الترقی**۔ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

" كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلاَّ قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ (52) أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (53) "۔ **شکوی برائے مشرکین**۔ ان سے پہلے جو مشرکین و کفار گذرے ہیں ان کا بھی یہی حال تھا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا اسے جادوگر اور مجنون کہنے لگے کیا وہ اپنی نسلوں کو بھی اس بات کی وصیت کر گئے تھے ؟ نہیں، بلکہ یہ بھی سرکش اور طاغی ہیں اور خود ہی ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

” فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ (54) وذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (55) “ **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے۔ آپ نے ان کو تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے آپ مؤمنین کو پند و نصیحت فرماتے رہے، کیونکہ اس سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے۔**

”ومَا خَلَقْتُ الجِنَّ والإنسَ إلاَّ لِيَعْبُدُونِ (56) “ یہ ما قبل کے لیے علت ہے۔ آپ ان کو عبادت کرنے کی تلقین فرماتے رہیں، اس لیے کہ ان کو اسی مقصد کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ ان کو پیدا کرنے سے مجھے کوئی ذاتی غرض مقصود نہیں، بلکہ میں خود ان کی سب کی اغراض و حاجات پوری کرتا ہوں۔

” فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوباً مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلا يَسْتَعْجِلُونِ (59) فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ (60) “ **یہ تخویف دنیوی ہے۔** ان ظالموں کو بھی پہلے ظالموں کی طرح عذاب کا حصہ ضرور ملے گا۔ انہیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ جس دن ان پر موعود عذاب آئے گا وہ دن ان کے لیے نہایت ہلاکت و تباہی کا دن ہو گا۔

سورۃ الذاریات میں آیات توحید

ا۔” ولا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (51) نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ الذاریات ختم ہوئی

سورۃ الطور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: دعوائے سورت دو **عقلی** اور دو نقلی دلیلیں (ایک موسیٰ (علیہ السلام) سے اور ایک کتب سابقہ سے) اور ایک **دلیل وحی**۔ درمیان میں اور آخر میں نبی کریم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے لیے **تسلی**۔ باقی تخویف و**بشارت** اور **زجر**ات۔

تفصیل: " وَالطُّورِ (1) : یہ **دلیل نقلی** کی طرف اشارہ ہے یعنی کوہ طور گواہ ہے۔ جہاں موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی نازل ہوئی۔

" وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ (2) " **یہ دلیل نقلی کتب سابقہ سے ہے**۔ یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء وسزا واقع ہوگی اور اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

"والبیت المعمور" **یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے۔** بیت معمور جہاں آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) پر وحی نازل ہوئی تھی وہ بھی گواہ ہے وہاں آپ پر یہی حکم نازل ہوا تھا۔

"وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ (5) " **یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔** آسمان بلند کے احاطہ سے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ سمندر نے تمہیں ہر طرف سے گھیرے رکھا ہے اسی طرح تم اللہ کے حیطہ قدرت سے باہر نہیں جاسکتے۔ اور سمندر کی طرح اللہ کا عذاب تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گا۔ اسی طرح " إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (7) مَا لَهُ مِن دَافِعٍ (8) " یہ جواب قسم ہے اور مذکورہ بالا پانچوں شاہد ہیں کہ جزاء سزا ضرور واقع ہو گی اور اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

" يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا (9) وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا (10) فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (11) الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ (12) يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا (13) هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ (14) أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ (15) اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (16) " **یہ جزاء و سزا میں سے ایک شق یعنی تخویف اخروی کا بیان ہے۔** جس دن آسمان لرز اٹھے گا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے۔ وہ جھٹلانے والوں کی ہلاکت کا دن ہو گا۔ جنہوں نے اپنی ساری عمر بیہودگیوں میں گذار دی۔ اس دن ان کو جہنم میں دھکیل کر ان سے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جسے تم

مانتے تنہ تھا کیا یہ بھی جادو ہے؟ کیا یہ بھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ جس طرح دنیا میں حق کو جادو کہا اور دلائل واضحہ دیکھنے کے باوجود کہا ہمیں تو کچھ نظر آتا ہی نہیں۔ اب صبر کرو یا بے صبری کا اظہار کرو، اپنے اعمالِ بد کی سزا کا مزہ تو چکھنا ہی ہو گا۔

" إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ (17) فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (18) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (19) مُتَّكِئِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ (20) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (21) وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ (22) يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ (23) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ (24) وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (25) قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ (26) فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ (27) إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ (28) " (رکوع 1)۔ یہ

جزاء وسزا کی دوسری شق یعنی بشارت اخروی کا بیان ہے۔ شرک سے بچنے والے جنت کی نعمتوں میں خوش وخرم ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ ہر قسم کے ماکولات ومشروبات حاضر ہوں گے۔ تختوں پر آرام کریں گے۔ حوران بہشتی کی رفاقت ہو گی۔ اونچے رتبے والے مومنوں کی کم درجہ کی مومن اولاد کو جنت میں ان کے آباء واجداد کے اونچے درجے میں جگہ دیجائیگی ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کا گوشت مہیا ہو گا۔ شراب طہور کا دور چلتا ہو گا۔ سچے موتیوں کی طرح حسین وجمیل خدام حاضر خدمت ہوں گے اہل جنت آپس میں گفتگو کریں گے کہ ہمیں تو بہت

خطرہ اور ڈر تھا۔ لیکن اللہ نے محض اپنے فضل و احسان سے ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالیا۔ کیونکہ ہم دنیا میں صرف اسی محسن و مہربان کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں بیان **توحید** ہے علی سبیل الترقی اور ثمرہ **توحید** ہے۔

" فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ (29) " **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلیئے تسلی ہے۔ آپ وعظ و تبلیغ میں مصروف رہیں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کی مہربانی سے آپ نہ کاہن ہیں نہ مجنون جیسا کہ معاندین کہتے ہیں۔**

" أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ (30) " **یہ شکوی ہے**۔ کبھی کہتے ہیں وہ شاعر ہے، اچھا صبر کرو آخر موت اس کا خاتمہ کر دے گی۔

" قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ (31) " **جواب شکوی** تم بھی انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں عنقریب دونوں کا انجام ظاہر ہو جائے گا۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (32) ۔ پیغمبر (علیہ السلام) کے بارے میں وہ جو کچھ کہتے ہیں اس کا منشا عقل و فہم نہیں، بلکہ ان کی سرکشی اور عناد کا نتیجہ ہے۔

" أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَل لاَّ يُؤْمِنُونَ (33) " **شکوی۔** کبھی کہتے ہیں یہ اپنے پاس سے بناتا ہے۔

" فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ (34) " **جواب شکوی**۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو ایسا کلام وہ بھی بنا کر لے آئیں۔

" أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الخَالِقُونَ (35) أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ والأَرْضَ بَل لاَّ يُوقِنُونَ (36) أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ المُسَيْطِرُونَ (37) أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (38) أَمْ لَهُ البَنَاتُ ولَكُمُ البَنُونَ (39) أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْراً فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ (40) أَمْ عِندَهُمُ الغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ (41) أَمْ يُرِيدُونَ كَيْداً فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ المَكِيدُونَ (42) أَمْ لَهُمْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (43) وإِن يَرَوْا كِسْفاً مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطاً يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ (44) " **یہ زجرات ہیں۔** مشرکین کے مختلف خیالات باطلہ پر ان کو تنبیہہ کی گئی ہے۔ کیا انہیں کسی مقصد کے بغیر پیدا کیا گیا ہے یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں کہ وہ خالق حقیقی کی عبادت نہیں کرتے؟ یا وہ زمین و آسمان کے خالق ہیں کہ اصل خالق کی عبادت سے اعراض کرتے ہیں؟ کیا وہ خدا کے خزانوں مالک اور نگران ہیں کہ نبوت اور رزق وغیرہ جسے چاہیں عطاء کریں؟ یا ان کو آسمان پر جا کر فرشتوں کا کلام سننے اور امور غیبیہ کا علم حاصل کرنے پر قدرت حاصل ہے اور وہ معلوم کر آئے ہیں کہ محمد (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) پر ان سے پہلے موت

آئیگی؟ ان کی سفاہت وجہالت کا حال یہ ہے کہ خود تو بیٹیوں کو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ کیا آپ ان سے تبلیغ پر تنخواہ مانگتے ہیں کہ وہ اس مالی بوجھ کی وجہ سے آپ کا اتباع نہیں کرتے؟ کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ دعوے کرتے ہیں کہ قیامت نہیں آئیگی؟ کیا وہ پیغمبر (علیہ السلام) اور مسلمانوں کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے خود انہی پر الٹ دیئے جاتے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور الہ (کارساز) ہے جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لے گا؟ ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اگر آسمانوں کا ایک ٹکڑا بصورت عذاب ان پر نازل کر دیا جائے تو اسے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ عذاب نہیں، بلکہ باران رحمت سے لبریز بادل ہے۔

" فَذَرْهُمْ حَتَّى يُلاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ (45) " **آپ ان معاندین سے اعراض فرمائیں** اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب ان پر بے ہوشی طاری ہو ہو گی اور ان کا کوئی حیلہ ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ کوئی ان کی مدد ہی کرے گا۔

" وإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ ولَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ (47) " **یہ تخویف دنیوی ہے** ان ظالموں اور سرکشوں کے لیے اس سے پہلے دنیا میں بھی عذاب ہے۔

" واصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ (48) " **یہ آخر میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے دوسری بار تسلی کا ذکر ہے**۔ آپ اللہ کے حکم کا انتظار فرمائیں ہم آپ کے محافظ و نگہبانی ہیں اور اوقات نماز میں اللہ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہا کریں۔

سورۃ والطور میں آیات توحید

1 ۔ " أَمْ لَهُمْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (43) " (رکوع 2)۔ نفی شرک ہر قسم

2 ۔ " واصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ (48) ومِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وإِدْبَارَ النُّجُومِ (49) " نفی شرک ہر قسم

سورۃ والطور ختم ہوئی

سورۃ النجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: یہ سورت پہلی سورتوں پر متفرع ہے اور اس کا مقصود بالذات مضمون شفاعت قہریہ کی نفی ہے۔ تمہید مع **ترغیب**، **دعوی** اولی، لات منات اور عزی کو مت پکارو۔ **دعوی** ثانیہ، فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو۔ اعادہ ہر دو **دعوی** بطریق لف ونشر مرتب۔ آخر میں **تسلی**، **زجر** اور **دلیل نقلی** از انبیاء علیہم السلام۔ آخر میں **دعوی سورت** کا اعادہ۔

تفصیل: " وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى (1) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى (2) وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى (3) إِنْ هُوَ إِلاَّ وَحْيٌ يُوحَى (4) عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى (5) ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى (6) وَهُوَ بِالْأُفُقِ الأَعْلَى (7) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى (8) فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى (9) فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى (10) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى (11) أَفَتُمَارُونَهُ عَلَى مَا يَرَى (12) وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى (13) عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَى (14) عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى (15) إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى (16) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى (17) لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى (18) " **یہ تمہید ہے جس میں**

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صداقت کا بیان ہے۔ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، جو کچھ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر کہتے ہیں۔ جبریل (علیہ السلام) ایسا قوی وامین فرشتہ ان پر وحی لاتا ہے، اور وہ اس کو دوبارہ اس کی اصل صورت میں بھی دیکھ چکے ہیں اس سے معلوم ہوا آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے لہذا اس کو مانو۔

"أَفَرَأَيْتُمُ اللاَّتَ والْعُزَّى (19) ومَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى (20) " **یہ سورت کا پہلا دعوی ہے** کہ ان معبودان باطلہ کو حاجات میں مت پکارو۔

" أَلَكُمُ الذَّكَرُ ولَهُ الأُنثَى (21) تِلْكَ إِذاً قِسْمَةٌ ضِيزَى (22) " **یہ دوسری دعوی ہے** کہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو اور ان کو حاجات میں نہ پکارو۔

" إِنْ هِيَ إِلاَّ أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ ومَا تَهْوَى الأَنفُسُ ولَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الهُدَى (23) أَمْ لِلإِنسَانِ مَا تَمَنَّى (24) فَلِلَّهِ الآخِرَةُ والأُولَى (25) " یہ پہلے دعوے کا اعادہ ہے بطریق لف ونشر مرتب۔ مشرکین نے اپنے خود ساختہ معبودوں کو یہ القاب خود دے رکھے ہیں کہ وہ حاجت روا، کارساز اور نافع وضار ہیں۔ حالانکہ وہ حقیقت میں ان صفات سے عاری ہیں۔ مشرکین کے کہنے سے وہ حاجت روا اور کارساز نہیں بن سکتے۔

" وكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ لا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئاً إلاَّ مِنْ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ ويَرْضَى (26) إنَّ الَذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ المَلائِكَةَ تَسْمِيَةَ الأُنثَى (27) ومَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إن يَتَّبِعُونَ إلاَّ الظَّنَّ وإنَّ الظَّنَّ لا يُغْنِي مِنَ الحَقِّ شَيْئاً (28) " (رکوع 2)۔ **یہ دوسرے دعوی کا اعادہ ہے** یعنی فرشتے شفیع غالب نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے حکم کے بغیر زبان بھی نہیں کھول سکتے۔ یہ مشرکین کا محض زعم باطل ہے کہ فرشتے شفیع قاہر ہیں۔

" فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّى عَن ذِكْرِنَا ولَمْ يُرِدْ إلاَّ الحَيَاةَ الدُّنْيَا (29) ذَلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ العِلْمِ إنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَى (30) " **یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی اور مشرکین پر زجر ہے۔**

اور " إنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَى " **جملہ معترضہ برائے بیان وسعت علم الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔**

" **وِلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ** لِيَجْزِيَ الَذِينَ أَسَاؤُوا بِمَا عَمِلُوا ويَجْزِيَ الَذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (31)

" جملہ معترضہ برائے بیان **توحید**۔

" لیجزی الذین اساء وا " **تخویف اخروی۔**

"وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (31) الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلاَّ اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ

"**بشارت اخرویہ۔**

" أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى (33) وَأَعْطَى قَلِيلاً وَأَكْدَى (34) أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى (35) " **یہ زجر ہے۔**

کیا یہ مشرکین غیب سے جانتے ہیں کہ فرشتے ان کی شفاعت کریں گے۔

" أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى (36) وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى (37) أَلاَّ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (38) وَأَن لَّيْسَ لِلإِنسَانِ إِلاَّ مَا سَعَى (39) وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى (40) ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى (41) وَأَنَّ إِلَى رَبِّكَ الْمُنتَهَى (42) وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى (43) وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا (44) وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى (45) مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَى (46) وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَى (47) وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَى وَأَقْنَى (48) وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى (49) وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَاداً الْأُولَى (50) وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَى (51) وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَى (52) وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَى (53) فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى (54) " **یہ دلیل نقلی ہے** صحف موسیٰ وابراہیم (علیہم السلام) سے۔

" فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَى (55) " **یہ زجر ہے۔**

"هَذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَى (56) أَزِفَتِ الْآزِفَةُ (57) لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ (58) " **یہ تخویف اخروی ہے۔**

” أَفَمِنْ هَذَا الحَدِيثِ تَعْجَبُونَ (59) وتَضْحَكُونَ ولا تَبْكُونَ (60) وأَنتُمْ سَامِدُونَ (61) “ **یہ زجر ہے۔**

” فَاسْجُدُوا لِلَّهِ واعْبُدُوا (62) “ **یہ سورت کا خلاصہ ہے** کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو اور لات و منات اور عزی کو نہ پکارو اور نہ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھو۔

سورۃ والنجم میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔أَفَرَأَيْتُمُ اللاَّتَ والْعُزَّى (19) ومَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى (20)۔(رکوع 1) نفی شرک فی التصرف۔

2 ۔" أَلَكُمُ الذَّكَرُ ولَهُ الأُنثَى (21) تِلْكَ إِذاً قِسْمَةٌ ضِيزَى (22) "۔ نفی شفاعت قہریہ از ملائکہ علیہم السلام۔

3 ۔" إِنْ هِيَ إِلاَّ أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ ومَا تَهْوَى الأَنفُسُ ولَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الهُدَى (23) أَمْ لِلإِنسَانِ مَا تَمَنَّى (24) فَلِلَّهِ الآخِرَةُ والأُولَى (25) " نفی شرک اعتقادی و نفی شفاعت قہریہ از معبودان باطلہ۔

4 ۔" وكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ لا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئاً إِلاَّ مِنْ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَـــاءُ ويَرْضَى (26) إِنَّ الَذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ المَلائِكَةَ تَسْمِيَةَ الأُنثَى (27) ومَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وإِنَّ الظَّنَّ لا يُغْنِي مِنَ الحَقِّ شَيْئاً (28) " (رکوع 2)۔ نفی شفاعت قہریہ از ملائکہ کرام (علیہم السلام)

5 ۔" وأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وأَبْكَى (43) وأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وأَحْيَا (44) وأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ والأُنثَى (45) مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَى (46) وأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الأُخْرَى (47) وأَنَّهُ هُوَ أَغْنَى وأَقْنَى (48) وأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى (49) وأَنَّهُ أَهْلَكَ عَاداً الأُولَى (50) وثَمُودَ فَمَا أَبْقَى (51) وقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وأَطْغَى (52) والْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَى (53) فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى (54) " (رکوع 3)۔ نفی شرک فی التصرف وبیان قدرت و تصرف واختیار باری تعالی۔

6 ۔" فَاسْجُدُوا لِلَّهِ واعْبُدُوا (62) " نفی شرک ہر قسم وامر اخلاص عبادت برائے ذات حق جل شانہ۔

سورۃ والنجم ختم ہوئی

سورۃ القمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: ابتدا میں اور آخر میں **شکوی**، **تسلی**، **زجر**، **تخویف اخروی**، **بشارت اخرویہ** اور درمیان میں **تخویف دنیوی** کے پانچ نمونے اور اس کے بعد التفات بسوئے اہل مکہ بغرض تنبیہ اور آخر میں **دعوی سورت**۔

تفصیل: " اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وانشَقَّ القَمَرُ (1) " **تمہید برائے تخویف اخروی مع زجر**۔

"وإن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا ويَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (2) و كَذَّبُوا واتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ و كُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ (3) ولَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ (4) حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ (5) " **یہ شکوی ہے**۔ معجزہ شق قمر ظاہر ہو چکا ہے جو قرب قیامت کی دلیل ہے لیکن مشرکین سرکشی میں سرگرداں ہیں معجزات کو جادو کہتے ہیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑ رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن ایسی حکمت وہدایت سے لبریز کتاب آچکی ہے اور وہ گذشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک انجام کے قصے بھی سن چکے ہیں۔

" فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكُرٍ (6) " **تسلی برائے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**، ان متمرد ین پر حجت خداوندی قائم ہو چکی ہے اب انذار و تبلیغ سے انہیں کوئی فائدہ نہیں، اس لیے آپ ان سے اعراض فرمائیں۔

" فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكُرٍ (6) خُشَّعاً أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ (7) مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ (8) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** قیامت کے دن جب صورت پھونکا جائیگا تو سب لوگ قبروں سے نکل کر خوف وہراس کے عالم میں ٹڈی دل کی طرف بلانے والے کی طرف دوڑیں گے۔ اس دن کفار کہیں گے آج کا دن بہت ہی کٹھن اور دشوار ہے۔

" کذبت قبلھم قوم نوح" تا "فھل من مد کر"۔ **یہ تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔**

مشرکین قریش سے پہلے قوم نوح (علیہ السلام) نے ہمارے پیغمبر نوح (علیہ السلام) کو جھٹلایا اور ان کو طرح طرح سے مطعون کیا۔ آکر اس سرکش اور طاغی قوم کو طوفان سے ہلاک کر دیا گیا۔ یہ قصہ پچھلوں کے لیے باعث عبرت ہے۔ اس لیے قرآن کی نصیحت پر عمل کرو تاکہ ان جیسے انجام سے بچ جاؤ۔

" كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (18) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً صَرْصَراً فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19) تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ (20) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (21) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (22) " **یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔** قوم عاد نے بھی ہمارے پیغمبر ہود (علیہ السلام) کو

جھٹلایا تو دیکھا ہم نے ان پر کیسا دردناک عذاب مسلط کیا۔ ہوا کے ایک تند و تیز طوفان سے ان کا صفایا کر دیا گیا اور آنے والی نسلوں کیلئے ان کو عبرت بنا دیا۔

"كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ (23) فَقَالُوا أَبَشَراً مِّنَّا وَاحِداً نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذاً لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ (24) أَؤُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ (25) سَيَعْلَمُونَ غَداً مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ (26) إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ (27) وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ (28) فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ (29) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (30) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ (31) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (32) " **یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ۔** قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کا انکار کیا ہماری ہدایت کے لیے بشر ہی رہ گئے تھے کہ ہم ان کی پیروی کریں۔ یہ تو دیوانگی اور حماقت ہو گی۔ آخر کار انہیں پتھر سے اونٹنی کے نکلنے کا معجزہ بھی دکھایا گیا، لیکن پھر بھی عناد اور انکار پر قائم رہے اور اونٹنی کو قتل کر دیا اور خدا کے عذاب سے تباہ و برباد کر دیئے گئے۔

"كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ (33) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِباً إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ (34) نِعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ (35) وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ (36) وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ (37) وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ (38) فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ (39) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (40) "۔ **یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔** قوم لوط نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی اور حضرت لوط (علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پریشان کیا تو ان کو بھی ایک ہولناک عذاب سے ختم کر دیا گیا۔

" ولَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ (41) كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ (42) " **یہ پانچواں نمونہ ہے۔** فرعون اور اس کی قوم نے بھی تکذیب کی اور تمام معجزات کو جھٹلایا تو ان پر بھی شدید گرفت آئی اور ان کو دریا میں غرق کر دیا گیا۔

" أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُوْلَائِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ (43) " **التفات بسوئے اہل مکہ یہ زجر ہے۔**

مشرکین مکہ نہ تو پہلے کفار سے اچھے ہیں اور نہ ان کے لیے عذاب سے کوئی براءت نامہ ہے اس لیے ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو پہلی سرکش قوموں کا ہو چکا ہے۔

" أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ (44) سَيُهْزَمُ الجَمْعُ ويُوَلُّونَ الدُّبُرَ (45) بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ والسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ (46) " **یہ شکوی ہے۔** مشرکین کہتے ہیں کہ ہمارا جتھا انتقام لے گا لیکن بہت جلد شکست کھا کر بھاگیں گے۔ یہ تو معمولی عذاب ہے اصل عذاب تو قیامت کے دن ہو گا جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

" إِنَّ المُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وسُعُرٍ (47) يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ (48) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** مجرمین جو دنیا میں گمراہی اور سرکشی کے نشہ میں گم رہے جب انہیں جہنم میں گھسیٹا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائیگا، اب ذرا یہ بھڑکتی آگ بھی تاپ لو۔

" إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (49) ومَا أَمْرُنَا إِلاَّ واحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (50) " **یہ سورت کا دعوی ہے۔**

یعنی ہر چیز کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار اور کارساز ہے۔ لہذا اس کے سوا حاجات میں کسی اور کو مت پکارو اور نہ کسی کو اس کے آگے شفیع قاہر سمجھو۔

” وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (51) وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ (52) وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ (53) “ **یہ تخویف دنیوی واخروی ہے۔** تم جیسے سرکشوں اور طاغیوں کو ہم پہلے ہلاک کر چکے ہیں، ان کے انجام بد سے عبرت حاصل کرو اور تمہاری ہر بات لکھی جارہی ہے، قیامت کے دن ہر عمل کی پوری پوری جزاء وسزا ملے گی۔

” إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ (54) فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ (55) “ **یہ بشارت اخرویہ ہے۔**

متقی اور پرہیز گار لوگ جنت کی نعمتوں میں اللہ تعالیٰ کے پاس خوش وخرم ہوں گے۔

سورۃ والقمر میں آیت توحید

ا۔ ” إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (49) “۔ دلیل بر نفی شرک اعتقادی۔

سورۃ والقمر ختم ہوئی

سورۃ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: ابتداء میں **دعوی** پر نو **عقلی** دلیلیں ایک خاص انداز سے علی سبیل التفصیل ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے رکوع میں منکرین **دعوی** کے لیے **تخویف دنیوی** واخروی اور آخری رکوع میں ماننے والوں کے لیے **بشارت اخرویہ** مذکور ہے۔ اس سورت میں اللہ نے اپنی بیشمار نعمتیں یاد دلا کر فرمایا کہ بتاؤان میں سے کونسی نعمت کا تم انکار کروگے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں اگر اس دعوے کو نہیں مانوگے تو آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور اگر مان لوگے تو آخرت میں جنت کی نعمتیں عطاء ہوں گی۔

تفصیل: " الرَّحْمَنُ (1) عَلَّمَ القُرْآنَ (2) خَلَقَ الإنسَانَ (3) عَلَّمَهُ البَيَانَ (4) الشَّمْسُ والْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (5) والنَّجْمُ والشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (6) والسَّمَاءَ رَفَعَهَا ووَضَعَ المِيزَانَ (7) أَلاَّ تَطْغَوْا فِي المِيزَانِ (8) وأَقِيمُوا الوَزْنَ بِالْقِسْطِ ولا تُخْسِرُوا المِيزَانَ (9) والأَرْضَ وضَعَهَا لِلأَنَامِ (10) فِيهَا فَاكِهَةٌ والنَّخْلُ ذَاتُ الأَكْمَامِ (11)

والْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ والرَّيْحَانُ (12) "۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کی رحمت وقدرت اور اس کی نعمتوں کا بیان ہے ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا اور ہر نعمت اسی نے عطا کی۔

" الرَّحْمَنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْآنَ (2) " **یہ پہلی عقلی دلیل ہے**۔اس مہربان نے انسان کو قرآن سکھایا۔

" خَلَقَ الإنسَانَ (3) " **یہ دوسری عقلی دلیل ہے**، اور اس کو مافی الضمیر کے اظہار کی استعداد عطاء فرمائی۔

" والسَّمَاءَ رَفَعَهَا ووَضَعَ المِيزَانَ (7) " **یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔** تمام علویات وسفلیات اس کے سامنے عاجز ودرماندہ ہیں اس نے انسان کو عقل دی کہ ہر چیز کا مقام پہچان کر اس کے مناسب سلوک کرے۔ اس نے زمین کو اپنی مخلوق کے لیے بنایا تاکہ اس میں پھل، میوے پھول اور غلے پیدا ہوں۔

" خَلَقَ الإنسَانَ (3) عَلَّمَهُ البَيَانَ (4) الشَّمْسُ والْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (5) والنَّجْمُ والشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (6) والسَّمَاءَ رَفَعَهَا ووَضَعَ المِيزَانَ (7) أَلاَّ تَطْغَوْا فِي المِيزَانِ (8) وأَقِيمُوا الوَزْنَ بِالْقِسْطِ ولا تُخْسِرُوا المِيزَانَ (9) والأَرْضَ وضَعَهَا لِلأَنَامِ (10) فِيهَا فَاكِهَةٌ والنَّخْلُ ذَاتُ الأَكْمَامِ (11) والْحَبُّ ذُو العَصْفِ والرَّيْحَانُ (12) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (13) خَلَقَ الإنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (14) وخَلَقَ الجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ (15) " **یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔** جس نے انسان کو مٹی سے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا، شان اور برکت والا اسی کا نام ہے۔

" رَبُّ المَشْرِقَيْنِ ورَبُّ المَغْرِبَيْنِ ﴿17﴾ " **یہ پانچویں عقلی دلیل ہے۔** مشرق و مغرب یعنی ساری کائنات کا مالک بھی وہی ہے۔

" مَرَجَ البَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿19﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لاَّ يَبْغِيَانِ ﴿20﴾ فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿21﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ والْمَرْجَانُ ﴿22﴾ " **یہ چھٹی عقلی دلیل ہے۔** اس نے میٹھے اور کڑوے پانی کے دو دریا ایک ساتھ بہا دیئے جو آپس میں ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے اور ان سے بڑے اور چھوٹے حجم کے موتی بر آمد ہوتے ہیں۔

" ولَهُ الجَوَارِ المُنشَآتُ فِي البَحْرِ كَالأَعْلامِ ﴿24﴾ " **یہ ساتویں عقلی دلیل ہے۔** اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے دریاؤں اور سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز امن و سلامتی سے رواں دواں ہیں۔

" كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿26﴾ ويَبْقَى وجْهُ رَبِّكَ ذُو الجَلالِ والإِكْرَامِ ﴿27﴾ " (رکوع 2) **یہ آٹھویں عقلی دلیل ہے۔** یہ ساری مخلوق فناء ہونے والی ہے۔ صرف ایک ذات ذی الجلال ہی باقی رہے گی۔

" يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿29﴾ " **یہ نویں عقلی دلیل ہے۔** زمین و آسمان کی ساری مخلوق اللہ کی محتاج اور اس کی سائل ہے اور ساری کائنات میں وہ خود ہی اپنی مرضی سے

تصرف کرتا رہتا ہے۔ ان تمام دلائل سے ثابت اور واضح ہے کہ جس کی قدرت ورحمت کا یہ حال ہو برکات کا سرچشمہ اسی کی پاک ذات ہو سکتی ہے۔

" سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلانِ (31) " **یہ تخویف کی تمہید ہے۔**

" يَا مَعْشَرَ الجِنِّ والإنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ فَانفُذُوا لا تَنفُذُونَ إِلاَّ بِسُلْطَانٍ (33) " **یہ تخویف دنیوی کی طرف اشارہ ہے۔** اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کہیں جانے کی کوشش کرو تو تم ایسا نہیں کر سکتے۔

" يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ ونُحَاسٌ فَلا تَنتَصِرَانِ (35) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (36) فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (37) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (38) فَيَوْمَئِذٍ لاَّ يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ إِنسٌ ولا جَانٌّ (39) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (40) يُعْرَفُ المُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي والأَقْدَامِ (41) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (42) هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا المُجْرِمُونَ (43) يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ (44) " **منکرین کے لیے تخویف اخروی ہے۔** قیامت کے دن تمہیں آگ کے شعلوں میں جھونک دیا جائیگا اور تم ان سے محفوظ نہیں رہ سکو گے۔ قیامت کے دن جب آسمان ٹکڑے ٹکرے ہو جائیگا اس وقت اس کا رنگ لال سرخ ہو گا قیامت کے دن جن وانس سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال کی ضرورت

ہی نہیں ہو گی، کیونکہ مجرموں کی پہچان ان کے چہروں ہی سے ہو جائیگی اور ان کے اعضاء وجوارح خود بول کر سارے گناہوں کی تفصیل بتادیں گے۔

" هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ (43) " یہی وہ جہنم ہے جس سے مشرکین کو ڈرایا جاتا تھا اور وہ اس کو نہیں مانتے تھے۔اب جہنم کی آگ اور کھولتے پانی کے درمیان ہی چکر کاٹتے رہیں گے۔

" وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ (46) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (47) ذَوَاتَا أَفْنَانٍ (48) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (49) فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (50) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (51) فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (52) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (53) مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (54) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (55) فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلا جَانٌّ (56) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (57) كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (58) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (59) هَلْ جَزَاءُ الإِحْسَانِ إِلاَّ الإِحْسَانُ (60) " (رکوع 3)۔**یہ بشارت اخرویہ ہے۔** جو لوگ قیامت کے دن خدا کی عدالت میں پیشی سے ڈرتے ہیں اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے ہیں ان کے لیے قسم قسم کے باغ ہوں گے جن میں ہر قسم کے میوہ دار درخت ہوں گے اور ان میں مشروبات کے چشمے رواں ہوں گے۔ ہر میوہ کوئی انواع و اقسام میں ہو گا۔

" مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ (76) " اعلیٰ قسم کے ریشمی بستروں پر آرام کریں گے اور درختوں کے میوے اس قدر قریب ہوں گے کہ بستروں سے بھی ان تک ہاتھ پہنچ سکیں۔

" فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ ولا جَانٌّ (56) " جنت میں ان کے لیے ایسی حوریں ہوں گی جو شرم وحیاء سے آنکھیں جھکائے ہوں گی اور ان سے پہلے کسی جن وانس نے انہیں چھوا تک نہیں ہو گا۔ حسن صورت اور صفاء رنگ میں یاقوت ومرجان کی مانند ہوں گی۔ دنیا میں انہوں نے اچھے کام کئے تو اس کی جزاء بھی انہیں اچھی ملی۔

" ومِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ (62) " اس کے علاوہ انہیں اور بھی باغ ملیں گے جن میں چشمے جاری ہوں گے۔ حسن وجمال کا مرقع اور پاکدامن حوریں ہوں گی، اعلی قسم کے فروش اور غالیچوں پر آرام کریں گے۔

" تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الجَلالِ والإكْرَامِ (78) " **آخر میں سورت کے مرکزی دعوے کا ذکر ہے**

یعنی برکت دینے والا اللہ ہی ہے اور برکت اسی کے نام میں ہے۔

سورۃ الرحمن میں آیات توحید اور خصوصیات

1 ۔" الرَّحْمَنُ (1) عَلَّمَ القُرْآنَ (2) خلَقَ الإنسَانَ (3) عَلَّمَهُ البَيَانَ (4) الشَّمْسُ والْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (5) والنَّجْمُ والشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (6) والسَّمَاءَ رَفعَهَا ووَضعَ الميزَانَ (7) أَلاَّ تَطْغَوْا فِي المِيزَانِ (8) وأَقِيمُوا الوَزْنَ بِالْقِسْطِ ولا تُخْسِرُوا المِيزَانَ (9) والأَرْضَ وضَعَهَا لِلأَنَامِ (10) فِيهَا فَاكِهَةٌ والنَّخْلُ ذَاتُ الأَكْمَامِ (11) والْحَبُّ ذُو العَصْفِ والرَّيْحَانُ (12) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (13) خَلَقَ الإنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (14) وخَلَقَ الجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ (15) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (16) رَبُّ المَشْرِقَيْنِ ورَبُّ المَغْرِبَيْنِ (17) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (18) مَرَجَ البَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ (19) بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لاَّ يَبْغِيَانِ (20) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (21) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ والْمَرْجَانُ (22) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (23) ولَهُ الجَوَارِ المُنشَآتُ فِي البَحْرِ كَالأَعْلامِ (24) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (25) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) ويَبْقَى وجْهُ رَبِّكَ ذُو الجَلالِ والإكْرَامِ (27) فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (28) يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (29) " **نفی شرک**

اعتقادی پر دلائل عقلیہ۔

2 ۔" تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الجَلالِ والإكْرَامِ (78) " **برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔**

سورۃ الرحمن ختم ہوئی

سورۃ الواقعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :" إِذَا وقَعَتِ الوَاقِعَةُ (1) لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ (2) خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ (3) إِذَا رُجَّتِ الأَرْضُ رَجاً (4) وبُسَّتِ الجِبَالُ بَساً (5) فكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثاً (6) " احوال قیامت بطور تمہید برائے بیان احوال گروہائے سہ گانہ۔

" وكُنتُمْ أَزْوَاجاً ثَلاثَةً (7) فَأَصْحَابُ المَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ المَيْمَنَةِ (8) وأَصْحَابُ المَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ المَشْأَمَةِ (9) والسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (10) "۔ تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر یعنی اصحاب المیمنۃ (دائیں جانب والے)۔ اور السابقون (سب پر سبقت لے جانے والے)۔

" أُوْلَئِكَ المُقَرَّبُونَ (11) فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (12) ثُلَّةٌ مِّنَ الأَوَّلِينَ (13) وقَلِيلٌ مِّنَ الآخِرِينَ (14) عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ (15) مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ (16) يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ (17) بِأَكْوَابٍ وأَبَارِيقَ وكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ (18) لا يُصَدَّعُونَ عَنهَا ولا يُنْزِفُونَ (19) وفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ (20) ولَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ (21) وحُورٌ عِينٌ (22) كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ المَكْنُونِ (23) جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (24) لا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً ولا تَأْثِيماً (25) إِلاَّ قِيلاً سَلاماً سَلاماً (26) " یہ السابقون کے احوال کا بیان ہے بطریق لف ونشر غیر مرتب۔ ان

لوگوں کو خصوصی قرب حاصل ہو گا اور وہ نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے اس جماعت میں امت کے پہلے لوگوں سے زیادہ ہوں گے اور پچھلوں میں سے کچھ لوگوں کو بھی یہ رتبہ نصیب ہو گا ان کے لیے تخت بچھے ہوں گے اور کم عمر لڑکے ان کی خدمت میں مختلف قسم کے مشروبات پیش کریں گے۔ مرضی کے میوے اور گوشت حاضر ہو گا۔ سچے موتیوں کی مانند خوبصورت حوروں کی رفاقت ہو گی۔ وہاں کوئی بے ہودہ بات نہیں ہو گی اور ان کو ہر طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا۔

" وأَصْحَابُ اليَمِينِ مَا أَصْحَابُ اليَمِينِ (27) فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ (28) وطَلْحٍ مَّنضُودٍ (29) وظِلٍّ مَّمْدُودٍ (30) ومَاءٍ مَّسْكُوبٍ (31) وفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ (32) لا مَقْطُوعَةٍ ولا مَمْنُوعَةٍ (33) وفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ (34) إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً (35) فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَاراً (36) عُرُباً أَتْرَاباً (37) لِّأَصْحَابِ اليَمِينِ (38) ثُلَّةٌ مِّنَ الأَوَّلِينَ (39) وثُلَّةٌ مِّنَ الآخِرِينَ (40) " **یہ پہلی جماعت کے احوال کا بیان ہے۔** جن لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمالنامے ملیں گے ان کو ایسے باغوں میں سکونت میسر ہو گی جن میں بیشمار اور عجیب و غریب میوے ہوں گے۔ وہاں کی بیریاں کانٹوں کے بغیر ہوں گی، میوے نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ کبھی ان کے تناول کی ممانعت ہو گی، وسیع سایہ وافر پانی اور ہم عمر حوریں زوجیت میں ہوں گی۔ اس فریق میں پہلوں اور پچھلوں میں سے جماعتوں کی جماعتیں شامل ہوں گی۔

" وأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ (41) فِي سَمُومٍ وحَمِيمٍ (42) وظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ (43) لا بَارِدٍ ولا كَرِيمٍ (44) إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ (45) وكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الحِنثِ العَظِيمِ (46) وكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وكُنَّا تُرَاباً وعِظَاماً أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (47) أَوَ آبَاؤُنَا الأَوَّلُونَ (48) قُلْ إِنَّ الأَوَّلِينَ والآخِرِينَ (49) لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (50) ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ المُكَذِّبُونَ (51) لآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ (52) فَمَالِئُونَ مِنْهَا البُطُونَ (53) فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الحَمِيمِ (54) فَشَارِبُونَ شُرْبَ الهِيمِ (55) هَذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ (56) "

(رکوع 2)۔ **یہ دوسرے فریق کے احوال کا بیان ہے۔** اصحاب الشمال کو گرم ہوا اور کھولتا ہوا پانی ملے گا اور یہ سایہ بھی نصیب نہیں ہو گا۔ وہ دنیا میں اکڑتے تھے اور گناہوں پر اصرار کرتے تھے اور قیامت کو نہیں مانتے تھے۔ بیشک قیامت کے دن تمام اولین و آخرین کو جمع کیا جائے گا اور گمراہوں کو جہنم میں کھانے کے لیے زقوم دیا جائیگا جس سے وہ پیٹ بھر کر کھائیں گے اور اوپر سے پیاسے اونٹ کی مانند کھولتا ہوا پانی پئیں گے۔ قیامت کے دن ان کی اس طرح تواضع کی جائیگی۔

" نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلا تُصَدِّقُونَ (57) أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ (58) أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الخَالِقُونَ (59) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ المَوْتَ ومَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (60) عَلَى أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ ونُنشِئَكُمْ فِي مَا لا تَعْلَمُونَ (61) ولَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الأُولَى فَلَوْلا تَذَكَّرُونَ (62) " **یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔** میں ہی تم سب کا خالق ہوں پھر تم کیوں نہیں مانتے؟ یہ بتاؤ! نطفہ بے جان سے خوبصورت انسان کس نے پیدا کیا؟ اور پھر

موت کس کے قبضہ واختیار میں ہے ؟ہم تمہاری جگہ تمہاری مانند اور مخلوق پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں اور اسی طرح قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔

" أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ (63) أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (64) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَاماً فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (65) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (66) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ (67) " (رکوع2)۔ **یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے** یہ بتاؤ یہ لہلاتے کھیت کون اگاتا ہے؟ اگر ہم چاہیں تو کھیتوں کو ویران کر ڈالیں اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔

" أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ (68) أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ (69) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجاً فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ (70) " **یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔** اچھا یہ بتاؤ یہ پانی جو تم پیتے ہو اسے تم نے اتارا ہے یا ہم نے؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا دیں، ہماری ان نعمتوں کا تم شکر کیوں نہیں بجالاتے اور ہماری دی ہوئی برکات کو غیروں کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو؟۔

" أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ (71) أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ (72) نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعاً لِّلْمُقْوِينَ (73) " **یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے۔** نیز یہ تو بتاؤ کہ یہ آگ جسے تم روشن کرتے

ہو اس کا درخت کسی نے پیدا کیا ہے۔ آگ کو لکڑیوں کی باہم رگڑ سے پیدا کرنا باعث عبرت ہے اور مسافروں کے لیے فائدے کی چیز ہے کہ جنگل میں بھی آگ حاصل کر سکتے ہیں۔

" فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (74) " **دلائل کے بعد دعوی سورت کا ذکر ہے۔** اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کر اور برکت دینے میں اس کو ہر شریک سے پاک سمجھ۔

" فَلاَ أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (75) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (76) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (77) فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (78) لاَ يَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ (79) تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (80) أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ (81) وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (82) " (رکوع 3)

عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب ہے۔ یہ قرآن ایک نہایت ہی عظیم الشان کتاب ہے، لوح محفوظ میں مکتوب ہے، اسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں وہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ کیا ایسی عظیم کتاب کی تم پرواہ نہیں کرتے ہو اور اس کو جھٹلانے پر کمر باندھ چکے ہو؟

" فَلَوْلاَ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ (83) وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ (84) وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَكِن لاَّ تُبْصِرُونَ (85) فَلَوْلاَ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ (86) تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (87) " **یہ زجر ہے۔** اگر تم اس **دعوی**

میں سچے ہو کہ قیامت نہیں آئیگی اور جزاء وسزا نہیں ہوگی، تو تمہارے سامنے جب کسی کی جان نکل رہی ہو تو اسے ہی اس کے بدن میں واپس لوٹا کر دکھا دو۔

" وأَمَّا إن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ اليَمِينِ (90) " **یہ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔** عام اہل جنت کو جنت میں سلام کا تحفہ ملے گا۔

" وأَمَّا إن كَانَ مِنَ المُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ (92) فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ (93) وتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ (94) "۔ **یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔** گرم اہوں کو کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور جہنم میں جلنا ہوگا۔

" إنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ اليَقِينِ (95) " یہ سب کچھ حق ہے اور یقینی ہے۔

" فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ العَظِيمِ (96) " **آخر میں دعوی سورت کا اعادہ ہے** یعنی برکت دینے میں اللہ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

مختصر خلاصہ: ابتدا میں تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر، اصحاب المیمنۃ، اصحاب المشئمۃ، السابقون۔ پھر ان جماعتوں کے احوال کا تفصیلی بیان بطریق لف ونشر غیر مرتب اور آخر میں تینوں کے احوال کا اجمالی اعادہ۔ درمیان میں **توحید** کے چار **عقلی** دلائل کا بیان۔ اس کے بعد **عظمت قرآن کا**

بیان اور تصدیق بالقرآن کی **ترغیب** اور اس کے بعد **زجر**۔ دو بار **دعوی سورت** کا ذکر۔

ایک بار درمیان میں اور ایک بار آخر میں۔

سورۃ واقعہ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (74) دو مرتبہ۔

سورۃ واقعہ ختم ہوئی

سورۃ الحدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ مجادلہ سے لے کر سورۃ تحریم تک مضمون کے اعتبار سے تمام سورتیں، سورۃ الحدید ہی سے متعلق ہیں۔ سورۃ الحدید میں دو مضمون مذکور ہیں اول اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا حکم۔ دوم جہاد کی ترغیب۔ اس کے بعد چار سورتیں المجادلہ، الحشر، الممتحنہ اور الصف، سورۃ الحدید کے دوسرے مضمون (ترغیب الی القتال فی سبیل اللہ) پر بطور لف ونشر غیر مرتب متفرع ہوں گی۔ اور اگلی چار سورتیں (الجمعہ، المنافقون، التغابن اور الطلاق) سورۃ الحدید کے پہلے پہلے مضمون (النفاق فی سبیل اللہ) پر متفرع ہیں اس کے بعد سورۃ التحریم میں سورۃ الحدید کے دونوں مضمون کا بطریق لف ونشر مرتب بمنزہ تتمہ اعادہ کیا گیا ہے پہلی چاروں سورتوں میں سے ہر دوسری سورت کو اور دوسری چاروں سورتوں میں سے ہر پہلی سورت کو تسبیح سے شروع کیا گیا ہے تا کہ اصل مسئلہ یعنی نفی شرک ذہن میں رہے اور اس سے ذہول نہ ہونے پائے اور معلوم ہو جائے کہ جہاد اسی مسئلہ کے لیے کیا جارہا ہے۔ پہلے مجموعے کی آخر سورت (الصف) اور دوسرے مجموعے کی پہلی سورت (الجمعہ) میں تسبیح کو جمع کر دیا گیا

اس لیے سورۃ الجمعہ سے سورۃ الحدید کا دوسرا مضمون شروع ہونے والا تھا اس طرح ایک مضمون کے اختتام اور دوسرے مضمون کی ابتدا میں امتیاز ہو گیا۔

خلاصہ : تمہید، انفاق فی سبیل اللہ کا حکم، اس کے پانچ وجوہ، **ترغیب** الی القتال، **بشارت** فتح

تفصیل: سورۃ الحدید میں دو مضمون مذکور ہیں۔

اول اشاعت **توحید** کی خاطر مال خرچ کرنے کا حکم۔

دوم۔ اللہ کی راہ میں جہاد کی **ترغیب**۔

" سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (1) لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ يُحْيِي ويُمِيتُ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (2) هُوَ الأَوَّلُ والآخِرُ والظَّاهِرُ والْبَاطِنُ وهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (3) هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الأَرْضِ ومَا يَخْرُجُ مِنْهَا ومَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ومَا يَعْرُجُ فِيهَا وهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ واللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (4) لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (5) يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ ويُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (6)۔ **میں بطور تمہید مسئلہ توحید کا ذکر ہے** جس کی خاطر انفاق اور جہاد ہو گا۔ **یہاں توحید کے تینوں مراتب مذکور** ہیں دو صراحۃً اور ایک ضمناً۔

پہلا مرتبہ ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔

دوسرا مرتبہ تخت بادشاہی پر وہ خود ہی مستوی ہے اور کوئی اختیار اس نے کسی کو سپرد نہیں کر رکھا۔

ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ۔

تیسرا مرتبہ، جب خالق ومالک اور متصرف ومختار وہی ہے تو کارساز اور معبود بھی وہی ہے۔

" آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ (7) " یہ پہلا مضمون ہے۔ **اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم اور خرچ کرنے والوں کے لیے بشارت۔**

" وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ (7) وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (8) ۔ **یہ انفاق کی پہلی وجہ ہے۔** یہ مال میرا ہے، میں نے چند روز کے لیے تمہارے تصرف میں دیا ہے اور تم اللہ سے عہد کر چکے ہو کہ اس کے احکام مانو گے۔ اب اس کا حکم آگیا ہے کہ اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ لہذا اس کا حکم مانو اور مال خرچ کرو، وہ خرچ کرنے پر تمہیں اجر بھی دے گا۔

" هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (9)" ۔

یہ ترغیب ہے یعنی ایسے رحیم و کریم بادشاہ کا حکم مانو۔

دوسری وجہ۔ "وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ "وجہ اول سے بطور ترقی فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو حالانکہ تمہیں مرنا ہے اور سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے اب وقت ہے خرچ کرلو۔ جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو افسوس کروگے۔

تیسری وجہ " مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ (11) " (رکوع 2)۔مان لیا کہ مال تمہارا ہی ہے اور تم نے خود کمایا ہے، لیکن دنیا میں بطور قرض دیدو میں دنیا ہی میں اس سے کئی گنا زیادہ دے دوں گا۔

" يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (12) " **اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے بشارت اخرویہ ہے** انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے آگے پیچھے نور ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

" يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ (13) يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّى جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (14) فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (15)" ۔ **یہ منافقین کے لیے تخویف اخروی ہے۔** وہ نور انفاق سے محروم ہوں گے وہ **مومنین** سے توجہ کا مطالبہ کریں گے تاکہ انہیں کچھ روشنی نصیب ہو لیکن فریقین کے درمیان دیوار حائل کر دی جائیگی اور **منافقین** عذاب میں مبتلا ہوں گے اور فدیہ وغیرہ کسی حیلے سے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

" أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (16) " **یہ ایمان والوں کے لیے زجر ہے** اور قبول حق اور حق پر قائم رہنے کی **ترغیب** ہے۔ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے اور اہل کتاب کی طرح سنگدل نہیں ہو جانا چاہیے۔

"اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (17) " **یہ انفاق کی تیسری وجہ سے متعلق ہے** اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی دولت میں اس طرح کئی گنا اضافہ ہوتا ہے جس طرح زمین میں ایک دانہ بودینے سے کوئی سوگنا دانے پیدا ہوتے ہیں۔

" إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ (18) " **ترغیب الی الانفاق۔** اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی دولت میں کئی گنا اضافے کے علاوہ وہ بہت بڑے اجر وثواب کے بھی مستحق ہیں۔

" وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُوْلَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (19) " **اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مومنین کے لیے بشارت اخرویہ۔** ان لوگوں کو صدیقوں اور شہیدوں کا مرتبہ نصیب ہوگا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ **یہ کفار کے لیے تخویف اخروی ہے۔**

انفاق کی چوتھی وجہ:۔ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَراً ثُمَّ يَكُونُ حُطَاماً وَفِي الآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ (20)(رکوع 3)۔ اگر دنیا میں اس کا بدلہ نہ بھی ملا

تو غم نہ کرنا چاہیے یہ دنیا چیز ہی کیا ہے؟ یہ محض چند روزہ زینت و آرائش اور فخر و نمائش کی جگہ ہے جس طرح لہلہاتے کھیت آن کی آن میں تباہ ہو جاتے ہیں دنیا کی چہل پہل بھی اسی طرح فانی ہے۔

"سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ والأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ ورُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ واللَّهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيمِ (21)"۔ اگر دنیا میں کچھ نہ ملا تو آخرت میں اس کا بے حساب اجر وثواب ملے اور جنت میں زمین و آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ مربعے ملیں گے۔پانچویں وجہ:

"مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ولا فِي أَنفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (22)"۔ اگر تم اللہ کی راہ میں اس لیے مال خرچ نہیں کرتے ہو تا کہ وہ مصیبتوں میں کام آئے تو یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ جو مصیبت مقدر ہو چکی ہے وہ ضرور آئیگی دولت سے دفع نہیں کی جاسکتی۔

" لِكَيْلا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ولا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ واللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (23) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ ويَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ومَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الغَنِيُّ الحَمِيدُ (24)" ۔ **مذکور بالا توضیح کی علت اور بخیلوں اور دوسروں کو بخل پر اکسانے والوں کے لیے تخویف و تہدید ہے۔**

" لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الكِتَابَ والْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وأَنزَلْنَا الحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ ومَنَافِعُ لِلنَّاسِ ولِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ورُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (25)" ۔**یہ سورت کے دوسرے**

مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ کا بیان ہے۔ ہم نے بنی آدم کی ہدایت کیلئے پیغمبر بھیجے اور ان پر کتابیں نازل کیں اور لوہے ایسی نہایت مفید اور اہم دھات پیدا کی تا کہ لوگ اس سے گونا گوں فوائد حاصل کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے مختلف قسم کے ہتھیار بنا کر اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اس طرح اللہ کے دین کی مدد کرنے والے دوسروں سے ممتاز ہو جائیں۔

" وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (26) "

(رکوع 4)۔ ہم نے نوح و ابراہیم (علیہما السلام) کی اولاد میں مسلسل پیغمبر مبعوث کیے یہاں تک کہ عیسیٰ (علیہ السالم) آئے۔ مسئلہ **توحید** میں مشرکین سے مقابلہ ہوا تو حواریین نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا اور ہم نے بھی ان کو مشرکین پر فتحیاب اور غالب کیا لیکن بعد کے لوگوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی، مگر اس پر بھی پورے نہ اترے اور فسق و فجور کی راہ اختیار کر لی۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (28) " **اہل کتاب کو ایمان لانے اور خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ساتھ دینے کی ترغیب ہے۔** اے اہل کتاب جو عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لا چکے ہو!

خدا سے ڈرو اور اس کے آخری رسول پر بھی ایمان لے آؤ اور اس کا اسی طرح ساتھ جس طرح حواریوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا ثواب عطا فرمائے گا۔

" لِئَلاَّ يَعْلَمَ أَهْلُ الكِتَابِ أَلاَّ يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِن فَضْلِ اللَّهِ وأَنَّ الفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ واللَّهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيمِ (29) " **تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ اب وہ جہاد نہیں کرسکتے۔** کیونکہ ان کا امام اور امیر کوئی نہیں۔لہذا اب میرا آخری پیغمبر (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) امام اور امیر ہے، اب وہ اس پر ایمان لا کر، اس کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔

سورۃ الحدید میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (1) لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (2) هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (3) هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (4) لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (5) يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (6)۔ **نفی شرک اعتقادی وبیان**

مراتب ثلاثہ برائے توحید۔ دو کا صراحۃً اور ایک کا تبعاً

سورۃ الحدید ختم ہوئی

سورۃ المجادلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: بطور تمہیدی مسئلہ ظہار کا بیان۔ چوٹی کے **منافقین** پر **زجریں**۔ اصلاح **منافقین** کیلئے تین قوانین۔ ابتداء وانتہاء میں منافقوں کے لیے **تخویف دنیوی** واخروی۔

تفصیل: " قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (1) الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلاَّ اللاَّئِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَراً مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوراً وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ (2) وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ذَلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (3) فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً ذَلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (4) "

بطور تمہید مسئلہ ظہار کا بیان ہے جو کافروں اور منافقوں کے لیے مبدا طعن تھا۔ وہ کہنے لگے دیکھو جی یہ کیسا پیغمبر ہے کہ اس نے منہ بولی ماں سے نکاح جائز کر دیا ہے۔

" إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ (5) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (6) " **زجرو تخویف دنیوی واخروی** برائے کفار و منافقین جو کفار و منافقین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے احکام پر طعن کرتے اور ان کی مخالفت کتے ہیں وہ دنیا میں بھی ذلیل ورسوا ہوں گے اور آخرت میں بھی ان کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

" أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِن ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (7) " (رکوع 3)۔ **زجر اول برائے منافقین۔ یہ زجریں اول درجہ اور چوٹی کے منافقین کے لیے ہیں۔** یہ لوگ جہاد کو ناکام بنانے کے لیے خفیہ مشورے کرتے اور پروگرام بناتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ان کا کوئی مشورہ اور پروگرام مخفی نہیں۔

" أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ (8) " **زجر ثانی برائے منافقین۔** ان کا خبث باطن اور عناد قلبی اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ

باوجود اس کے کہ انہیں ایسے مشورے سے منع کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی باز نہیں آتے اور باقاعدہ اسلام، پیغمبر (علیہ السلام) اور جہاد کے خلاف منصوبے بناتے رہتے ہیں اور پھر پیغمبر (علیہ السلام) کی مجلس میں حاضری کے وقت بھی نہایت بدتمیزی کرتے ہیں۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (9) إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (10) " **قانون اول برائے اصلاح منافقین۔** ان آیتوں میں خطاب مؤمنین سے ہے لیکن مقصود اصلاح **منافقین** ہے۔ فرمایا جب بھی کوئی مشورہ کرو تو نیک کاموں کا مشورہ کیا کرو اور شر و فساد پھیلانے، عداوت اسلام اور مخالفت پیغمبر (علیہ السلام) کے منصوبے نہ بنایا کرو۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (11) " **یہ دوسرا قانون ہے۔**

منافقین حضور (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کی مجلس میں آپ کے بالکل قریب آکر بیٹھ جاتے اور مخلصین اور اکابر صحابہ کی آمد پر بھی ان کو جگہ نہ دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجلس میں آنے والوں کو جگہ دے دیا کرو۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (12) أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (13)" **یہ تیسرا قانون ہے۔** بعض **منافقین**،رسول اللہ (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)کو مجلس سے علیحدہ لے جاکر آپ کے ساتھ سرگوشیاں کرتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ بڑے خاص اور مخلص لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم دے کیا کہ جب پیغمبر (علیہ السلام) کے ساتھ کوئی مشورہ کرنا ہو تو پہلے اللہ کی راہ میں صدقہ دے دیا کرو۔ تاکہ تمہارے کاموں میں برکت ہو۔

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْماً غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (14) أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَاباً شَدِيداً إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (15) اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (16) لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئاً أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (17) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعاً فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ (18) اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُوْلَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (19) (رکوع

3)۔ **آخر میں پھر منافقین کے لیے زجر اور تخویف دنیوی واخروی ہے۔** ان بدخت

منافقوں کی دلی دوستی مسلمانوں کے ساتھ نہیں، بلکہ خدا کے دشمنوں کے ساتھ ہے۔ اس دوغلی روش سے انہیں کچھ فائدہ نہیں ہو گا بلکہ دنیا اور آخرت میں خسارہ اٹھائیں گے۔

" إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ فِي الأَذَلِّينَ (20) " اس کا تعلق ابتداء سورت سے ہے

" كَتَبَ اللَّهُ لأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (21) " **بشارت فتح برائے مومنین۔**

" لا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (22) " **مدح مخلین و بشارت اخرویہ۔** مخلص مومنوں کی شان یہ ہے کہ وہ دشمنان اللہ و رسول سے وہ دوستی نہیں رکھ سکتے اگرچہ وہ ان کے قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور انہیں اسقدر انعام و اکرام سے نوازے گا کہ وہ بھی اس سے راضی ہو جائیں گے۔

سورۃ الحشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: اعادہ **دعوی**، **تخویف دنیوی**، تقسیم فئ، **زجرات منافقین**، اعادہ **دعوی توحید** مع دلائل

تفصیل: " سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (1) " **دعوی توحید جو اصل مقصود ہے کا اعادہ۔** تاکہ اصل مسئلہ کی طرف دھیان رہے۔

" هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ مِن دِيَارِهِمْ لأَوَّلِ الحَشْرِ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي المُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُوْلِي الأَبْصَارِ (2) وَلَوْلا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الجَلاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ (3) ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ العِقَابِ (4) مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الفَاسِقِينَ (5) " **تخویف دنیوی کا ایک نمونہ۔** یہود بنی النضیر جو اپنے زعم میں نہایت مضبوط قلعوں میں اپنے کو خدا کے عذاب سے محفوظ کیے ہوئے تھے،

مسلمانوں کے ایک ہی حملے کی تاب نہ لا سکے اور انہیں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ جلاوطن ہونا پڑا۔ اس دنیوی سزا کے علاوہ آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔

" وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (6) مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (7) لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (8) وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (9) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلاًّ لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (10) " **اموال بنی نضیر بطور فیٔ مسلمانوں کو ہاتھ آئے اس لیے ان کی تقسیم کا طریق کار بیان فرمایا۔**

" أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَداً أَبَداً وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (11) لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ (12) لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (13) لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعاً إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعاً وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ (14) كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيباً ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (15) كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ (16) فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ (17) " (رکوع 2)۔ ع

منافقین کے لیے زجر و تخویف ہے۔ یہ **منافقین** بنی قریظہ یہود سے وعدے کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھی اور مددگار ہیں۔ ان کے وعدے سراسر جھوٹ ہیں اور وقت آنے پر یہ پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان کا ساتھ نہیں دیں گے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو خوشخبری دی گئی کہ اب کفر کی طاقت منتشر ہو چکی ہے اور اب کفار متحد ہو کر اور جم کر کہیں بھی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ان پر مسلمانوں کا رعب طاری رہے گا۔ جب یہود بنی نضیر جو نہایت محکم قلعوں میں محفوظ تھے مسلمانوں کے ایک حملے کی بھی تاب نہ لا سکے، تو یہ بیچارے کیا چیز ہیں۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (19) لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (20) لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (21) " (رکوع 3)۔ **یہ پہلے سے کمتر منافقین کے لیے زجر ہے اور مومنوں کو ترغیب الی القتال ہے۔**

" هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (22) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (23) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (24) " یہ اصل **دعوی** یعنی " سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (1) " سے متعلق ہے۔ ان آیتوں میں

توحید کے تینوں مراتب مذکور ہیں۔ پہلی آیت میں تیسرا مرتبہ، دوسری میں دوسرا مرتبہ اور تیسری آیت میں توحید کا پہلا مرتبہ مذکور ہے۔

سورۃ حشر میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ وهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (1) " نفی شرک ہر قسم

2 ۔" هُوَ اللَّهُ الَّذِي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَالِمُ الغَيْبِ والشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (22) " توحید کا تیسرا مرتبہ

یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں

3 ۔" هُوَ اللَّهُ الَّذِي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ المَلِكُ القُدُّوسُ السَّلامُ المُؤْمِنُ المُهَيْمِنُ العَزِيزُ الجَبَّارُ المُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (23) " دوسرا مرتبہ۔ وہی متصرف و مختار ہے۔

4 ۔" هُوَ اللَّهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُ لَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ والأَرْضِ وهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (24) " توحید کا پہلا مرتبہ، وہی سب کا خالق ہے۔

سورۃ الحشر ختم ہوئی

سورۃ الممتحنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : **مومنین** وکاملین پر **زجر**، قانون برائے مومنات مہاجرت، قانون برائے نبی کریم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) دربارہ بیعت زنان، **زجر** برائے مؤمنین۔

تفصیل: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَاداً فِي سَبِيلِي وابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ ومَا أَعْلَنتُمْ ومَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (1) إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً ويَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ ووَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ (2) لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ ولا أَوْلادُكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ واللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (3) " **یہ ان مومنین کاملین پر زجر ہے** جن سے جہاد کے بارے میں منافقوں کا سا فعل سرزد ہو چکا تھا۔ جیسا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (رض) سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے ایک مصلحت کی بناء پر مسلمانوں کا ایک اہم جنگی راز مشرکین مکہ کو پہنچانے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مشرکین ان کے ممنون ہو کر ان کے اہل وعیال کی

حفاظت کریں گے۔ فرمایا: اے اہل ایمان، جو لوگ میرے اور تمہارے دشمن ہیں ان سے دوستی کا بر تاؤ مت کرو۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کل ہی رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کو اور خود تم کو مکہ سے نکال رہے ہیں۔ ان کی عداوت و دشمنی کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ تمہیں کہیں پا لیں تو پورے پورے بغض کا اظہار کریں اور تمہیں ہاتھوں اور زبانوں سے ایذاء دینے کی کوشش کریں اور یہ آرزو کریں کہ تم دین اسلام سے پھر جاؤ تو کیا ایسے لوگ کسی قسم کی دوستی کے لائق ہیں؟ اور ج اہل و عیال کی خاطر تم نے ایسا کیا ہے قیامت کے دن وہ تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔

" قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلاَّ قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (4) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (5) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (6) " تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے متبعین میں بہت عمدہ نمونہ تھا تمہیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام کافروں سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے تھا جیسا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان اس وقت تک بغض و عداوت قائم رہے گی جب تم اللہ تعالیٰ

کی وحدانیت پر ایمان نہ لے آؤ، البتہ ابراہیم (علیہ السلام) حسب وعدہ اپنے باپ کے لیے ہدایت کی دعا مانگتے رہے۔ لیکن جب انہیں معلوم ہو گیا کہ اسے ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی تو اس کے لیے دعا مانگنا چھوڑ دیا۔

" عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (7) " مسلمانوں کو امید دلائی، ہو سکتا ہے کہ دشمنانِ اسلام کو اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمادے۔ اور اس طرح تمہارے اور ان کے درمیان دوستی کی راہ ہموار ہو جائے۔

" لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (8) " البتہ ان کافروں سے دوستی اور احسان کا برتاؤ کرنے سے منع فرماتا ہے جو دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ لڑتے رہے ہیں اور جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا نکالنے میں مدد دی ہے۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (10) وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ (11) " قانون اول برائے مومنات مہاجرت۔ اگر کوئی عورت

ایمان قبول کرنے کے بعد ہجرت کرکے تمہارے پاس آجائے تو اطمینا کرلو کہ واقعی وہ مومنہ ہے اگر تمہیں اس کے مومنہ ہونے کا یقین ہو جائے تو اب اسے کافروں کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ اب نہ وہ کافروں کے لیے حلال ہے اور نہ کافر ہی اس کے لیے حلال ہیں اگر وہ دار الحرب میں شادی شدہ تھی تو اس کے خاوند نے اس پر جو مہر وغیرہ خرچ کیا تھا اسے واپس کردو۔ اس طرح اگر تمہاری کافرہ عورتیں مشرکین کے یہاں چلی جائیں تو تم اپنے اخراجات ان سے طلب کرلو۔ اور اگر تم میں سے کسی کے اخراجات کافروں کی طرف رہ جائیں اور وہ ادا نہ کریں تو جب تمہارے دینے کی باری آئے تو تم ان کو دینے سے پہلے اس مسلمان کا حق اس سے وضع کرلو جس کا کافروں کے بقایا ہے۔

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئاً وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (12) " **یہ دوسرا قانون ہے برائے بیعتِ زنان۔** جب آپ کے پاس عورتیں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوں تو آپ ان شرائط پر انہیں بیعت فرمالیا کریں (1) اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں (2) چوری نہ کریں۔ (3) بدکاری نہ کریں (4) اولاد کو قتل نہ کریں (5) کسی پر بہتان نہ باندھیں اور (6) آپ کی نافرمانی نہ کریں۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَوَلَّوْا قَوْماً غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

(13) " **یہ مومنین پر زجر ہے۔** ان کافروں سے دوستی نہ کرو جو کفر و شرک کی وجہ سے آخرت کے اجر و ثواب سے اسی طرح محروم ومایوس ہیں جس طرح وہ کافر جو مر چکے ہیں۔

سورۃ الممتحنہ میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔ کفار سے دوستی کی ممانعت۔ 2۔ احکام نساء مومنات مہاجرات و نساء **مومنین** کہ نزد کفار مانند

3۔ شرائط بیعت زنان

سورۃ الممتحنہ ختم ہوئی

سورۃ الصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: بیان **توحید**، **زجر**، **ترغیب** الی الجہاد، نمونہ از بنی اسرائیل، **بشارت** فتح

تفصیل: " سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (1) " بیان مسئلہ **توحید** جس کی خاطر جہاد لازم کیا گیا۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (2) كَبُرَ مَقْتاً عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (3) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفاً كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ (4) " **خطاب اول برائے مؤمنین بطور زجر**۔ تم کہتے تھے ہمیں وہ امور معلوم ہو جائیں جن کو بجالانے سے خدا راضی ہو تو ہم ان کی تعمیل کریں گے۔ اب جب اللہ نے جہاد فرض کر دیا ہے جو رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے تو اس سے کیوں جی چراتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ جو کچھ کہو اس پر عمل نہ کرو۔ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کی راہ میں دیوار آہنی بن کر لڑیں۔

" وإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ واللَّهُ لا يَهْدِي القَوْمَ الفَاسِقِينَ (5) " **قصہ یہود برائے زجر۔** دیکھو قوم موسیٰ (علیہ السلام) نے ان کے ساتھ جہاد کے معاملے میں کجروی اختیار کی تو ان پر غضب مہر مار دی گئی۔ تم ان کی مانند نہ بنو۔

" وإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ ومُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (6) ومَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الكَذِبَ وهُوَ يُدْعَى إِلَى الإِسْلامِ واللَّهُ لا يَهْدِي القَوْمَ الظَّالِمِينَ (7) يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ واللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ ولَوْ كَرِهَ الكَافِرُونَ (8) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى ودِينِ الحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ولَوْ كَرِهَ المُشْرِكُونَ (9)

" **قصہ عیسیٰ برائے ترغیب الی القتال۔** عیسیٰ (علیہ السلام) نے جس آخری نبی کی **بشارت** دی تھی وہ دلائل و بینات کے ساتھ آچکا ہے لیکن ان معاندین نے اسے جادو اور افتراء قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ دین حق کو غالب و منصور کرنا چاہتا ہے لہذا ان معاندین کے ساتھ جہاد کرو، اللہ تمہیں فتح دے گا۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (10) تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ورَسُولِهِ وتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (11) يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ويُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ومَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الفَوْزُ العَظِيمُ (12) وأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وفَتْحٌ قَرِيبٌ وبَشِّرِ المُؤْمِنِينَ (13) " **خطاب ثانی برائے مومنین۔ ترغیب** الی القتال عذاب خداوندی سے بچنے کے لیے سب سے اعلیٰ کاروبار یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ

میں جہاد کرو۔ اللہ تمہیں دشمنوں پر فتح دے گا، تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور دائمی باغوں میں داخل کرے گا۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ

(14) " **خطاب سوم برائے مومنین۔ ترغیب الی القتال۔** جس طرح عیسیٰ (علیہ السلام) کے حوارین نے ان کا ساتھ دیا اور **توحید** کی خاطر جہاد کیا تو اللہ نے ان کو دشمن پر فتح دی۔ اسی طرح تم بھی خاتم النبیین (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کے ہمراہ جہاد کرو۔ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔ خطاب اول پہلے قصے کے ساتھ متعلق ہے اور خطاب دوم وسوم دوسرے قصے کے ساتھ متعلق ہے۔

سورۃ الصف میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

ا۔ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ (1)۔ نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ الصف ختم ہوئی

سورۃ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: مسئلہ **توحید** کا اعادہ۔ **توحید** پر **دلیل وحی** اور ضمناً صداقتِ رسول (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کا بیان۔ مشرکین کے لیے **زجر**۔ یہود کو دعوت مباہلہ، **ترغیب** الی الانفاق فی الجہاد۔

تفصیل: " يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (1) " **بیان توحید۔**

" هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (2) وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (3) ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (4) " **توحید پر دلیل وحی اور بیان صداقت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

" مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (5) " **زجر برائے مشرکین۔** تم یہودیوں کی مانند نہ ہو جاؤ جن کو تورات دی گئی مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا وہ اس گدھے کی مانند ہیں جس پر کتابیں لدی ہوں۔

" قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (6) وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (7) " **یہود کو دعوت مباہلہ۔**

" قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (8) " **ترغیب الی الجہاد۔**

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (9) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (10) " **ترغیب الی الذکر والتعلم۔** نماز جمعہ میں شمولیت کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کے احکام سیکھو۔

" وإذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انفَضُّوا إِلَيْهَا وتَرَكُوكَ قَائِماً قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ ومِنَ التِّجَارَةِ واللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

(11) " **ان مومنین پر شکوی** جو آنحضرت (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**) کو بحالت خطبہ چھوڑ کر غلہ خریدنے چلے گئے تھے۔

سورۃ جمعہ میں آیت توحید اور اس کی خصوصیت

ا۔ " يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ ومَا فِي الأَرْضِ المَلِكِ القُدُّوسِ العَزِيزِ الحَكِيمِ (1) " نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ الجمعہ ختم ہوئی

سورۃ المنافقون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: منافقوں پر **زجریں** اور **شکوے** اور ان کے احوال خبیثہ کا بیان۔ مومنوں کو **زجر** کہ تم اپنے بھائی پر خود کیوں خرچ نہیں کرتے ہو اور منافقوں کے کیوں محتاج ہوتے ہو۔ تنفیر **مومنین** از **منافقین**۔

تفصیل: " إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (1) " **منافقوں پر شکوی۔** ان کا دعوائے ایمان زبانی ہے اور وہ سراسر جھوٹے ہیں۔

" اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (2) ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (3) " **منافقوں پر زجر اور ان کی خباثت کا بیان۔ وہ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے ایمان کا یقین دلاتے اور اپنے بن کر لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں۔**

” وإذا رأيتهم تعجبك أجسامهم وإن يقولوا تسمع لقولهم كأنهم خشب مسندة يحسبون كل صيحة عليهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله أنى يؤفكون (4) “ **یہ بھی زجر ہے۔** وہ بظاہر تندرست و توانا اور خیر خواہ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر در حقیقت وہ بدترین دشمن ہیں ان سے بچ کر رہیے۔

” وإذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لووا رءوسهم ورأيتهم يصدون وهم مستكبرون (5) سواء عليهم أستغفرت لهم أم لم تستغفر لهم لن يغفر الله لهم إن الله لا يهدي القوم الفاسقين (6) “ جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ توبہ کرلو، خدا کا پیغمبر بھی تمہارے لیے استغفار کرے گا۔ تو غرور واستکبار سے سر ہلاتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہ کہو۔

” هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ولله خزائن السماوات والأرض ولكن المنافقين لا يفقهون (7) يقولون لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون (8) “ یہی وہ باتیں ہیں جو انہوں نے کہی تھی اور پھر ان سے صاف مکر گئے تھے جس کی وجہ سے اللہ نے سورت کی ابتداء میں فرمایا” والله يشهد إن المنافقين لكاذبون “ تمہید کے بعد اصل مقصود کا بیان **یعنی منافقین پر دو شکوے ہیں۔**

پہلا شکوی یہ ہے کہ **منافقین** کا خیال ہے کہ یہ مسلمان ہمارے دست نگر ہیں، اگر ہم ان کی مالی امداد بند کر دیں گے تو وہ خود بخود پیغمبر (علیہ السلام) کو چھوڑ دیں گے۔

دوسرا شکوی یہ ہے کہ ان **منافقین** کی خباثت اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مسلمانوں کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ان کو مدینہ سے نکال دیں گے۔

" هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَى مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنفَضُّوا **وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ (7) يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ** وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ " **منافقین کی ان باتوں کا جواب ہے۔** دولت کے خزانے اللہ کے تصرف میں ہیں۔ اگر **منافقین**، مومنوں پر خرچ کرنا بند کر دیں، تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو دیگر وسائل سے دولت عطا فرما دے گا۔ اور عزت و ذلت بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کے یہاں معزز اس کا رسول اور **مومنین** ہی ہیں۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (9) وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ (10) وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْساً إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (11) " الی آخر السورۃ۔

مومنوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی **ترغیب** اور ضمناً **زجر** ہے۔

سورۃ منافقون کی خصوصیات

مؤمنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی **ترغیب**، **منافقین** کی خباثتوں کا بیان۔

سورۃ منافقون ختم ہوئی

سورۃ تغابن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: مسئلہ **توحید** کا اعادہ، **توحید** پر **عقلی** دلیل، **تخویف دنیوی** واخروی، دعوائے **توحید** جس کی خاطر انفاق اور جہاد کا حکم دیا گیا۔ بیان انفاق علی سبیل الترقی۔

تفصیل: " يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1) "

دعوائے **توحید** کا اعادہ، تاکہ اصل مقصود سے غفلت نہ ہونے پائے اور یہ بات ذہن میں رہے کہ انفاق سی مسئلہ کی خاطر ہے۔

" هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (2) خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ المَصِيرُ (3) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (4) " **توحید پر عقلی دلیل**۔ اللہ تعالیٰ کو شریک سے پاک سمجھو، کیونکہ سب کا خالق ومالک اور سب کچھ جاننے والا وہی ہے۔

" فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ " **یہ ضمناً شکوی ہے۔**

" أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (5) ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَغْنَى اللَّهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (6) " **تخویف دنیوی واخروی۔**

کیا تمہیں پہلے مشرکین کا حال معلوم نہیں کہ کفر وانکار اور شرک کی ان کو کیا سزا ملی؟"

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (7) " **تخویف اخروی وشکوی۔**

" فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (8) " **ترغیب الی الایمان۔**

" يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ " **تخویف اخروی۔**

" وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحاً يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ " **بشارت اخرویہ۔** "وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (10)" **تخویف اخروی۔**

" اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (13) " **دعائے توحید کا ذکر** جس کی خاطر انفاق اور جہاد کا حکم دیا گیا۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (14) " اصلاح احوال اور نظم ونسق قائم رکھنے کا حکم۔

" إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ (17) " **آخر میں انفاق فی سبیل**

اللہ کی ترغیب باسلوب بدیع۔

" يُسَبِّحُ لِلّٰہِ " مقصود اصلی مسئلہ **توحید** کا اعادہ کیا گیا تا کہ قائین اس سے غافل نہ ہو جائیں اور سمجھ لیں کہ قتال اور انفاق فی القتال اسی مسئلہ کی خاطر ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اپنے حال کے مناسب اللہ کی تنزیہ و تقدیس میں مصروف ہے اور اس کے ہر شریک سے پاک ہونے کی مقر و معترف ہے۔ " لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ " کیوں نہ ہو؟ ساری کائنات میں اسی کا تصرف و اختیار نافذ ہے اس کے علاوہ تمام صفات کارسازی بھی اسی کے ساتھ مختص ہیں اور ہر چیز پر قدرت اور دسترس بھی اسی کو حاصل ہے۔ لہذا اس کائنات میں صرف وہی معبود بر حق اور وہی کارساز ہے اور کوئی نہیں۔ " لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ " میں چونکہ حصر ہے، اس لیے " وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ " میں حصر ہو گا، کیونکہ جب کلام کے ایک جزو میں حصر ہو تو اس کے باقی اجزا میں بھی حصر کا مفہوم ملحوظ ہو گا۔

" هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ " **توحید پر عقلی دلیل ہے۔** پہلے بیان سے معلوم ہو گیا کہ ساری کائنات میں متصرف و کارساز اور قادر علی الاطلاق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہاں بیان ہو گا کہ ساری کائنات کا پیدا کرنے والا اور زمین و آسمان کی ہر ہر چیز کو جاننے والا بھی وہی ہے۔ اسی لیے وہی سب کا کارساز ہے۔ " فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ " یہ درمیان میں ضمناً شکوی ہے۔ تم سب کو اللہ نے پیدا فرمایا، اس لیے چاہئے تو یہ تھا کہ تم سب اس کے فرمانبردار اور شکر گذار بندے بن جاتے مگر تم میں سے کچھ لوگ کافر بھی نکلے کہ اللہ کی **توحید** اور اس کے رسولوں کا انکار کیا اور اس کے احکام سے بغاوت کی لیکن وہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے اس لیے تمہیں ان عملوں کی پوری پوری سزا ملے گی۔

" خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (3) " اس ساری کائنات کو اس نے اظہار حق کے لیے پیدا فرمایا ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے۔ " وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ " منجملہ صنائع قدرت و بدائع صنعت خود تمہاری پیدائش اور تمہاری صورت سازی ہے کہ اس نے تمام مخلوقات میں تمہیں سب سے زیادہ حسن و جمال عطا فرمایا اور ظاہری جمال و کمال کے ساتھ ساتھ تمہارے باطن کی تکمیل و تحسین کے لیے دستور ہدایت نازل فرمایا۔ چونکہ تم سب آخر کار اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیے جاؤ گے۔ اس لیے **توحید** اور دیگر احکام

خداوندی سے سرتابی کر کے اپنے باطن کو نہ بگاڑو تاکہ عذاب جہنم سے تمہارا ظاہری حسن وجمال بھی نہ بگڑ جائے (وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ) فاحسنوا سرائرکم حتی لا تمسخ بالعذاب ظواھرکم (بیضاوی ج2، ص379)۔

"يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (4)" جس طرح خالق ومتصرف اور قادر ومکتار وہی ہے، اسی طرح عالم الغیب بھی وہی ہے لہذا وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔ وہ زمین وآسمان کی ہر چیز تمہارے ظاہری اور باطنی اقوال وافعال اور تمہارے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔

"أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (5)" یہ تخویف دنیوی واخروی ہے۔ خطاب مشرکین عرب سے ہے۔ کیا تمہیں ان کافر قوموں کا حال معلوم نہیں جو تم سے پہلے گذرے ہیں انہوں نے توحید کا انکار کیا اور خدا سے بغاوت کی، تو ان کو دنیا ہی میں انواع واقسام عذاب سے تباہ کر کے کفر وشرک اور انکار وجحود کا مزہ چکھا دیا گیا۔ اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے۔ "ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَغْنَى اللَّهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (6)" دنیا اور آخرت میں وہ اس سزا کے مستحق کیوں ہوئے؟ اس لیے کہ ان کے پاس پیغمبر دلائل وبراہین لے کر آئے اور ہر اسلوب وانداز سے مسئلہ توحید کو ان پر واضح

کیا، مگر انہوں نے ان کی ایک نہ مانی اور کہنے لگے کیا بشر ہمارے ہادی بن کر آئے ہیں؟ اس لیے انہوں نے ازراہ عناد ان کا انکار کیا اور ان سے منہ موڑا، تو اللہ نے بھی ان کی کوئی پرواہ نہ کی، کیونکہ وہ تو ہر خوبی کا مالک اور بے نیاز ہے، اسے ان کے ایمان واسلام کی کوئی ضرورت نہیں۔ ” فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا “

ہر قوم کے مشرکین نے اس پر تعجب کیا ہے کہ بشر ہو اور پھر ہادی ورسول بن کر آئے۔

انکروا و تعجبوا من کون البشر رسلا من اللہ هداة الیه (مظہری ج9ص312)۔ ان کے نزدیک بشریت اور نبوت میں تضاد ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ پیغمبروں کو بشر کہنے کی وجہ سے کافر ہو گئے جیسا کہ بعض غالی قسم کے اہل بدعت بیان کرتے ہیں۔

سورۃ تغابن میں آیات توحید

1 ۔يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1)۔ نفی شرک ہر قسم

2 ۔خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (3) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (4)۔ نفی شرک فی التصرف۔

3 ۔اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (13) ۔ نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ تغابن ختم ہوئی

سورۃ طلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: طلاق، عدت، نفقہ اور سکنی کے مسائل، تخویف دنیوی، بشارت، توحید پر عقلی دلیل

تفصیل: " يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا (1) فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (3) " طلاق کے بعد وجوب عدت کا بیان، معتدہ کو گھر سے نکالنے کی ممانعت، طلاق کے بعد مطلقہ کو اچھے طریقہ سے دوبارہ اپنے پاس رکھنے یا اچھے طریقہ سے چھوڑ دینے کا بیان یعنی کسی حال میں عورت کو تنگ کرنا مقصود نہ ہو۔

" وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا (4) " آئسہ، صغیرہ اور حاملہ کی عدت کی تفصیل۔

" أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم " معتدہ کیلئے سکنی اور حاملہ اور مرضعہ کے نفقہ کا بیان۔

" وكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا ورُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَاباً شَدِيداً وعَذَّبْنَاهَا عَذَاباً نُّكْراً (8) " **تخویف دنیوی۔** سورت کا یہ حصہ، سورۃ تغابن کے پہلے حصے سے متعلق ہے۔" ومن یومن باللہ۔ الایۃ"

مومنین کے لیے **بشارت اخروی**۔

" اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ومِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً (12) " **توحید پر دلیل عقلی۔** اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق ہے، وہی قادر مطلق عالم الغیب اور کارساز ہے، اور کوئی نہیں۔

سورۃ طلاق میں آیت توحید

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ومِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً (12)۔ نفی شرک فی التصرف

سورۃ طلاق ختم ہوئی

سورۃ تحریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: تمہید، خلاف رضا کاموں سے ممانعت۔ خطاب بمومنین، ذکر نفاق بطور اشارہ، امر بالجہاد، تمثیل برائے کفار ومؤمنین۔

تفصیل: "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (1) قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (2) وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثاً فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (3) إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ (4) عَسَى رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجاً خَيْراً مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَاراً (5) " تمہید، خطاب بہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام، ازواج کو ایسے کاموں سے روک دو جو رضاء الٰہی کے خلاف ہوں۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (6) " **خطاب بہ مومنین۔** اہل وعیال کو ایسے کاموں سے بچاؤ جو موجب عذاب نار ہوں۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (7) " **تخویف اخروی۔**

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحاً عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (8) " **بشارت اخرویہ برائے مؤمنین** اور ذکر انفاق ضمناً و اشارۃً۔ انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کے دن کو نور عطا ہو گا۔

" يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (9) " مضمون جہاد کا ذکر۔

" ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ (10) " **کافروں کے لیے دو تمثیلیں۔ نوح**

(علیہ السلام) کی بیوی اور لوط (علیہ السلام) کی بیوی۔ دونوں کافرہ تھیں، مگر ان کے پیغمبر خاوندوں کے اعمال صالحہ سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

" وضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (11) وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ (12) " **مومنین کے لیے تمثیل**، فرعون کا کفر، اس کی بیوی کو اور حضرت مریم صدیقہ کے طاعنین کا طعن ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکا۔

سورۃ تحریم میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (1)۔ تحلیل و تحریم کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ 2 مسئلہ توحید کی انفاق اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم

سورۃ تحریم ختم ہوئی

سورۃ ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ: تین دلائل عقلیہ عامہ اور آٹھ دلائل عقلیہ خاصہ، تخویف وتبشیر اور بیان طرق تبلیغ

تفصیل: " تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ " دعوائے سورت کہ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور **پہلی دلیل عقلی عام** یعنی ساری کائنات کی بادشاہی اور سلطنت اسی کے ہاتھ میں ہے۔

" وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1) " **دوسری دلیل عقلی عام**۔ وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔

" الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ " **تیسری دلیل عقلی عام**۔ اسی نے موت وحیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آزمائش کرتا ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہو گا۔؟

" الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقاً مَّا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِن فُطُورٍ (3) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئاً وَهُوَ حَسِيرٌ (4) " **پہلی دلیل عقلی خاص** آسمانوں کو تہ بہ تہ پیدا کرنے والا اور ان کو ہر عیب اور شگاف سے محفوظ بنانے والا وہی ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہو گا۔

" ولَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وجَعَلْنَاهَا رُجُوماً لِّلشَّيَاطِينِ وأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (5)۔ الایۃ"

دوسری دلیل عقلی خاص آسمانوں کو تو میں نے پیدا کیا تو کیا آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت کسی اور نے دی ہے؟ نہیں ہم ہی نے ان کو زینت دی ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہو گا۔

" وجَعَلْنَاهَا رُجُوماً لِّلشَّيَاطِينِ وأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (5) " **تیسری دلیل عقلی خاص**۔ اچھا مزین تو ہمنے کیا اور شیاطین کے لیے ان کو رجوم کسی نے بنایا۔ تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہو گا؟

" ولِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وبِئْسَ المَصِيرُ (6) إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقاً وهِيَ تَفُورُ (7) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (8) قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ فِي ضَلالٍ كَبِيرٍ (9) وقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (10) فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقاً لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ (11) " **تخویف اخروی**۔ کفار و مشرکین کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ جب ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ غیظ و غضب سے بپھر جائے گا۔ اس وقت وہ کف افسوس ملیں گے اور کہیں گے ہائے کاش! اگر ہم دنیا میں ہدایت کی باتیں سن کر یا خود سمجھ کر ان پر عمل کرتے تو آج جہنم میں نہ جاتے۔

" إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وأَجْرٌ كَبِيرٌ (12)۔ الایۃ" یہ **مومنین** کیلئے **بشارت اخرویہ** ہے۔

" وأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (13)۔ الایتین" یہ دلائل مذکورہ کا ثمرہ ہے چونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اس لیے ہر چیز کو جاننے والا ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

" هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولاً فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (15)۔ الایۃ" **چوتھی دلیل عقلی خاص۔** اوپر کا حال تم نے سن لیا۔ اب نیچے دیکھو زمین کو تو ہم نے پیدا کیا، تو اس کو ذلول کس نے بنایا، تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہو گا؟۔

" أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ (16) أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِباً فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ (17) وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (18) " **یہ تخویف دنیوی ہے۔** کیا تم اللہ سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا آسمان سے تم پر پتھروں کی بارش برسا کر تمہیں ہلاک کر دے۔ جس طرح اس نے تم سے پہلی قوموں کے مکذبین کو انواع عذاب سے ہلاک کیا۔

" أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلاَّ الرَّحْمَنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ (19)۔ الایۃ" یہ **پانچویں دلیل عقلی خاص ہے۔** اوپر اور نیچے کا حال تم نے سن لیا اب درمیان کا حال سنو۔ ان پرندوں کو پیدا تو ہم نے کیا۔ لیکن فضا میں ان کو تھامنے والا کوئی اور ہے، ہرگز نہیں۔ خدائے رحمن ہی کا کام ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہو گا؟

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلاَّ فِي غُرُورٍ (20) أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (21) "۔ **تخویف دنیوی بطور ثمرہ۔**

حاصل یہ ہے کہ جن کو تم نے اپنا برکات دہندہ سمجھ رکھا ہے، وہ خدا کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکتے اور اگر اللہ تعالیٰ تمہاری روزی بند کر دے، تو وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتے۔ " قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (23)۔ الایۃ" زمین و آسمان کے بعد اب اپنی طرف دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا لیکن تمہیں سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی قوتیں کسی اور نے عطا کیں؟ نہیں یہ سب اللہ ہی کی عطاء ہے تو کیا برکات دہندہ کوئی اور ہے؟۔

" قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (24) ۔ الایۃ" **ساتویں عقلی دلیل خاص۔** اسی ہی نے زمین میں تم کو پھیلا دیا ہے اور قیامت کے دن پھر اسی کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے۔

" وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (25)۔ الایۃ" **شکوی** مشرکین کہتے ہیں جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ کب آئے گا؟

" قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ ۔ الایۃ" **جواب شکو۔** فرمادیجئے اس کے معین وقت کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے، میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔

" فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً ۔ الایۃ" **تخویف اخروی۔** جب اللہ کا عذاب دیکھ لیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔

" قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ ۔ الایۃ" **پہلا طریق تبلیغ** یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ ہمیں ہلاک کرے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا؟

" قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ ۔الایۃ" **دوسرا طریق تبلیغ** ہمارا معبود خدائے رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ گمراہ کون ہے۔

" قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً ۔الایۃ" **آٹھویں دلیل عقلی خاص۔** اگر اللہ تعالیٰ پانی کو زمین کی انتہائی گہرائی میں لے جائے تو پھر تازہ پانی تمہیں کون مہیا کرے گا؟۔

سورۃ ملک میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات۔

" تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1) " چھ **عقلی** دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں۔

سوہ ملک ختم ہوئی

سورۃ قلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : **زجر**، تسلیہ، دعوائے سورت، **تخویف دنیوی**، **بشارت**، **تخویف اخروی**، تعلق انتہاء بابتداء

تفصیل: " والْقَلَمِ ومَا يَسْطُرُونَ (1) مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ (2) وإِنَّ لَكَ لأَجْراً غَيْرَ مَمْنُونٍ (3) وإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ (4) فَسَتُبْصِرُ ويُبْصِرُونَ (5) بِأَيِّكُمُ المَفْتُونُ (6) إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (7) فَلا تُطِعِ المُكَذِّبِينَ (8)۔ **زجر برائے مشرکین اور تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**۔ اہل علم اس پر شاہد ہیں کہ آپ مجنون نہیں ہیں، کیونکہ ایسے علوم و معارف کسی مجنون کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ ان مشرکین کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ دیوانہ کون ہے۔

" ودُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ (9) " **یہ سورت کا دعوی ہے۔** مشرکین کی خواہش ہے کہ آپ نرمی اختیار کریں تو وہ بھی نرم ہو جائیں یا یہ کہ وہ نرمی اختیار کر رہے ہیں تاکہ آپ بھی نرم ہو جائیں۔

" ولا تُطِعْ كُلَّ حَلاَّفٍ مَّهِينٍ (10) هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ (11) مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ (12) عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ (13) أَن كَانَ ذَا مَالٍ وبَنِينَ (14) إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ (15) سَنَسِمُهُ عَلَى الخُرْطُومِ (16) "

لیکن آپ ان کی کوئی بات نہ مانیں اور مسئلہ کی تبلیغ کرتے ہیں اور صاف صاف ان کے معبودوں کے برکات دہندہ ہونے کی نفی کرتے رہیں۔

" إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ (17) ولا يَسْتَثْنُونَ (18) فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وهُمْ نَائِمُونَ (19) فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ (20) فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ (21) أَنِ اغْدُوا عَلَى حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ (22) فَانطَلَقُوا وهُمْ يَتَخَافَتُونَ (23) أَن لاَّ يَدْخُلَنَّهَا اليَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ (24) وغَدَوْا عَلَى حَرْدٍ قَادِرِينَ (25) فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ (26) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ (27) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلا تُسَبِّحُونَ (28) قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ (29) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلاوَمُونَ (30) قَالُوا يَا ويْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ (31) عَسَى رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْراً مِّنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ (32) " **تخویف دنیوی کا ایک نمونہ**۔ جس طرح ان باغ والوں کے خود ساختہ برکات دہندگان ان کے باغ کو تباہی سے نہ بچا سکے اسی طرح اہل مکہ اپنے خود ساختہ برکات دہندہ معبودوں کو پکاریں کہ وہ ان سے قحط کو رفع کریں جو ہم نے ان پر مسلط کیا ہے۔

" كَذَلِكَ العَذَابُ ولَعَذَابُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (33)۔ الایۃ" **یہ اہل مکہ کو تنبیہ ہے کہ یہ عذاب تو دنیا میں ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بڑا ہے۔**

" إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ (34)۔ الایۃ" **بشارت اخرویہ برائے مومنین۔**

" أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ (35) مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (36) أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ (37) إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ (38) أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ (39) سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَلِكَ زَعِيمٌ (40) أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ (41) " **زجر برائے مشرکین۔** کیا ہم مسلمانوں کو ان مجرموں کے برابر کردیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی کتاب ہے جس میں ان کی مرضی کی باتیں تحریر ہیں یا ہم نے ان سے کوئی وعدے کر رکھے ہیں یا ان کے شرکاء ہیں تو وہ انہی کا کوئی کمال دکھائیں؟ کچھ نہیں، ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔

" يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ (42) خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ (43) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** قیامت کے دن مشرکین کو سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ سجدہ کرنے کی کوشش کریں گے، مگر سجدہ نہیں کر سکیں گے، دنیا میں جب ان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے۔

" فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (44) وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (45)

" مجھے چھوڑو! میں ان جھٹلانے والوں کو مزید مہلت دوں گا اور پھر ان کو اچانک پکڑ لوں گا۔

" أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ (46) أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ (47)۔ الایتین " **زجر۔** کیا آپ ان سے اجرت مانگتے ہیں جسے وہ بوجھ سمجھتے ہیں اس لیے نہیں مانتے یا ان کے پاس غیبی علوم ہیں

جن سے ان کے معبودوں کا برکات دہندہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس لیے وہ قرآن کو نہیں مانتے اور اس سے بے نیاز ہیں؟

" فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ (48) لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ (49) فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (50) ۔ **آخر میں تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)** جس طرح ابتدا میں تھا۔ فرمایا آپ مشرکین کی تکلیفوں سے تنگ آکر عجلت نہ کریں اور ابھی صبر و تحمل سے کام لیں اور ہمارے احکام کا انتظار کریں۔ مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی طرح جلدی نہ کریں۔

" وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ (51) وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (52) " یہ سورت کی ابتداء سے متعلق ہے۔ جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے اور اس کی تبلیغ فرماتے ہیں تو مشرکین غضب آلود نگاہوں سے گھور کر آپ کو دیکھتے تاکہ آپ ڈر کر تبلیغ چھوڑ دیں اور پھر یہ پروپیگنڈا بھی کرتے ہیں کہ (عیاذاباللہ) آپ مجنون ہیں، حالانکہ یہ قرآن ساری دنیا کے لیے پند و نصیحت ہے ایسی کتاب کسی دیوانے سے صادر نہیں ہو سکتی جو علم و حکمت اور عبرت و موعظت سے لبریز ہو۔

" ن والْقَلَمِ ومَا يَسْطُرُونَ (1) مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ (2) وإنَّ لَكَ لَأَجْراً غَيْرَ مَمْنُونٍ (3) وإنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ (4) " **تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**۔

حاصل یہ ہے کہ ایسی برائیوں کے حامل کی اس لیے بھی اطاعت نہ کر کہ وہ بڑا مال دار اور کثیر آل اولاد والا ہے۔ ان کی باتوں کی پرواہ مت کر اور **اپنا کام، تبلیغ کیے جا**۔

سورۃ القلم کی خصوصیت

مسئلہ **توحید** کے بیان میں نرمی اور مداہنت سے ممانعت اور **توحید** کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے اور صبر و تحمل اختیار کرنے کی تلقین۔

سورۃ القلم ختم ہوئی

سورۃ الحاقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : تخویف دنیوی کے پانچ نمونے، تخویف اخروی، بشارت اخرویہ، تخویف اخروی، حقانیت وحی پر استدلال، دعوائے سورت۔

تفصیل: " الْحَاقَّةُ (1) مَا الحَاقَّةُ (2) " دعوی تبارک کو نہ ماننے والوں کے لیے تخویف،

" كَذَّبَتْ ثَمُودُ وعَادٌ بِالْقَارِعَةِ (4) فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ (5) وأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (6) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُوماً فَتَرَى القَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (7) فَهَلْ تَرَى لَهُم مِّنْ بَاقِيَةٍ (8) " **تخویف دنیوی پہلا اور دوسرا نمونہ۔** قوم ثمود اور قوم عاد نے جب اس دعوے کو نہ مانا اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو برکات دہندہ سمجھنے پر اڑے رہے تو ان کو سخت ترین عذابوں سے دنیا میں تباہ و برباد کر دیا گیا۔

" وجَاءَ فِرْعَوْنُ ومَن قَبْلَهُ والْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ (9) " **تخویف دنیوی کا تیسرا اور چوتھا نمونہ۔** قوم فرعون اور قوم لوط (علیہ السلام) نے اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں سخت عذاب میں پکڑ لیا۔

" إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ (11) " **تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ**۔ قوم نوح (علیہ السلام) کے سرکشوں اور منکروں کو طوفان میں غرق کر دیا اور مومنین کو کشتی میں سوار کر کے طوفان سے بچا لیا۔

" فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ (13) وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً (14) فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (15) وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ (16) وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ (17) يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنكُمْ خَافِيَةٌ (18) " **تخویف اخروی ہے**۔

" فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (19) إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (20) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (21) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (22) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (23) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (24) "

بشارت اخرویہ۔ اہل جنت کو اعمالنامے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور وہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے اور فرط مسرت سے ہر ایک کو اپنا اپنا اعمالنامہ دکھائیں گے۔ ان کو جنت ہر قسم کی راحت و آسائش میسر ہوگی۔

" وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (25) وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (26) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (27) مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ (28) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (29) خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (30) ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (31) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (32) إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ (33) وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ (34) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (35) وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ (36) لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (37) "

تخویف اخروی۔ مشرکین کو بائیں ہاتھوں میں اعمالنامے دیئے جائیں گے، وہ اپنے اعمالنامے دیکھ

کر حسرت و تاسف سے کہیں گے ہائے کاش! انہیں اعمالنامے نہ دیئے جاتے اور اپنا حساب نہ جانتے ان کو جہنم کے اندر زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا۔

" فَلا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ (38) " **قیامت کی دلیل یہ ہے کہ دنیا میں بہت سی چیزیں نظر نہیں آتیں مگر پھر بھی تم ان کے وجود پر یقین رکھتے ہو۔ اسی طرح اگر تم قیامت کا مشاہدہ نہیں کر سکتے، تو اس کا بھی انکار نہ کرو بیشک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو رب العالمین نے اپنے سچے رسول پر نازل فرمایا ہے۔** اگر یہ رسول (محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم پر افتراء کرے تو ہم اس کو پکڑ لیں اور اس کی رگ حیات کاٹ ڈالیں اور کوئی ہم کو اس کام سے روک نہ سکے۔ یہ قرآن ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہے اور جھٹلانے والوں کے لیے باعث حسرت ہے۔

" فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ العَظِيمِ (52) " **آخر میں ذکر دعوے ہے۔** صرف اللہ تعالیٰ ہی کو برکات دہندہ سمجھو، صرف اسی کے نام میں برکت ہے۔ اس لیے حاجات و مصائب میں صرف اسی کے نام کا وظیفہ پڑھو۔

*ف 2:۔" الْحَاقَّةُ (1) " وہ آفت جو سچ مچ آنے والی ہے اور اس پر آنے والی ہے جو اس کا مستحق ہے اور جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، وہ کیا ہے؟ اور تجھے کون بتائے وہ کس قدر ہولناک ہے؟ اس کے بعد **تخویف دنیوی** کے نمونے ذکر کیے گئے ہیں۔

*ف 3:۔" كَذَّبَتْ ثَمُودُ " **یہ تخویف دنیوی کا پہلا اور دوسرا نمونہ ہے**، قوم ثمود اور قوم عاد نے دیگر ضروریات ایمان اور **توحید** ورسالت وغیرہ کے علاوہ قیامت کا بھی انکار کیا۔" الْقَارِعَةِ " قیامت، کیونکہ وہ اپنے اہوال وشدائد کی وجہ سے لوگوں کو ہلا دے گی۔والقارعة القيامة لانها تقرع الناس باهوالها (قرطبی ج18 ص257)۔اس کے بعد دونوں قوموں کی ہلاکت کی تفصیل بیان فرمائی۔

سورۃ الحاقہ کی خصوصیت

ا۔ دعوی تبارک کو نہ ماننے والوں کے لیے تخویف اخروی۔

2۔اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر خدا پر افترا نہیں کرتے

سورۃ الحاقہ ختم ہوئی

سورۃ المعارج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : **زجر**، **تخویف اخروی**، **بشارت اخرویہ**، **زجر** برائے مشرکین

تفصیل: " سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ (1) لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ (2) مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ (3) تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ (4) فَاصْبِرْ صَبْراً جَمِيلاً (5) إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً (6) وَنَرَاهُ قَرِيباً (7) " یہ معاندین اس بڑی شان والے بادشاہ سے عذاب مانگتے ہیں، حالانکہ وہ عذاب تو ہر حال میں آئے ہی گا اتنے بڑے عظیم شہنشاہ سے تو ان کو فضل و رحمت اور عفو و مغفرت کی درخواست کرنا چاہیئے تھی۔ واہ رے عقلمندو!

" يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ (8) وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (9) وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيماً (10) يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ (11) وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ (12) وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ (13) وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ يُنجِيهِ (14) كَلَّا إِنَّهَا لَظَى (15) نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى (16) تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى (17) وَجَمَعَ فَأَوْعَى (18) " **تخویف اخروی۔** یہ عذاب قیامت کے دن واقع ہو گا۔ جبکہ کوئی دوست اور کوئی رشتہ دار کام نہ آسکے گا۔

" إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعاً (19) إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً (20) وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعاً (21) " **یہ زجر ہے۔**

" إلاَّ الْمُصَلِّينَ (22) الَذِينَ هُمْ عَلَى صَلاتِهِمْ دَائِمُونَ (23) والَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ (24) لِلسَّائِلِ والْمَحْرُومِ (25) والَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (26) والَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ (27) إنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ (28) والَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (29) إلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (30) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ العَادُونَ (31) والَّذِينَ هُمْ لأَمَانَاتِهِمْ وعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (32) والَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ (33) والَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (34) أُوْلَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ (35) " **یہ بشارت اخرویہ ہے۔** مومنین ان صفتوں اور خوبیوں سے متصف ہوں گے وہ خدا کے عذاب سے محفوظ رہیں گے اور جنت کے باغوں میں اعزاز واکرام کی زندگی بسر کریں گے۔

" فَمَالِ الَذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ (36) عَنِ اليَمِينِ وعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ (37) أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ (38) كَلاَّ إنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ (39) فَلا أُقْسِمُ بِرَبِّ المَشَارِقِ والْمَغَارِبِ إنَّا لَقَادِرُونَ (40) عَلَى أَن نُّبَدِّلَ خَيْراً مِّنْهُمْ ومَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (41) " **زجر۔** یہ معاندین حق سے روگردانی کرتے ہیں اور پھر یہ امید رکھتے ہیں کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

" فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا ويَلْعَبُوا حَتَّى يُلاقُوا يَوْمَهُمُ الَذِي يُوعَدُونَ (42) يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الأَجْدَاثِ سِرَاعاً كَأَنَّهُمْ إلَى نُصُبٍ يُوفِضُونَ (43) خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ اليَوْمُ الَذِي كَانُوا يُوعَدُونَ (44) " **زجر مع تخویف اخروی،** ان کو چھوڑ دیجیے، لہو ولعب میں اپنا وقت ضائع کرلیں، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ذلت ورسوائی سے اپنے کیے کا مزہ چکھ لیں گے۔

*ف 3:۔ " فَاصْبِرْ صَبْراً " **تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)** مشرکین کا مطالبہ عذاب ازراہ عناد و استہزاء ہے۔ آپ ان کے تعنت و عناد اور تکذیب و انکار پر صبر و تحمل سے کام لیں۔ وہ عذاب کو عقل و امکان سے بعید سمجھتے ہیں، لیکن ہم اسے بالکل نزدیک دیکھ رہے ہیں جو چیز لا محالہ آنے والی ہو وہ قریب ہی ہوتی ہے۔

*ف 4:۔ " یَوْمَ تَکُونُ السَّمَاءُ " **تخویف اخروی۔** ظرف کا متعلق محذوف ہے جو سوال مقدر کا جواب ہے۔ یعنی وہ عذاب کب آئیگا؟ جواب دیا گیا جب آسمان تانبہ گداختہ کی مانند ہو جائیں گے۔ کانہ قیل متی یقع ذلک العذاب؟ یقع یوم تکون السماء الخ، افاہ الشیخ قدس سرہ۔ یا یہ " قریبا " سے متعلق ہے یا یقع مقدر سے۔ مراد اس سے قایمت کا دن ہے۔ قیامت کا منظر نہایت ہولناک ہو گا۔ قیامت کے دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند سرخ ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کے گالوں کی مانند ہوں گے۔ اس دن کوئی مخلص سے مخلص دوست بھی اپنے کسی دوست کی خبر نہیں لے گا، حالانکہ سب دوست آمنے سامنے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے مگر کچھ کر نہیں سکیں گے۔

سورۃ نوح (علیہ السلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : حضرت نوح (علیہ السلام) کی دعوت قوم کا انکار واستکبار، استیصال کفار کا ایک نمونہ اور حضرت نوح (علیہ السلام) کی تبلیغ کے ضمن میں دلائل عقلیہ، حاصل یہ کہ تبلیغ توحید میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھو۔ اور مشرکین کی مخالفت اور ایذاء پر صبر کرو اور تبلیغ کا کام جاری رکھو۔

تفصیل: " إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (1) قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (2) أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ (3) يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (4)" **دلیل نقلی** تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو **توحید** کی دعوت دی اور انکار و استکبار کی صورت میں ان کو خدا کے عذاب سے ڈرایا۔

" قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلاً وَنَهَاراً (5) فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلاَّ فِرَاراً (6) وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَاراً (7) ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَاراً (8) ثُمَّ إِنِّي

أَعْلَنتُ لَهُمْ وأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَاراً (9) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً (10) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَاراً (11) ويُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وبَنِينَ ويَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ ويَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَاراً (12) مَا لَكُمْ لا تَرْجُونَ لِلَّهِ وقَاراً (13) وقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَاراً (14) أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقاً (15) وجَعَلَ القَمَرَ فِيهِنَّ نُوراً وجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً (16) واللَّهُ أَنْبَتَكُم مِّنَ الأَرْضِ نَبَاتاً (17) ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا ويُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجاً (18) واللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ بِسَاطاً (19) لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلاً فِجَاجاً (20) قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي واتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ ووَلَدُهُ إِلاَّ خَسَاراً (21) ومَكَرُوا مَكْراً كُبَّاراً (22) " اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت نوح (علیہ السلام) کی طرف سے اپنی قوم کی شکایت کی، میرے پروردگار، میں نے اپنی قوم کو ہر ممکن طریق سے توحید کی دعوت دی۔ ان کو سمجھانے میں رات دن ایک کر دیا، بھری محفلوں میں بھی ان کو دعوت دی، اور فرداً فرداً بھی ان کو سمجھایا اور پھر دلائل عقلیہ کے ساتھ مسئلہ کو واضح کر کے پیش کیا۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ میں نے جتنا ان کو سمجھایا وہ اتنا ہی انکار و استکبار میں آگے بڑھے۔

"وقَالُوا لا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ ولا تَذَرُنَّ وداً ولا سُوَاعاً ولا يَغُوثَ ويَعُوقَ ونَسْراً (23)" یہ قوم کے عناد و استکبار کا بیان ہے۔ " مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا "

تخویف دنیوی ہے۔ جب اللہ کا عذاب ان پر آیا تو ان کے مزعومہ معبودوں میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا۔

" وقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لا تَذَرْ عَلَى الأَرْضِ مِنَ الكَافِرِينَ دَيَّاراً (26) الخ" آخر حضرت نوح (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مشرکین میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ کیونکہ وہ ایمان والوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسل بھی فاجر اور مشرک ہوگی۔

سورۃ نوح (علیہ السلام) میں آیات توحید

1 ۔ " أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ واتَّقُوهُ وأَطِيعُونِ (3) " نفی شرک ہر نوع، تخصیص ہر نوع عبادت بذات باری تعالیٰ

2 ۔ " وقَدْ خلَقَكُمْ أَطْوَاراً (14) أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقاً (15) وجعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوراً وجعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً (16) واللَّهُ أَنْبَتَكُم مِّنَ الأَرْضِ نَبَاتاً (17) ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا ويُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجاً (18) واللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ بِسَاطاً (19) لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلاً فِجَاجاً (20) " نفی شرک اعتقادی۔

3 ۔ " مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَاراً **فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَاراً** (25) " نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ نوح ختم ہوئی

سورۃ الجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: گذشتہ سورت میں دعوائے تبارک پر حضرت نوح (علیہ السلام) سے **دلیل نقلی** تفصیلی ذکر کی گئی اب سورۃ جن میں جنات سے **دلیل نقلی** مذکور ہو گی کہ دیکھو جنات بھی قرآن سن کر ایمان لے آئے اور اپنی قوم کو **توحید** کا وعظ کرنے لگے۔

خلاصہ : **دلیل نقلی** از جنات، تخویف و تبشیر، دعوائے **توحید** کا ذکر بطور ثمرہ۔

تفصیل: " قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً (1) يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَداً (2) وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلا وَلَداً (3) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطاً (4) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِباً (5) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقاً (6) وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَداً (7) وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَساً شَدِيداً وَشُهُباً (8) وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَن يَسْتَمِعِ الآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَاباً رَّصَداً (9) وَأَنَّا لا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَداً (10) وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَداً

(11) وأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الأَرْضِ ولَن نُّعْجِزَهُ هَرَباً (12) وأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الهُدَى آمَنَّا بِهِ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلا يَخَافُ بَخْساً ولا رَهَقاً (13) وأَنَّا مِنَّا المُسْلِمُونَ ومِنَّا القَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُوْلَئِكَ تَحَرَّوْا رَشَداً (14) وأَمَّا القَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَباً (15) " **دلیل نقلی از جنات۔** دیکھو جنات بھی اپنی قوم کو یہی وعظ کر رہے ہیں کہ سیدھا راستہ یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو۔

" وأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقاً (16) ۔الایۃ" **توحید کو ماننے والوں کے لیے بشارت اخرویہ۔**

" ومَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَاباً صَعَداً (17)۔الایۃ" **منکرین توحید کے لیے تخویف۔**

" وأَنَّ المَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً (18) " مسجدیں اللہ کے لیے ہیں اس لیے اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔ سورۃ تبارک سے لے کر اب تک جو دلائل عقلیہ ونقلیہ اور تخویفات وتبشیرات مذکور ہوئیں یہ ان کا ثمرہ ہے۔

" وأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَداً (19)۔الایۃ" **یہ شکوی** متعلق بہ ثمرہ یعنی جب ہمارا بندہ ایک خدا کو پکارتا ہے تو وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

" قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلا أُشْرِكُ بِهِ أَحَداً (20) قُلْ إِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَراً وَلا رَشَداً (21) قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً (22) " **سورۃ ملک اور حوامیم کا خلاصہ ہے** یعنی حاجات اور مصائب میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو۔ میں تم میں سے کسی کے نفع نقصان کا مختار نہیں ہوں اور اللہ کے سوا میر بھی کوئی کارساز نہیں۔

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً (23) حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً (24) **قُلْ** إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَداً (25) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً (26) إِلاَّ مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَداً (27) لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً (28) " **تخویف اخروی ودنیوی۔** دنیوی عذاب کا وقت مقرر ہے جو اپنے وقت پر ضرور آئے گا۔ میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ مجھے اس کے معین وقت کا علم ہو۔ اور نہ مجھ کو غیب پر غلبہ دیا گیا ہے کہ جب چاہوں جان لوں۔

ف15:۔" **قُلْ** إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً (22) " **یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ کفار کہتے تھے کہ تم اپنی تبلیغ کو ترک کیوں نہیں کر دیتے تو جواب دینے کا حکم دیا گیا کہ میں تبلیغ پر خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ اگر میں تبلیغ ترک کر دوں تو اللہ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ اس کے سوا میرا کوئی ٹھکانا ہو گا۔ تائید:" إِنِّي**

أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (15)" (الانعام)۔ " إِلَّا بَلَاغاً مِّنَ اللَّهِ"

یہ " لا املک " کے مفعول سے استثناء ہے۔یعنی مجھے کسی چیز کا اختیار نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ کے میں نافع وضار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کا مبلغ ہوں۔

" وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً (23) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اللہ کی کتاب اور اس کی **توحید** پر ایمان نہیں لائیگا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہے گا۔

سورۃ جن میں آیات توحید

1 ۔" وأَنَّ المَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحداً (18) وأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَداً (19) قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي ولا أُشْرِكُ بِهِ أَحَداً (20) قُلْ إِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَراً ولا رَشَداً (21) قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ولَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً (22) " نفی شرک اعتقادی۔

2 ۔" عَالِمُ الغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً (26) " نفی شرک فی علم الغیب۔

سورۃ الجن ختم ہوئی

سورۃ المزمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: سورۃ مزمل اور مدثر دونوں کا ایک ہی مضمون ہے۔ حاصل ربط یہ ہے کہ گذشتہ سورتوں میں مسئلہ توحید کا ایک پہلو یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں۔ علی وجہ الکمال بیان ہو چکا ہے۔ دلائل عقلیہ ونقلیہ، ثمرات دلائل، تخویفات اور تبشیرات کے اسالیب مختلفہ وعناوین متنوعہ کے ساتھ اثبات توحید و نفی شرک کا مضمون مفصل و مدلل ہو چکا۔ اب آپ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف رہیں، کیونکہ ہدایت کی راہ قرآن ہی سے معلوم ہوتی ہے اور توحید پر ثابت قدم رہیں، یہی مسئلہ سارے قرآن کا **خلاصہ** اور لب لباب ہے۔ " وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً " (مزمل) اور پھر صرف تلاوت قرآن ہی پر اکتفاء نہ کریں۔ بلکہ اس میں جو احکام مذکور ہیں خصوصًا مسئلہ توحید، ان کی تبلیغ بھی فرماتے رہیں " قُمْ فَأَنذِرْ (2) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (3) " (مدثر)

خلاصہ : " يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (1) قُمِ اللَّيْلَ إِلاَّ قَلِيلاً (2) نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلاً (3) أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً (4) إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلاً ثَقِيلاً (5) إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْءاً وَأَقْوَمُ قِيلاً (6) إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحاً طَوِيلاً (7) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً (8) رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلاً (9)" امر اول، رات کا کچھ حصہ قیام کریں اور اس میں قرآن کی تلاوت کریں، اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت بجا لائیں اور اس کے سوا کسی کو کارساز نہ بنائیں۔

" وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً (10) وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُوْلِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلاً (11)" **امر دوم تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**، کفار کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہوں، ان کو چھوڑ دیں، میں خود ان سے نمٹ لوں گا۔

"إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالاً وَجَحِيماً (12) وَطَعَاماً ذَا غُصَّةٍ وَعَذَاباً أَلِيماً (13) يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيباً مَّهِيلاً (14)۔ **تخویف اخروی برائے کفار و مشرکین۔** ہم نے ان کے لیے مختلف انواع و اقسام کا عذاب تیار کر رکھا ہے جس میں ان کو قیامت کے دن مبتلا کیا جائے گا۔

" إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولاً شَاهِداً عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولاً (15) فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذاً وَبِيلاً (16)" **تخویف دنیوی**۔ ہم نے تمہارے پاس ویسا ہی عظیم الشان رسول بھیجا ہے جو تمہیں

توحید کی دعوت دیتا ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی اور اس کی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو سخت عذاب کے ساتھ پکڑ لیا۔ اگر تم نے بھی اس عظیم الشان رسول کی دعوت کو رد کر دیا تو تمہیں سخت عذاب دیا جائے گا۔

" فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْماً يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيباً (17) السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولاً (18) "

تخویف اخروی۔ کفر و شرک اور عصیان و طغیان کی سزا صرف دنیا ہی میں بس نہیں ہو گی، بلکہ قیامت کے دن بھی اس کی سزا بھگتنا ہو گی، جو کبھی ختم نہ ہو گی۔

" إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ " **ترغیب الی الایمان واتباع القرآن**۔

" إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَى مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (20) " الی آخر السورۃ۔ یہ ابتداء سورت سے متعلق ہے۔ فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میں بیمار اور کمزور بھی ہوں گے مسافر اور مجاہد بھی، اس لیے قیام اللیل میں تم پر سختی نہیں کی گئی، بلکہ

تمہیں اختیار دیا گیا ہے کہ جس قدر چاہو قیام کرو اور جس قدر آسانی سے تلاوت کر سکو اسی قدر اس میں تلاوت کرو۔

*ف 14:۔" إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولاً شَاهِداً عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولاً (15) " **یہ تخویف دنیوی ہے۔** شاھد، حق بیان کرنے والا، بتانے والا (شاہ عبد القادر)۔ لفظ شاہد سے گواہ مراد لے کر اس سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حاضر ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں۔ اس کی تحقیق سورۃ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے (ص 70)۔ خطاب مشرکین سے ہے۔ وبیلا، شدید اغلیظا (مدارک)۔ جس طرح ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ علیہ السلام) بھیجا جس نے فرعون اور اس کی قوم کو توحید کی دعوت دی اسی طرح ہم نے تمہارے پاس بھی ایک عظیم الشان رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھیجا ہے جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ فعصی فرعون، فرعون اور اس کی قوم نے اس رسول (علیہ السلام) کی نافرمانی کی اور اس کی دعوت کو رد کر دیا تو ہم نے ان پر سخت گرفت کی اور ان کو دریا میں غرق کر دیا۔ اب تم بھی اپنے رسول کی نافرمانی اور اس کی مخالفت کر رہے ہو۔ اگر تم اسی عصیان وطغیان پر قائم رہے تو تمہیں بھی دردناک سزا دی جائے گی۔ چنانچہ میدان بدر میں ان معاندین کو قتل وقید کے رسوا کن عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔

سورۃ مزمل میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

1 ۔أَوْ زِدْ عَلَيْهِ ورَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً (4)۔ قرآن کی تلاوت سے مسئلہ توحید پر استقامت نصیب ہوتی ہے۔

2 رَّبُّ الْمَشْرِقِ والْمَغْرِبِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَاتَّخِذْهُ وكِيلاً (9)۔ نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ المزمل ختم ہوئی

سورۃ المدثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٭ف 1:۔ربط: سورۃ مزمل میں فرمایا قرآن کی تلاوت میں مصروف رہو اور توحید پر قائم رہو۔ اب سورۃ مدثر میں فرمایا تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ قرآن کی دعوت یعنی مسئلہ توحید اور اس کے دوسرے احکام کی تبلیغ بھی کرو۔

خلاصہ : " إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولاً شَاهِداً عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولاً (15) " **یہ سورت کا دعوی ہے۔** اللہ کے عذاب سے ڈراؤ، اللہ کی **توحید** بیان کرو۔ اور شرک سے اس کی تقدیس و تنزیہ کرو۔"

ولِرَبِّكَ فَاصْبِرْ (7) " **تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

" فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ (8) فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ (9) عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ (10) " **تخویف اخروی۔**

قیامت کا دن کافروں کے لیے نہایت سخت اور دشوار ہو گا۔

" ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيداً (11) وَجَعَلْتُ لَهُ مَالاً مَّمْدُوداً (12) وَبَنِينَ شُهُوداً (13) وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيداً
(14) ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ (15) كَلاَّ إِنَّهُ كَانَ لآيَاتِنَا عَنِيداً (16) " **زجر برائے معاندین یا برائے ولید بن مغیرہ۔**

" سَأُرْهِقُهُ صَعُوداً (17) إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ (18) فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (19) ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (20) ثُمَّ نَظَرَ (21) ثُمَّ
عَبَسَ وَبَسَرَ (22) ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (23) فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلاَّ سِحْرٌ يُؤْثَرُ (24) إِنْ هَذَا إِلاَّ قَوْلُ الْبَشَرِ (25) سَأُصْلِيهِ
سَقَرَ (26) وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ (27) لا تُبْقِي وَلا تَذَرُ (28) لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (29) عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (30) وَمَا
جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلاَّ مَلائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ
آمَنُوا إِيمَاناً وَلا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ
بِهَذَا مَثَلاً كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلاَّ هُوَ وَمَا هِيَ إِلاَّ ذِكْرَى لِلْبَشَرِ (31)
" **تخویف اخروی وزجر۔**

" كَلاَّ وَالْقَمَرِ (32) وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ (33) وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ (34) إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ (35) نَذِيراً لِّلْبَشَرِ (36)
لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ (37) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ (38) " **زجر۔**

" إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ (39) فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ (40) " **بشارت اخرویہ۔**

" مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (42) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (43) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (44) وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ
الْخَائِضِينَ (45) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (46) حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ (47) فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (48) "

تخویف اخروی۔ یہ معاندین اب تو نہیں مانتے، لیکن قیامت کے دن اپنے جرم و گناہ کا اعتراف کریں گے اور کہیں گے کہ آج ہم انہی گناہوں کی سزا پا رہے ہیں۔

" فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ (49) " تا آخر سورت۔ **زجر۔** پند و نصیحت اور دعوت **توحید** سے وہ اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح شیر سے گدھا، وہ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں براہ راست اللہ کی طرف سے پیغام آئے، مگر یہ ناممکن ہے۔

*ف 2:۔ " يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (1) " اصل میں متدثر تھا۔ فائے تفعل میں دال واقع ہونے کی وجہ سے تائے تفعل کو دال سے بدل کر ادغام کر دیا گیا۔ یہ دثار سے ماخوذ ہے۔ دثار اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو بدن سے متصل ملبوسات کے اوپر اوڑھا جاتا ہے مثلاً موٹی چادر یا کمبل وغیرہ۔ المتدثر وھو الذی یتدثر بثیابہ لینام او لیستدفئ (کبیر ج 8 ص 347)۔ پہلی وحی کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حسب معمول غار حرا میں تشریف لے گئے جب اپنے معمول سے فارغ ہو کر پہاڑ سے نیچے اترے تو کسی نے آپ کو آواز دی آپ نے ہر طرف دیکھا لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ کو فضا میں کرسی پر بیٹھا ہوا وہی فرشتہ نظر آیا جو غار حرا میں پہلی بار آپ کے پاس آیا تھا آپ اس کو دیکھ کر ڈر گئے اور آپ پر لرزہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے فرمایا " دثرونی " مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ آپ کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے تو اسی حالت میں یہ سورت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر، روح)۔ سورت کی ابتداء ہی میں سورت کا

دعوی مذکور ہے، فرمایا کپڑوں میں ملبوس آرام واستراحت فرمانے والے اب آرام کا وقت نہیں اب اٹھ کر ہمت باندھ اور مخلوق خدا کو جو شرک میں مبتلا ہے خدا کے عذاب سے ڈرا ان کو شرک سے منع کر اور ان کو توحید کی دعوت دے۔الانذار دعائهم الی التوحید لانه المقصود بها (النبوۃ) (قرطبی ج19 ص60)۔"ورَبَّكَ فَكَبِّرْ (3)" اپنے رب کی عظمت وکبریائی کا اعلان کر اور مشرکین کے شرک اور افتراء سے اس کی تقدیق وتنزیہ فرما۔المقصود الاولی من الامر بالقیام ان یکبر ربه وینزهه من الشرک (ابوالسعود ج8 ص350)۔ ومعنی کبر عظمه عن الحدوث و عن سمات النقص والزوال و عن التشریک فی وجوب الوجود والالوهیة والتشریک فی العبادة الخ (مظہری ج10 ص124)۔

سورۃ مدثر میں آیات توحید

" قُمْ فَأَنذِرْ (2) ورَبَّكَ فَكَبِّرْ (3) " نفی شرک ہر قسم۔

سورۃ المدثر ختم ہوئی

سورۃ القیامۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

* ف 1:۔ ربط: مشرکین مسئلہ **توحید** کے علاوہ قیامت اور جزاء وسزا کا بھی انکار کرتے تھے۔ مسئلہ **توحید** بیان کرنے کے بعد اب سورۃ قیامت سے لے کر " والطارق " کے آخر تک علیٰ سبیل الترقی قیامت کا ثبوت ہو گا اور مسئلہ **توحید** چونکہ اصل الاصول ہے اس لیے اس کا ذکر بھی ساتھ ساتھ چلتا رہے گا۔ اور ایک میں مسئلہ **توحید** مذکور ہو گا اور ایک میں مذکور نہیں ہو گا۔

خلاصہ : " لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (1) وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (2) " ثبوت قیامت کے لیے دو شاہد۔ " أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ (3) بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ (4) بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (5) يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (6) " دعائے سورت و **زجر** برائے منکرین قیامت۔ انسان کے ڈھانچے کو دوبارہ برابر کرنا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں۔ ہم تو انگلیوں کی پوریں بھی برابر کر دیں گے۔

"فَإِذَا بَرِقَ البَصَرُ (7) وخَسَفَ القَمَرُ (8) وجُمِعَ الشَّمْسُ والْقَمَرُ (9) يَقُولُ الإنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ المَفَرُّ (10) كَلاَّ لا وزَرَ (11) إلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ المُسْتَقَرُّ (12) يُنَبَّأُ الإنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وأَخَّرَ (13) بَلِ الإنسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ (14) ولَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ (15)" **تخویف اخروی۔** "لا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (16) إنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وقُرْآنَهُ (17) فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (18) ثُمَّ إنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (19)" **جملہ معترضہ۔** جب اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو اکٹھا کر سکتا ہے سورج اور چاند کو جمع کر سکتا ہے اور انسان کے تمام اگلے پچھلوں عملوں کی خبر دے سکتا ہے وہ قرآن کو بھی آپ کے سینے میں جمع کر سکتا ہے۔ سورج اور چاند کو جمع کر سکتا ہے اور انسان کے تمام اگلے پچھلے عملوں کی خبر دے سکتا ہے وہ قرآن کو بھی آپ کے سینے میں جمع کر سکتا ہے۔

"كَلاَّ بَلْ تُحِبُّونَ العَاجِلَةَ (20) وتَذَرُونَ الآخِرَةَ (21)" **زجر۔**

"وجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (22) إلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (23)" **بشارت اخرویہ۔**

"ووُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (24) تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ (25) كَلاَّ إذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ (26) وقِيلَ مَنْ رَاقٍ (27) وظَنَّ أَنَّهُ الفِرَاقُ (28) والْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (29) إلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ المَسَاقُ (30)" **تخویف اخروی۔**

”لا صَدَّقَ ولا صَلَّى (31) ولَكِن كَذَّبَ وتَوَلَّى (32) ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ يَتَمَطَّى (33) أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى (34) ثُمَّ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى (35)“ **زجر**۔

”أَيَحْسَبُ الإنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى (36) أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَى (37) ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّى (38) فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ والأُنثَى (39) أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أن يُحْيِيَ المَوْتَى (40)“ **زجر متعلق**

بابتدائے سورت۔ انسان بیکار اور بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔ جس قادر مطلق نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے وہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

سورۃ الدہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیز سورۃ قیامت میں صرف تخویف کا ذکر تھا، لیکن اصل دعوائے **توحید** مذکور نہیں تھا اب اس سورۃ میں " واذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وأَصِيلاً (25) ومِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وسَبِّحْهُ لَيْلاً طَوِيلاً (26) " میں مسئلہ **توحید** یعنی نفی شرک فی العبادۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ قیامت میں **بشارت** کا ذکر مختصر تھا لیکن " دہر " میں **بشارت اخرویہ** کا ذکر بہت زیادہ ہے۔

خلاصہ : " هَلْ أَتَى عَلَى الإنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئاً مَّذْكُوراً (1) إِنَّا خَلَقْنَا الإنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيراً (2) إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وإِمَّا كَفُوراً (3) " اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ۔ اللہ تعالیٰ جو ایک قطرہ منی سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

" إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وأَغْلَالاً وسَعِيراً (4) ۔الایۃ " **تخویف اخروی۔**

" إِنَّ الأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوراً (5) عَيْناً يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيراً (6) يُوفُونَ بِالنَّذْرِ ويَخَافُونَ يَوْماً كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيراً (7) ويُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً ويَتِيماً وأَسِيراً (8) إِنَّمَا

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً ولا شُكُوراً (9) إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْماً عَبُوساً قَمْطَرِيراً (10) فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ ولَقَّاهُمْ نَضْرَةً وسُرُوراً (11) وجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وحَرِيراً (12) مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الأَرَائِكِ لا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْساً ولا زَمْهَرِيراً (13) ودَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلالُهَا وذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً (14) ويُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَ (15) قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيراً (16) ويُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْساً كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلاً (17) عَيْناً فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلاً (18) ويَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤاً مَّنثُوراً (19) وإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيماً ومُلْكاً كَبِيراً (20) عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وإِسْتَبْرَقٌ وحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً (21) إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُوراً (22)" **بشارت اخرویہ۔** ابرار کے لیے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی بیان ہے۔

" إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلاً (23)۔الایۃ" **ترغیب الی القرآن۔**

" فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ولا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِماً أَوْ كَفُوراً (24)۔الایۃ" **تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

" واذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وأَصِيلاً (25) ومِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وسَبِّحْهُ لَيْلاً طَوِيلاً (26)۔الایتین" **بیان توحید۔ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو حشر و نشر اور توحید کی تبلیغ کریں، اگر راہ حق اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں تکلیفیں آئیں تو صبر و استقامت سے کام لیں۔**

" إِنَّ هَؤُلاءِ يُحِبُّونَ العَاجِلَةَ ويَذَرُونَ وراءَهُمْ يَوْماً ثَقِيلاً (27)۔الایۃ" یہ **زجر** ہے اور اس میں سورت قیامت کی آیتوں كَلاَّ بَلْ تُحِبُّونَ العَاجِلَةَ (20) وتَذَرُونَ الآخِرَةَ (21)" کے مضمون کا اعادہ ہے۔ تم دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔ حالانکہ تمہیں آخرت کو دنیا پر ترجیح دینی چاہئے۔

نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلاً (28) ۔الایۃ۔ **ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کر لیا تھا، تو کیا دوبارہ ہم ان کو پیدا کرنے پر قادر نہیں ہیں؟**

إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ، یہ بیان پند و نصیحت ہے جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے سیدھی راہ اختیار کر لے۔

يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ، **بشارت**۔

والظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً ، تخویف۔

سورۃ الدہر میں آیات توحید

ا۔واذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وأَصِيلاً (25) ومِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وسَبِّحْهُ لَيْلاً طَوِيلاً (26)۔ نفی شرک فی العبادۃ۔

سورۃ الدہر ختم ہوئی

سورۃ المرسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1: ربط: سورۃ دہر میں پیدا کرنے کا نمونہ ذکر کیا گیا تاکہ اس سے حشر و نشر کا مسئلہ سمجھا جا سکے۔ اب سورۃ مرسلات میں بطور ترقی حشر و نشر کے بعد ثواب و عذاب کا نمونہ ذکر کیا جائے گا۔

"وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفاً (1) فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفاً (2) والنَّاشِرَاتِ نَشْراً (3) فَالْفارِقاتِ فَرْقاً (4) فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْراً (5) عُذْراً أَوْ نُذْراً (6) إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ (7)" دیکھو! یہ ہوائیں کہیں نرم چلتی ہیں اور کہیں تند، اسی طرح آخرت میں کسی کے ساتھ نرمی ہوگی اور کسی سے سختی۔

خلاصہ : "وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفاً (1) فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفاً (2) والنَّاشِرَاتِ نَشْراً (3) فَالْفَارِقَاتِ فَرْقاً (4) فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْراً (5) عُذْراً أَوْ نُذْراً (6) إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ (7)" یہ آخرت میں نرمی اور سختی کا ایک دنیوی نمونہ ہے۔

" فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ (8) وإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ (9) وإِذَا الجِبَالُ نُسِفَتْ (10) وإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ (11) لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ (12) لِيَوْمِ الفَصْلِ (13) وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الفَصْلِ (14) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (15)" یہ

تخویف اخروی ہے۔ یہ معاندین اب تو نہیں مانتے لیکن جب قیامت بپا ہو گی تو ان کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے، مگر اس وقت ان کا بہت برا حال ہو گا۔

" أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ (16) ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الآخِرِينَ (17) كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ (18) " **یہ تخویف دنیوی ہے** جس طرح ہم نے پہلے مکذبین کو ہلاک کیا ہے۔ اسی طرح ہم پچھلوں کو بھی ہلاک کر دیں گے۔

" أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ (20) فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (21) إِلَى قَدَرٍ مَّعْلُومٍ (22) فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ القَادِرُونَ (23) " **حشر و نشر پر پہلی عقلی دلیل۔** جس طرح ہم نے پہلے تمہیں ایک حقیر پانی (نطفہ) سے پیدا کر لیا تھا اسی طرح ہم تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں۔

" أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ كِفَاتاً (25) " **دوسری عقلی دلیل۔**

" وجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ " **تیسری عقلی دلیل۔**

" وأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتاً " **یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔** ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کی جامع بنایا۔ اس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھدیئے اور تمہارے پینے کے لیے میٹھا پانی مہیا کر دیا، کیا اب بھی اس کی ناشکری کرو گے۔ اس کی **توحید** اور اس کی قدرت کاملہ کا انکار کرو گے۔

" انطَلِقُوا إِلَى مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ (29) انطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ (30) لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ (31) إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ (32) كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ (33) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (34) هَذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ (35) وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ (36) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (37) هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ (38) فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ (39) " **تخویف اخروی۔** جہنم کے عذاب کی بعض تفصیلات۔

" إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ (41) وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ (42) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئاً بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (43) إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (44) " **یہ مومنوں کے لیے بشارت اخرویہ ہے**۔ مومنوں کے لیے جنت میں ٹھنڈی چھاؤں، مشروبات کے چشمے اور حسب منشاء میوے ہوں گے۔

" كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلاً إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ (46) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (47) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ (48) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (49) فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (50) " **کافروں کے لیے زجر وتوبیخ ہے۔**

سورۃ النباء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیز مرسلات میں محض تخویفات تھیں اور اس میں **توحید** کا ذکر نہیں تھا، اب سورۃ نبا میں **توحید** کا بیان بھی ہو گا۔ " رَبِّ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَاباً (37) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ والْمَلائِكَةُ صَفاً لاَّ يَتَكَلَّمُونَ إِلاَّ مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وقَالَ صَوَاباً (38) " (نبا)۔

خلاصہ:۔" عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (1) عَنِ النَّبَأِ العَظِيمِ (2) الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ (3) كَلاَّ سَيَعْلَمُونَ (4) ثُمَّ كَلاَّ سَيَعْلَمُونَ (5) "۔ **زجر برائے منکرین قیامت۔** جس عظیم حادثہ (قیامت) میں ان کو شک ہے عنقریب ہی انہیں اس کا یقین ہو جائیگا۔

" أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ مِهَاداً (6) والْجِبَالَ أَوْتَاداً (7) وخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجاً (8) وجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتاً (9) وجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاساً (10) وجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً (11) وبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعاً شِدَاداً (12) وجَعَلْنَا سِرَاجاً وهَّاجاً (13) وأَنزَلْنَا مِنَ المُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجاً (14) لِنُخْرِجَ بِهِ حَباً ونَبَاتاً (15) وجَنَّاتٍ أَلْفَافاً (16) " کیا ہم نے تمہیں یہ دنیوی نعمتیں عطاء نہیں کیں، اسی طرح فرمانبردار بندوں کو آخرت میں نعمتیں عطاء کریں گے۔

" إِنَّ يَوْمَ الفَصْلِ كَانَ مِيقَاتاً (17) يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً (18) وفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَاباً (19) وسُيِّرَتِ الجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَاباً (20) إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَاداً (21) لِلطَّاغِينَ مَآباً (22) لابِثِينَ فِيهَا

أَحْقَاباً (23) لا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْداً ولا شَرَاباً (24) إلاَّ حَمِيماً وغَسَّاقاً (25) جَزَاءً وِفَاقاً (26) إِنَّهُمْ كَانُوا لا يَرْجُونَ حِسَاباً (27) وكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّاباً (28) وكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَاباً (29) فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إلاَّ عَذَاباً (30) " **تخویف اخروی**۔ قیامت قائم ہونے وقت سے دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے احوال وحوادث اور اہوال وشدائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

" إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً (31) حَدَائِقَ وأَعْنَاباً (32) وكَوَاعِبَ أَتْرَاباً (33) وكَأْساً دِهَاقاً (34) لا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً ولا كِذَّاباً (35) جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَاباً (36) " **متقی اور فرمانبردار بندوں کے لیے بشارت اخرویہ**۔

" رَبِّ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَاباً (37) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ والْمَلائِكَةُ صَفاً لاَّ يَتَكَلَّمُونَ إلاَّ مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وقَالَ صَوَاباً (38) " مقصود اعلی یعنی مسئلہ **توحید** کا بیان بطور ترقی از سورۃ دہر۔ وہاں شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ وتقدیس کا حکم دیا گیا تھا یہاں معبودان باطل سے شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے۔

" ذَلِكَ الْيَوْمُ الحَقُّ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ مَآباً (39) إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَاباً قَرِيباً يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ويَقُولُ الكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَاباً (40) "، **تخویف اخروی**، قیامت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس لیے اس ہولناک دن کے لیے خوب تیاری کرلو۔ ورنہ حسرت وندامت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

*ف4:۔" أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ مِهَاداً (6) "۔دنیوی نعمتوں کا بیان ہے۔دنیوی تکلیفوں کا ذکر مقایسۃ ترک کر دیا گیا ہے۔" مِهَاداً" فراش، بستر۔" أَوْتَاداً" وتد کی جمع ہے یعنی میخیں۔جس طرح میخوں سے کسی چیز کو محکم کر دیا جاتا ہے اسی طرح پہاڑوں سے زمین کو بوجھل کر کے مستحکم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ہل جل کر باسیوں کے لیے تشویش اور ابتری کا باعث نہ بنے۔" أَزْوَاجاً" یعنی نر و مادہ۔" سُبَاتاً" ترک اعمال سے راحت و آرام کا باعث۔" لِبَاساً" پردہ اور ستر۔رات ان چیزوں کی پردہ پوشی کرتی ہے جن کو آدمی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔" مَعَاشاً" ظرف زمان۔روزی کمانے کا وقت۔" سَبْعاً شِدَاداً" شدیدۃ کی جمع مضبوط اور محکم۔ساتوں آسمان نہایت مضبوط اور مستحکم ہیں نہ گر سکتے ہیں نہ ان میں ٹوٹ پھوٹ کا اندیشہ ہے الا اذا جاء وعد اللہ۔" سِرَاجاً وَهَّاجاً" روشن اور جگمگاتا چراغ جس میں روشنی بھی ہے اور حرارت بھی۔مراد سورج ہے۔" المُعْصِرَاتِ" وہ بادل جو برسنے ہی والے ہوں۔" ثَجَّاجاً" بکثرت بہنے والا۔" أَلْفَافاً" گنجان۔یہ استفہام انکاری ہے۔یہ اسلوب زیادہ مؤثر ہے کیونکہ اس میں مخاطب کی طرف سے اقرار و اعتراف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔جس طرح ہم نے تم کو دنیا میں یہ نعمتیں عطا کی ہیں اور مصائب بھی ہماری طرف سے آتے ہیں اسی طرح آخرت میں بھی ہم مومنوں کو انعامت دیں گے اور نافرمانوں کو عذاب کا مزہ چکھائیں گے ان دنیوی انعامات کی فراوانی سے ہماری قدرت کاملہ کا اندازہ لگالو تو کیا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لیے اس سے زیادہ مشکل ہے؟۔لما انکروا البعث قیل لهم الم یخلق من اضیف الیه البعث هذه الخلائق العجیبة فلم تنکرون قدرته علی البعث وما هو الاکتراع کهذه الاختراعات (مدارک)۔

سورۃ النبأ میں آیت توحید

رَبِّ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ ومَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَاباً (37) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ والْمَلائِكَةُ صَفاً لاَّ
يَتَكَلَّمُونَ إلاَّ مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وقَالَ صَوَاباً (38) نفی شفاعت قہریہ

سورة النازعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : ” وَالنَّازِعَاتِ غَرْقاً (1) والنَّاشِطَاتِ نَشْطاً (2) والسَّابِحَاتِ سَبْحاً (3) فَالسَّابِقَاتِ سَبْقاً (4) فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْراً (5) “ **آخرت کے ثواب وعذاب کا نمونہ ذکر کیا گیا ہے**۔ کما مر فی بیان الربط۔

” يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (6) تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (7) قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ واجِفَةٌ (8) أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ (9) “ **تخویف اخروی ہے**۔ یہ ہے وہ دن جس میں عذاب وثواب کے فرشتے کافروں اور مومنوں پر متعین کیے جائیں گے۔

” يَقُولُونَ أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الحَافِرَةِ (10) أَءِذَا كُنَّا عِظَاماً نَّخِرَةً (11) قَالُوا تِلْكَ إِذاً كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ (12) فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ واحِدَةٌ (13) فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ (14) “۔ **شکوی بر کفار و مشرکین**۔ وہ بطور استہزاء کہتے ہیں کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ ہو کر پہلی حالت پر آجائیں گے ؟۔

" هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى (15) إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (16) اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى (17) فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَى أَن تَزَكَّى (18) وَأَهْدِيَكَ إِلَى رَبِّكَ فَتَخْشَى (19) فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى (20) فَكَذَّبَ وَعَصَى (21) ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَى (22) فَحَشَرَ فَنَادَى (23) فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى (24) فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى (25) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَى (26) " **تخویف دنیوی۔** ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون کی طرف بھیجا، اس نے سرکشی کی اور ان کی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو دنیا ہی میں سخت عذاب سے پکڑ لیا اور آخرت میں بھی اس کو شدید عذاب دینے کا فیصلہ صادر فرمادیا۔

" أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا (27) رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا (28) وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا (29) وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا (30) أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا (31) وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا (32) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (33) " **یہ دعوئے سورت پر عقلی دلیل ہے** کیا اس بلند و بالا آسمان کو پیدا کرنا دن رات کو معرض وجود میں لانا زمین کو بچھا دینا اور اس پر پہاڑوں کو ٹکا دینا پھر زمین کی تمام انواع و اقسام نبات کا پیدا کرنا تمہیں دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے اللہ تعالیٰ جو ایسا قادر و حکیم ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

" فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى (34) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَى (35) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَى (36) فَأَمَّا مَن طَغَى (37) وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (38) فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى (39) " **یہ تخویف اخروی ہے۔**

" وأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ ونَهَى النَّفْسَ عَنِ الهَوَى (40) فَإِنَّ الجَنَّةَ هِيَ المَأْوَى (41) ۔الایتین " **یہ مومنین کے لیے بشارت اخرویہ ہے۔**

" يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا (42) " **شکوہ۔** وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئیگی حالانکہ آپ کو اس کا کوئی علم نہیں۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے آپ تو اس سے ڈرانے والے ہیں۔

سورۃ عبس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: سورۃ النازعات میں تخویف اخروی کا نمونہ ذکر کیا گیا اور سورۃ عبس میں تخویف اخروی علی سبیل الترقی ذکر کی گئی۔ " يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ (34) وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ (35) وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ (36) "۔یعنی کفار و مشرکین کو عذاب تو ہو ہی گا۔ لیکن وہ دن اس قدر سخت اور ہولناک ہو گا کہ ہر ایک نفسی نفسی کہے گا اور دوسروں سے دور بھاگے گا۔

خلاصہ : مضمون کے اعتبار سے سورت کے تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ " عَبَسَ وَتَوَلَّى (1) أَن جَاءَهُ الْأَعْمَى (2) وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى (3) أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَى (4) أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى (5) فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّى (6) وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى (7) وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَى (8) وَهُوَ يَخْشَى (9) فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّى (10) كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ (11) فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ (12) فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ (13) مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ (14) بِأَيْدِي سَفَرَةٍ (15) كِرَامٍ بَرَرَةٍ (16) " تنبیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وبیان عظمت قرآن کریم۔

دوسرا حصہ " قُتِلَ الإنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (17) مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ (18) مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ (19) ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ (20) ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ (21) ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ (22) كَلاَّ لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ (23) " **زجر برائے مشرکین۔** انسان کافر کس قدر ناشکر گزار اور احسان فراموش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتوں کے باوجود کفر و عصیان پر ڈٹا ہوا ہے۔

تیسرا حصہ " لَيَنظُرِ الإنسَانُ إِلَى طَعَامِهِ (24) أَنَّا صَبَبْنَا المَاءَ صَباً (25) ثُمَّ شَقَقْنَا الأَرْضَ شَقاً (26) فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَباً (27) وعِنَباً وقَضْباً (28) وزَيْتُوناً ونَخْلاً (29) وحَدَائِقَ غُلْباً (30) وفَاكِهَةً وأَباً (31) مَتَاعاً لَّكُمْ ولأَنْعَامِكُمْ (32) " **دلیل عقلی برائے ثبوت قیامت۔** ذرا دیکھو تو سہی تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لیے یہ مختلف انواع و اقسام کے ماکولات و مشروبات کس نے پیدا کیے ہیں؟ جو یہ سب کچھ پیدا کر سکتا ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

" فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ (33) يَوْمَ يَفِرُّ المَرْءُ مِنْ أَخِيهِ (34) وأُمِّهِ وأَبِيهِ (35) وصَاحِبَتِهِ وبَنِيهِ (36) لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (37) " **تخویف اخروی۔** قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہو گا کہ کوئی کسی کی خبر نہیں لے گا ہر شخص نفسا نفسی کے عالم میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے بھی دو بھاگے گا۔

” وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ (38) ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (39) “ **بشارت اخرویہ ہے۔** قیامت کے دن ابرار ومؤمنین خوش وخرم اور مسرور ہوں گے۔

” وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ (40) “ تا آخر۔ **یہ تخویف اخروی ہے۔** کفار و مشرکین اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

*ف4:۔ ” أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى (5) “ **جو ایمان سے اور آپ کی دعوت و تبلیغ سے مستغنی اور بے نیاز ہیں آپ ان کے درپے ہیں اور غور سے ان کی باتیں سنتے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہ لائیں اور کفر و شرک سے پاک نہ ہوں تو اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ آپ کا کام بتانا، سنان اور سمجھانا ہی منوانا آپ کا کام نہیں۔ اس سے مراد صنادید قریش ہیں جو آپ کی دعوت و تبلیغ میں کوئی حقیقی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔**

وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَى (8) “ لیکن جو شخص یعنی ابن ام مکتوم بڑے شوق سے دوڑتا ہوا آپ کے پاس آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے۔ ہدایت کا متمنی اور راہ حق کا جویا بھی ہے آپ اس سے اعراض کرتے اور اس سے غفلت کا برتاؤ فرماتے ہیں۔

سورۃ التکویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: سورۃ عبس میں بیان کیا گیا تھا کہ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہو گا کہ ہر آدمی اپنے اعزہ و اقارب سے بھی دور بھاگے گا اور ہر آدمی اپنے ہی حال میں مشغول ہو گا۔ اب یہاں اس سے بطور ترقی فرمایا قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد تم سیدھے اپنے اپنے ٹھکانوں میں جاؤ گے اور ہمیشہ کے لیے ان میں رہو گے۔

خلاصہ : " إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (1) وإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ (2) وإِذَا الجِبَالُ سُيِّرَتْ (3) وإِذَا العِشَارُ عُطِّلَتْ (4) وإِذَا الوُحُوشُ حُشِرَتْ (5) وإِذَا البِحَارُ سُجِّرَتْ (6) وإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (7) وإِذَا المَوْءُودَةُ سُئِلَتْ (8) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (9) وإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (10) وإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ (11) وإِذَا الجَحِيمُ سُعِّرَتْ (12) وإِذَا الجَنَّةُ أُزْلِفَتْ (13) " **تخویف اخروی، احوال قیامت کا مجمل**

خلاصہ ۔ بارہ احوال چھ دنیوی اور چھ اخروی۔

" فَلا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ (15) الجَوَارِ الكُنَّسِ (16) واللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (17) والصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ (18) " **تخویف اخروی** بطور ترقی اور احوال قیامت پر شواہد جواب قسم محذوف ہے۔

" إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (19) ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي العَرْشِ مَكِينٍ (20) مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (21) ومَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ (22) ولَقَدْ رَآهُ بِالأُفُقِ المُبِينِ (23) ومَا هُوَ عَلَى الغَيْبِ بِضَنِينٍ (24) ومَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (25) " تمہید برائے **زجر** آئندہ واشارہ ب**دلیل وحی**۔ یہ عظیم الشان قرآن ایک معزز، طاقتور اور خدا کے یہاں نہایت مقرب اور امین فرشتہ لے کر آیا ہے۔ یہ کوئی شیطانی کلام نہیں، نہ محمد رسول اللہ (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)(عیاذاباللہ) دیوانے ہیں۔

" فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ (26) إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (27) لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ (28) ومَا تَشَاءُونَ إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ العَالَمِينَ (29) "، **زجر برائے کفار**۔ ایسی عظیم الشان کتاب کے ہوتے ہوئے تم اس سے ہدایت حاصل کیوں نہیں کرتے ہو اور کہاں جارہے ہو۔ یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو چاہے قرآن کی ہدایت پر عمل کرکے سیدھی راہ اختیار کرے۔

سورۃ الانفطار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: سورۃ انفطار میں، التکویر میں مذکور احوال سے صرف چار دنیوی اور اخروی احوال ذکر کیے گئے لیکن اس کے مقابلے میں بطور ترقی، تفصیل تفسیر میں آرہی ہے۔ اسی طرح اس سورت میں **تخویف اخروی** میں بھی ترقی ہے۔ وہاں مذکور ہوا کہ تم سیدھے اپنے مقامات کی طرف چلو گے اور ان میں قائم رہو گے یہاں فرمایا" وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ (16) " یعنی وہ اپنے ٹھکانوں سے کبھی نہ نکلیں گے۔ سورۃ تکویر میں **توحید** کا ذکر نہیں، لیکن انفطار میں نفی شفاعت قہریہ اور نفی کارسازی از غیر اللہ کا بیان آخر میں موجود ہے" يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئاً وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ (19) "

خلاصہ : " إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ (1) وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ (2) وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (3) وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ (4) " **تخویف اخروی۔** احوال قیامت کا ذکر سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی۔

" يَا أَيُّهَا الإنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الكَرِيمِ (6) الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ (7) فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ (8)

" **زجر۔** اے انسان! ایسے مہربان رب سے تجھے کس چیز نے غافل کر دیا ہے اس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے حسن وجمال عطاء فرمایا۔ اس کا تو تجھے شکر ادا کرنا چاہئے تھا۔

" كَلاَّ بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ (9) وإنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ (10) كِرَاماً كَاتِبِينَ (11) يَعْلَمُونَ مَا تَفعَلُونَ (12) "

متعلق بہ زجر ہے۔ تم قیامت کو نہیں مانتے ہو حالانکہ تمہارے اعمال کا پورا پورا حساب رکھا جارہا ہے۔

" إِنَّ الأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (13) " **بشارت اخرویہ۔**

" وإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (14) يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ (15) ومَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ (16) ومَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ (17) ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ (18) " **تخویف اخروی۔**

" يَوْمَ لا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئاً والأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ (19) " **بیان توحید، نفی شفاعت قہریہ۔**

*ف 2:۔ " إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ (1) " **تخویف اخروی۔** حالات قیامت کا بیان سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی۔ آسمان پھٹ جائیگا یعنی چھیلا جانے کے بعد۔ " وإِذَا الكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ (2) " اور بے نور ہو جانے کے بعد تارے جھڑ جائیں گے۔ " وإِذَا البِحَارُ فُجِّرَتْ (3) " اور دریا بھر جانے کے بعد جاری

کیسے جائیں گے۔ " وإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ (4) " اور اہل قبور کو اٹھایا جائے گا۔ " عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وأَخَّرَتْ (5) الخ" جواب قسم ہے۔ جب قیامت قائم ہو جائیگی تو ہر نفس کو اپنے تمام اعمال خیر و شر کا علم ہو جائیگا، کیونکہ ہر شخص کو اس کا اعمالنامہ دیدیا جائے گا جسے پڑھ کر وہ سب کچھ معلوم کرلے گا۔

*ف 3:۔ " يَا أَيُّهَا الإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الكَرِيمِ (6) " **یہ زجر ہے۔** اے انسان تجھے اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ تو اس کے احکام سے غافل ہو کر عصیان وطغیان پر کمربستہ ہو چکا ہے وہ نہایت مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔ اس نے تجھے پیدا کیا، ہر عضو کو صحیح سالم بنایا اور تمام اعضاء کو متناسب بنا کر قد و قامت، نقش و نگار اور حسن و جمال کے جس مرتبہ میں چاہا تجھے ڈھالا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اور اس کی شان کریمی پر تمہیں مغرور ہو کر اس کی اطاعت سے تجھے غافل نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنا اور اس کی عبادت وطاعت کو اپنا شعار زندگی بنانا چاہیئے۔

*ف 6:۔ " وإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (14) " **یہ تخویف اخروی ہے** اور اللہ کے نافرمان اور اس کی حدود کو توڑنے والے دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن فصلِ جزاء اور سزا کے بعد وہ اس میں داخل ہوں گے۔

" ومَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ (16) " یہ حالت قیامت سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی ہے۔ دوزخی دوزخ میں اپنے مقامات میں پہنچ جانے کے بعد ایک لحظہ بھی غائب نہیں ہو سکیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

سورۃ انفطار میں آیت توحید

" يَوْمَ لا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئاً والأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ (19) " نفی شفاعت قہریہ

سورۃ انفطار ختم ہوئی

سورۃ المطففین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ربط: سورت سابقہ کی نسبت اس میں احوال قیامت کا بیان علی سبیل الترقی ہے۔ سورۃ انفطار میں مذکور تھا کہ تم دوزخ سے کبھی نکل نہ سکو گے اب سورۃ مطففین میں علی سبیل الترقی بیان ہو گا کہ سب کے نام مخصوص رجسٹروں میں درج ہوں گے اور کوئی شخص کسی کی سفارش سے اپنا نام وہاں سے خارج نہیں کرا سکے گا۔

خلاصہ : " وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ (1) الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ (2) وإِذَا كَالُوهُمْ أَو وزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ (3) أَلَا يَظُنُّ أُوْلَئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ (4) لِيَوْمٍ عَظِيمٍ (5) يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ (6) " یہ جو لوگ ناپ تول میں بد دیانتی کر کے لوگوں کا مال کھاتے ہیں کیا وہ خدا کے یہاں قیامت کے دن حاضر نہیں ہوں گے؟

" كَلَاَّ إِنَّ كِتَابَ الفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ (7) وما أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ (8) كِتَابٌ مَّرْقُومٌ (9) " **تخویف اخروی۔**

ان فساق وفجار کے نام سجین میں درج ہوں گے اور وہاں سے نام خارج نہیں کرا سکیں گے۔

" ويْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (10) الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (11) وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلاَّ كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ (12) "

قیامت کو جھٹلانے والوں پر زجر۔

" إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (13) " **یہ جھٹلانے والوں پر شکوی ہے۔**

" كَلاَّ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ (15) ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ (16) ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ
تُكَذِّبُونَ (17) " **تخویف اخروی ہے۔**

" كَلاَّ إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ (18) وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ (19) كِتَابٌ مَّرْقُومٌ (20) يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ
(21) إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (22) عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ (23) تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ (24) يُسْقَوْنَ
مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ (25) خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ (26) وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ (27) عَيْناً
يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ (28) " **بشارت اخرویہ۔** ابرار واخیار کے نام علیین میں درج ہوں گے وہ نعیم جنت میں مسرور وشاداں ہوں گے اور اعلی قسم کے مشروبات سے ان کی تواضع ہو گی۔

" إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ (29) وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ (30) وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمُ
انقَلَبُوا فَكِهِينَ (31) وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ (32) وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ (33) فَالْيَوْمَ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ (34) عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ (35) هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (36) "، **زجر برائی مشرکین و تخویف اخروی۔** مشرکین دنیا میں مسلمانوں کو نہایت حقیر سمجھتے تھے اور انہیں

دیکھ کر ان پر ہنستے تھے اور ان کو گمراہ سمجھتے تھے۔ آج (قیامت کے دن) مومنین کافروں پر ہنسیں گے اور اسی طرح ان سے انتقام لیا جائے گا۔

*ف2:۔ " وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ (1) " **یہ زجر ہے۔** " عَلَى النَّاسِ " کا متعلق محذوف ہے جو " اكْتَالُوا " کے فاعل سے حال ہے ای مضرین علی الناس۔ یا یہ " اكْتَالُوا " سے متعلق ہے۔قال الفراء من وعلی یعتقیان فی ھذا الموضع لانہ حق علیہ فاذا قال اکتلت علیک فکانہ قال اخذت ما علیک (مدارک)۔ ان کم تولنے والوں کے لیے ہلاکت اور ویل ہے جو لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا وصول کر لیتے ہیں، بلکہ اپنے حق سے زیادہ لے لیتے ہیں، اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو ان کے حق سے ان کو کم دیتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے انہیں چاہئے کہ وہ خدا سے ڈریں جو ظلم وزیادتی کی ان کو سخت سزا دے گا۔

*ف4:۔ " كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ (7) " **یہ تخویف اخروی ہے۔** " كَلَّا " بمعنی " حقا " ہے۔ " سِجِّينٍ " تحت الثری میں ایک مقام جس میں کافروں کی روحیں قیامت تک محبوس رہیں گی۔ وہیں ان کے اعمالنامے محفوظ ہوتے ہیں وہاں ایک دفتر (رجسٹر) بھی ہے۔ جس میں تمام کافروں کے نام درج کیے جاتے ہیں۔وسجین علم لکتاب جامع دون فیہ اعمال الشیاطین و اعمال الکفرۃ والفسقۃ من الثقلین (ابوالسعود)۔قال عبداللہ بن عمر و قتادۃ و مجاھد

والضحاک سجینھی الارض السابعۃ السفلی فیھا اروح الاکفار (مظہری)۔اور " مَّرْقُومٌ "
کے معنی مختوم (مہر زدہ) کے ہیں۔المرقوم ھھنا المختوم (کبیر ۹۔وہ دفتر مہر زدہ ہو گا اس میں نہ کسی
کا نام درج کیا جاسکے اور نہ کسی کافر کا نام اس سے خارج کیا جاسکے گا۔ای مکتوب رقم لھم بشر لا
یزاد فیھم احد ولا ینقص منھم احد (قرطبی ج19 ص256)۔

*ف9:۔" إِنَّ الأَبْرَارَ " مومنین جنت کی نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر تکیہ لگائے اللہ تعالیٰ کے
انعامات کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے چہرے سے نعیم جنت کی خوشی کے آثار نمایاں ہوں
گے اور ان کے چہرے ترو تازہ اور مسرت و شادمانی سے چمک رہے ہوں گے۔انہیں خالص، سفید اور
نہایت اعلی شراب پلائی جائیگی جو سر بمہر ہو گی اور ان سے پہلے کسی نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو گا اور
اس کی مہر بھی کستوری کی ہو گی۔جس شراب پر مہر لگانے کا مسالہ کستوری ہو اس سے اندازہ لگالیں کہ
وہ شراب کس قدر عمدہ اور قیمتی ہو گی۔" وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون " رغبت کرنے والوں کو
ایسی نعمتوں میں رغبت کرنی چاہئے اور ان کو حاصل کرنے کو شش کرنی چاہئے اور اس رحیق (شراب
خالص) میں تسنیم (ایک نہایت ہی اونچے درجہ کی شراب) کی آمیزش ہو گی جس کا عرش سے چشمہ
ابلتا ہو گا اور اسے صرف مقربین ہی پئیں گے۔

*ف10:۔" إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ (29) " **یہ مشرکین کے لیے زجر ہے۔** مشرکین قریش، فقراء مومنین پر بطور استہزاء ہنستے تھے اور جب کبھی مسلمان ان کے پاس سے گذرتے تو مستکبرین قریش استحقار و تمسخر کے طور پر آنکھوں اور ابروؤں سے ان کی طرف اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو واپس آتے تو بہت خوش ہوتے کہ آج ان فقراء سے استہزاء و تمسخر کا خوب مزہ آیا۔

" وإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ (32) " جب مشرکین مسلمانوں کو دیکھتے تو یہ کہتے یہ لوگ گمراہ ہیں، حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگران مقرر نہیں کیا گیا تھا اور نہ ان کو ان کی گمراہی اور ہدایت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ ان کی ہدایت و ضلالت کا فیصلہ کرتے پھریں۔

سورۃ الانشقاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ربط: سورۃ التطفیف میں مذکور ہوا کہ تم کسی حیلے بہانے سے اپنے مقامات سے نکل نہیں سکو گے۔ یہاں علی سبیل الترقی فرمایا" لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَن طَبَقٍ (19) "کہ تم دوزخ سے نہیں نکل سکو گے اور تم پر وہاں کئی حالات آئیں گے اور تمہیں مختلف قسم کی ہولناک سزاؤں سے دوچار ہونا پڑے گا۔" فَلا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (16) الخ" میں اس پر شواہد ذکر کیے گئے۔ نیز سورۃ التطفیف میں برے کام کرنے والوں کی ایک مثال ذکر کی گئی۔" وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ (1) " اور یہاں نیک کاموں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔" يَا أَيُّهَا الإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلاقِيهِ (6) (الایۃ)"

خلاصہ : " إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ (1) وأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وحُقَّتْ (2) " **تخویف اخروی۔** آسمان پھٹ جائیں گے اور زمین سب کچھ اگل دے گی یہ آخرت کے ابتدائی احوال ہیں۔

" يَا أَيُّهَا الإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلاقِيهِ (6) الایۃ"۔ **اعمال صالحہ کی ترغیب ہے۔** اے انسان ایک وقت آنے والا ہے کہ تو اپنے رب سے ملے گا، اس لیے اب وقت ہے نیک کام کر لے۔

" فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (7) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً (8) وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوراً (9) " **بشارت اخرویہ۔** قیامت کے دن جن کو داہنے ہاتھوں میں اعمالنامے دیئے جائیں گے ان کا حساب نہایت آسان ہو گا اور وہ خوش وخرم اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔

" وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (10) فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُوراً (11) وَيَصْلَى سَعِيراً (12) إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُوراً (13) إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ (14) بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيراً (15) " **تخویف اخروی۔** اور جن کو پیٹھ کے پیچھے سے اعمالنامے دیئے جائیں گے، ان کے لیے ہلاکت ہو گی اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

" فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (16) وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ (17) وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ (18) لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَن طَبَقٍ (19) "

تخویف اخروی بطور ترقی از سورت سابقہ اور ذکر شواہد۔

" فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (20) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ (21) الایتین " **زجر برائے مشرکین۔** کیسے نادان ہیں کہ ایسے بیانات کے باوجود ایمان نہیں لاتے اور قرآن کے احکام کے سامنے نہیں جھکتے۔

"بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ (22) " ماننے کے بجائے وہ جھٹلاتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

" إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (25) الایۃ" البتہ مومنین مانتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان کے لیے غیر متناہی اجر وثواب ہے۔

*ف2:۔" إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ (1) " **تخویف اخروی۔** آخرت کے ابتدائی احوال کا بیان۔ جب آسمان پھٹ جائیں گے آسمانوں کا پھٹنا اللہ کے امر سے ہو گا۔ جب اللہ کا امر ہو گا آسمان اس کے امر کی اطاعت کریں گے اور ان کے لائق ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو سنیں اور اس کی تعمیل کریں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے نفاذ سے کنایہ ہے۔ آسمانوں میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو ان کے توڑنے پھوڑنے پر قدرت خداوندی کی تاثیر سے مانع ہو۔ والمعنی انه لم یوجد فی جرم السماء ما یمنع من تاثیر قدرۃ اللہ تعالیٰ فی شقها وتفریق اجزائها الخ" (کبیر ج8ص509)۔

*ف4:۔" يَا أَيُّهَا الإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلاقِيهِ (6) " یہ اعمال صالحہ بجالانے کی ترکیب ہے۔" كَادِحٌ " جاھد، ساع، (مدارک، مظہری)۔" إِلَى رَبِّكَ " ای طول حیاتک الی لقاء ربک ای الی الموت (روح ج30ص79)۔" مُلاقِيهِ " کی ضمیر مجرور" کدح " کی طرف راجع ہے۔ انسان تادم آخریں زندگی بھر سعی مسلسل اور عمل پیہم میں مصروف ہے اور آخر قیامت کے دن اپنی جدوجہد کا ثمرہ پائے گا۔ اس لیے انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرنے

کی کوشش کرے۔ اگر نیک کام کرے گا تو اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا اور اگر کفر و شرک کرے گا تو اعمالنامہ پس پشت سے دیا جائے گا۔

*ف 5:۔ " فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (7) " **یہ بشارت اخرویہ ہے**۔ جو لوگ دنیا میں ایمان لائے اور نیک کام کیے قیامت کے دن ان کے اعمالنامے ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش و خرم اور شاداں و فرحان جنت میں اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔" وأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (10) " کفار و مشرکین کو ان کے اعمالنامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور وہ ہلاکت و موت کی تمنا کریں گے تا کہ ان کو عذاب نہ ہو، لیکن ان کی یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی اور ان کو جہنم میں داخل کر دیا جائیگا۔" وَرَاءَ ظَهْرِهِ " سے مراد یہ ہے کہ اس کا سینہ چیر کر اس کا بایاں ہاتھ پیٹ سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس طرح بائیں ہاتھ میں اس کو نامہ اعمال دیا جائے (قرطبی، مظہری)۔" ثبور " ہلاکت۔

*ف 7:۔" فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (16) " **یہ قیامت میں احوال مختلفہ پر شواہد ہیں**۔ شفق وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے اس پر بھی کئی حالات آتے ہیں۔ رات اور رات جن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے رات پر بھی کتنے ہی حالات وارد ہوتے ہیں۔ اور چاند جب کامل ہو جائے اس پر کئی

حالات آتے ہیں جس طرح غروب آفتاب کے بعد شفق اس کے بعد رات اور اس کے مختلف حصے، پھر طلوع اسی طرح چاند پہلے دن سے لے کر تام اور بدر ہونے تک مختلف حالات سے گذرتا ہے۔ یہ شواہد ہیں کہ قیامت کے دن تم بھی مختلف احوال سے گذروگے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر اور ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچوگے۔ یہ عذاب اور ثواب دونوں کے مختلف درجات واحوال کی طرف اشارہ ہے۔ والمعنی لترکبن احوالا بعد احوالھی طبقات فی الشدۃ بعضھا ارفع من بعض وھی الموت وما بعدہ من القیامۃ واھوالھاالخ (روح ج30ص28)۔ الشعبی، لترکبن یا محمد سماء، و درجۃ بعد درجۃ، و رتبۃ بعد رتبۃ فی القربۃ من اللہ تعالیٰ (قرطبی ج19ص276)۔

*ف8:۔ "فَمَا لَهُمْ لا يُؤْمِنُونَ (20)" **یہ زجر ہے** ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے حالانکہ ان کے اعراض وانکار کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں اور جب ان کو قرآن پڑھ سنایا جاتا ہے تو عاجزی اور خشوع و خضوع نہیں کرتے اور اس کے احکام کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔ "بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ (22)" ما قبل سے ترقی ہے وہ قرآن کو سن کر نہ صرف سجدہ نہیں کرتے، بلکہ وہ تو سرے سے اس کو مانتے ہی نہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں لیکن جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا

ہے اور اس کی ان کو پوری پوری سزا دے گا۔ " مَا يُوعُونَ " جو کفر و عداوت وہ اپنے دلوں میں جمع کر رہے ہیں۔ بما یجمعون فی الصدور من الکفر و العداوۃ (مظہری)۔

*ف9:۔ " فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (24) " **یہ مشرکین کے لیے تخویف اخروی ہے۔** ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ کفر و انکار کی ان کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔ " إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (25) " استثناء متصل ہے اور مطلب یہ ہے کہ کفار میں سے جو ایمان لے آئیں گے وہ عذاب سے بچ جائیں گے یا استثناء منقطع ہے۔ مطلب یہ ہے لیکن مومنوں کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا اور نہ کم ہو گا۔

سورۃ البروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : " وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ (1) " تا " وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (3) " احوال قیامت پر شواہد۔" قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ (4) النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ (5) إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ (6) وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ (7) وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (8) " متعلق بشاهد سوم بطریق لف و نشر غیر مرتب۔ کفار دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے تھے اور اس پر شاہد ہوتے تھے۔ قیامت کے دن اس کے برعکس معاملہ ہو گا۔

" الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (9) (الایۃ)"۔بیان **توحید** علی سبیل الترقی یعنی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہے اور وہی حاضر و ناظر ہے لہذا حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔

" إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ (10)، الایۃ"

تخویف اخروی ہے۔

" إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ذَلِكَ الفَوْزُ الكَبِيرُ (11) ۔الایۃ"

بشارت اخرویہ۔

" إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (12) " **یہ شاہد دوم سے متعلق ہے جس طرح قیامت کا وعدہ سخت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہے۔**

" إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ ويُعِيدُ (13) وهُوَ الغَفُورُ الوَدُودُ (14) ذُو العَرْشِ المَجِيدُ (15) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (16) " متعلق بشاہد دوم۔

" هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الجُنُودِ (17) فِرْعَوْنَ وثَمُودَ (18) بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ (19) واللَّهُ مِن ورَائِهِم مُّحِيطٌ (20) " پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان تم کو محیط ہے اور تم اس سے باہر کہیں بھاگ سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سب کو محیط ہے سب کچھ جانتا ہے اور کوئی اس کے عذاب سے نہیں بھاگ سکتا۔" بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ (21) فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (22) "۔یہ" بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ (19) " سے متعلق ہے۔

*ف2:۔" والسماء "۔یہ ثبوت قیامت پر شاہد اول ہے اور جواب قسم محذوف ہے۔یہ آسمان جو تمہیں احاطہ کیے ہوئے ہے اور جس کے گھیرے سے تم نکل کر کہیں نہیں جاسکتے یہ اس پر شاہد ہے کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں محیط ہے اور قیامت کے دن تم اس کے عذاب سے کہیں نکل بھاگ نہیں

سکوگے۔بروج سے بارہ برج مراد ہیں جن کو سورج سال بھر میں اور چاند ایک ماہ میں طے کرلیتا ہے یا اس سے اٹھائیس منازل قمر مراد ہیں (کبیر)۔

*ف 3:۔" والیوم " یہ ثبوت قیامت پر دوسرا شاہد ہے اور اس قسم کا جواب محذوف ہے " یوم موعود " سے قیامت کا دن مراد ہے۔ جس طرح قیامت کا یوم موعود پر نہایت سخت اور ہولناک ہوگا۔اسی طرح اس دن میں مجرموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی سخت ہوگی۔" وشَاهِدٍ ومَشْهُودٍ " یہ ثبوت قیامت پر تیسرا شاہد ہے۔شاہد سے وہ کفار مراد ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے اور ایذاءرسانی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوتے۔ مشہود سے وہ مسلمان مراد ہیں جن کو ایذاء دی جاتی تھی یہ شاہد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سخت سزادے گا۔اس دن مسلمان کفار کے عذاب کے شاہد ہوں گے اور وہ مشہود ہوں گے۔

*ف 4:۔" قتل " یہ تیسرے شاہد سے متعلق ہے۔قتل ای لعن۔" الاخدود " خندق۔" النار " اس سے بدل الاشتمال ہے۔" الوقود " ایندھن۔اصحاب الاخدود سے وہ مشرک بادشاہ اور اس کے حواری مراد ہیں۔جو اہل توحید کو خندقوں میں جلاتے تھے کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا جو ایک صنم کی عبادت کرتا اور لوگوں کو بھی اس کی عبادت پر مجبور کرتا تھا۔اس نے بڑی بڑی خندقیں کھود کر ان میں کافی ایندھن ڈلوا کر آگ بھڑکائی جو شخص بت کی پوجا سے انکار کرتا اسے اس آگ میں ڈال دیا جاتا۔اسی اثناء میں ایک عوت کو پکڑ کر لائے جس کی گود میں بچہ تھا اس عورت سے انہوں نے کہا اگر تو

بت کی عبادت نہیں کرتے گی تو تیرا بچہ آگ میں ڈال دیا جائیگا مگر اس عورت نے ان کی دھمکی سے کوئی اثر نہ لیا اور شرک پر رضامند نہ ہوئی۔ آخر ان ظالموں نے اس کا بچہ چھین کر آگ میں پھینکدیا۔ قریب تھا کہ عورت کے دل میں کمزوری آجائے بچے نے آگ کے اندر سے آواز بلند کی (شعر) اندر آ مادر، کہ من اینجا خوشم۔ گرچہ در ظاہر میان آتشم۔ کہ بلا کھٹکے آگ میں کود جامیں اگرچہ بظاہر آگ میں ہوں لیکن میرے لیے آگ باغ و بہار بن چکی ہے چناچہ اس عورت نے بھی آگ میں چھلانگ لگادی۔

" إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ (6) " جب وہ مشرک خندقوں پر بیٹھے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کررہے تھے اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

سورۃ البروج میں آیت توحید

1 ۔" الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (9) " نفی شرک فی التصرف۔

سورۃ بروج ختم ہوئی

سورۃ الطارق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: سورۃ البروج میں ثبوت قیامت پر شواہد کا ذکر تھا نیز **تخویف دنیوی** واخروی و**بشارت اخرویہ** کا بیان تھا۔ اب سورۃ الطارق میں فرمایا۔ " فَمَهِّلِ الكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً (17) " ایسے شواہد اور واضح بیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے بلکہ جھٹلاتے ہی ہیں تو ان کو ذرا مزید مہلت دے دو اگر پھر بھی نہیں مانیں گے تو انہیں پکڑ لیا جائیگا۔

خلاصہ : " وَالسَّمَاءِ والطَّارِقِ (1) " تا" إن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (4) " یہ تخویف ہے تم سب پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال کو لکھ رہے ہیں۔ اس لیے ہر عمل کی پوری پوری جزاء ملے گی۔

" فَلْيَنظُرِ الإنسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5) خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ (6) يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ والتَّرَائِبِ (7) إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ (8) يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (9) فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ ولا نَاصِرٍ (10) "۔ **حشر ونشر پر دلیل عقلی بطور نمونہ۔** اللہ

تعالیٰ جو قطرہ آب سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

" والسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (11) والأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (12) إنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (13) ومَا هُوَ بِالْهَزْلِ (14) " **یہ حشر ونشر پر دوسری دلیل عقلی ہے بطور نمونہ۔** جس طرح اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسالیتا ہے اور زمین سے نباتات اگالیتا ہے۔ اسی طرح وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

" إنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْداً (15) وأَكِيدُ كَيْداً (16) " **شکوی بر کفار۔**

" فَمَهِّلِ الكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً (17) " **تخویف۔**

وَالسَّمَاءِ والطَّارِقِ (1)

ترجمہ:

قسم ہے ف2 آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی

تفسیر:

*ف2:۔" والسماء " یہ تخویف اخروی پر شاہد ہے۔یعنی آسمان پر رات کو چمکنے والا ستارہ شاہد ہے کہ جس طرح وہ ستارہ روشن اور قائم رہتا ہے اسی طرح تم میں سے ہر ایک پر فرشتے نگران مقرر ہیں

جو اس کے تمام اعمال خیر و شر کو لکھتے رہتے ہیں۔ " إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (4) الخ" جواب قسم ہے۔هو من يحفظ عملها من الملائكة(علیہم السلام)و يحصى عليها ما تكسب من خير او شر الخ" (روح ج30ص96)۔" النَّجْمُ الثَّاقِبُ (3) " چمکتا ستارہ سے روشن ستارہ مراد ہے جو نمایاں طور پر دوسرے ستاروں کی نسبت زیادہ روشن ہو یا مراد ثریا ہو یا زحل (مظہری)۔

فَلْيَنظُرِ الإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5)

ترجمہ:

اب ف3 دیکھ لے آدمی کہ کاہے سے بنا ہے

تفسیر:

*ف3:۔" فَلْيَنظُرِ الإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5) " یہ حشر و نشر کے لیے پہلا عقلی نمونہ ہے انسان اس پر غور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کو کدنے والے پانی (نطفہ) سے پیدا کیا ہے جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان میں سے نکلتا ہے (کبیر)۔

والسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (11)

ترجمہ:

قسم ہے ف5 آسمان چکر مارنے والے کی

تفسیر:

*ف5:۔" والسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (11) " **یہ حشر و نشر پر دوسرا عقلی شاہد ہے۔** " ذَاتِ الرَّجْعِ "

بارش والا۔ کیونکہ بارش آسمان کی طرف سے برستی ہے۔" ذَاتِ الصَّدْعِ (12) " نباتات والی۔ کیونکہ زمین کے شق ہونے سے نباتات اگتی ہے۔ جواب قسم محذوف ہے ای کذلک تخرجون۔ یعنی جس طرح ہم آسمان سے بارش برساتے ہیں اور زمین سے نباتات اگاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن تمہیں بھی پیدا کر کے زمین سے نکال لیں گے۔ قاله الشیخ (رح) تعالی۔

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْداً (15)

ترجمہ:

البتہ وہ ف 7 لگے ہوئے ہیں ایک داؤ کرنے میں

تفسیر:

* ف 7:۔" إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ " **یہ شکوی ہے اور اس حصے کی تمام سورتوں سے متعلق ہے۔** کفار و مشرکین حشر و نشر اور جزاء و سزا کے انکار و ابطال کے لیے کئی حیلے بہانے اور تدبیریں سوچتے رہتے ہیں مگر ہم اپنی لطیف تدبیروں سے اور کافی بیانات اور شافی جوابات سے ان کے ہر حیلے کو باطل کر دیتے ہیں۔ یا اللہ کی تدبیر کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو بطور استدراج دے رہے ہیں اور وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ یہ مہلت ان کے لیے باعث عذاب ہے۔

فَمَهِّلِ الكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً (17)

ترجمہ:

سوڈھیل ف8 دے منکروں کوڈھیل دے ان کو تھوڑے دنوں

تفسیر:

*ف8:۔ " فَمَهِّلِ الكَافِرِينَ " یہ تخویف ہے ایسے شواہد وبیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے۔وہ ضدی اور معاند ہیں، ان سے ایمان کی توقع نہ رکھیے، نہ ان سے انتقام لینے میں عجلت سے کام لیجیے بلکہ ان کو مہلت دیجئے وقت آنے پر ہم خود ان سے انتقام لے لیں گے۔ چناچہ دنیا میں میدان بدر کے معرکہ میں ان سے انتقام لیا گیا اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ دردناک اور ہولناک ہو گا۔قال ابن عباس هذا وعيد من الله عز وجل قد اخذهم الله يوم بدر۔(مظہری ج10 ص242)۔

سورۃ الطارق ختم ہوئی۔

سورۃ الاعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: مشرکین کا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اختلاف دو نہایت اہم مسئلوں میں تھا اول مسئلہ توحید میں، دوم حشر و نشر اور جزاء و سزا میں سورۃ الطارق تک مسئلہ قیامت کا بیان تھا۔ اب سورۃ اعلی سے لے کر آخر تک مسئلہ توحید کا بیان ہو گا۔ مسئلہ توحید سے مشرکین کے اعراض کی بڑی وجہ دنیوی عیش و عشرت میں انہماک ہے اس لیے مسئلہ توحید کے ساتھ ساتھ تزہید فی الدنیا کا مضمون بھی کہیں کہیں مذکور ہو گا۔ بعض سورتوں میں دونوں مضمون مذکور ہوں گے، بعض میں صرف ایک اور بعض میں صرف تخویف کا ذکر ہو گا۔ درمیان میں دو سورتوں یعنی والضحی اور الانشراح میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ کرام کے لیے تسلی کا مضمون مذکور ہو گا۔

خلاصہ: سورۃ الاعلی چونکہ اس حصہ کا مبدا ہے۔ اس لیے اس میں توحید اور تزہید فی الدنیا، دونوں مضمون مذکور ہیں۔

" سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى (1) " دعوائے **توحید** کے دونوں حصوں کا نتیجہ اور ثمرہ۔جب کارساز بھی وہی ہے اور عالم الغیب بھی تو اس کو ان صفتوں میں شریکوں سے پاک سمجھو۔

" الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى (2) والَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى (3) والَّذِي أَخْرَجَ المَرْعَى (4) فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى (5) " **دعوی توحید** کے جزو اول پر دلائل وشواہد۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

" سَنُقْرِئُكَ فَلا تَنسَى (6) " **دعوی** اولی کے ابلاغ وبیان پر انعام۔

" إِنَّهُ يَعْلَمُ الجَهْرَ ومَا يَخْفَى (7) " دوسرا **دعوی**۔اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اور کوئی عالم الغیب نہیں۔

" ونُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى (8) " دوسرے **دعوی** کی تبلیغ پر انعام۔

" فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَى (9)۔دونوں دعووں کے بعد **تسلی** برائے نبی کریم (**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**)۔

" الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الكُبْرَى (12) ثُمَّ لا يَمُوتُ فِيهَا ولا يَحْيَى (13) " ال آیتین **تخویف اخروی**۔

" قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى (14) وذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (15) الایتین،**بشارت اخرویہ**۔،

" بَلْ تُؤْثِرُونَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا (16) والآخِرَةُ خَيْرٌ وأَبْقَى (17) ۔الایتین۔تزہید فی الدنیا کا مضمون۔

" إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الأُولَى (18) صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ ومُوسَى (19) "۔**توحید اور تزہید فی الدنیا پر دلیل نقلی۔**

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى (1)

ترجمہ: پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر

تفسیر: " سَبِّحِ اسْمَ " یہ دعوائے **توحید** کے دونوں حصوں کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔ جب آئندہ بیان سے ثابت ہو گیا کہ کارساز، متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تو اس کو شریکوں سے پاک سمجھو اور اس کی دعاء و پکار میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اقتدار اعلی کے مالک اپنے پروردگار کی ہر عیب اور شرک سے قولاً و عملاً تنزیہ و تقدیس کرو۔

الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى (2)

ترجمہ: جس نے بنایا پھر ٹھیک کیا

تفسیر: " الَّذِي خَلَقَ "۔ دعوی **توحید** کے پہلے جزو کا بیان یعنی اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور متصرف و مختار ہے۔ اسی نے سب کو پیدا کیا اور درست اندام بنایا، اعضاء بدن کو متناسب اور خوبصورت بنایا۔ خلق کل شیء فسی خلقه تسية ولم يات به متفاوتا غير ملتئم ولكن على احكام؟؟ (مدارک)۔" والذی قدر فہدی" پیدا کرنے کے بعد سب کی روزی کا اندازہ بھی اسی نے مقرر کیا اور پھر ہر ایک کو روزی حاصل کرنے کی راہ بھی دکھائی۔" والَّذِي أَخْرَجَ المَرْعَى (4) " اسی نے مویشیوں کے لیے چارہ

پیدا کیا۔ پھر اسے خشک اور چورا چورا کر دیا۔ چارہ خشک ہونے کے بعد چورہ بن جاتا ہے یہ تمام صفاتِ کمال اس کی دلیل ہیں کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَى (6)

ترجمہ: البتہ ہم پڑھائیں گے تجھ کو، پھر تو نہ بھولے گا

تفسیر: "سَنُقْرِئُكَ" یہ پہلے دعوے پر انعام ہے جب آپ پہلا **دعوی توحید** بیان کریں گے کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو ہم آپ کو قرآن انعام میں دیں گے آپ کو قرآن پڑھا دیں گے اور آپ کو اس طرح یاد کرا دیں گے کہ پھر آپ اس کو بھولیں گے نہیں۔ "إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ" البتہ جن آیتوں کی تلاوت کو منسوخ کرنا منظور ہو گا وہ ہم آپ کو بھلا دیں گے۔

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى (7)

ترجمہ: مگر جو چاہے اللہ وہ جانتا ہے پکارنے کو اور جو چھپا ہوا ہے

تفسیر: "إِنَّهُ يَعْلَمُ" یہ **دعوی توحید** کا دوسرا حصہ ہے یعنی عالم الغیب اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ "وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى (8)" یہ دوسرے دعوے پر انعام ہے یعنی جب دوسرا **دعوی** بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دے گا۔ جس طرح پہلا دعوے دوسرے دعوے کے لیے بمنزلہ سبب ہے یعنی جو سب کچھ

کرنے والا اور متصرف و کارساز ہو وہی عالم الغیب ہوتا ہے اسی کو پکارنا چاہئے۔ اسی طرح پہلا انعام بھی دوسرے انعام کے لیے بمنزلہ سبب ہے۔ کیونکہ قرآن کی ہدایت دخول جنت کا موجب ہے۔

فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَى (9)

ترجمہ: سو تو سمجھاوے اگر فائدہ کرے سمجھانا

تفسیر: "فَذَكِّرْ" دعوائے توحید کے دونوں حصوں کے بعد آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلی ہے آپ کو مسئلہ توحید کی بدولت مذکورہ بالا دونوں انعام عطاء کیے گئے لہٰذا جہاں پند و نصیحت اور وعظ و تبلیغ کے سود مند ہونے کی توقع ہو وہاں دعوی توحید کی تبلیغ کریں۔ " إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَى " سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ کے نافع ہونے کا پہلے علم ہو تب تبلیغ کرنی چاہئے ورنہ نہیں حالانکہ یہ ضروری نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ نصیحت کے نافع ہونے کا علم ضروری نہیں، بلکہ جہاں نفع کی توقع یا وہم بھی ہو وہاں بھی تبلیغ کرنی چاہئے البتہ جہاں بالکل مایوسی ہو اور نصیحت کے سود مند ہونے کا وہم بھی نہ ہو یعنی جن لوگوں میں ذرہ بھر انابت نہ پائی جائے۔ وہاں نصیحت نہ کی جائے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ فاعرض عن من تولی عن ذکرنا (النجم رکوع 2)۔ " التذکیر والامر بالمعروف والنهی عن المنکر انما یجب اذا ظن نفعه ولذلک امر بالاعراض عمن تولی (مظہری ج

10 ص245)اس کے بعد ان دونوں فریقوں کا ذکر ہے جن کے لیے نصیحت و تبلیغ مفید ہو گی اور جن کے لیے مفید نہ ہو گی۔

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَى (10)

ترجمہ: سمجھ جائے گا جس کو ڈر ہو گا

تفسیر: " سَيَذَّكَّرُ " اس میں پہلے فریق کا ذکر ہے۔پند و نصیحت اور وعظ وارشاد سے صرف وہی فائدہ اٹھائیں گے جن کے دلوں میں خدا کا خوف اور اللہ کی طرف انابت ورجوع کا جذبہ موجود ہو۔"

ويَتَجَنَّبُهَا الأَشْقَى (11) " یہ دوسرے فریق کا بیان ہے اور ساتھ اس فریق کے لیے تخویف اخروی ہے۔وہ بدبخت کفار و مشرکین جو انکار و عناد پر اصرار کرتے ہیں،پند و نصیحت کو قبول کرنے سے اجتنبا کریں گے۔ان کی سزا یہ ہو گی کہ وہ سب سے بڑی آگ میں داخل ہوں گے۔مراد دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ای الطبقة السفلى من اطباق النار كما قال الفراء(روح ج30ص 108)۔ایسے بدبخت جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے سزا پاتے رہیں گے ان کو وہاں نہ موت ہی آئے گی کہ عذاب سے راحت پالیں اور نہ وہاں ان کی کوئی زندگی ہی ہو گی کہ جس میں آرام و چین کا سانس لے سکیں۔بس مسلسل اور لگاتار اس عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى (14)

ترجمہ: بیشک بھلا ہوا اس کا جو سنورا

تفسیر: " قَدْ أَفْلَحَ " یہ پند و نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے بشارت اخرویہ ہے۔ آخرت میں کامیاب وہی ہو گا جو شرک سے پاک رہا اور جس نے مصائب و حاجات میں صرف اللہ ہی کو پکارا اور نماز کی پابندی کی۔ " مَن تَزَكَّى " ای تطھر من الشرک بتذکرہ واتعاظہ بالذکری (روح)۔ " وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ " مصائب و حاجات میں صرف اللہ کو پکارا اور اسی کے نام کا ورد کیا (الشیخ (رح) تعالی)۔

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (16)

ترجمہ: کوئی نہیں تم بڑھاتے ہو دنیا کے جینے کو

تفسیر: " بَلْ تُؤْثِرُونَ " توحید کے بعد مضمون تزہید فی الدنیا کا ذکر۔ تمہیں چاہئے تھا (اے اہل مکہ) کہ تم پند و نصیحت کو قبول کر لیتے اور توحید کو مان لیتے مگر تم نہیں مانتے بلکہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور ایمان و عمل سے آخرت کی تیاری کرنے کے بجائے داد عیش دینے اور مال و زر جمع کرنے میں منہمک ہو حالانکہ آخرت دنیا کے مقابلے میں ہر لحاظ سے بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز مال و زر جمع کرنے میں منہمک ہو حالانکہ آخرت پر دنیا کے مقابلے میں ہر لحاظ سے بہتر اور

باقی رہنے والی چیز ہے۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز زوال پذیر اور فانی ہے مگر آخرت کا دار ازلی اور وہاں کی ہر نعمت لازوال اور غیر فانی ہے۔

إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الأُولَى (18)

ترجمہ: یہ لکھا ہوا ہے پہلے ورقوں میں

تفسیر: " إِنَّ هَذَا " یہ دونوں دعووں پر **دلیل نقلی** ہے۔ مسئلہ **توحید** جس طرح اس سورت میں مذکور ہے اور دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دوام وبقاء کا مضمون اسی طرح یہ دونوں مضمون پہلے آسمانی صحیفوں یعنی ابراہیم اور موسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی مذکور تھے۔ " صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى (19) " الصحف، الاولی سے بدل ہے۔

سورۃ الاعلیٰ میں آیات توحید

1 ۔" سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى (1) الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى (2) وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى (3) وَالَّذِي أَخْرَجَ المَرْعَى (4) فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى (5) "۔ نفی شرک فی التصرف

2 ۔" إِلاَّ مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الجَهْرَ وَمَا يَخْفَى (7) "۔ نفی شرک فی العلم

سورۃ اعلیٰ ختم ہوئی

سورۃ الغاشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: یہ سورت پہلی سورت کا تتمہ ہے اور اس میں محض تخویف اخروی کا بیان ہے۔ بشارت کا ذکر بالتبع ہے۔ اس کے بعد بھی اسی طریقہ سے ایک سورت میں اصل دعوی مذکور ہو گا اور دوسری سورت اس کا تتمہ ہو گی۔

خلاصہ : " هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الغَاشِيَةِ (1) " تا" ولا يُغْنِي مِن جُوعٍ (7) " **تخویف اخروی۔**

" وجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (8) لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ (9) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (10) لا تَسْمَعُ فِيهَا لاغِيَةً (11) فِيهَا عَيْنٌ جارِيَةٌ (12) فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ (13) وأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ (14) ونَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ (15) وزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ (16) "

بشارت اخرویہ۔

" أَفَلا يَنظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ (17) وإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ (18) وإِلَى الجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ (19) وإِلَى الأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ (20) " متفرع بر امور اربعہ مذکورہ بطریق لف و نشر مرتب۔

" فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ (21)۔ الایتین" **تسلیہ برائے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔**

" إِلاَّ مَن تَوَلَّى وكَفَرَ (23) " تا آخر **تخویف اخروی۔**

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (8)

ترجمہ: کتنے منہ اس دن تر و تازہ ہیں

تفسیر: " وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ " یہ بشارت اخرویہ ہے۔ قرآن مجید کا یہ قانون ہے کہ جہاں تخویف کا ذکر آئیگا اس کے ساتھ بشارت کا ذکر بھی ہو گا یہاں بھی " وجوہ " سے اصحاب الوجوہ یعنی مومنین مراد ہیں۔ مومنین قیامت کے دن خوش و خرم ہوں گے۔ دنیا میں انہوں نے جو کام کیے ہوں گے ان کا اجر وثواب اور ان کی احسن جزاء دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔ عالیشان باغوں میں رہیں گے اور وہاں کوئی لغو اور بیہودہ بات نہیں سنیں گے ان باغوں میں ہر قسم کے اعلی مشروبات کے چشمے جاری ہوں گے۔

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ (21)

ترجمہ: سو تو سمجھائے جا تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے

تفسیر: " فَذَكِّرْ " یہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تسلیہ ہے اور یہ آیت سورۃ الاعلی کی آیت " فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَى (9) " سے متعلق ہے۔ کیونکہ یہ سورت اس سورت کا تتمہ ہے۔ اگر مشرکین قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے اور آپ کے بطریق احسن بیان و ارشاد کے باوجود نہیں مانتے تو اس سے آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ آپ بشیر و نذیر اور ناصح و معلم ہیں۔ اس لیے آپ اپنا کام کرتے رہیں آپ کو ان پر داروغہ اور نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ ان کو ماننے اور ایمان لانے پر مجبور کریں۔ " إِلَّا مَن تَوَلَّى وَكَفَرَ (23) " استثناء منقطع ہے اور " الا " بمعنی " لکن " ہے موصول مع صلہ

مبتداء اور "فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ (24) الخ" جملہ اس کی خبر ہے (روح)۔ یہ **تخویف اخروی** ہے لیکن جو ایمان سے اعراض کرے گا اور حق کا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سب سے بڑی سزا دے گا۔ مراد آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے۔

سورۃ الفجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

* ف 1:۔ ربط: سورۃ اعلی کے دونوں مضمونوں میں سے ایک مضمون یعنی تزہید فی الدنیا کا مضمون اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی حقارت اور بے ثباتی کا بیان ہے۔ سورۃ الغاشیہ، سورۃ الاعلی کا تتمہ تھی اور سورۃ الفجر، سورۃ الاعلی کے ایک مضمون کی تفصیل ہے۔

خلاصہ : " وَالْفَجْرِ (1) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (2) وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (3) وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ (4) هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ (5) "۔ ان اوقات شریفہ میں اللہ تعالیٰ سے آخرت کے لیے دعائیں مانگا کرو اور دنیا کے پیچھے نہ دوڑو۔

" أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (6) " تزہید فی الدنیا کے لیے **تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ۔** قوم عاد کو دیکھو انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی، مگر جب اللہ کا عذاب آیا تو دنیوی ساز و سامان اور دولت و ثروت سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

" وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (9) " **تخویف دنیوی** کا دوسرا نمونہ

” وفِرْعَوْنَ ذِي الأَوْتَادِ (10) “ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ۔ان تمام منکرین توحید اور جاحدین قیامت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں سخت عذاب میں پکڑ لیا۔

” فَأَمَّا الإنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ ونَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ (15) وأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ (16) “ یہ شکوی ہے۔انسان اپنی عزت وذلت کو دنیا کے ساز وسامان اور دولت کی کمی بیشی پر مبنی سمجھتا ہے حالانکہ عزت وکرامت کا معیار تقوی اور اطاعت خداوندی ہے۔

” كَلاَّ بَل لاَّ تُكْرِمُونَ اليَتِيمَ (17) ولا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ المِسْكِينِ (18) وتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلاً لَّماً (19) وتُحِبُّونَ المَالَ حُباً جَماً (20) “ ہر بیان ما قبل سے بطور ترقی ہے۔

” كَلاَّ إِذَا دُكَّتِ الأَرْضُ دَكاً دَكاً (21) وجَاءَ رَبُّكَ والْمَلَكُ صَفاً صَفاً (22) وجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإنسَانُ وأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى (23) يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (24) فَيَوْمَئِذٍ لاَّ يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (25) ولا يُوثِقُ وثَاقَهُ أَحَدٌ (26) “ تخویف اخروی۔

” يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (28) فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (29) وادْخُلِي جَنَّتِي (30) “،بشارت اخرویہ۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (6)

ترجمہ: تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ

تفسیر: ” أَلَمْ تَرَ “ یہ تخوید دنیوی کا پہلا نمونہ ہے برائے تزہید فی الدنیا۔

حاصل یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز نہیں دنیا کے پیچھے نہ بھاگو بلکہ آخرت کی فکر کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے مبارک وقتوں میں اپنے گناہوں کی معافی مانگو قوم عاد کو دیکھو یہ کس قدر طاقتور قوم تھی دنیا میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ مگر انہوں نے سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تہس نہس کر دیا اور ان کا دنیوی ساز و سامان اور کر و فر ان کے کسی کام نہ۔ " عاد " ارم یا ارم۔ عاد کے باب ادا کا نام ہے۔ اس صورت میں بدل مبدل منہ کی ترکیب درست نہ ہو گی بلکہ مضاف مقدر ہو گا۔ اصل میں عاد بن ارم تھا۔ قاله الشيخ (رح) تعالیٰ۔ " ذَاتِ العِمَادِ " لمبے قد والے یا خیموں والے۔ یعنی كان طولهم مثل العمال وقيل سميت تلك الامة بذلك لانهم كانوا اهل اعمدة و خيال و ما شية سيارة فی الربیع (مظہری ج10 ص255)۔

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (9)

ترجمہ: اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے تراشا پتھروں کو وادی میں

تفسیر: " وثمود " تخوید دنیوی کا دوسرا نمونہ۔ قوم ثمود کو دیکھو وہ کس قدر طاقتور اور کیسے کاریگر تھے کہ پتھروں کو تراش ڈالا اور پہاڑوں کو کاٹ کر ان کے اندر رہائشی مکانات بنا لیے۔ " وفِرْعَوْنَ ذِي الأَوْتَادِ " **تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ۔** دیکھو! فرعون کتنا بڑا بادشاہ تھا، اس کی سلطنت کس قدر مضبوط تھی۔ " ذِي الأَوْتَادِ " (میخوں والا) یا تو سلطنت کے استحکام سے کنایہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ **توحید**

والوں کو میخوں سے گاڑ کر عذاب دیتا ہے۔" الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (11) "۔ان سب قوموں نے سرکشی کی اور حد سے گذر گئے، شہروں اور بستیوں میں ظلم و تشدد اور بے انصافی سے شر و فساد برپا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ دنیا کی دولت و سلطنت ان کے کام نہ آئی۔" صب " انزل،" سَوْطَ عَذَابٍ " **اضافت صفت بموصوف**۔سوطا مختلطا بعضها بعض فهي اضافة صفة الى موصوفها كا خلاق ثياب(مظہری کذا فی الروح)۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (14)

ترجمہ: بیشک تیرا رب لگا ہے گھات میں

تفسیر: " ان ربک " **بیشک** تیرا پروردگار گھات میں ہے۔ یہ احاطہ علم الٰہی سے کنایہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے اور سب کچھ اس کے حیطہ علم میں ہے۔ دنیا کے پیچھے نہ دوڑو، دیکھو دنیا کی خاطر دین چھوڑنے والی قوموں کا حشر کس قدر ہولناک ہوا ہے۔

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (21)

ترجمہ: کوئی نہیں جب پست کر دی جائے زمین کوٹ کوٹ کر

تفسیر: " كَلَّا إِذَا " **یہ تخویف اخروی ہے۔** کلا ردعیہ ہے۔ یعنی یوں تو نہیں کرنا چاہیے ورنہ ان کو ان کاموں پر قیامت کے دن سخت حسرت ہوگی مگر اس دن تحیر و تاسف کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔" دُكَّتِ

الأَرْضُ دَكاً دَكاً (21) " زمین کو بار بار ہلایا اور توڑا جائے گا یہاں کہ زمین بالکل ہموار ہو جائے گی، نہ پہاڑ نظر آئیں گے نہ دریا اور سمندر۔ پھر اللہ تعالیٰ فصل قضاء کے لیے اپنی خاص شان کے ساتھ نزول اجلال فرمائیگا۔فیجیئ الرب تبارک و تعالیٰ لفصل القضاء کما یشاء و الملائکة یحیثون بین یدیه صفوفا صفوفا (ابن کثیر ج4 ص510)۔ فرشتے صفوں میں دست بستہ کھڑے ہوں گے اور قید خانہ (جہنم) سامنے موجود ہو گا جس میں کفار و مشرکین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قید کر دیا جائے گا۔ بعض مفسرین نے لکھاہے چونکہ فجیئ (آنا) حرکت و انتقال کو مقتضی ہے اور یہ حادث کی صفت ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اس لیے یہاں مضاف محذوف ہے ای جاء جلائل آیات ربک (کبیر) تمثیل لظھور ایات اقتدارہ و تبیین اثار قہرہ وسلطانہ الخ (مدارک)۔یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی ہیبت و جلال کا ظہور ہو گا مگر پہلی تاویل پر بھی وہ مجیٔ (آنا) مراد نہیں جو حادث کی صفت ہے بلکہ وہی مجییٔ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لائق ہو۔

وجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإنسَانُ وأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى (23)

ترجمہ: اور لائی جائے اس دن دوزخ اس دن سوچے گا آدمی اور کہاں ملے اس کو سوچنا

تفسیر: " یومئذ " قیامت کے دن عبرت و نصیحت حاصل کرنے پر آمادہ ہو گا یا مطلب یہ ہے کہ اس دن انسان اپنی تمام کوتاہیوں اور غلطیوں کو یاد کرے گا اور ان پر حسرت و ندامت کا اظہار کرے گا مگر

اس وقت اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہو گا یہ حسرت وندامت بے وقت ہو گی۔ ومن این الہ الذکری وقد فات او انہا (روح ج30ص129)۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27)

ترجمہ: اے وہ جی جس نے چین پکڑ لیا

تفسیر: " يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ " یہ **بشارت اخرویہ** ہے۔ کافروں کا حال بیان کرنے کے بعد مومنوں کا حال بیان فرمایا کہ مومن سے کہا جائیگا اے نفس مطمئنہ! جو رذایل اخلاق سے پاک ہو چکا ہے اپنے پروردگار کی طرف واپس آ اس حال میں کہ تو اپنے رب کی ربوبیت پر راضی ہے اور تیرا رب تجھ پر راضی ہے اس لیے تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میرے جنت میں داخل ہو جا۔

فائدہ: اس سورت کا **مختصر خلاصہ یہ ہے** کہ اس میں تین چیزوں کا بیان ہے۔ اول مرض، دوم سبب مرض، اور سوم علاج مرض۔

" فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ (15) وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ (16) " بیان مرض ہے۔

" كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (17) وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ (18) وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلاً لَّماً (19) وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُباً جَماً (20) " سبب مرض کا بیان ہے۔ باقی سب علاج مرض کا بیان ہے۔

سورۃ الفجر ختم ہوئی

سورۃ البلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : " لا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ (1) وأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ (2) ووَالِدٍ ومَا ولَدَ (3) لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي كَبَدٍ (4) " **یہ تخویف دنیوی ہے۔ حاصل یہ ہے** کہ دنیا میں مشقت اور تکلیف میں ڈالنا ہمارے اختیار میں ہے۔

"أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ (5) يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالاً لُّبَداً (6) أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ (7) أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ (8) ولِسَاناً وشَفَتَيْنِ (9) وهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ (10) فَلا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (11) ومَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ (12) فَكُّ رَقَبَةٍ (13) أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ (14) يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ (15) أَوْ مِسْكِيناً ذَا مَتْرَبَةٍ (16) " **یہ زجر ہے** انسان سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا وہ کہتا ہے میں نے اپنے دوستوں پر بہت مال خرچ کیا ہے مگر یہ سب بے فائدہ ہے جب تک وہ ایمان لاکر صحیح مصرفوں میں دولت کو خرچ نہیں کرتے اس وقت تک اسے فائدہ نہ ہوگا۔

" ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (17) " الایۃ مذکورہ مصارف میں خرچ کرے لیکن ایمان شرط ہے۔

" أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (18)۔ **بشارت اخرویہ**۔ ایمان کے بعد صحیح مصرفوں میں دولت خرچ کرنے والے دائیں بازو کے لوگ ہیں اور جنتی ہیں۔

" والَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ (19) عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (20) "، **تخویف اخروی** ہے۔

أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ (5)

ترجمہ: کیا خیال رکھتا ہے وہ کہ اس پر بس نہ چلے گا کسی کا

تفسیر: * " ایحسب " یہ **زجر** ہے کیا کافر انسان گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی قادر اور غالب نہ ہو گا اور کوئی اس کو اس کے برے عملوں کی سزا نہیں دے گا۔ اس کا یہ خیال غلط ہے۔ اسے اس کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ ضرور سزا دے گا۔ " يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالاً لُّبَداً (6) " لبدا، بہت زیادہ۔ وہ بڑے فخر سے کہتا ہے کہ اس نے اپنے مشرک اور شرک پھیلانے والے اور اسلام سے روکنے والے دوستوں پر اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت میں بے دریغ دولت خرچ کی ہے کیا اس کا خیال ہے کہ باطل میں خرچ کرتے ہوئے اس کو کوئی نہیں دیکھتا اور اس سے کوئی بازپرس نہیں ہو گی بلکہ ہم اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کا پورا محاسبہ کریں گے (أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ (7)) حين كان ينفق او بعد ذلک فیسالہ عنہ یعنی ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ یراہ فیجازیہ او یجدہ فیحاسبہ علیہ (بیضاوی)۔

أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ (8)

ترجمہ: بھلا ہم نے نہیں دیں اس کو دو آنکھیں

تفسیر: "أَلَمْ نَجْعَل" انعامات اور قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ استفہام تقریر ہے۔ ہم نے انسان کو دیکھنے کے لیے دو آنکھیں دیں تا کہ وہ دلائل قدرت کا مشاہدہ کرے۔ بولنے کے لیے زبان دی اور دو ہونٹ دیئے جو بولنے میں معاون ہیں تا کہ وہ زبان سے حق بات پوچھے، حق کا اقرار کرے اور اس کی تبلیغ کرے اور ہم نے اس کو خیر و شر کے دونوں راستے دکھا دیئے اور دلائل سے دونوں کو واضح کر دیا۔ اب انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا دا قوتوں سے فائدہ اٹھائے اور حق کو قبول کرے۔

فَكُّ رَقَبَةٍ (13)

ترجمہ: چھڑانا گردن کا

تفسیر: "فَكُّ رَقَبَةٍ" یہ العبقة کا بیان ہے۔ **حاصل یہ ہے** کہ ان صحیح مصرفوں میں مال خرچ کرنے کی مشقت اٹھاؤ نجات پاؤ گے اور مسکینوں کو کھانا کھلانا یہ ہے وہ گھاٹی جس پر چڑھنے سے ان کو نجات ملے گی اور یہ ہیں خرچ کرنے کے صحیح مصارف جن پر خرچ کرنے سے ان کو ثواب ملے گا۔

أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (18)

ترجمہ: وہ لوگ ہیں بڑے نصیب والے

تفسیر: ” اولئک “ **یہ بشارت اخرویہ ہے**۔ یہ سعداء ہیں جن کو اعمالنامے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ اور ان کا مقام جنت ہے۔ ” وَالَّذِينَ كَفَرُوا “ **یہ تخویف اخروی ہے** جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ اشقیاء ہیں ان کے اعمالنامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان پر آگ کو بند کر دیا جائیگا۔ لوہے کے ستونوں کے درمیان آگ ہوگی اس میں ان لوگوں کو ڈالا جائیگا اور اوپر سے اس کو بند کر دیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے اور منافذ بند کر دیئے جائیں گے تاکہ آگ کی گرمی میں کمی نہ ہو۔ والمراد مغلقة ابوابها وانما اغلقت لتشديد العذاب والعياذ بالله تعالیٰ علیھم (روح ج30ص140)۔

سورۃ البلد ختم ہوئی

سورۃ الشمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: سورۃ الشمس اور اللیل دونوں میں پہلے دونوں مضمونوں کا اعادہ کیا گیا ہے یعنی توحید اور تزہید فی الدنیا۔ سورۃ الشمس میں توحید کا مضمون مذکور ہے یعنی تفرقہ فی الاعتقاد۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقاد زکی وطیب اور اعتقاد خبیث برابر نہیں ہے۔ سورۃ واللیل میں تفرقہ فی الاعمال کا بیان ہے نیک وبد، سخی وبخیل اور مصدق ومکذب برابر نہیں ہیں۔ یہ دونوں سورتیں سورۃ الاعلی کے دونوں مضمونوں کا بیان ہے۔

خلاصہ : " وَالشَّمْسِ وضُحَاهَا (1) والْقَمَرِ إِذَا تَلاهَا (2) والنَّهَارِ إِذَا جَلاَّهَا (3) واللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا (4) والسَّمَاءِ ومَا بَنَاهَا (5) والأَرْضِ ومَا طَحَاهَا (6) ونَفْسٍ ومَا سَوَّاهَا (7) فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وتَقْوَاهَا (8) قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا (9) وقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا (10) "۔ جس طرح روشنی اور اندھیرا، دن اور رات، آسمان اور زمین برابر نہیں ہیں۔ اسی طرح نفس زکیہ جو شرک وکفر کی خباثت سے پاک ہو اور نفس خبیثہ جو شرک وکفر کی خباثت میں ملوث ہوں برابر نہیں ہیں۔ " كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا (11) " تا آخر، تخویف اخروی۔ قوم ثمود کا انجام بد دیکھو، جو لوگ کفر وشرک سے اپنے دلوں کو پاک صاف نہ کریں توحید کا انکار کریں، ان کا انجام ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

سورۃ اللیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: سورۃ الشمس میں **توحید** یعنی تفرقہ فی الاعتقاد کا مضمون مذکور ہے۔

خلاصہ : " وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى (1) والنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى (2) ومَا خَلَقَ الذَّكَرَ والأُنثَى (3) إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى (4) " اعمال کے مختلف ہونے پر شواہد کا بیان۔ جس طرح رات دن اور نر و مادہ کے آثار و احکام مختلف ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی مختلف ہیں۔ نیک و بد کام یکساں نہیں ہیں۔ " فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى واتَّقَى (5) وصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (6) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى (7) وأَمَّا مَنْ بَخِلَ واسْتَغْنَى (8) وكَذَّبَ بِالْحُسْنَى (9) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (10) ومَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى (11) إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى (12) وإِنَّ لَنَا لَلآخِرَةَ والأُولَى (13) " یہ جواب قسم کی تشریح و توضیح ہے۔ " فَأَنذَرْتُكُمْ نَاراً تَلَظَّى (14) لا يَصْلاهَا إِلاَّ الأَشْقَى (15) الَّذِي كَذَّبَ وتَوَلَّى (16) " تخویف اخری۔ " وسَيُجَنَّبُهَا الأَتْقَى (17) " تا آخر، **بشارت اخرویہ**۔

فَأَنذَرْتُكُمْ نَاراً تَلَظَّى (14)

ترجمہ: سو میں نے سنادی تم کو خبر ایک بھڑکتی ہوئی آگ کی

تفسیر: " فَأَنذَرْتُكُمْ " یہ **تخویف اخروی** ہے۔ میں نے تمہیں بھڑکتی اور شعلے مارتی آگ سے ڈرایا ہے

اس سے بچو اور حق کو قبول کرو۔ اس میں صرف وہ داخل ہو گا جو نہایت بدبخت ہو گا جس نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور دین حق سے اعراض کیا۔

وسَيُجَنَّبُهَا الأَتْقَى (17)

ترجمہ: اور بچادیں گے ف7 اس سے بڑے ڈرنے والے کو

تفسیر: "وسَيُجَنَّبُهَا" یہ **بشارت اخرویہ** ہے۔ جہنم کی بھڑکتی آگ سے اس کو دور رکھا جائیگا جو نہایت متقی اور پرہیز گار ہو گا جو اپنا مال محض اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتا ہو اور چاہتا ہو کہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر خدا کے یہاں حاضر ہو۔" ومَا لأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى (19) " اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ وہ اس کا بدلہ دے رہا ہو یعنی جن غریبوں اور مسکینوں پر وہ مال خرچ کرتا ہے ان کے کسی احسان کے بدلے ایسا نہیں کرتا، بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔" إلاَّ ابْتِغَاءَ وجْهِ رَبِّهِ الأَعْلَى (20) " استثناء منقطع ہے اور" الا " بمعنی لکن ہے لیکن وہ اپنے رب اعلیٰ کی رضاجوئی کے لیے کرتا ہے جو کچھ بھی کرتا ہے۔

ولَسَوْفَ يَرْضَى (21)

ترجمہ: اور آگے وہ راضی ہو گا

تفسیر: "ولَسَوْفَ يَرْضَى" بہت جلد وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائے گا۔ اس نے ہر کام اللہ تعالیٰ کی

خوشنودی کے لیے کیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں اس قدر اجر و ثواب عطا فرمائے گا کہ وہ بھی راضی ہو جائے گا۔ای سوف یعطیه فی الجنة مایرضی و ذالک انه یعطیه اضعافا انفق (قرطبی ج20ص89)۔ مفسرین کا تقریبا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیتیں حضرت ابو بکر صدیق (رض) کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اس سے حضرت صدیق اکبر (رض) کے نہایت اعلی اوصاف معلوم ہوتے ہیں کہ وہ انبیاء (علیہم السلام) کے بعد سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار تھے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کیا یا جو غلام آزاد کیے یہ سب کچھ انہوں نے ریاء و نمائش کے لیے نہیں کیا اور نہ کسی غلام کا ان پر کوئی احسان تھا جس کا انہوں نے بدلہ دیا ہو۔ بلکہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کیلئے کیا۔

سورۃ اللیل ختم ہوئی

سورۃ الضحیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ربط: گذشتہ سورت کے اختتام پر سابق مضمون ختم ہو گیا۔اب اس سورت میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تو تسلی دی گئی ہے۔

خلاصہ : " والضحیٰ ،والیل اذا سجی " تا" ولسوف یعطیک ربک فترضی " یہ مشرکین کے اعتراض کا جواب اور تسلی ہے۔" الم یجدک یتیما فاوی۔تا۔آخر" شواہد تسلی برائے نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

وَالضُّحَى (1)

ترجمہ: قسم دھوپ چڑھتے وقت کی

تفسیر: " وَالضُّحَى " جمہور مفسرین نے لکھا ہے کہ کسی مصلحت سے چند دن جبریل(علیہ السلام) وحی لے کر نہ آئے تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خدا اس سے ناراض ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔اس پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں مشرکین کی

خرافات کا جواب دیا گیا اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس نے آپ کو چھوڑ ہی دیا ہے۔ (خازن، ابن کثیر، کبیر وغیرہ)۔ " وَالضُّحَى " چاشت کا وقت، دن کا اجالا۔ " سَجَى " ای غطی بظلامہ (جلالین) ہر چیز کو اپنی تاریکی میں چھپالے روز روشن اور شب تاریک شاہد اور گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہ آپ کو چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے جس طرح دن کا اجالا اور رات کی تاریکی یکساں نہیں ہیں اسی طرح تمام حالات یکساں نہیں ہیں کبھی قبض اور کبھی بسط، کسی وقت آسودگی اور کسی وقت تنگی ہوتی ہے یہی حال وحی کا ہے کہ کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔

واللَّيْلِ إِذَا سَجَى (2)

ترجمہ: اور رات کی جب چھا جائے

مَا ودَّعَكَ رَبُّكَ ومَا قَلَى (3)

ترجمہ: نہ رخصت کر دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا

ولَلآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الأُولَى (4)

ترجمہ: اور البتہ پچھلی بہتر ہے تجھ کو پہلی سے

تفسیر: " ولَلآخِرَةُ " آخرت کا حال بیان کر کے مزید تسلی فرمادی۔ دنیا میں تو مختلف احوال آتے ہی

رہیں گے کبھی راحت، کبھی مشقت، اگرچہ دنیا میں بھی سراسر بہتری ہی ہے۔ لیکن آخرت آپ کے لیے دنیا کے مقابلے میں بہت ہی بہتر ہے، کیونکہ آخرت میں سب سے اونچا اور عظیم مقام یعنی مقام محمود آپ کیلئے مخصوص ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہر پچھلی حالت آپ کے لیے پہلی حالت سے بہتر ہو گی کیونکہ رفتہ رفتہ تمام تکلیفیں اور مشقتیں ختم ہو جائیں گی اور آپ کو غلبہ حاصل ہو تا جائے گا۔ "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى" آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی نعمتیں اور ایسا شرف عطا فرمائیگا کہ آپ دنیا کی مشقتیں بھول کر خوش ہو جائیں گے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى (5)

ترجمہ: اور آگے دے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو راضی ہو گا

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى (6)

ترجمہ: بھلا نہیں پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی

تفسیر: "أَلَمْ يَجِدْكَ" آپ کے ابتدائی حالات یاد دلا کر اور تین انعامات ذکر کر کے تسلی کے لیے شواہد بیان فرما دیئے ہر لاحق انعام سابق کے بعد ہوا ہے۔ استفہام تقریری ہے۔ آپ یتیم رہ گئے تو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے ذریعے سے آپ کی پرورش کرائی۔ جب آپ جوان ہوئے تو دین کا راستہ نہیں جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن نازل کر کے آپ کو شریعت سکھائی اور راستہ بتایا۔ پھر آپ فقیر اور تنگدست تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ مکہ میں حضرت خدیجہ (رض) کے مال

سے یا مدینہ میں غنائم وانفال سے،ای فاغناک بخدیجة (رض) ، وقیل اغناک بما فتح لک من الفتوح وافاءہ علیک من اموال الکفار (قرطبی ج20ص99،100)۔ مگر دوسری توجیہ پر علامہ قشیری (رح) نے اعتراض کیاہے کہ یہ سورت مکی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اغناء مکہ میں حاصل ہوچکا تھا لیکن غنائم وانفال اس کے بعد مدینہ میں حاصل ہوئے لہذا جس غنا کی طرف اس سورت میں اشارہ ہے اس سے مدینہ کا غناء مراد نہیں ہو سکتا۔" ضالا " اگرچہ اس کو بھی کہا جاسکتا ہے جو راہ راست پر آنے کے بعد گمراہ ہو جائے اور راہ راست سے ہٹ جائے۔ لیکن یہ لفظ اس مفہوم کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ یہ بیخبر اور غافل کے معنوں میں بھی آتا ہے یعنی جس کو ابھی خبری نہ ہو۔ یہاں یہی مراد ہے یعنی آپ کو اس کی خبر ہی نہ تھی کہ آپ کو نبوت دی جائیگی اور آپ پر قرآن نازل کیا جائے گا،ضالا عن معالم النبوة و احکام الشریعة غافلا عن کل مالا طریق الی درکه الا السمع، فهدی ای فهداک الی معالم الدین(مظہری ج10ص286)،ای غافلا عما یراد بک من امر النبوة فهداک ای ارشدک والضلال هنا بمعنی الغفلة (قرطبی) تائید : " وان کنت من قبله لمن الغافلین " (یوسف رکوع 1)،اور" ما کنت تدری ما الکتاب و لا الایمان " الایۃ(شوری رکوع5)۔

وَوَجَدَكَ ضَالاًّ فَهَدَى (7)

ترجمہ: اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی

وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَأَغْنَى (8)

ترجمہ: اور پایا تجھ کو مفلس پھر بے پروا کر دیا

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلا تَقْهَرْ (9)

ترجمہ: سو جو ف5 یتیم ہو اس کو مت دبا

تفسیر: " فَأَمَّا الْيَتِيمَ " یہ تینوں امور پہلے تینوں امور پر مرتب ہیں بطور لف و نشر مرتب۔ امر اول، " أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى " پر مرتب ہے۔ چونکہ آپ بھی اس حال سے گذرے ہیں اور یتیمی کا مزہ آپ نے بھی چکھا ہے اس لیے کسی یتیم پر سختی نہ کرنا اور نہ اس کو جھڑکنا۔ " وأَمَّا السَّائِلَ فَلا تَنْهَرْ " یہ " وَوَجَدَكَ ضَالاًّ فَهَدَى " پر متفرع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین و شریعت کے علوم و معارف سے مالا مال کر دیا ہے اس لیے اگر کوئی علم دین کا سائل حاضر خدمت ہو تو اس کو مت ڈانٹنا بلکہ اس کو علم دین سے سیراب کر دینا" وأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ " یہ " وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَأَغْنَى " پر متفرع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت عطا کی اس لیے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کر اور اس کا اقرار و اعتراف کر کیونکہ جب تنگی کے بعد فراخی آتی ہے تو اس کا خوب اقرار ہوتا ہے۔

سورۃ الضحیٰ ختم ہوئی

سورۃ الم نشرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

* ف 1:۔ ربط: سورۃ الضحیٰ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آپ کی ذات پر مشرکین کے اعتراض کے بارے میں تسلی دی گئی اب اس سورت میں آپ کو مومنوں پر مشرکین کے اس اعتراض کے بارے میں تسلی دی گئی کہ مومنوں کے پاس مال نہیں۔

خلاصہ : " أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (1) وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ (2) الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ (3) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (4) " آپ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا اور کفر و شرک کو آپ کے قریب تک نہیں آنے دیا۔

" فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً (5) إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً (6) " **تسلیہ برائے نبی کریم** (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ تنگی اور عسرت دور ہو جائے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ فراخی کا دور لائے گا۔

" فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ (7) " تا آخر۔ اس لیے دنیوی مال و دولت کی طرف نہ دیکھو اور اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رہو۔

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ (7)

ترجمہ: پھر جب تو فارغ ہو تو محنت کر

تفسیر: " فَإِذَا فَرَغْتَ " خلق خدا کو توحید کی دعوت دو۔ جب اس سے فراغت ملے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ،ای اذا فرغت من دعوۃ الخلق فاجتھد فی عبادۃ الرب (مدارک)۔یا مطلب یہ ہے کہ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اللہ کی عبادت میں کوشش کرو۔عن مجاد اذا فرغت من امر الدنیا فانصب فی عبادۃ ربک وصل (معالم) ۔**حاصل یہ ہے** کہ اپنے تمام اوقات کو تبلیغ و دعوت، جہاد اور عبادت میں مصروف رکھو۔

وإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ (8)

ترجمہ: اور اپنے رب کی طرف دل لگا

تفسیر: " وإِلَى رَبِّكَ " اور اپنے تمام احوال میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے سوا کسی کی طرف توجہ نہ کرو۔اجعل رغبتک الی اللہ تعالیٰ فی جمیع احوالک لا الی احد سواہ " (خازن)۔

سورۃ الانشراح ختم ہوئی

سورۃ التین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : " وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (1) وَطُورِ سِينِينَ (2) وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ (3) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (4) "۔ انسان کے احسن تقویم میں ہونے پر تین نقلی دلیلیں اور ایک **دلیل وحی**۔ " ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (5) " بد عملی کی سزا کا بیان۔ " إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (6)۔ الآیۃ " مومنوں کے لیے **بشارت اخرویہ**۔ " فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ (7) " متفرع برجواب قسم۔ " أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ (8) " **دلیل عقلی**۔

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (1)

ترجمہ: قسم انجیر کی اور زیتون کی

تفسیر: " وَالتِّينِ " از قبیل ذکر مکان وارادہ مکین۔ یہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے **دلیل نقلی** کی طرف اشارہ ہے۔ اور تین (انجیر) سے منبت تین یعنی انجیر کے پیدا ہونے کی جگہ مراد ہے اور وہ ملک شام ہے جہاں انجیر بکثرت پیدا ہوتی ہے اور ملک شام حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام ہجرت ہے جہاں ان پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی تھی۔ " وَالزَّيْتُونِ " یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے

دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے اور اس سے بھی منبت زیتون یعنی بیت المقدس مراد ہے جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا مولد ہے۔ المراد من الکلام القسم بمنابت التین و منابت الزیتون (ابن جریر- قرطبی ج 20 ص 111) ۔حضرت عکرمہ، قتادہ، ابن زید اور کعب رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔التین مسجد دمشق و الزریتون بیت المقدس (ابن جریر) اور حضرت ابن عباس (رض) فرماتے ہیں" والزیتون بیت المقدس " (ابن جریر، قرطبی)۔

وطُورِ سِينِينَ (2)

ترجمہ: اور طور سینین کی

تفسیر: " وطُورِ سِينِينَ " یہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے **دلیل نقلی** ہے۔" سِينِينَ " وہی مشہور پہاڑ یعنی طور سینا ہے جس پر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو رب العزت جل جلالہ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔" وهَذَا الْبَلَدِ الأَمِينِ (3) " اس سے مکہ مکرمہ مراد ہے اور یہ **دلیل وحی** کی طرف اشارہ ہے۔" امین " بمعنی آمن ہے یعنی پر امن جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔أَنَّا جَعَلْنَا حَرَماً آمِناً ۔ (عنکبوت رکوع 7)۔

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (5)

ترجمہ: پھر پھینک دیا اس کو نیچوں سے نیچے

تفسیر: " ثُمَّ رَدَدْنَاهُ " باغیوں اور سرکشوں کے لیے **تخویف اخروی** ہے۔انسان کو ہم نے ظاہری اور

باطنی خوبیوں سے نوازا۔ مگر جب اس نے عقل و خرد سے کام نہ لے کر ہماری اطاعت سے سر تابی کی تو ہم نے اس کو جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں دھکیل دیا۔ یعنی ہم نے اس کے لیے اس کی سزا کا فیصلہ کر دیا۔

إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (6)

ترجمہ: مگر جو یقین لائے اور عمل کیے اچھے سو ان کے لیے ثواب ہے بے انتہا

تفسیر: " إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ " یہ مومنوں کے لیے **بشارت اخرویہ** ہے۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کیے ان کے لیے آخرت میں کبھی ختم نہ ہونے والا اجر و ثواب ہے۔ جنت میں ان کو جو نعمتیں ملیں گی وہ کبھی ختم نہ ہوں گی۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الحَاكِمِينَ (8)

ترجمہ: کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم

تفسیر: " أَلَيْسَ اللَّهُ " یہ **دلیل عقلی** ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس کا یہ فیصلہ ہے کہ حشر و نشر اور جزاء سزا حق ہے۔

سورۃ التین ختم ہوئی

سورۃ العلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: گذشتہ سورتوں میں تسلی اور تخویف و تبشیر کے مضامین ذکر کرنے کے بعد فرمایا تلاوت قرآن پاک پر مداومت کرو اس سے استقامات علی ال توحید (توحید پر ثابت قدمی) حاصل ہو گی۔

خلاصہ : " اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (1) خَلَقَ الإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ (2) اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ (3) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (5) " معاندین کی پرواہ نہ کرو نہ ان کی ایذاء سے گھبراؤ اللہ کا نام لے کر قرآن کی تلاوت و تبلیغ کیے جاؤ۔

" كَلاَّ إِنَّ الإِنسَانَ لَيَطْغَى (6) " شکوہ۔

" إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى (8) " تخویف اخروی۔

" أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى (9) عَبْداً إِذَا صَلَّى (10) أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الهُدَى (11) أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى (12) أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّى (13) أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى (14) " زجر برائے سرکشان و طاغیان۔

” كَلاَّ لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِيَةِ (15) نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ (16) فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ (17) سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (18) “

تخویف اخروی۔

” كَلاَّ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (19) “ **خطاب بہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**

وامر باستقامت۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (1)

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا

تفسیر: ” اقْرَأْ “ ، باء استعانت کے لیے ہے اپنے اس پروردگار کی مدد سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ جو لوگ ایسے کافی وشافی بیان کے بعد بھی نہیں مانتے ان کو چھوڑیئے ان کی ایذاء وشر انگیزی کی پرواہ مت کیجئے بس اللہ کے نام سے قرآن کی تلاوت و تبلیغ میں لگے رہئے۔ قرآن کی تلاوت حق پر استقامت کا ذریعہ ہے۔

إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى (8)

ترجمہ: بیشک تیرے رب کی طرف پھر جانا ہے

تفسیر: ” إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى “ یہ تخویف اخروی ہے اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں مگر اس کا یہ خیال غلط ہے بلکہ مرنے کے بعد برزخ میں اور قیامت کے دن

میدان حشر میں خدا کی طرف اس کی واپسی اور اس کے سامنے اس کی پیشی ہو گی وہاں اس کو اس کے عصیان طغیان کی پوری پوری سزا ملے گی اور دولت و ثروت وہاں کام نہیں آئے گی۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى (9)

ترجمہ: تو نے دیکھا اس کو جو منع کرتا ہے

تفسیر: " أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى " یہ ابو جہل اور دیگر مشرکین کے لیے زجر ہے۔" عبدا " سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مراد ہیں۔" أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَى " ضمیر غائب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کنایہ ہے۔" أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّى (13) " یہاں ضمیر غائب ابو جہل وغیرہ سے کنایہ ہے۔" أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى (14) " یہ گذشتہ سارے مضمون کی جزاء ہے۔یعنی یہ تو بتاؤ کہ اگر ہمارا بندہ (محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ہدایت پر بھی ہو اور تقوی وطہارت کا حکم بھی دیتا ہو اور ابو جہل اس کو نماز پڑھنے سے روکتا بھی ہو اور حق کو جھٹلاتا اور اس سے اعراض بھی کرتا ہو تو اسے معلوم نہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

فائدہ: ارایت، بمعنی اخبرنی ہے، یعنی اگر تجھے معلوم ہے تو بتاورنہ مجھ سے سن یا مرادرؤیت بصری ہے اس صورت میں وہ ایک مفعول کا مقتضی ہوتا ہے مذکور ہو یا مقدر۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى (14)

ترجمہ: یہ نہ جانا کہ اللہ دیکھتا ہے

كَلاَّ لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِيَةِ (15)

ترجمہ: کوئی نہیں اگر باز نہ آئے گا ہم گھسیٹیں گے چوٹی پکڑ کر

تفسیر: " كَلاَّ لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِيَةِ " تخویف اخروی ہے۔ اگر وہ ایذا اور شر انگیزی سے نیز تکذیب و انکار سے باز نہ آیا تو ہم قیامت کے دن اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ لیں گے جو ایک جھوٹے اور مجرم کی پیشانی ہے پھر وہ اپنے تمام اہل مجلس اور تمام اعوان و انصار کو بلا لے اور ہم دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جو اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دینگے، مگر اس کے اعوان و انصار کی وہاں ایک نہ چلے گی اور کوئی اس کو خدا کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔

سورة القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط: سورۃ العلق میں تلاوت قرآن کا حکم دیا اور اب سورۃ القدر میں قرآن مجید کی عظمت کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ: قرآن مجید بڑی عظمت و برکت والی کتاب ہے اس کو پڑھا کرو۔ قرآن کی عظمت و برکت سے اس رات کو بھی بہت بڑا اشرف حاصل ہو گیا جس رات میں قرآن نازل ہوا چناچہ وہ ایک رات یعنی شب قدر ایک ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔

سورۃ البینۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ : " لَمْ يَكُنِ الَذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ والْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ البَيِّنَةُ (1) رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفاً مُّطَهَّرَةً (2) فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (3) وما تَفَرَّقَ الَذينَ أُوتُوا الكِتَابَ إلاَّ مِنْ بَعْدِ مَا جاءَتْهُمُ البَيِّنَةُ (4) ومَا أُمِرُوا إلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ويُقِيمُوا الصَّلاةَ ويُؤْتُوا الزَّكَاةَ وذَلِكَ دِينُ القَيِّمَةِ (5) " اہل کتاب یہود و نصاری اور مشرکین کے عناد و انکار کا **شکوی**۔

" إنَّ الَذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ والْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُوْلَئِكَ هُمْ شَرُّ البَرِيَّةِ (6) " **تخویف اخروی**۔

" إنَّ الَذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ البَرِيَّةِ (7) جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ورَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (8) " **بشارت اخرویہ**۔

ومَا أُمِرُوا إلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ويُقِيمُوا الصَّلاةَ ويُؤْتُوا الزَّكَاةَ وذَلِكَ دِينُ القَيِّمَةِ (5)

ترجمہ: اور ان کو حکم ف4یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی خالص کر کے اس کے واسطے بندگی ابراہیم (علیہ السلام) کی راہ پر اور قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور یہ ہے راہ مضبوط لوگوں کی

تفسیر: " ومَا أُمِرُوا إلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ويُقِيمُوا الصَّلاةَ ويُؤْتُوا الزَّكَاةَ وذَلِكَ دِينُ القَيِّمَةِ "

حنفاء، حنیف کی جمع ہے یعنی ہر باطل دین سے اعراض کرکے دین اسلام کی طرف مائل ہونے والا۔ای مائلین عن الادیان کلھا الی دین الاسلام (قرطبی ج20ص144)۔ "دِينُ الْقَيِّمَةِ" مرکب اضافی ہے اور القیمۃ مقدر کی صفت ہے ای المسئلۃ القیمۃ۔یعنی محکم اور پختہ مسئلہ اور وہ مسئلہ **توحید** ہے یا الملۃ القیمۃ یعنی ملت مستقیمہ کے احکام ہیں جس کا حکم نہایت صحیح اور محکم ہے۔وقال الزجاج ای ذلک دین الملۃ المستقیمۃ (قرطبی)۔زجاج کے دو قول ہیں اگر ملت سے مراد امت ہو تو مفہوم زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔یعنی یہ اس امت کا دین ہے جو حق پر قائم ہے جیسا کہ علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔وقال الزجاج ای الامۃ القیمۃ بالحق ای القائمۃ بالھق (قرطبی)۔اہل کتاب نے متفرق شاخیں نکال لیں حالانکہ ان کی کتابوں میں انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ باطل اور جھوٹے دینوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ حق پر قائم رہنے والی امت کا دین یہی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُوْلَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (6)

ترجمہ: اور جو منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرک ہوں گے دوزخ کی آگ میں سدا رہیں اس میں وہ لوگ ہیں سب خلق سے بدتر

تفسیر: "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُوْلَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ"

تخویف اخروی۔یہود و نصاریٰ اور مشرکین جنہوں نے رسول کا، قرآن کا اور دین کا انکار کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ خدا کی ساری مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

" إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ البَرِيَّةِ " **بشارت اخرویہ۔** لیکن جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کیے وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کامل کا مرتبہ عرش عظیم اور کعبہ شریفہ سے بھی اونچا ہے کیونکہ یہ بھی مخلوق ہیں اور مؤمن کامل خدا کی ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔

جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ورَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (8)

ترجمہ: بدلہ ان کاف 6 ان کے رب کے یہاں باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں ان میں ہمیشہ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرا اپنے رب سے

تفسیر:" جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ورَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ " اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی جزاء یہ ہے کہ ان کے لیے جنت کے دائمی باغات ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی ندیاں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے نہ جنت کی نعمتوں کو زوال ہوگا نہ اہل جنت کو موت آئیگی، نہ ان کو جنتوں سے نکالا ہی جائیگا اور نہ وہ خود ہی ان سے نکلنا پسند کریں گے۔" (رض)" یہ ان کے ایمان خالص، یقین کامل اور عمل صالح کا انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ بھی انعام و اکرام پر راضی ہیں۔ یہ اعزاز و اکرام اور یہ انعام و افضال ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈر کر اس کے احکام کی اطاعت کریں اور اس کے محرمات سے دور رہیں۔ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۃ الزلزال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: گذشتہ سورت میں عناد کفار کا شکوی تھا، اب اس سورت میں عناد کفار پر تخویف اخروی کا ذکر ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ زِلْزَالَهَا (1)

ترجمہ: جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے

تفسیر: " إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ زِلْزَالَهَا (1) " یہ وہ زلزلہ ہے جو نفخۂ اولی کے وقت آئے گا جس سے زمین اپنی تہ تک ہل جائیگی اور یہ زلزلہ اس قدر سخت اور شدید ہو گا کہ زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہے گا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائیں گے دریا اور سمندر خشک ہو کر زمین کے برابر ہو جائیں گے۔

وأَخْرَجَتِ الأَرْضُ أَثْقَالَهَا (2)

ترجمہ: اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ

تفسیر: " وأَخْرَجَتِ الأَرْضُ أَثْقَالَهَا " اثقال، ثقل کی جمع ہے۔یعنی بوجھ، مراد اموات ہیں۔ نفخۂ ثانیہ کے وقت زمین اپنے اندر سموئے ہوئے تمام مردوں کو باہر نکال دے گی اور وہ سب زندہ ہو کر میدان حشر کی طرف چل دیں گے۔

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (3)

ترجمہ: اور کہے آدمی اس کو کیا ہو گیا

تفسیر: " وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (3) " اس دن انسان حیرت و تعجب سے کہے گا زمین کو کیا ہو گیا ہے وہ اس قدر کیوں جھٹکے کھا رہی ہے یا اس کا تعلق مابعد سے ہے یعنی " يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (4) " قیامت کے دن زمین ساری باتیں صاف صاف بیان کر دے گی بندوں نے جو جو نیک و بد کام اس پر کیے ہیں وہ سب بتادے گی تو انسان اس پر حیرت و استعجاب سے کہے گا زمین کو کیا ہو گیا ہے وہ آج سب کچھ بتا رہی ہے۔" بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا (5) " زمین اس لیے سب کچھ ظاہر کرے گی کہ اللہ تعالیٰ کا اس کو حکم ہو گا۔" ولباءللسببية ای تحدث بسبب ایحاء ربک لها وامره سبحانه ایاها بالتحدیث (روح ج30ص210)۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (4)

ترجمہ: اس دن کہہ ڈالے گی وہ اپنی باتیں

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا (5)

ترجمہ: اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتاً لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (6)

ترجمہ: اس دن ہو پڑیں گے لوگ طرح طرح پر کہ ان کو دکھادیے جائیں ان کے عمل

تفسیر: " يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ " یہ " إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ " کی جزاء ہے۔ اشتاتا، متفرقین۔ اپنے اعمال کے اعتبار سے جدا جدا طبقوں اور جماعتوں میں بٹ کر حساب کتاب سے واپس ہوں گے کوئی خوش و خرم اور

چمکتے چہرے کے ساتھ اور کوئی افسردہ سیاہ فام۔ " لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ " **مضاف محذوف ہے**۔ای جزاء اعمالھم(روح) تاکہ ان کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب دکھایا جائے۔

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ (7)

ترجمہ: سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لے گا

تفسیر: " فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ " نیک و بد کی تفصیل ہے جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی اس کو اس کی بھی جزاء ملے گی اور وہ اس کی جزاء وہاں دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ بھی اس کی جزاء دیکھ لے گا بشرطیکہ عفو نہ کیا گیا ہو۔

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَراً يَرَهُ (8)

ترجمہ: اسے اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لے گا اسے

سورۃ العادیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: سابقہ سورت میں عناد کفار پر تخویف اخروی کا ذکر تھا اب اس سورت میں ظلم کفار کا شکوی مذکور ہو گا۔

خلاصہ : " وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً (1) فَالْمُورِيَاتِ قَدْحاً (2) فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحاً (3) فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً (4) فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعاً (5) إِنَّ الإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (6) " بیان مرض۔یعنی انسان اپنے پروردگار کا ناشکر گذار ہے۔" وإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ (7) وإِنَّهُ لِحُبِّ الخَيْرِ لَشَدِيدٌ (8) " بیان سبب مرض۔یعنی اس کی ناشکری کا سبب مال ودولت کی محبت ہے۔" أَفَلا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي القُبُورِ (9) وحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ (10) إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ (11) " علاج مرض بصورت تخویف اخروی۔

وإِنَّهُ لِحُبِّ الخَيْرِ لَشَدِيدٌ (8)

ترجمہ: اور آدمی ف3 محبت پر مال کی بہت پکا ہے

تفسیر: " وإِنَّهُ لِحُبِّ الخَيْرِ لَشَدِيدٌ " یہ سبب مرض کا بیان ہے۔انسان کے ناشکر گذار ہونے کا سبب یہ

ہے کہ دولت دنیا کی محبت میں بہت متشدد ہے حب مال اسے بخل وامساک پر اکساتی ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرکے اس کا شکر گزار کرنے سے روکتی ہے۔

أَفَلا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ (9)

ترجمہ: کیا نہیں جانتا وہ وقت کہ کریدا جائے جو کچھ قبروں میں ہے

تفسیر: " أَفَلا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ " یہ علاج مرض کا بیان ہے بصورت تخویف اخروی کیا انسان یہ نہیں جانتا کہ جب قبروں سے مردے اٹھائے جائیں گے یعنی قیامت کے دن اور دلوں کی تمام باتیں ظاہر کردی جائیں گی اس دن ان کا پروردگار ان کے اعمال خیر وشر سے باخبر ہوگا اور ان کو پوری پوری جزاء دے گا ای عالم لایخفی علیه منهم خافية وهو عالم بهم فی ذلک الیوم وفی غیره ولکن المعنى انه یجازیهم فی ذلک الیوم (قرطبی ج20ص163)۔

سورة القارعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: گذشتہ سورت میں ظلم کفار پر **شکوی** تھا اب اس سورت میں ظالموں کے لیے **تخویف اخروی** ہے۔

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (6)

ترجمہ: سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں

تفسیر: " فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۔**بشارت اخرویہ**۔ قیامت کے دن جن کے اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہو گا وہ نہایت خوش و خرم ہوں گے اور اپنی پسندیدہ عیش و عشرت سے لطف اندوز ہوں گے۔" رَّاضِيَةٍ " بمعنی مرضیۃ (قرطبی)۔" وأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (8) " یہ **تخویف اخروی** ہے۔" امہ " ای مستقرہ (قرطبی عن الاخفش)۔ اور جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو گا ان کا ٹھکانہ ہاویہ میں ہو گا۔ ہایہ دوزخ کے ناموں میں سے ہے۔" وما أَدْرَاكَ مَاهِيَهْ (10) " تمہیں کیا معلوم ہاویہ کیا چیز ہے وہ نہایت ہی سخت اور تند و تیز آگ ہے۔ ھیہ میں ہاء برائے سکتہ ہے۔ مثنوی میں ہاویہ کا جو معنی ذکر کیا گیا ہے وہ ظاہر قرآن کے خلاف ہے

پس شد جائے دلش درھاویہ

ہیچ میدانی چہ باشد مایہ
آتش سوزندہ نقش غیر را
کہ بسوزد پر طیر و میر را

سورۃ التکاثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط: گذشتہ سورتوں میں تخویف وتبشیر اور زجر و شکوی کا ذکر تھا اب اس سورت سے پھر تزہید فی الدنیا کے مضمون کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔

خلاصہ: تفاخر و تکاثر پر زجر اور تخویف اخروی۔

كَلاَّ لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ اليَقِينِ (5)

ترجمہ: کوئی نہیں اگر جانو تم یقین کر کے

تفسیر: " كَلاَّ لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ اليَقِينِ " کلا بمعنی حقا ہے۔" لو" کی جزاء مقدر ہے ای لما الھاکم التکاثر (کبیر)۔یا لشغلکم ذلک عن التکاثر (روح)۔یعنی اگر تم آئندہ حالات کو اس یقین کے ساتھ جانتے جس طرح تم دیگر احوال یقینیہ مثلاً احوال ماضیہ کو جانتے ہو تو تم کثرت مال و اولاد پر فخر نہ کرتے۔

لَتَرَوُنَّ الجَحِيمَ (6)

ترجمہ: بیشک تم کو دیکھنا ہے دوزخ

تفسیر: "لَتَرَوُنَّ الجَحِيمَ" تخویف اخروی۔ "عَيْنَ اليَقِينِ" مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ یا یہ مفعول مطلق مقدر کی صفت ہے ای رویۃ عین الیقین (روح)۔ تم ضرور بالضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر کہتا ہوں تم دوزخ کا آنکھوں سے مشاہدہ کرو گے اور تمہیں اس کا عین الیقین حاصل ہو جائیگا۔ پھر یہ بھی سن لو کہ اس دن تم سے ساری نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ میں تم پر جو انعام کیے تم نے ان کا شکریہ ادا کیا یا نہ۔ وکل هذه نعم فيسئل العبد عنها هل شكر ذلک امر كفر (قرطبی ج20 ص 178)۔

سورة العصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ**: سورت سابقہ کے مقابلہ میں اس سورت میں تزہید فی الدنیا کا مضمون بطور ترقی ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی مال واولاد کی کثرت وزیادتی پر فخر نہ کرو، ذرا زمانے کی گردش کو تو دیکھو اور اپنے آباء و اجداد کا حال ملاحظہ کرو۔ انہوں نے مال واولاد پر فخر کر کے کیا حاصل کیا؟ نقصان اور خسارہ کے سوا انہیں کیا نصیب ہوا؟ جمعوا الکنوز لانفسھم وترکوھا کماھیہ، الا قبورا دارسۃ فیھا عظام بالیۃ۔

إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (3)

ترجمہ: مگر جو لوگ کہ یقین لائے اور کیے بھلے کام اور آپس میں تاکید کرتے رہے سچے دین کی اور آپس میں تاکید کرتے رہے تحمل کی

تفسیر: " الا الذین" یہ ماقبل سے مستثنیٰ ہے۔ تمام انسان خسارے میں ہیں البتہ جن لوگوں میں یہ چار صفتیں موجود ہوں وہ خسارے میں نہیں ہیں، بلکہ فائدے میں ہیں اور وہ دنیا سے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے بلکہ آخرت کا توشہ ساتھ لے کر جائیں گے۔ پہلا وصف " امنوا" وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسالت، قیامت اور دیگر تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں۔ دوسرا وصف " وعلموا

الصالحات " وہ نیک کام کریں اسلام میں جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے ان کو بجالائیں اور جن سے روکا گیا ہے ان سے باز رہیں۔ تیسرا وصف " وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وہ آپس میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں اور ایک دوسرے کو سچی بات یعنی توحید اور اسلام کے اخلاقی، معاشرتی اور دیگر احکام کی تبلیغ کریں۔(بالحق)ای بالتوحید، کذا روی الضحاک عن ابن عباس- وقال قتادۃ (بالحق) ای بالقران (قرطبی ج 20 ص 181) ۔چوتھا وصف۔" وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ " جن انسانوں میں یہ چار وصوف موجود ہوں گے وہ خسارے میں نہیں رہیں گے۔

سورۃ الہمزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ**: تزہید فی الدنیا کے بعد مال و دولت جمع کرنے والوں اور کثرت مال پر فخر و غرور کرنے والوں کے لیے تخویف اخروی۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (1)

ترجمہ: خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی

تفسیر: "وَيْلٌ" ھمزۃ، غیبت کرنے والا اور پس پشت عیب جوئی کرنے والا۔ لمزۃ، منہ پر طعنہ دینے والا اور گالی گلوچ کرنے والا۔ یا ھمزۃ، منہ پر عیب جوئی کرنے والا اور لمزۃ، پس پشت عیب چینی کرنے والا اور چغلخور۔ وقال ابو العالیۃ والھسن و مجاھد وعطاء بن ابی رباح : الھمزۃ الذی یغتاب و یطعن فی وجہ الرج، واللمزۃ الذی یغتابہ من خلفہ اذا غاب (قرطبی ج 20 ص 181)۔ حضرت ابن عباس (رض) فرماتے ہیں ان دونوں لفظوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو چغلی کھائیں اور دوستوں کو آپ میں لڑائیں اور بے گناہوں پر تہمتیں اور عیب لگائین۔ ھم المشاءون بالنمیمۃ، المفسدون بین الاحبۃ، الباغون للبراء العیب (ابن جریر) ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لیے جو لوگوں کی غیبت کرے، ان کی عیب جوئی میں لگا رہے، احباب و اقارب میں پھوٹ ڈالے اور بے گناہوں پر تہمت لگائے۔

سورۃ الفیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط و **خلاصہ**: تزہید فی الدنیا کے سورۃ الھمزۃ میں تخویف اخروی بیان ہوئی اب اس سورت میں تخویف دنیوی کا ایک نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔ دنیوی مال و منال اور جاہ و جلال پر مغرور ہو کر ایمان و توحید کے مرکز کو مٹانے کی کوشش کرنے والوں کو مٹادیا جائیگا۔ دنیا اور آخرت کے عذاب سے بچنے کی صرف یہی صورت ہے کہ سورۃ العصر میں بیان کردہ چار اوصاف اپنے اندر بھر لو۔

سورۃ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ**: موضوع سورت تزہید فی الدنیا۔ مرکز **توحید** کو مٹانے والوں کو ہم نے مٹایا اور قریش کو سرما و گرما کے تجارتی سفروں کے مواقع فراہم کیے ان کو بھی چاہیے کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں اور مال و دولت کی محبت میں اندھے نہ ہو جائیں۔

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (3)

ترجمہ: تو چاہیے کہ بندگی کریں اس گھر کے رب کی

تفسیر: "فَلْيَعْبُدُوا" بیت اللہ کی بدولت ان کو یہ تمام عزت و شرف حاصل ہے۔ اس لیے اس گھر کے مالک کو ان کی عبادت کرنی چاہیے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔ "الَّذِي أَطْعَمَهُم" صرف اس خدا کی عبادت کریں جس نے ان کے لیے رزق کے اسباب مہیا کیے موسم سرما میں ایک طرف سے کماتے ہیں اور موسم گرما میں دوسری طرف سے اور اس نے ان کو بہت خطرے سے محفوظ رکھا یعنی اصحاب الفیل کے حملے سے یا مطلق خوف دشمن مراد ہے۔ بیت اللہ کے ادب و احترام کی وجہ سے حدود حرم میں کوئی ان پر حملہ آور نہیں ہوتا۔

سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ**: موضوع تزہید فی الدنیا سے متعلق ہے۔ تکذیب قیامت، یتیموں اور مسکینوں پر خرچ نہ کرنے اور نمازوں میں غفلت کرنے پر **زجر**۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ (1)

ترجمہ: تو نے دیکھا اس کو جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونے کو

تفسیر: " أَرَأَيْتَ "رویت سے رویت قلبی اور معرفت مراد ہے اور استفہام سے تعجیب و تشویق مقصود ہے۔ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں جو قیامت کا انکار کرتا ہے حالانکہ قیامت کا ثبوت دلائل قاطعہ سے ہو چکا ہے اس کا حال واقعی قابل تعجب ہے۔

فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ (2)

ترجمہ: سو یہ وہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو

تفسیر: " فَذَلِكَ " یہ شخص نہ صرف قیامت ہی کا انکار کرتا ہے بلکہ یتیموں کو بھی دھتکارتا ہے غریبوں اور مسکینوں کو خود کھانا کھلانا تو درکنار دوسروں کو بھی اس کی **ترغیب** نہیں دیتا تو ایسے لوگوں کو نمازوں

کا کیا فائدہ اور پھر نمازیں بھی وہ کماحقہ نہیں پڑھتے وہ نمازیں بھی خداوند تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر اور اجر وثواب کی امید پر نہیں پڑھتے بلکہ محض ریاکاری اور دنیوی مصلحتوں کے لیے پڑھتے ہیں۔ نماز سے ان کا مقصود رضائے الٰہی نہیں۔

سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٭ف 1:۔ربط و **خلاصہ**: تزہید فی الدنیا کے بعد مضمون **توحید** کا ذکر۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے تسلی اور شرک اعتقادی و فعلی کی نفی۔ مشرکوں کے لیے تخویف، یہ سورت، سورت اعلی کے دونوں مضمونوں میں سے ایک یعنی **توحید** اور نفی شرک کے ساتھ متعلق ہے۔

سورۃ الکافرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٭ف 1:۔ربط و **خلاصہ**: سورت کا موضوع **توحید** اور نفی شرک ہے۔ جس طرح ناصح وعظ و نصیحت میں پورے افہام و تفہیم اور تفصیل و توضیح کے بعد کہتا ہے کہ مسئلہ تو میں نے واضح کر دیا ہے اگر اب بھی نہیں مانتے تو میرا راستہ یہ ہے اور تمہارا راستہ وہ ہے۔ اسی طرح یہاں کہا گیا کہ اتنے بیانات کے بعد بھی باز نہیں آتے ہو۔ تو ہمارے اور تہارے درمیان سلام متارکہ ہے۔ تائید: ” اعرض عمن تولی عن ذکرنا (النجم رکوع 2)۔ اس میں سلام متارکہ کا اعلان کرنا مقصود ہے۔

سورۃ النصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ** : **تسلیہ برائے نبی کریم** (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یعنی جب تم صاف صاف ان کو کافر کہہ دو گے اور سلام متارکہ کا اعلان کرو گے تو میں تمہیں فتح دوں گا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ واسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً (3)

ترجمہ: تو پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اس سے بیشک وہ معاف کرنے والا ہے

تفسیر: "فَسَبِّحْ" یعنی خود وہ کام کرو جو فتح و نصرت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو شریکوں سے پاک سمجھو اور تمام صفات کارسازی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ثابت کرو۔ اور اس سے استغفار کرو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یارایت، جاء پر معطوف ہے اور فسبح الخ جزاء شرط ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصر آچکی اور تم نے لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو اب شکر نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہ کرو۔ مدد سے صلح حدیبیہ اور فتح سے فتح مکہ مراد ہے۔ فتح مکہ کے دن لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ای فنزھه تعالیٰ بکل ذکر ید علی التنبزیه حامدا له جل و علا زیادة فی عبادته والثنا علیه سبحانه لزیادة انعامه سبحانه علیک (روح ج30 ص 257)

سورۃ اللھب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ**: اگر یہ معاندین ان بینات کے باوجود بھی نہیں مانتے تو ان کو سلام متارکت کرو۔ اللہ آپ کو فتح دے گا اور آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ اس سورت میں ہلاکت کا ایک نمونہ بتایا۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (1)

ترجمہ: ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ

تفسیر: "تَبَّتْ"۔ ابولہب اور اس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قول و فعل سے سخت ترین ایذاء دیتے تھے۔ ابولہن نے ایک موقع پر آپ "تبالک' (تو برباد ہو)(عیاذاباللہ) سے خطاب کیا تھا۔ اس کی بیوی لوگوں کے سامنے آپ کے خلاف بدگوئی کرتی اور رات کو آپ کے راستے میں کانٹے بچھا دیتی تھی۔ اس سورت میں دونوں کو تخویف سنادی اور ہلاکت کا ایک نمونہ ذکر فرمادیا۔ "یدان" نفس سے کنایہ ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ بماقدمت یداک (الحج، رکوع 1)۔ یہ ابولہب کیلئے تباہی و بربادی کی بددعا ہے اور "وتب" اس کی تباہی کی خبر ہے۔قال الفراء التب الاول دعاء والثانی خبر کما یقال اھل کہ اللہ وقد ھلک (قرطبی)۔

سورۃ الاخلاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربط و **خلاصہ** : **توحید** کا کھلم کھلا اعلان جس کی وجہ سے فتح نصیب ہوئی اور دشمن ہلاک ہوا۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1)

ترجمہ: تو کہہ وہ اللہ ایک ہے

تفسیر: " قُلْ هُوَ اللَّهُ " ھو ضمیر شان ہے۔" اللَّهُ أَحَدٌ " اللہ ایک ہے وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔ معنی اللہ گفت آن سیبویه- یولهون فی الحوائج هم لدیه۔یعنی اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جس کی طرف لوگ حاجات میں دوڑیں اور جس کی پناہ ڈھونڈیں۔

اللَّهُ الصَّمَدُ (2)

ترجمہ: اللہ بے نیاز ہے

تفسیر: " اللَّهُ الصَّمَدُ " شاہ عبد القادر (رح) اس کا ترجمہ کرتے ہیں اللہ نرادھار ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں، الصمد وہ ہے جس کا لوگ حاجات و مصائب میں قصد کریں اور مافوق الاسباب

غائبانہ اسے پکاریں۔عن ابن عباس قال الذی یصمد الیه فی الحاجات (بخاری، قرطبی) ۔ الصمد وہ بے نیاز ذات جس کو کسی کی حاجت نہ ہو مگر ساری کائنات اس کی محتاج ہو۔

لَمْ يَلِدْ ولَمْ يُولَدْ (3)

ترجمہ: نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا

تفسیر: " لَمْ يَلِدْ " اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا، اس کا کوئی ولد اور نائب نہیں یعنی اس نے اختیارات کسی کے حوالے نہیں کر رکھے۔" ولَمْ يُولَدْ " وہ حادث نہیں کہ کسی سے پیدا ہوا ہو وہ ازلی ہے۔" ولَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ " پہلے سب پر اللہ کی برتری اور عظمت کا ذکر تھا اب یہاں ہمسر کی نفی کی گئی ہے کہ اس سے کسی کا برتر ہونا تو در کنار ساری کائنات میں اس کے برابر بھی کوئی نہیں۔اس ساری کائنات میں اس کے سوا کوئی الٰہ، کارساز، حاجت روا اور دعا و پکار کے لائق نہیں۔

ولَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ (4)

ترجمہ:

اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی

سورۃ الفلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ربط و **خلاصہ**: جب آپ مسئلہ **توحید** کو اس طرح واشگاف کریں گے اور کھلم کھلا بیان فرمائیں گے تو دشمن ایذاء کے دوسرے حربوں کے علاوہ آپ پر جادو کرنے کا حربہ بھی استعمال کریں گے اس لیے آپ ان دونوں سورتوں کی اکثر تلاوت کیا کریں آپ پر جادو کا اثر نہ رہے گا۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ (1)

ترجمہ: تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی

تفسیر: "قُلْ أَعُوذُ" الفلق، چیر کر اندر سے کوئی چیز نکالنا۔ رات کے اندھیرے سے صبح کا اجالا ظاہر کرنا۔" فَالِقُ الإصْبَاحِ " (انعام رکوع 12)۔ یا دانے کو پھاڑ کر اس سے پودا اگانا۔" فَالِقُ الحَبِّ و النَّوَى " (ایضا)۔ جو ذات پاک صفت فلق کی مالک ہے میں اس کی پناہ ڈھونڈتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

مِن شَرِّ مَا خَلَقَ(2)

ترجمہ: ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی

ومِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وقَبَ (3)

ترجمہ: اور بدی سے اندھیرے کی ف 3 جب سمٹ آئے

تفسیر: " ومِن شَرِّ غَاسِقٍ " غاسق، اندھیری رات۔ " اذا وقب " ای دخل، یعنی اندھیری رات چھا جائے تو اس میں جو شر وایذاء ہے اس سے بھی رب فلق کی پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ وانما امر ان یتعوذ من شر اللیل لان فی اللیل تخرج السباع من آجامھا والھوام من مکانھا ویھجم السارق الخ (کبیر)۔

ومِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي العُقَدِ (4)

ترجمہ: اور بدی سے عورتوں ف4 کی جو گرہوں میں پھونک ماریں

تفسیر: " ومِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ " گرہوں میں پھونکنے والیوں سے جادو کرنے والی عورتیں مراد ہیں۔ عام طور پر عورتیں ہی جادو کا کام کرتی ہیں اس لیے ان کا ذکر فرمایا۔ یا اس سے لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیاں مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جادو کیا تھا۔ " ومن شر حاسد اذا حسد " اور ہر حاسد اور زوال نعمت کی آرزو کرنے والے کے شر سے بھی پناہ مانگو۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت ذکر کی گئی ہے اور جن چیزوں سے استعاذہ مقصود ہے ان میں پہلی چیز عام ہے یعنی شر ما خلق، اور پھر اس کے بعد تین مخصوص چیزوں کا ذکر ہے، غاسق، نفاثات اور حاسد اور سورۃ الناس میں اس کا عکس ہے۔

ومِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)

ترجمہ: اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ٹوک لگانے

سورۃ الناس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*ف 1:۔ ربط و **خلاصہ**:اس سورت میں **توحید** کے ان تین مرتبوں کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ انعام، حدید اور حشر میں مذکور ہوئے ہیں۔" رَبِّ النَّاسِ " پہلا مرتبہ سب کا خالق و مربی۔" مَلِكِ النَّاسِ (2) " دوسرا مرتبہ تخت شاہی پر خود ہی مستوی ہے۔" اله الناس " تیسرا مرتبہ حاجات و مصائب میں پکارے جانے کے لائق وہی ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1)

ترجمہ: تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی

تفسیر: " قُلْ أَعُوذُ "گذشتہ سورت میں جن چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ان کے مقابلے میں شیطان چونکہ زیادہ ضرررساں اور سب سے بڑا دشمن ہے اس لیے گذشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ذکر کی گئی۔" رَبِّ الفَلَقِ " اور اس سورت میں تین صفتیں مذکور ہیں جن میں سے ہر صفت **توحید** کے ایک جداگانہ مرتبہ کو ظاہر کرتی ہے۔" رَبِّ النَّاسِ " سب کو پیدا کرنے کے بعد ان کی درجہ بدرجہ تربیت کرکے ان کو حد کمال تک پہنچانے والا اور ہر مرتبہ تربیت میں ان کی ضروریات بہم

پہنچانے والا۔ یہ توحید کا پہلا مرتبہ ہے۔" مَلِكِ النَّاسِ " توحید کا دوسرا مرتبہ سب کا مالک اور بادشاہ۔ تخت سلطنت پر خود ہی مستوی ہے کسی کوئی اختیار سونپ نہیں رکھا۔" إِلَٰهِ النَّاسِ " توحید کا تیسرا مرتبہ سب کا معبود اور کارساز، حاجات میں مصائب میں مافوق الاسباب غائبانہ دعاء اور پکار کے لائق صرف وہی ہے اور کوئی نہیں۔

مَلِكِ النَّاسِ (2)

ترجمہ: لوگوں کے بادشاہ کی

إِلَٰهِ النَّاسِ (3)

ترجمہ: لوگوں کے معبود کی

مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4)

ترجمہ: بدی سے اس کی جو پھسلائے اور چھپ جائے

تفسیر: " مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ " الوسواس اسم مصدر ہے، مراد شیطان ہے بطور مبالغہ۔ شیطان، انسان کا اس قدر دشمن ہے اور اس کے دل میں وسوسے ڈالنے میں اس قدر منہمک رہتا ہے گویا وہ سراپا وسوسہ ہے۔ الخناس، چھپ جانے والا اور پیچھے ہٹ جانے والا۔ چھپ کر انسان کو گمراہ کرتا اور اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ کوئی بندہ اللہ کو یاد کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہو جائے تو قریب آجاتا ہے۔اذا غفل الانسان وسوس له واذا ذکر العبد ربه خنس (قرطبی ج20 ص262)۔

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5)

ترجمہ: وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں

تفسیر: " الَّذِي يُوَسْوِسُ " یہ ماقبل کی تفصیل ہے۔ وہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے اور برے خیالات ڈالتا ہے۔ " مِنَ الجِنَّةِ والنَّاسِ " یہ " الَّذِي يُوَسْوِسُ " کا بیان ہے (روح)۔ وسوسہ ڈالنے والا خواہ جن ہو خواہ انسان۔ جن چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے اور انسانی شیطان علانیہ سامنے آکر دین اسلام اور توحید کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين- والصلوة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين وعلى اله و اصحابه اجمعين۔

مِنَ الجِنَّةِ والنَّاسِ (6)

ترجمہ: جنوں میں اور آدمیوں میں

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات سبحانك اللهم وبحمدك على عفوك بعد قدرتك سبحانك اللهم وبحمدك على حلمك بعد علمك الحمد لله رب العالمين حمدا يوافى نعمه ويكافى مزيده الحمد لله بجميع محامده كلها ما علمت منها وما لم اعلم على جميع نعمه كلها ما علمت منها وما لم اعلم وعدد خلقه كلهم ما علمت منها وما لم اعلم-

اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد حمدا خالدا مع خلودك

جز الله عنا سيدنا محمد ﷺ ما هو اهله وصلى الله على النبى الامى وعلى آله وازواجه وذريته وآل بيته وعلى اصحابه وعلى امته اجمعين